

ماہنامہ اعلیٰحضرت کا قصبہ

# فتاویٰ منظر اسلام نمبر



عزیز خونی کے موقع پر نظر اسلام کا  
تیسرا جشنِ صلہ سالہ  
مبارک ہو

۲۳، ۲۴، ۲۵ صفر الحظیف ۱۴۲۲ھ  
مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ء  
بروز ہفتہ، اوار، پیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آيةً للذين آمنوا ولم ينجسهم ما كفروا، والذين آمنوا هم خير بنية لما كانوا يعملون.



بغیض رضائی: حجت الاسلام حضرت علامہ شاہ  
مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان  
بظل رضائی: مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ

ماہنامہ  
علیہ  
الحضرت  
میر علی شریف شاہ

مکاتیب  
مارچ، اپریل، مئی  
۲۰۰۳ء

شمارہ  
نمبر ۵  
جلد نمبر ۳۲



ریاست ہند: ریاست ہند حضرت علامہ محمد رحمان رضا خاں صاحب رضائی علیہ الرحمۃ

جاری کردہ: جلی ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۰۳ء

مدیر اعلیٰ: شہزادہ رحمان ملٹ پیر طریقت حضرت علامہ  
الحاج سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدیر: حضرت علامہ قادری	مدیر معاون: حضرت مولانا	مشیر: حضرت الحاج قادری	مرتب: حضرت مولانا
عبدالرحمن صاحب قادری	اعجاز انجم لطیف کٹیہا	محمد تسلیم رضا خاں قادری	محمد انور علی رضوی بہرائچی

باہتمام: بنیر علی حضرت الحاج مولانا شاہ محمد سبحان رضا خاں صاحب سجادہ اعلیٰ حضرت سید المرسلین







## فہرست

۱۹۲	☆ باب الصدقہ
۱۹۳	☆ کتاب البیوع
۱۹۴	☆ زکوٰۃ، عشر، صدقہ
۱۹۷	☆ کتاب الاخیہ
۲۰۰	☆ کتاب السیر
۲۰۳	☆ باب الاوقات
۲۰۴	☆ رویت ہلال
۲۰۸	☆ کتاب الرحمن
۲۰۹	☆ کتاب الرضاع
۲۱۰	☆ کتاب الریو
۲۱۶	☆ کتاب الخطر والاباحت
۲۵۴	☆ عیسیٰ نیر
۲۵۶	☆ قاری امانت رسول نوری
۲۶۰	☆ مولانا حسن رضا خاں (استاذ زمن)
۲۸۰	☆ مولانا شمشاد حسین رضوی
۲۹۰	☆ اختر حسین
۲۹۷	☆ مولانا عیسیٰ رضوی
۳۱۶	☆ نازاں فیضی گیلوی
۳۱۹	☆ طیب علی رضا انصاری
۳۲۸	☆ مولانا شمیم کمالی
۳۳۰	☆ علامہ نسیم بستوی
	☆ جامعہ منظر اسلام اور فرماں روئے دکن
	☆ منظر اسلام کا تجزیاتی مطالعہ
	☆ اظہار و رواد
	☆ جشن صد سالہ سوادے
	☆ منظر اسلام کا قیام
	☆ آج جدھر دیکھئے تو رکاساں ہے
	☆ امام احمد رضا حیات اور کارنامے
	☆ منظر اسلام کے مستحکم روابط
	☆ چشمہ فیضان رضا











گزشتہ دو مواقع پر جشن صد سالہ منظر اسلام نہایت کامیاب رہا۔ ہندو بیرون ہند سے کثیر علماء و مشائخ اور دانشوران و اہل قلم نے شرکت فرمائی۔ آئندہ سال اس سے بھی اعلیٰ انداز میں جشن صد سالہ منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ وہ آخری جشن ہوگا۔

عرس رضوی میں جشن منظر اسلام کیوں شامل کیا گیا

بعض احباب نے مشورہ دیا کہ چونکہ عرس رضوی بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا عرس مبارک ہے اور منظر اسلام بھی اعلیٰ حضرت کا قائم کردہ اور آپ کی مبارک یادگار ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ ”جشن صد سالہ“ کو بھی اعلیٰ حضرت کے عرس مبارک میں ضم کر دیا جائے تاکہ زائرین ”عرس رضوی“ منظر اسلام کے جشن صد سالہ کی بہاریں بھی ملاحظہ کر سکیں۔ فارغین و مستفیدین منظر اسلام اس ہوشربا گرانی کے وقت دور دراز سے سال میں دو بارہ جشن صد سالہ میں شرکت کی زحمت سے بچ سکیں۔ فقیر نے احباب کا مشورہ تسلیم کیا اور عرس رضوی میں ”جشن صد سالہ“ کو ضم کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ ”عرس حامدی“ کے موقع پر بھی ”جشن صد سالہ“ منایا جاتا ہے۔ چونکہ عرس حامدی ہی میں منظر اسلام کے فارغین کی دستار بندی ہوتی ہے۔ اس طرح سال میں دو بارہ جشن صد سالہ کے انعقاد کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

منظر اسلام نے قوم و ملت کو بہت کچھ عطا کیا۔

منظر اسلام نے قوم و ملت کو بہت کچھ عطا کیا۔

منظر اسلام نے آندھیوں کی زویر علم مصطفوی کی شمع روشن کی۔

منظر اسلام نے اپنی خدمات جلیلہ سے بدعقیدگی کے زور کو توڑا۔

منظر اسلام نے علمی چراغوں سے دنیا میں حق و صداقت کا اجالا پھیلایا۔

منظر اسلام نے اہل عشق و ایمان کے عقائد حقہ کی لاج رکھی۔

منظہ اسلام نے باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے فرزند ان اسلام کو علمی اسلحہ جات فراہم کئے۔

منظہ اسلام نے پوری دنیا کے سنت کو مدارس اسلامیہ عطا کئے۔

منظر اسلام نے قوم و ملت کو ایسے جلیل القدر علماء و مفکرین عطا کئے جنکی صلاحیت و علمی استعداد کا لوہا اپنوں کے



ساتھ ساتھ غیروں نے بھی مانا۔

منظر اسلام علم کا ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس سے ہزاروں ندیاں، نہریں، اور نالے بہ گئے۔ مگر اس بحر بیکراں میں کوئی کئی نہیں آئی۔

منظر اسلام ایک ایسا ”شجر شہزاد“ ہے کہ جس سے ہر آنے والے نے اپنے ظرف کی مطابق استفادہ کیا۔ کسی نے اس کے قریب آ کر صرف اس کے سایے سے فائدہ اٹھایا اور اس کے نیچے آرام کیا تو کسی نے آرام بھی کیا اور اس کے علمی پھلوں سے اپنا خالی دامن لبریز بھی کیا۔

منظر اسلام ایک ایسا علمی آفتاب ہے کہ جس کی روشنی بلا امتیاز سب کے لئے عام ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اس کی علمی شعاعوں سے اجتناب کرے اور دانتہ طور پر اس سے استفادہ نہ کرے۔

منظر اسلام کا فیضان ہر سو عام ہے

اعلیٰ حضرت کی بدولت اس کا اونچا نام ہے

منظر اسلام کی سوسالہ خدمات کا اندازہ ”منظر اسلام نمبر“ کی جلدوں کے مطالعہ سے بخوبی اور باسانی لگایا جاسکتا ہے۔

منظر اسلام کا احسان نہ صرف ہندوستان پر ہے بلکہ تمام دنیا کے سفیت پر ہے۔ اس لئے کہ آج دنیا کے سفیت میں جہاں جہاں دینی مدراس قائم ہیں یا جہاں جہاں علمائے اسلام دینی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بالواسطہ منظر اسلام ہی کے تلامذہ ہیں۔

بجنا ہے آج علم کا جو ساز دوستو

یہ بھی اسی جرس کی ہے آواز دوستو

لہذا فقیر قادری کی تمام اہلسنت سے گزارش ہے کہ وہ اس قریبی رشتہ و تعلق کو مد نظر رکھتے ہوئے ”منظر اسلام“ کو اپنے دل میں بسائے رکھیں۔

منظر اسلام کے جشن میں شامل ہوتے رہیں۔ اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ منظر اسلام کے تعلق سے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے رہیں۔ اپنی آراء تحریری طور پر ہمیں بھیجتے رہیں۔



عرس رضوی میں ”جشن صد سالہ“ کے تعلق سے ہم نے کئی مناسب اور رموزوں اضافے بھی کئے ہیں۔

## سیمیٲار منظر اسلام

۲۴ صفر المظفر کو قتل شریف حضور ریحان ملت قدس سرہ کے بعد یہ سیمینار منعقد ہوتا ہے۔ اسلامیہ انٹر کالج ہی کے گراؤنڈ میں عرس رضوی کے اسٹیج پر دن میں یہ سیمینار چلتا ہے۔ جس میں ملک و ملت کے نامور قلم کار شریف فرماہوتے ہیں اور وہ اپنے گراں قدر مقالہ جات سے محظوظ فرماتے ہیں۔

## اعزاز نوازی

۲۴ صفر المظفر کو شب میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے قل شریف کے بعد یہ عظیم پروگرام ہوتا ہے۔ اکابر علماء و مشائخ اور دینی شخصیات سے منسوب ایوارڈ طے شدہ پروگرام کے تحت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ معزز علماء و مشائخ و سجادگان اپنے مقدس ہاتھوں سے یہ ایوارڈ۔ یافتگان کو عطا فرماتے ہیں۔ سحر تک یہ پروگرام جاری رہتا ہے۔ یافتگان کے اسماء عرس رضوی کے پوسٹر میں مشتبہ ہوتے ہیں۔

## رسم پرچم کشائی

۲۳ صفر المظفر کو عرس رضوی میں یہ اضافہ بھی ”جشن صد سالہ“ کے موقع پر کیا گیا ہے۔ بریلی شریف کے محلہ اعظم گنگر ”سنہری مسجد“ سے ”جلوس پرچم کشائی“ جاری ہوتا ہے اور رضا گنگر خانقاہ عالیہ رضویہ پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔ خانقاہ عالیہ رضویہ سے بعد نماز عصر فقیر قادری کی قیادت میں یہ جلوس اسلامیہ گراؤنڈ کی طرف رواں ہوتا ہے۔ اس جلوس میں درجنوں علمائے کرام اور بیرونی زائرین حضرات نیز منظر اسلام کے اساتذہ شریک ہوتے ہیں۔ اسلامیہ انٹر کالج ”باب مفتی اعظم“ سے متصل ایک مختصر پروگرام ہوتا ہے بعدہ ”باب مفتی اعظم“ پر پرچم اہرایا جاتا ہے یہ منظر قابل دید ہوتا ہے۔ ﴿☆☆☆﴾



## قواعد و ضوابط

## دارالعلوم منظر اسلام بریلی

## درعہد حجة الاسلام (قرمیم شدہ)

(۱) اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہلسنت و جماعت دارالعلوم منظر اسلام بریلی رہے گا۔

(۲) یہ مدرسہ زیر سرپرستی حضرت حجتہ الاسلام مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب زیب سجادہ رضویہ دامت برکاتہم رہے گا۔

(۳) اس مدرسہ کی ایک مجلس انتظامیہ ہوگی جس کے مع عہدہ داران پندرہ رکن ہوں گے۔

(۴) مجلس انتظامیہ کا کورم ایک تہائی ہوگا۔ اگر کوئی مجلس انتظامیہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگی تو التوا شدہ کورم کی قید نہ ہوگی۔

(۵) مجلس انتظامیہ انہیں قواعد پر عمل کرے گی۔ جن کو وقتاً فوقتاً عمل بنائے گی۔

(۶) مجلس انتظامیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی مدرسہ اہلسنت کا الحاق کرے یا قطع تعلق کرے۔

(۷) ہر معاملہ اراکین مجلس انتظامیہ کی کثرت رائے پر طے ہوگا۔

(۸) اگر کوئی رکن فوت ہو جائے یا متواترہ جلسوں میں باوجود بریلی رہنے کے غیر حاضر رہے یا کوئی رکن مستغفی ہو جائے تو ایسی صورت میں مجلس انتظامیہ اس رکن کا نام خارج کر کے جدید رکن کو منتخب کرے گی۔

(۹) مجلس انتظامیہ کے اجلاس وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ہوتے رہیں گے لیکن سال میں چھ اجلاس ضرور ہوں گے۔

(۱۰) مجلس انتظامیہ کے حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے اور یہ مجلس انتظامیہ کے اراکین میں سے منتخب ہوں گے۔

(الف) صدر



(ب) نائب صدر

(ج) مہتمم

(د) نائب مہتمم

(۱۱) مجلس انتظامیہ کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) عہدہ داروں کا انتخاب۔

(ب) تقرری مدرسین بمشورہ حضرت سرپرست صاحب۔

(ج) ملازمین مدرسہ کی تقرری و برخاستگی و معطلی، ترقی، تنزیل،

(و) مجلس انتظامیہ میں جو جگہ خالی ہو اس کو پورا کرنا یا کسی رکن کا خارج کرنا

(ہ) خرید و فروخت جائیداد مدرسہ بمشورہ حضرت سرپرست صاحب

(و) مدرسہ کے کل اوقات کا انتظام اور حسب شرائط اوقات ان کا خرچ کرنا۔

(ز) قواعد و ضوابط میں حسب ضرورت ترمیم و تہتیک کرنا۔

(ح) عہدہ داران کو خلاف ورزی پر معطل کرنا یا علیحدہ کرنا اور ان کی جگہ دوسرے عہدہ داروں کا منتخب کرنا۔

(۱۲) اگر کسی آدمی کی حضرت سرپرست صاحب اور مجلس انتظامیہ میں مخالف رائے ہو تو حضرت سرپرست صاحب کی

رائے پر مجلس انتظامیہ دوبارہ غور کر کے اپنا فیصلہ دے گی۔

(۱۳) قواعد و ضوابط میں ترمیم و تہتیک کے واسطے دو تہائی اراکین مجلس انتظامیہ کی رائے کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۴) حضرت سرپرست صاحب کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مدرسہ کی مالیات کی نگرانی و حفاظت کرنا۔

(ب) مدرسہ کی تعلیم و ترقی کے لئے مجلس انتظامیہ کو ضروری مشورہ دینا۔

(ج) نظام مدرسہ کی نگرانی کرنا۔

(و) تقرری مدرسین کے متعلق مجلس انتظامیہ کو مشورہ دینا۔



(۵) وقتاً فوقتاً تعلیم کی جانچ کرنا۔

(۶) مدرسین کو رخصت نہ کرنا تین پیم دینا۔

(۱۵) صدر مجلس انتظامیہ کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مجلس انتظامیہ کے جلسہ کی صدارت کرنا۔

(ب) در صورت مساوی آراء ہونے کے اپنا کاسٹنگ ووٹ دینا۔

(ج) مجلس انتظامیہ کے جلسہ میں نظم قائم رکھنا۔

(۱۶) در صورت عدم موجودگی صدر مجلس انتظامیہ نائب صدر فرائض صدارت انجام دے گا۔

(۱۷) مہتمم کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مدرسہ کی تعلیم کی نگرانی کرنا۔

(ب) مجلس انتظامیہ کا جلسہ حسب ضرورت منعقد کرنا۔ اور اس میں وہ امور پیش کرنا جن کے لئے احکامات مجلس انتظامیہ سے لینا ضروری ہوں۔

(ج) مدرسہ کے کل حالات بطور رپورٹ بذریعہ صدر مجلس انتظامیہ میں پیش کرنا۔

(د) مجلس انتظامیہ کے سال میں کم از کم چھ جلسے ضرور کرنا۔

(۵) پانچ اراکین کی درخواست کو مجلس انتظامیہ چاروں کے اندر لازمی کرنا۔

(و) جملہ احکامات مجلس انتظامیہ کی تعمیل کرنا۔

(ذ) وقتاً فوقتاً بلا علم و اطلاع مدرسین و طلباء مدرسہ کا معائنہ کرنا اور دیکھنا کہ کام باقاعدہ ہو رہا ہے یا نہیں۔

(ح) ایک معائنہ کار جس دفتر میں رکھنا جس پر مجلس انتظامیہ کے رکن اپنا معائنہ لکھا کریں گے اس رجسٹر کو مجلس انتظامیہ میں پیش کرنا۔

(ط) سالانہ کے لئے بجٹ بشورہ خازن مجلس انتظامیہ میں بغرض منظوری پیش کرنا۔

(ی) طلباء کی حفظانِ صحت و چال چلن کی نگرانی کرنا۔



(ک) کتب متعلقہ کی تقسیم لیکن کوئی کتاب خلاف نصاب مقررہ کسی طالب علم یا مدرس کو نہ دیں۔

(ل) رہائش، خورد و نوش طلباء کا انتظام کرنا۔

(م) دفتر کی نگرانی و حسابات کی تکمیل کرنا۔

(ن) اپنے اختیارات سے زائد سے زائد پچیس روپے ضرورت کے وقت خرچ کرنا۔ لیکن بعد کو مجلس انتظامیہ سے منظوری حاصل کرنا۔

(س) ملازمین و مدرسین کو اتفاقہ رخصت تین یوم تک کی دینا۔ تین یوم سے زائد کی درخواست سرپرست صاحب کی خدمت میں روانہ کرنا۔

(ع) مدرسہ کی جو آمدنی ہو اس کو خازن کے پاس جمع کرنا

(ف) مدرسہ کا کل روپیہ اپنے دستخطوں سے وصول کرنا۔

(ص) مدرسہ کے تمام درجات کے لئے رجسٹر حاضری طلبہ تیار کرنا۔ اور مدرسین و ملازمین کی حاضری کے واسطے ایک رجسٹر حاضری رکھنا جس میں مدرسین و ملازمین اپنے آمد و روانگی کا وقت تحریر کر کے دستخط کریں۔

(۱۸) در صورت عدم موجودگی مہتمم نائب مہتمم فرائض اہتمام انجام دیں گے۔

(۱۹) خازن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مدرسہ کا کل روپیہ بینک آف انڈیا بریلی میں جمع کرنا۔

(ب) وقت ضرورت مہتمم کو روپیہ دینا۔

(ج) مبلغ پچاس روپیہ سے زیادہ اپنی تحویل میں نہ رکھنا۔

(د) کسالانہ بجٹ تیاری میں مہتمم کو مشورہ دینا۔

(۲۰) مدرسہ میں ایک صدر مدرس ہوگا۔ جس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مدرسہ کے تمام درجات کے رجسٹر حاضری طلباء کی تکمیل کی نگرانی کرنا۔

(ب) مدرسین کی حاضری کا رجسٹر دیکھنا۔ اور وقت معینہ آمد کے ۱۵ منٹ بعد اپنے دستخط کر کے دفتر کو روانہ کرنا۔



(ج) مدرسین و طلباء و ملازمین مدرسہ کی خلاف ورزی کی رپورٹ مہتمم کو کرنا۔

(د) یہ دیکھنا کہ مدرسہ کا کام وقت پر باقاعدہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(ه) نظام الاوقات بنانا۔ اور تقسیم اسباق بمشورہ حضرت سرپرست صاحب کرنا۔

(و) ہر مدرس کو ایک ڈائری دینا اور ہدایت کرنا کہ وہ اس پر روزانہ کام تحریر کرے۔

(ز) طلباء کی قابلیت کی جانچ کر کے صحیح درجات میں داخل کرنا۔

(۲۱) مدرسین کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر مدرس کے احکامات کی پابندی کرنا۔

(ب) رجسٹر حاضری طلباء درجہ متعلقہ کا باقاعدہ رکھنا۔

(ج) جو طالب علم تیس روز سے زائد بلا درخواست غیر حاضر رہے اس کی صدر مدرس کو رپورٹ کرنا۔

(د) اپنے درجہ کی تعلیم کی روزانہ ڈائری مرتب کرنا۔ اور ہر ماہ صدر کے پاس پہنچ کر دستخط کرانا۔

(ه) نصاب متعلقہ کی نگرانی کرنا۔

(و) نصاب مقررہ متعلقہ کے خلاف مدرسہ کے اوقات میں کسی خارجی سبق کی تعلیم نہ دینا۔

(ز) طلباء درجہ متعلقہ کی نگرانی کرنا۔

(ح) اپنی رخصت کی درخواست بتوسل صدر مدرس دفتر میں بھیجنا۔

(ط) طلباء کی رخصت پر اپنی تصدیق کر کے صدر مدرس کو بھیجنا۔

(۲۲) بینک میں جو روپیہ جمع کیا جائے گا وہ خزانچی اپنے دستخط سے بحیثیت خازن مدرسہ جمع کرے گا۔

(۲۳) ہر سال کے ختم پر مجلس انتظامیہ حساب و کتاب کی جانچ کرے گی۔

(۲۴) مدرسہ کی روند اور ہر سال شائع ہوا کرے گی۔

(۲۵) سال شروع ہونے کے پیشتر کل حساب (بجٹ) آئندہ سال کے واسطے مجلس انتظامیہ میں پیش ہوں گے۔

(۲۶) وہ اخراجات جو کہ بجٹ میں منظوری کے وقت پیش نہیں کئے گئے ہوں وقت ضرورت مجلس انتظامیہ میں پیش



ہوں گے۔

(۲۷) طلباء کا فرض رہے گا کہ وہ مدرسین کا حکم مانیں۔

(۲۸) ملازمین کا فرض رہے گا کہ وہ صدر مدرس اور مہتمم اور سرپرست صاحب کے احکام کی تعمیل کریں۔

(۲۹) صدر مدرس کا فرض ہوگا کہ وہ مہتمم حضرت سرپرست صاحب کے حکم کی پابندی کرے۔

(۳۰) مہتمم کا فرض ہوگا کہ وہ حضرت سرپرست صاحب اور مجلس انتظامیہ کے احکام کی تعمیل کرے۔ اور کرے۔

(۳۱) مدرسہ کی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ مجلس انتظامیہ کے انتظام بحوث میں رہے گی۔

(۳۲) ہر وہ امر جو ان قواعد کے اندر نہیں ہے اور اس کی ضرورت پیش آئے تو اس کو مجلس انتظامیہ طے کرے گی۔

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء

(۱) دستخط: سعید احمد خاں صاحب (۲) دستخط: تقدس علی خاں (۳) دستخط: نذاریا خاں

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ قواعد و ضوابط دارالعلوم منظر اسلام کی یہ صحیح نقل ہے۔

(۱) دستخط: سعید احمد خاں ☆ تقدس علی خاں ☆ نذاریا خاں

# ارشادات عالیہ

☆ نماز دین کا ستون۔

☆ طہارت نماز کنجی ہے۔

☆ نماز تمام اعمال میں سب سے اہم اور اعظم ہے۔



# چشمۂ دارالافتائے بریلی

## ۱۳۵۲ھ

چشمۂ دارالافتائے بریلی کا ایک ضروری استفتاء۔

سوشیہوں کے ثواب اور باریابی دربار رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی بشارت  
(مسئول: جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خاں صاحب بریلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ----- بحمدہ و تقصیلی عنی رسولہ (الکریم)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) جمعہ کی اذان عاتی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر؟ (۲) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں کہاں ہوتی تھی۔ (۳) فقہ حنفی کی معتد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے یا نہیں۔ (۴) اگر رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں اذان مسجد کے باہر ہوتی تھی اور ہمارے اماموں نے مسجد کے اندر اذان کو مکروہ فرمایا ہے تو ہمیں اسی پر عمل لازم ہے یا رسم و رواج پر۔ اور جو رسم و رواج حدیث شریف و احکام فقہ سب کے خلاف پڑ جائے تو وہاں مسلمانوں کو یہ روئی حدیث و فقہ کا حکم ہے یا رسم و رواج پر اثر رہتا۔ (۵) نئی بات وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ و خلفائے راشدین و احکام ائمہ کے مطابق ہو یا وہ بات نئی ہے جو ان سب کے خلاف لوگوں میں رائج ہو گئی ہو (۶) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں یہ اذان مطابق حدیث و فقہ ہوتی ہے یا اسکے خلاف اگر خلاف ہوتی ہو تو وہاں کے علمائے کرام کے ارشادات و بار بارہ عقائد کد حجت ہیں یا وہاں کے متخواہ دارمؤذنوں کے فعل اگرچہ خلاف شریعت و حدیث و فقہ ہوں (۷) سلت کے زعمہ



کرنے کا حدیثوں میں حکم ہے اور اس پر سوشیڈوں کے ثواب کا وعدہ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو سنت زندہ کجا بیگی یا سنت مردہ۔ سنت اس وقت مردہ کہلا بیگی جب اس کے خلاف لوگوں میں رواج پڑ جائے یا جو سنت خود رائج ہو وہ مردہ قرار پائیگی۔ (۸) علماء پر لازم ہے یا نہیں کہ سنت مردہ زندہ کریں اگر ہے تو کیا اس وقت ان پر یہ اعتراض ہو سکے گا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ اگر یہ اعتراض ہو سکے گا تو سنت زندہ کرنیکی صورت کیا ہوگی؟ (۹) جن مسجدوں میں کھنچ میں حوض ہے اس کی تفصیل پر کھڑے ہو کر منبر کے سامنے اذان ہو تو بیرون مسجد کا حکم ادا ہو جائے گا یا نہیں۔ (۱۰) جن مسجدوں میں منبر ایسے بنے ہیں کہ ان کے سامنے دیوار ہے اگر مؤذن باہر اذان دے تو خطیب کا سامنا نہ رہیگا وہاں کیا کرنا چاہئے۔ امید کہ رسول مسکوں کا جدا جدا جواب مفصل ارشاد ہو۔ بنیاد تو جروا۔

**الجواب :** اللهم هداية الحق والصواب

**جواب سوال اول :** رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازے پر ہوتی تھی سنن ابی داؤد شریف جلد اول ص ۱۵۶ میں ہے عن السائب بن يزيد رضي الله تعالى عنه قال كان يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ اذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد وابي بكر وعمر۔ یعنی جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس ﷺ یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر ان کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

**جواب سوال دوم :** جواب اول سے واضح ہو گیا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مروی ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ بعض صاحب جو بین یدییہ سے مسجد کے اندر ہونا سمجھتے ہیں غلط ہے دیکھو حدیث میں بین یدییہ ہے اور ساتھ ہی علی باب المسجد ہے یعنی حضور اقدس ﷺ و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چہرہ انور کے مقابل مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی بس اسی قدر بین یدییہ کے لئے درکار ہے۔

**جواب سوال سوم :** بے شک فقہ حنفی کی معتد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان کو منع فرمایا ہے اور مکروہ لکھا ہے فتاویٰ قاضی خان طبع مصر جلد اول ص ۸۷/ لا یؤذن فی المسجد مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے فتاویٰ خلاصہ۔ قلمی







**جواب سوال چہارم:** ظاہر ہے کہ حکم حدیث و فقہ کے خلاف روانہ پر ازار ہنا مسلمانوں کو ہرگز نہ چاہئے۔

**جواب سوال پنجم:** ظاہر ہے کہ جو بات رسول اللہ ﷺ و خلفائے راشدین و احکام فقہ کے خلاف نکلی ہو وہی نئی بات ہے۔ اسی سے بچنا چاہئے نہ کہ سنت و حکم حدیث و فقہ سے۔

**جواب سوال ششم:** مکہ معظمہ میں یہ اذان کنارہ مطاف پر ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں مسجد الحرام شریف مطاف ہی تک تھی مسلک مقطعلی قاری طبع مصر ص ۲۸۰ المطاف ہو ماکان فی زمانہ مسجد مسجداً تو حاشیہ مطاف بیرون مسجد و کل اذان تھا اور مسجد جب بڑھالی جائے تو پہلے جو جگہ اذان یا وضو کے لئے مقرر تھی بدستور مستثنیٰ رہے گی۔ لہذا مسجد اگر بڑھا کر کنواں اندر کر لیا وہ بدعت نہ کیا جائے گا جیسے زمزم شریف۔ حالانکہ مسجد کے اندر کنواں بنانا ہرگز جائز نہیں۔ فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۰۔ ریکرہ المضمضة

والوضوء فی المسجد الا ان یکون ثمة موضع احد لذلک ولا یصلی فیہ وہیں ہے لایحفر فی المسجد بماء ولا قدیمة تتروک کبیئر زمزم مکہ معظمہ میں اذان ٹھیک محل پر ہوتی ہے

مدینہ طیبہ خطیب سے ہیں بلکہ زائد ذراع کے فاصلے پر ایک بلند مکبرہ پر پڑھتے ہیں طریقہ ہند کے تو یہ خلاف ہوا اور وہ جو بین دیدہ وغیرہ سے منبر سے متصل ہونا سمجھتے تھے اس سے بھی رد ہو گیا تو ہندی فہم و طریقہ خود ہی دونوں حرم محترم سے جدا ہے اب سوال یہ ہے کہ یہ مکبرہ قدیم سے ہے یا بعد کو حادث ہوا اگر قدیم ہے تو مثل مینارہ ہوا کہ وہ اذان کے لئے مستثنیٰ

ہے جیسا کہ فقہیہ میں گزر اور اسی طرح سے خلاصہ فتح القدیر و برجنندی کے صفحات مذکورہ میں ہے کہ اذان مینارہ پر ہو یا مسجد کے باہر مسجد کے اندر نہ ہو اس کی مذکور موضع وضو چاہ ہیں کہ قدیم سے جدا کر دیئے ہوں نہ اس میں حرج اور نہ اس میں کلام اور اگر حادث ہے تو اس پر اذان کہنا بالائے طاق پہلے ہی ثبوت دیجئے کہ وسط مسجد میں ایک جدید مکان ایسا کھڑا کر دینا

جس سے صفیں قطع ہوں کس شریعت میں جائز ہے قطع بلاشبہ حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کر دے۔ رواہ نسائی و الحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز علماء نے تصریح فرمائی کہ مسجد میں بیڑ بونا منع ہے کہ نماز کی جگہ گھیرے گا نہ کہ یہ مکبرہ کے چار جگہ سے جگہ گھیرتا ہے اور کتنی

صفیں قطع کرتا ہے۔ بالجملہ اگر وہ جائز طور پر بنا تو مثل مینارہ ہے جس سے مسجد میں اذان ہونا نہ ہوا اور ناجائز طور پر ہے تو



سے ثبوت میں پیش کرنا کیا انصاف ہے اب ہمیں افعال مؤذنین سے بحث کی حاجت نہیں مگر جواب سوال: گزارش کہ ان کا فعل کیا حجت ہو حالانکہ خطیب خطبہ پڑھتا ہے اور یہ بولتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لیتا ہے یہ باواز ہر نام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے جاتے ہیں جب وہ سلطان کا نام لیتا ہے یہ باواز دعا کرتے ہیں اور یہ سب بالاتفاق ناجائز ہے۔ صحیح حدیثیں اور تمام کتابیں ناظر ہیں کہ خطبہ کے وقت بولنا حرام ہے درمختار رد المحتار جلد اول ص ۸۵۹/ اماما یفعلہ المؤذنون حال الخطبۃ من الترضی ونحوہ فمکروہ اتفاقاً یعنی وہ جو یہ مؤذن خطبے کی وقت رضی اللہ عنہ وغیرہ کہتے جاتے ہیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے یہی مؤذن نماز میں امام کی تکبیر پہنچانے کو جس وضع سے تکبیر کہتے ہیں اسے کون عالم جائز کہہ سکتا ہے۔ مگر سلطنت کے وظیفہ داروں پر علماء کا کیا اختیار۔ علمائے کرام نے تو اس پر یہ حکم فرمایا کہ تکبیر درکنار اس طرح تو ان کی نمازوں کی بھی خیر نہیں دیکھو فتح القدیر جلد اول ص ۲۶۲/۲۶۳/ رد مختار و رد المحتار ص ۶۱۵/ خود مفتی مدینہ منورہ علامہ سید اسعد حسینی مدنی تلمیذ علامہ صاحب مجمع الانہر رحمہما اللہ تعالیٰ نے تکبیر میں اپنے یہاں کے مکملوں کے سخت اعتدالیاں تحریر فرمائی ہیں یہ دیکھو فتاویٰ سعید جلد اول ص ۸/ اخیر میں فرمایا ہے اما حرکات المکبرین وصنعتهم فانما ابرؤ الی اللہ تعالیٰ منہ یعنی ان مکملوں کی جو حرکتیں جو کام ہیں میں ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف برأت کرتا ہوں اور اوپر اس سے بڑھ کر لفظ لکھا پھر کسی عاقل کے نزدیک ان کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے نہ وہ علماء ہیں نہ علماء کے زیر حکم۔

**جواب سوال ہفتم :** بے شک احادیث میں سنت زندہ کرنے کا حکم اور اس پر بڑے ثوابوں کے وعدے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من احیا سنتی فقد احیا من احببہ ومن احببہ کان معی فی الجنۃ جس نے میری سنت زندہ کی بے شک اسے مجھ سے محبت ہے اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اللہم ارزقنا رواہ السخیری فی الابانۃ الترمذی بلفظ من احب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من احیا سنت من سنتی قد امیت بعدی فان له من الاجر مثل اجورامن عمل بها من غیر ان ینقص من اجورہم شئیا جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو



رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ۔ عن عمر بن عوف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجرمانۃ شہید جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھا مے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ رواد بیہقی فی الزہد اور ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگی اور سنت مردہ جمعی ہوگی کہ اس کے خلاف رواج پڑ جائے۔

**جواب سوال ہشتم:** احیائے سنت علماء کا تو خاص فرض منجبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کیلئے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمان کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا ہے کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کر سکے۔ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

**جواب سوال نہم:** حوض کو بانی مسجد نے قبل مسجد بنایا اگرچہ وسط مسجد میں ہو وہ اور اس کی فیصل ان احکام میں خارج مسجد ہے۔ لانہ یوضع احد لا وضوء کما تقدم۔

**جواب سوال دہم:** لکڑی کا منبر بنائیں کہ یہی سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسے گوشہ محراب میں رکھ کر محاذات ہو جائیگی اور اگر صحن کے بعد مسجد کی بلند دیوار ہے تو اسے قیام مہذن کے لائق تراش کر باہر کی جانب جالی یا کیواڑ لگا لیں۔ مسلمان بھائیو! یہ دین ہے کوئی دنیوی جھگڑا نہیں دیکھ لو کہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت کیا ہے۔ تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ حضرات علمائے اہلسنت سے معروض۔ حضرات احیائے سنت آپ کا کام ہے اس کا خیال نہ فرمائیے کہ آپ کے ایک چھوٹے نے اسے شروع کیا وہ بھی آپ ہی کا کرنا ہے آپ کے رب کا حکم ہے تعاونوا علی البر والیتقویٰ اور اگر آپ کی نظر میں یہ مسئلہ صحیح نہیں تو غصہ کی حاجت نہیں بے تکلف بیان حق فرمائیے اور اس وقت لازم ہے کہ ان دسوں سوالوں کے جدا جدا جواب ارشاد ہوں اور ان کے ساتھ ان پانچ سوالوں کے بھی۔ (۱۱) اشارت مرجوح ہے۔ یا عبارت اور ان میں فرق کیا ہے (۱۲) کیا محتمل صریح کا مقابل ہو سکتا ہے (۱۳) تصریحات کتب فقہ کے سامنے کسی غیر کتاب فقہ سے ایک استنباط پیش کرنا کیسا ہے خصوصاً استنباط بعید یا جس کا منشاء بھی غلط (۱۴) حنفی کو تصریحات فقہ حنفی کے مقابل کسی



غیر کتاب خفی کا پیش کرنا کیسا ہے۔ (۱۵) قرآن مجید کی تجوید فرض عین ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کیا سب ہندی علماء اسے بجالاتے ہیں یا سو میں کتنے۔ بینو ا تو جروا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمدان المعروف بھادر رضا خاں قادری ولد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری برکاتی مدظلہم

### الجواب صحیح

مہر (اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائتہ حاضرہ صاحب محبت قاہرہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں محمدی سنی خفی قادری مدظلہم الاقدس

### أصاب من اجاب

مہر (مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری

### ذالك كذا لك

مہر (مولوی امجد علی صاحب اعظمی رضوی)

### الجواب صحیح

مہر (مولوی محمد رضا خاں صاحب قادری)

## مسلمان بھائیوں سے ضروری گزارش

نبی اکرم ﷺ کی سنت کریمہ زندہ کرنے کو یہ اذان غانی جمعہ کا فتویٰ اسلامی بھائیوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ امید کہ یہ چند معروضات ملحوظ رہیں۔

(۱) جن صاحب کے پاس پہنچے خود اسے اول سے آخر تک بہ نگاہ غور ملاحظہ کریں اور اپنے احباب کو سنائیں اپنی مسجد کی جماعت کو سنائیں ہر طرح اس کی اشاعت میں کوشش کریں اگر ان کی سعی سے ایک مسجد میں بھی اس سنت کا رواج ہو گیا تو بعونہ تعالیٰ ان کے لئے سوشہیدوں کا ثواب نقد و وقت ہے۔

(۲) ایک یا جتنی مساجد میں ان کی اور انکے جن جن ہمراہیوں کی کوشش سے یہ سنت رواج پائے اپنا اور انکا نام و نشان اور ان کی مسجدوں کا اپنا پتہ مفصل تحریر فرما کر بھیجیں کہ انکی سعی جمیل اخبار میں شائع کی جائے اور بعونہ تعالیٰ بالآخر ایسے صاحبوں











ہیں جن کو زکوٰۃ دینے سے اونہیں ہوتی ہے؟

**الجواب :** بھتیجے یا بھائی یا بھاج کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے جب کہ وہ مصرف زکوٰۃ ہو۔ فسی الدر المختار مصرف الزکاۃ والعشر فقیر الخ سول شخص ہیں جنہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۱) ہاشمی (۲) اپنا شوہر، (۳) اپنی عورت، (۴) جو اپنی اولاد میں ہو (۵) جن کی اولاد میں یہ ہے۔ (۶) اپنا یا ان پانچوں (۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱) قسم میں کسی کا مملوک اگر چہ مکاتب ہو۔ (۱۲) کسی غنی کا غلام غیر مکاتب۔ (۱۳) مرد غنی کا یا نابالغ بچہ، (۱۴) ہاشمی کا آزاد بندہ (۱۵) غنی (۱۶) کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۶۴: از بنارس محلہ مدنی پورہ بڑی مسجد معرفت محمد اسحاق صاحب متولی مسجد کلاں

ایک محلہ میں دو مسجدیں ہیں اور دونوں ایسی متصل ہیں کہ صرف ایک دیوار پختہ دونوں مسجدوں کے درمیان ہے جو مسجد شرقی ہے وہ اسی دیوار پختہ پر مسقف تعمیر کی ہوئی ہے اور اس میں لوگ پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں اور جمعہ بھی ہوتا ہے اور جو غربی مسجد ہے اس کے صحن میں وہ دیوار ہے اس میں پنجوقتہ نماز ہوتی ہے مگر جمعہ نہیں ہوتا ہے اور اس کے صحن میں چند قبریں ہیں جو چند برس ہوئے مسلمانوں نے انہیں توڑ کر برابر کر دیا۔ اور ان پر فرش پختہ بنایا ایک مسجد کی قرأت کی آواز دوسری مسجد میں جاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں مسجدوں میں نماز ہوتی ہے یا نہیں اور دونوں مسجدیں بدستور قائم ہیں۔ مسجدوں کے قائم رکھنے اور ان میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ باوجودیکہ دونوں مسجدوں کے نمازیوں میں بہت اتفاق ہے اور کوئی تنازع نہیں ہے۔

**الجواب :** نماز دونوں مسجدوں کی صحیح ہے اور دونوں مسجدوں کو بدستور قائم رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہاں اہل محلہ ان دونوں کو ایک ہی کر سکتے ہیں درمختار میں ہے لہم نصب متول وجعل المسجدین واحد او عکسہ لصلاة الخ۔ مگر جمعہ دونوں میں بوجہ عدم ضرورت جائز نہ ہو گا وہ صرف ایک ہی مسجد میں ہونا لازم ہے جو قبریں صحن مسجد میں تھیں ان کا برابر کر دینا حرام تھا اور ان پر نماز حرام ہے ان پر علامت کروینا لازم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے یا ثلثم بوطء القبور رد المحتار میں ہے تکرہ الصلاة علیہ والیہ لورود والنہی عن ذالک واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کاشتکار کو زمیندار نے کچھ روپیہ دی یا بیچ بونے کے واسطے اس شرط پر کہ جب کھیت میں اناج ہوگا تو کاشتکار نرخ سے فی روپیہ ڈھائی سیر اناج زیادہ ادا کرے گا۔ یہ شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:** قرض سے نفع لینا مطلقاً حرام ہے فی الحدیث قال رسول اللہ ﷺ کل قرض جر نفعاً فہو رباہاں اگر بیچ کی جائے تو جائز ہوگا بشرطیکہ بیچ سلم میں سب شرطیں موجود ہوں جن میں سے ایک یہ ہو کہ بھاداس وقت قطع کر دیں کہ اس سیر یا بیس سیر یا اس قدر مہل چھوڑنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے جو اس وقت نرخ ہو اس سے ڈھائی سیر زیادہ۔ یہ بیچ میں بھی حرام ہے درختار میں ہے بشرط صحتہ بیان بین وقدر کذا کیلا ھللاً ملخصاً واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۶۵: از کلمات مدرسہ عالیہ مدرسہ محمد اوقات اللہ صاحب محترم مدرسہ مذکور

آج قریب دو سو برس کے گزرتے ہیں کہ ایک مسجد پختہ تیار ہوئی تھی مشہور یہ ہے کہ فلاں کسبیون (زنان فاحشہ) نے وہ مسجد بنوائی ہے لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ مال حلال سے بنائی ہے یا حرام سے پہلے پہل مسلمان اس میں نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب دوسری مسجدوں میں مصلیوں کی گنجائش نہ رہی تو اس میں نماز پڑھنی شروع کی ہنوز یہی حالت جاری ہے۔ اس مسجد کا کوئی وقف نامہ پہلے تھا یا ہے اس کی کچھ خبر یا گواہ پایا نہیں جاتا۔ اور اس کسی کا کوئی وارث موجود نہیں ہے۔ نہ پہلے تھا اس کسی کے مسلمان ہونے نہ ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ سوال یہ ہے کہ مسجد میں جمعہ و نماز پنجگانہ جائز ہے یا نہیں اور وقف نامہ کے نہ رہنے کی حالت میں حکم مسجد کیا ہے؟

**الجواب:** مسجد بنانا علامت اسلام ہے اور حسب عادت ایسے لوگ قرض لیکر ایسے کام کرتے ہیں۔ اور یہ جائز ہے۔ الحیلہ فی ہذہ المسائل ان یشتري ثمنہ ثم ینقذ ثمنہ من ای مال شاء وقال ابو یوسف سنالت اباحیفتہ عن الحیلہ فی مثل هذا فاجابنی بما ذکرنا او عدم علم محرم عدم حرمت کو بس ہے فان الاصل فی الاشیاء الا باحتہ کما فی الکتاب المعتبرہ بلکہ باوصف شرا بمال حرام فتویٰ حلت مشتری پر ہے جب تک نقد و عقد جمع نہ ہوں اور غالب یوں رائج ہیں ان کا عدم اجتماع ہے تو حکم جواز نماز ہے اور اس میں نماز کا وہی ثواب ہوگا جو مسجد میں پڑھنے کا ہوتا ہے۔ تنویر الابصار



میں ہے تصدق بالغلة لوتصرف الخ مسجد کے مسجد اور وقف ہونے کو وقف نامہ کی قطعاً حاجت نہیں نہ اس کا نہ رہنا کچھ مفتر۔ ورنہ مسجد الحرام کا وقف نامہ کہاں سے آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۶۶: مرسلہ عبدالصمد خان ساکن نجیب آباد ضلع بجنور محلہ نواب پورہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عطار سے اس قسم کا لین دین کرے کہ اس کے لکھے ہوئے نسخہ کی قیمت عطار مریض سے بازار کی قیمت سے چوگنی وصول کر کے ایک تہائی حکیم کو دے اور حکیم دواؤں کے مفروضہ نام جو عطار کو خاص طریقہ سے بتا دینے ہیں اس غرض سے نسخہ میں لکھے کہ دوسرے عطاردوں کے سمجھ میں نہ آئے اس طریق سے دھوکہ دیکر مریض سے چوگنی قیمت دلا نا اور اس نسخہ میں سے اپنے آپ کھانا حکیم کے واسطے جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:** دھوکہ اور فریب طیب و عطار دونوں کو حرام مطلق ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وقال رسول اللہ ﷺ من غشنا فلیس منا اس حرام میں سے اگرچہ طیب نے ایک تہائی پائی مگر استحقاق عذاب نار ہیں۔ اسکی دو تہائی اور ایک تہائی عطار کی کہ اس فریب کا جعل بھی طیب ہی نے بنایا اور اسکی وجہ سے وہ مکر بندگان خدا پر چل گیا اور اس کا اجرا عطار نے کیا تو عطار پر خود اپنا وبال ہے اور طیب پر اپنا اور عطار دونوں کا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں فعلیہ وزرہا ووزر من عمل بها الی یوم القیمة لا یتقص من اوزارہم شینا واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۶۷: مرسلہ حافظ غلام قادر خان صاحب ساکن قصبہ امریا ضلع پٹیلا بھیت۔

نابالغ عورت کے کفن کے لئے کتنے کپڑے دینا چاہئیں۔

**الجواب:** وہ نابالغ عورت کہ قریب بلوغ آگئی اس کا حکم وہی ہے جو بالغہ کا یعنی پانچ کپڑوں میں کفن دی جائے گی۔ (۱) تہ بند کہ سر سے پاؤں تک ہو۔ (۲) کفنی کہ چھپے دونوں طرف گردن کی جڑ سے گھٹنے کے نیچے تک ہو۔ (۳) لفافہ یعنی وہ چادر کہ اس کے قد سے سر اور پاؤں دونوں طرف اتنی زیادہ ہو جس سے لپیٹ کر باندھ سکیں۔ (۴) اوڑھنی جس کا طول ڈیڑھ گز یعنی تین ہاتھ ہو کہ اس کے سر کے نیچے بچھا کر سر اور منہ پر نقاب کی طرح ڈالیں (۵) سینہ بند کہ پستان سے ناف

بلکہ افضل یہ ہے رانوں تک ہو۔ اور جو قریب بلوغ ابھی نہ ہوئی اس کے لئے بھی بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑوں میں کفنانی جائے۔ ہاں صرف دو کپڑے بھی کافی ہیں۔ تہ بند اور چادر۔ روا الحمار میں ہے قوله المراهق كالبالغ الذکر كالذکر والانثی كالانثی قال فی البدائع لان المراهق فی حیوۃ یتخرج فیما یتخرج فیہ البالغ عادة فكذا یکفن فیما یکفن فیہ قوله ومن لم یراهق ان کفن فی ثوب واحد جاز هذا لو ذکر قال الزیلعی وادنی ما یکفن به الصبی الصغیر ثوب واحد والصبیۃ ثوبان الخ واللہ تعالیٰ اعلم

کتابتہ عبیدہ النبی ثواب مرزا عفی عنہ

بجاء المصطفى صلى الله عليه وسلم

نمبر ۲۰۱: مسئلہ از بریلی مسئلہ جناب بوعلی بخش صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے مبلغ پچاس روپیہ دیکر بکر کو کیل کیا اس شرط پر کہ لکھنؤ جا کر مال خریدو اور بٹلی میرے پاس روانہ کرنا بکر نے مال خرید کر بٹلی بنام زید روانہ کی اور اب اسی مال کو بکر فی روپیہ چار پیسے نفع دیکر زید سے خریدتا ہے ایسی بیچ میں احتمال سود کا ہے کہ نہیں اور اگر ایہ آمد و رفت اسی پچاس روپیہ پر پڑے گا۔ یہ بھی ظاہر رہے کہ بکر نے جو زید سے خریدا وہ قرض دو مہینے کے وعدہ پر۔ بینوا تو جروا

**الجواب :** بکر کی زید سے خرید و فروخت جائز و حلال ہے اس میں سود کا اصلہ دخل نہیں مگر میعاد معین ہونا ضرور ہے چاہے ایک مہینہ یا دو یا زائد در مختار میں ہے صحیح شتمن حال مؤجل الی معلوم صلا یتقہ الی النزاع واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۲: مسئلہ از قبیلہ نہ شور ضلع بجنور محلہ سادات دربار، مرسلہ سید عبدالحمید صاحب زید پورہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ زوجہ مسماۃ ہندہ بقید نکاح زید حیات ہے وہ اپنے شوہر زید سے جو کہ حیات ہے اپنا دین مہر مؤجل طلب کرتی ہے۔۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ حالت مذکورہ میں مہر مؤجل عند الشرح وصول کرنے کی مستحق ہے یا نہیں؟

**الجواب:** مؤجل وہ جس کے لئے میعاد معین قرار دی گئی ہو یہ اس وقت واجب الادا ہوتا ہے جب وہ میعاد آجائے اس



سے پہلے عورت مطالبہ نہیں کر سکتی اور اس کے بعد شوہر اسے تاخیر بے وجہ پر مجبور نہیں کر سکتا ہاں اگر آج کل کے رواج کے مطابق مَوَجل کہا اور کوئی میعاد نہ بیان کی گئی تو اسکی بنا عرف پر ہے اور اب عرف عام موت یا طلاق تک تاخیر ہے تو اس سے پہلے عورت مطالبہ نہیں کر سکتی جامع الرموز میں **المهر المؤجل** ان بینا فذاک المبین واجب اداؤہ علی ما بین والا فالمتعارف واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۳: مسئلہ از میرٹھ محلہ خیرنگر دروازہ، مسئلہ مولانا مولوی محمد حسین صاحب زید کرمہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے سے استنثیٰ چڑھی ہوئی ہیں اب نماز شروع کر دی ایسی حالت میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بنیو او تو حروا

**الجواب:** مکروہ تحریمی ہے جبکہ نصف کلائی سے اوپر تک اگرچہ ایک ہی آستین چڑھی ہو۔ جو نماز اس طرح پڑھی جائے اس کا پھر پڑھنا واجب ہے۔ غنیۃ میں ہے ویکرہ ایضا ان یرفع کمہ الی المرافقین وهذا قید اتفاق فیہ فانہ لو شمرہ الی مادون المرفق یکرہ ایضا لانہ کف الثوب وهو منہی عنہ فی الصلاة لما مر وهذا اذا شمرہ خارج الصلوة وشرع فی الصلوة وهو کذا لک اما لو شمرہ فی الصلاة ہو کذا لک اما لو شمرہ فی الصلاة تنفسد لانہ عمل کثیر۔ یعنی یہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آستین پہلے سے چڑھی ہوئی تھی اب نماز شروع کی اور اگر نماز میں آستین چڑھائی تو نماز فاسد ہو جائے گی کہ وہ عمل کثیر ہے رد المحتار میں ہے قوله کم مشمر کم او ذیل ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمہ او ذیلہ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۴: مسکله از بریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کو اہل اسلام نے واسطے نماز پڑھانے اور حفاظت مسجد اور کار خد مت متعلق مسجد کے بطریق ملازمت مقرر کیا۔ ملازمت میں کسی وجہ سے معطل بھی کیا گیا۔ اب اس کا انتقال ہو گیا بھائی یا اور کوئی رشتہ دار اس ملازمت میں وارث بن کر دعویٰ کرے کہ ہم وارث ہیں ہم کو یہ امامت ملنا چاہئے خاص کر وہ مسلمان

جو پانچوں وقت نماز جماعت میں حاضر ہوتے ہیں اس کو پسند نہ کریں وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں عند الشرح وراثت اس کی ہے یا نہیں؟

**الجواب:** شرعاً امامت میں وراثت نہیں۔ ردالمحتار میں ہے اعتقادہم ان خبز الاب لابنہ لایفید لمافیہ من تغیر حکم الشرع واعطاء الوظائف الی غیر مستحقہا الخ اور اگر ہوتی بھی تو زید تو پہلے ہی معطل ہو چکا تھا علاوہ اس کے جب مسلمان اس کے پیچھے نماز پڑھنے پر راضی نہیں تو بانی مسجد بھی اگر اس کو جو وراثت کا دعویٰ کرتا ہے رکھنا چاہے تو نہیں رکھ سکتا جب کہ مسلمان اور کسی اس سے اچھے کو امام بنائیں۔ ردالمحتار میں ہے البانی للمسجد اولی من القوم بنصب الامام والمودن فی المختار الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ البانی لان منفعت ذالک ترجع الیہم انفع الوسائل اور ایسا شخص جس کو مسلمان کسی وجہ شرعی سے پسند نہ کریں اس کا مقرر ہونا علیحدہ ایک وقت بھی اسے ان کی امامت کرنا جائز نہیں گنہ گار ہوگا اور اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے ولو ام قوما وهم لہ کار ہون ان الفساد فیہ اولانہم احق بالامامة منہ کرہ لہ ذلک تحریراً لحديث ابی داؤد لا یقبل اللہ صلاۃ من تقدم قوما وهم لہ کار ہون۔

(۲) حجرہ ہائے مسجد میں جو خادم رہتے ہیں اگر کسی خادم کا انتقال ہو گیا اور اس کے رشتہ دار نے اس کو گھیر لیا جو کسی قسم کی خدمت مسجد کی نہیں کرتا اور نہ مسلمان اس کو پسند کرتے ہیں وہ خود چاہتا ہے کہ مجھ کو ملازمت ملے اور حجرے کو مو روٹی بتاتا ہے۔

(۳) جو شخص حمایت کرے اور نہ خالی ہونے دے وہ کون ہے۔ مینوا تو جروا۔

**الجواب:** حجرہ ہائے مسجد کہ مسجد کی مصلحت کے لئے وقف ہوتے ہیں جو شخص خدمت مسجد نہیں کرتا ان میں سے رہنا جائز نہیں اور اگر خدمت بھی کرے مگر جب کہ مسلمان اس کو پسند نہیں کرتے اس کو رکھنا نہیں چاہتے تب بھی اسے ان میں رہنے کا کوئی اختیار نہیں۔ ان باتوں کا اختیار عام مسلمانوں خصوصاً اہل محلہ کو ہوتا ہے کما مر عن ردالمحتار کسی خادم کے رشتہ دار کو بذات خود کوئی اختیار نہیں نہ اس میں وراثت کے کوئی معنی کما مر عنہ ایضاً جو شخص اس رشتہ دار کی



حمایت کرے وہ بھی غاصب کی مدد کرے اور گناہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جل جلالہ ولا تعاونوا علی  
الاثم والعدوان۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۵: مسئلہ از ریوان کارخانہ میل واقع دریائے گھاگرا، مسئلہ نور محمد صاحب مستری

خارجاً مسموع ہوا ہے کہ آنجناب نے کوئی فتویٰ یا رسالہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں، ہنود وغیرہ سے سود دینا اور لینا جائز ہے پس وہ فتویٰ یا رسالہ بسبیل ذاک بیرنگ ابلاغ فرما کر ممنون فرمائیں۔ کیا ہندوستان علمائے احناف کے نزدیک دارالحرب قرار پاسکتا ہے۔ یا کہ دارالاسلام حسب قول مفتی بہ حضرت ابوالحسنات محمد عبدالحی مکتھنوی قرار دیا جائیگا اور باحرام و ناجائز ہوگا اپنے قول محقق سے مطلع فرمائیے۔

**الجواب :** ہندوستان دارالاسلام ہے اور رباً (سود) مطلقاً ناجائز و حرام ہے نہ انگریزوں سے لینا جائز نہ ہندو سے۔ قال اللہ تعالیٰ و احل اللہ البیع و حرم الربوا۔ اس مسئلہ کو بہ تحقیق مع نہایت بسط و کشف سیدی و آقائی و مولائی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ، صاحب حجۃ قاہرہ و جناب تقدس مآب مولانا مولوی مفتی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب محمدی سی خفی قادری برکاتی مدظلہم الاقدس نے رسالہ اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام میں تحریر فرمایا ہے وہ اب تک چھپا نہیں ورنہ روانہ کیا جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۶: مسئلہ از درگاہ پارہ پوسٹ بوالیار ارجنشی، مسئلہ جناب میر منصور علی صاحب قاضی ارجنشی

جو مسجد سود کے روپیہ سے بنی ہو اس میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اگر درست ہوگی تو بے کراہت یا بالکراہت۔

**جواب:** اس میں نماز پڑھنا درست ہوگی اس کا حکم مثل دیگر مساجد ہوگا فی الذر المختار الربا یملک

بالقبض آه في رد المختار العقود الربوية يملك العوض فيها بالقبض آه وفي الدر

لخبت الفساد الملك انما يعمل فيما يتعين لافيما لايتعين والله تعالى اعلم

(۲) ماں اگر صغیر و صغیرہ کو پرورش کرتی ہو اور بچہ بوجہ غربت قاصر ہو تو اس صورت میں ان کے ازدواج کا ولی کون ہوگا۔

(۳) چچا کی غیبت میں اگر ماں نکاح کر دے اور چچا بھی پھر اس میں راضی ہو جائے تو وہ نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اور اگر یہ نکاح

اللہ ملکہ کو بھیجا جائے گا اور حجاج کے واسطے آگہوٹ مہیا کئے جائیں گے آیا ہمارے مشاہیر علماء اہل سنت و جماعت کا اس انجمن سے اتفاق ہے یا نہیں۔ آج کل اہل اسلام میں ادبار و افلاس چھایا ہوا ہے پھر خاکہ اسکے ایسے امور میں غربا ہی بیچارے زیادہ حصہ لیا کرتے ہیں اکثر غرباء اہل اسلام سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ خیرات ہماری مقبول ہے یا نہیں اور یہ کہ ہمارے رہنمایان دین و علماء مذہب کا اس سے اتفاق ہے یا نہیں چونکہ پہلے ایک ٹولہ اس قسم کا مسلم یونیورسٹی کے زمانے میں نکلا تھا جس کی ہمارے علمائے اہلسنت نے مخالفت کی تھی اس سے قبل ایک ٹولہ ندوہ کا نکلا تھا ایک مدت تک اس کے چندوں کا بھی زور و شور رہا آخر اس کے متعلق بھی مکہ مدینہ حرمین شریفین کے فتوے ندوے کی تکفیر میں شائع ہوئے لہذا یہ احتمال ہوتا ہے کہ کہیں یہ جماعت بھی ایسی نہ ہو چونکہ اس میں مختلف مذاہب و مشارب کے لوگ اور بعض صورتاً و سیرتاً مخالف اہلسنت نظر آتے ہیں بایں وجہ ہم مسلمانان کراچی کو اس امر میں سخت تشویش ہے استفتاء ہذا اسی غرض سے حضرت مہتمم صاحب دارالافتاء بریلی کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے امید ہے کہ حضرت مہتمم دارالافتاء زید مجدہم سنیان کراچی کی تسلی و تسفی فرمائیں گے کہ ہمیں اس انجمن میں چندہ دینا اس کے جلسوں میں شریک ہونا اس کی اعانت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری ہی کوشش و امداد سے کوئی مفسدہ و بد مذہبی کا مثل نیچریوں کی یونیورسٹی کے یا ندوہ مخدولہ کی طرح برپا ہو اور ہمیں خسر الدنیا و الآخرہ کا عذاب اٹھانا پڑے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ چونکہ آج کل تمام ہندوستان کے مسلمانان اہلسنت کا رجوع چشمہ دارالافتاء بریلی ہی کی طرف ہے۔ لہذا یہاں سے جواب آنے پر ہماری تسلی ہو جائیگی خاص کر مقتدا۔ اہلسنت و امام دین و ملت صدر شریعت، بدر طریقت، اعلیٰ حضرت، مجدد ملت حاضره، مؤید ملت طاہرہ، مولانا مولوی قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب مدظلہم دام فیضہم کی مہر و تصدیق و تصحیح ہم سب مسلمانان کے لئے اعلیٰ تسلی و خاطر خواہ تسفی کا موجب ہوگی جیسا کچھ جواب آیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس استفتاء کو چھپوا کر تمام مسلمانوں میں شائع کر دیں گے والسلام مع الاکرام بنواؤتو جروا۔

**الجواب :** ان اللہ صادق یحب الصدق۔ اللہ سچا ہے سچ کو دوست رکھتا ہے اس نے تمام علم سے عہد لیا ہے کہ حق واضح کر دیں اور کسی کی رعایت یا خوف ملامت نہ کریں یہ انجمن وہی انجمن ندوہ بلکہ کانفرنس نیچر یاں ہے کہ نام بدل کر اسمیں ابتداء و نقص تھے ایک باطل ادعائے جہاد کی پہلو سے بلا وجہ مسلمانوں کے آزار کے اسباب مہیا کرنا دوسرے



تمام بے دینوں مرتدوں مدعیان کلمہ گوئی کو رکن بنانا ان کو اپنے اسلام باطل کے اشاعت کی جگہ دینا کہ حقیقہ اجازت اشاعت کفر و ارتداد تھی۔ اس کے صدر و اراکین لکھنؤ سے تین بار فقیر کے پاس اس میں شرکت کے لئے آئے پہلے ہی بار ان کے کاغذات دیکھ کر یہ اعتراضات ان پر کئے گئے کہ وجہ اول میں مسلمانوں کی دنیوی بربادی کا پہلو ہے اور وجہ دوم میں ان کی صریح دینی تباہی رو بہ ہے۔ بار بار کے رد و بدل میں ان لوگوں نے اول سے عدول کیا مگر دوم پر جھرے اور اب تک جھے ہوئے ہیں یہاں کے اعتراضوں پر اپنے دستور العمل تبدیلیں کر کے چھاپے مگر اصل مقصود کہ ہرزبانی کلمہ گو اگرچہ کافر مرتد ہوا ہلسنت کے برابر حق رکھتا ہے ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جب کسی طرح یہاں ان کی بات قبول نہ کی گئی تو مجبور ہو کر صدر انجمن نے لکھا کہ جو دستور العمل ہم بناتے ہیں آپ کو پسند نہیں آتا اور آپ دستور العمل بنائیں اس کی امید نہیں پڑتی ان کا یہ خط آتے ہی فوراً اسی جلسہ میں پورا دستور العمل فقیر نے لکھوا کر ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ کو ان کے پاس بھیجا ایک سنی عالم مولانا مولوی حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی اسے لیکر گئے صدر نے بہت شکر یہ لکھا اور ظاہر کیا کہ اراکین سے کہہ کر یہی دستور العمل نافذ کر دیا جائے گا مگر سال بھر ہونے آیا ہنوز روز اول ہے جب سے انہوں نے گفت و شنود بھی قطع کر دی کہ دین و مذہب کے رو سے وہ لوگ مسلمان اور مرتد میں فرق کسی طور گوارہ نہیں کر سکتے۔ سنی و بد مذہب کا فرق تو چیز دیگر ہے باقی خدمت کعبہ کا نمونہ وہ ہے جو ان حضرات نے مسجد کانپور کے ساتھ کیا جس کا بیان رسالہ اہل بیت التواری سے ظاہر ہے۔ یہاں کا بنایا دستور العمل بھی اخبار و بدبہ شکندری راپور میں غالباً رمضان مبارکہ ۱۳۳۳ھ کے کسی پرچہ میں انجمن خدام کعبہ کے لئے ترقی عظیم کی بشارت کے عنوان سے شائع ہو گیا اسے دیکھ کر ظاہر ہو سکتا ہے کہ اسمیں کوئی بات تھی جو ایک مسلمان کو بحیثیت اسلام نام منظور ہوتی مگر ان صاحبوں کو یہ منظور نہ کرنا تھا نہ کیا کہ اس میں جا بجا اسی دین کی پابندی کا اشعار تھا جس پر علمائے حرمین طہیین ہیں اس سے رکنیت خاص اہلسنت و جماعت کے لئے رہتی تھی ان حضرات کے دینی بھائی رافضی و ہابی نیچری قادیانی وغیرہم خارج ہوئے جاتے تھے یہ کیونکر قبول کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے آمین۔ صلح کل والوں کی زبانیں ہر مجلس کارنگ دیکھ کر بولتی ہیں۔ وقلوبہم شتبی صدر مجلس نے میرے یہاں بر ملا کہا میں تو رافضیوں کو کافر جانتا ہوں اور عملی کارروائی یہ ہے کہ رافضی اور ان سے بدتر و ہابی اور ان سے بدتر نیچری اور ان سے بدتر قادیانی اور ان سے بدتر چکڑالوی سب رکن اسلام ہیں سب سے ان کے مذاہب ملعونہ کی اشاعت کے پیام ہیں

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم خدمت کعبہ ہر مسلمان کا دین ہے اس سے کسے انکار ہو سکتا ہے مگر دین کے نام سے دین کا ہدم اور خست تر ہے۔ یہ مجلس اگر بد دینیوں کی رکنیت و اشاعت عقائد باطلہ سے رجوع و پرہیز کرے اور صرف ان دو باتوں میں عقائد حرمین طہیین کے شرط کا اعلان کر دے اور عملاً بھی اس پر کار بند ہو کہ خدمت حرمین خود اس کی مقتضی ہے تو مسلمانوں کو بخوشی اس میں شرکت اور اس کی اعانت چاہئے۔ اس وقت اس کی خدمت میں سعادت ہے ورنہ ذرا بارہ مندوہ فتاویٰ المحرمین و فتاویٰ السنۃ شائع ہوئے کچھ بہت مدت نہ ہوئی جو احکام علماء اہلسنت عرب و عجم نے وہاں دئے تھے اب اس پندرہ بیس سال میں بدل نہ گئے کوئی نئی شریعت نہ آگئی وہی احکام اب بھی ہیں کہ جب تک اصلاح مذکور نہ ہو اس انجمن کی شرکت و اعانت کسی قسم کی ہو سب مفسر اسلام و ناجائز و حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق خیر دے اور ہر شر و ضرر سے بچائے آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بجمہد ان المصطفیٰ النبی الامی ﷺ

مہر (عبدالمصطفیٰ مولوی احمد رضا خاں قادری)

قد صبح الجواب (مہر مولوی مصطفیٰ رضا خاں قادری)

ذکک کذکک وانی مصدق لذلک (مولوی امجد علی صاحب قادری)

الجواب ہوا الجواب (مہر مولوی محمد رضا خاں صاحب قادری)

الجواب صحیح (مہر مولوی حامد رضا خاں صاحب)

مسئلہ نمبر ۲۰۷: از مخفی پور متصل مکان مولوی حکیم یار شاہ، مرسلہ عبد الرب صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زنانہ محنت نے ایک مسجد تعمیر کرائی کہ جس کی عمارت کے لئے چار کوٹھریاں وقف کیں جس کی آمدنی کا مصرف ضروریات مسجد ہے اور تولیت ہمیشہ سے یکے بعد دیگرے اسی خاندان میں چلی آئی اسی بناء پر ایک وصیت نامہ و ایک بیع نامہ محنت نے جو بانی مسجد کی اولاد میں ہے بنام عبد الرب پوتے اپنے بھائی حقیقی کے تحریر کیا اور حسب دستور سابق کار تولیت انجام دینے پر متعین و مامور ہوا اب اس صورت میں دیگر مسلمانان کو حق تولیت بمقابلہ عبد الرب کے شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں مینو او تو جروا



**الجواب:** عبد الرب کے سامنے کسی غیر شخص کو حق تولیت نہیں پہنچ سکتا اولاً اقارب واقف میں جب تک کوئی صالح تولیت ہو تو غیر کو ولی نہ بنایا جائے گا۔ درمختار میں ہے مادام احدی يصلح للتولية من اقارب الواقف يجعل المتولى من الاجانب ثاویٰ خیرہ میں ہے سنل هل علی تقدیر عدم الوصیة یجوز نصب الناظر اجنبیا مع وجود من یصلح من ولد الواقف واقربا نہ ام الاجانب بانهم صرحوا قاطبة بانه لا یجعل الناظر من الاجانب مادام یوجد من ولد الواقف واهل بیته من یصلح لذلك الخ ثانیاً جب قدیم سے یہی دستور رہا کہ واقف کے خاندان ہی کے لوگ متولی ہوتے ہیں تو اسی کا اتباع کیا جائیگا۔

خیرہ میں ہے ینظر الی المعهود من حاله فیما سبق من الزمان ذخیرہ میں ہے لان الظاہر انهم کانو یفعلون ذلك علی موافقة شرط الواقف وهو المظنون بحال المسلمين فیعمل علی ذلك علاوہ اس کے جو شخص متولی ہو چکا اب بے وجہ شرعی اس کے معزول کرنے کا اختیار خود حاکم کو بھی نہیں پھر اور کسی کو کیسے ہو سکتا ہے۔ درمختار میں ہے لیس للقاضی عزل الناظر بمجرد شکایة المستحقین حتی یثبتوا علیه خیانة واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۰۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض گواہوں نے ایک مقدمہ میں ادائے شہادت کی مگر مدت کی نسبت ان سے سوال نہ ہوا اور نہ انہوں نے مدت بیان کی اور بعض گواہوں نے مدت ان الفاظ سے بیان کی کہہا سات سو سات ماہ ہوئے جیسا کہ اہل ہند کا محاورہ ہے کہ جب وہ کسی مدت کو تخمیناً بیان کرتے ہیں تو اکثر اسی طرح بولتے ہیں مگر مقصود اس سے ان کا ایک ہی مدت ہوتا ہے نہ دو میں پس ایسی حالت میں حاکم کا یہ تجویز کرنا کہ بعض گواہوں نے تعیین مدت نہ کیا اور بعض کی ایسی شہادت ہے جو متضمن دو مدت کو ہے لہذا ان کی شہادت نامقبول ہے ایسی تجویز جس میں عرف کا اعتبار نہ کیا گیا ہو باعث نا انصافی اور حق تلفی اہل معاملہ ہے یا نہیں۔ اور اجمال مذکور کا صاف کرنا حاکم پر واجب تھا یا کیا۔ دوم یہ فریقین حاضر پکھری اور گواہوں نے ادائے شہادت ان کی موجودگی میں ان کے نام کے ساتھ کی ہے مگر ان کی ولدیت کی بابت کوئی سوال نہ کیا گیا ہو نہ ان سے فریقین کو جو حاضر پکھری تھے شناخت کرایا گیا ورنہ ولدیت بھی

بتا دیتے اور شناخت بھی کر دیتے ایسی صورت میں حاکم کا ان سے شہادت کا نام مقبول کرنا اور یہ تجویز کرنا کہ عدم اظہار ولدیت بحالت غائب ہونے مشہود علیہ یا اشارہ کے بحالت حاضر ہونے مشہود علیہ کے ضرور ہے ورنہ فریقین غیر متعین ہیں اور شہادت نام مقبول ایسی تجویز نا انصافی اور حق تلفی اہل اسلام ہے یا نہیں اور اگر اجمال تھا تو اس کا صاف فرمانا حاکم پر واجب تھا یا نہیں؟

**الجواب :** بے شک گواہی میں اس قسم کے الفاظ کہنا مثلاً دس بارہ سال ہوئے مانع قبول شہادت ہے کہ اگرچہ ان دونوں میں سے ایک ہی مراد ہے مگر متعین نہیں ہے کہ دس یا بارہ، یہی جہالت تاریخ مانع قبول شہادت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے وکذا لک اذا ذکر التاريخ علی هذا الوجه بان قال این عین ملک منست از دوازده سال فانه لا تسمع دعواه كذلك اذا ذکر الشهود والتاریخ فی شهادتهم علی هذا الوجه لا تقبل شهادتهم کذا فی الذخیرہ۔

اسی عمارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایسے الفاظ پر شہادت کا رد کرنا شرع مطہرہ کا حکم ہے کہ باعث نا انصافی و حق تلفی۔

(۲) حاکم پر ضرور نہیں کہ گواہ سے خود پوچھ کر معین کرائے اگر گواہوں نے صرف نام لیا اور کوئی بات ایسی نہ کہی جس سے مشہود علیہ معین ہو جاتا تو حاکم کو ان کی گواہی رد کر دینا جائز ہے۔ ہاں پوچھ کر معین کرانے کا بھی اختیار ہے بشرطیکہ موضع تہمت نہ ہو ورنہ بالاتفاق جائز نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ گواہوں پر رعب وغیرہ طاری ہو گیا ہو جسکی وجہ سے تعین کرنا ان سے چھوٹ گیا ہو۔

در مختار میں ہے فالمعتبر التعريف لا تكثير الحروف حتى لو عرف باسمه فقط او بلقبه  
 وحده كفى جامع الفصولين وملتقط ہندیہ میں ہے والحاصل ان المعتبر انما  
 هو حصول المعرفة وارتفاع الاشتراك هكذا في الفصول العمادية

والخبرين في قال في الفتح وعن ابي يوسف وهو وجه الشافعي لا باس به لمن استتولة  
الخيرة اولهيبية فترك شيئا من شرائط الشهادة فيعينه بقلوله التشهد هكذا وكذا  
بشرط كونه في غير موضع التهمة اما فيها فلا يجوز بالاتفاق كما في تلقين احد



الخصمین آہ بالتقاط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۰۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی لڑکی ہندہ کو جہیز دیا اور لڑکی کے سر نے بھی زیور وغیرہ دیا اب اس وقت سب اسباب میں لڑکی تصرف کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر عند الموت وصیت مال مذکور میں کر گئی جاری ہوگی یا نہیں؟

**الجواب:** وہ مال جو عورت کو جہیز میں ملا خاص ملک عورت ہے دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔ رد المحتار میں ہے کل احد یعلم ان الجہیز ملک المرأة اذا طلعتها تاخذہ کلہ واذا مات یورث عنها ولا یختص بشئ منہ اسی عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت وصیت کر گئی تو احکام وصیت اس میں جاری ہوں گے ہاں وہ زیور وغیرہ کہ سر نے اس کو دیا اس میں خسر نے اس عورت کو مالک بنا دیا یعنی اس سے یہ کہہ دیا کہ میں نے تم کو یہ زیور ہبہ کر دیا یا دے ڈالا یا تم کو اس کا مالک کر دیا یا ان صاف الفاظ میں نہ کہا مگر عرفاً اس جگہ تملیک ہی مقصود ہوتی ہے یعنی خسر جو اپنی بہو کو ایسی چیزیں دیتا ہو مالک کرنے ہی کے لئے دیتا ہو یہی اس سے سمجھا جاتا ہو تو وہ بھی بعد قبضہ عورت کی ملک ہو گیا جیسا کہ ہمارے یہاں کے شرفا کا عرف ظاہر یہی ہے ولہذا اس کے واپس لینے کو سخت محبوب جانتے ہیں ہاں جہاں مالک بنا دینا عرفاً نہ سمجھا جاتا ہو بلکہ صرف پہننے ہی کیلئے دیا جاتا ہو اور بنانے والوں کی ملک سمجھا جاتا ہو یا امر مشکوکی ہو جس سے تملیک ہونے پر حکم نہ ہو سکے تو وہ زیور وغیرہ اس جگہ دہن کی ملک نہیں اپنے مالک کی ملک پر باقی ہے اگر اس مال میں وصیت کر جائے جاری نہ ہوگی کہ یہ اس کی ملک ہی نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۱۰: از علی گڑھ۔ مرسلہ عائشہ خاتون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سعیدہ المدار ہے جس کی عمر قریب ساٹھ سال کی ہے اور وہ عورت بیوہ ہے اور کوئی اس کا نہیں ہے اپنے ملازمین اور دیگر مسلمانوں کے ہمراہ حج فرض ادا کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ایسی حالت میں حج کرے تو کیا گناہ شرعی ہوگا اور حج فرض ادا ہوگا یا نہیں۔ اگر کسی سے نکاح کر لے اور وہ بعد واپسی بیت اللہ شریف سے خلع کر لے تو جائز ہوگا یا نہیں اگر ان صورت مذکورہ میں سے کوئی صورت ادائے حج فرض نہ ہو سکے تو کوئی اور

صورت عند الشرع پیدا کر کے تحریر فرمائیے بحوالہ کتب۔

**الجواب:** ملازمین و دیگر مسلمانوں کیساتھ جانے سے گناہ ہوگا ہاں فرض ادا ہو جائے گا۔ مگر مع الکراہت۔ اس کی صورت یہی ہے کہ کسی سے نکاح کر کے اس کے ساتھ حج کرے اور اگر نکاح بعد کو باقی نہ رکھنا چاہے تو اسکی صورت یہ ہے کہ اس سے بایں الفاظ کہے کہ میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب میں سفر حج سے مثلاً اس شہر یا بمبئی میں واپس آؤں تو اسی وقت سے مجھے اختیار ہوگا کہ جب چاہوں اپنے نفس کو طلاق بائن دیکر تیرے نکاح سے باہر آ جاؤں۔ شوہر کہے میں نے قبول کیا۔ اس تقدیر پر بعد واپسی عورت کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے اپنے آپ کو طلاق بائن دیکر نکاح سے جدا ہو جائے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ابتداء اس کی شرط عورت کی طرف سے ہو اگر مرد نے کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا اور عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح ہو جائیگا اور شرط باطل رہے گی۔ **والمسئلة في الدر والفرق في الخانية** بہر حال عورت کو غیر محرم کے ساتھ جانا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں لا یحل لامرأة أن یومن بالله والیوم الآخر ان تنسافر میسرة یوم وليلة الامع ذی رحم محرم یقوم علیہا یعنی حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا بھی سفر کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبید النبی نواب مرزا عفی عنہ

بجاء المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۱۱: از بریلی محلہ بہاری پور۔ مسئلہ نیاز اللہ شاہ صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عرصہ چودہ سال کا ہوا کہ نیاز اللہ شاہ صاحب نے اپنی دختر کی شادی حبیب اللہ پسر عبد اللہ کے ساتھ کی دو مرتبہ اپنی سسرال گئی ایک مرتبہ دختر مذکور کو عبد اللہ نے بہت مارا اور تکلیف دیکر چھلے گرم کر کے کئی جگہ لڑکی کے جسم پر داغ دیئے بسبب اس تکلیف کے لڑکی کو اسکے والدین اپنے مکان پر لے آئے اب تک یہیں ہے۔ حبیب اللہ نے اپنا نکاح دوسرا کر لیا تھا اب اس عورت نے بعد ہونے قید حبیب اللہ کے اپنا نکاح دوسری جگہ کر لیا عرصہ چار سال کا ہوا جو حبیب اللہ شاہ شوہر لڑکی مذکور قید میں سال دریاے شور ہو گیا۔ قید ہونے کے وقت بغرض اوقات



گزاری دختر مذکور حبیب اللہ سے کہا گیا اس نے یہ اجازت دی کہ میرا چھوٹا بھائی ہے اس کے ساتھ نکاح کر لینا اس حالت میں لڑکی مذکور کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب:** اگر ان الفاظ سے کہ (میرا چھوٹا بھائی ہے اس کے ساتھ نکاح کر لینا) حبیب اللہ نے اپنی عورت کو طلاق دینے کی نیت کی تھی تو اس کی عورت پر طلاق بائن واقع ہو گئی بعد عدت بھی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی تھی۔ اب تو بہت زمانہ گزرا فتادائے عالمگیری میں ہے لہذا قال تزوجی ونوی الطلاق اول ثلاث صح والاینو شینا لم یقع کذا فی العتابة اه۔ مگر اس وقت حبیب اللہ یہاں نہیں کہ اس کی نیت معلوم ہو سکے لہذا جب تک اس کی نیت نہ معلوم ہو جائے اس عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور صرف خط آنا بیعت کے لئے کافی نہیں۔ فان الخط يشبه الخط فلا يعتبر علیه۔ رہا گزر کرنے کا عذر سوا اس کی وجہ سے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اگر کسی کا شوہر اسے نان و نفقہ نہ دے سکتا ہو اس کا نکاح دوسرے شخص سے قطعاً حرام ہے قال تعالیٰ والمحصنات من النساء الا یة۔ جو صورت بن پڑے حلال طریقہ سے اپنی گزر کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۱۲: از راپور مدرسہ ارشاد العلوم۔ مدرسہ خورشید احمد صاحب

چہ فرماید علمائے دین اندریں مسئلہ کہ در محلہ مسجد خرد است فی الحال مصلیان آل محلہ را گنجائش ندارد و معبد احیاناً بناایش شکاف می شود فلان جرم در مرمت حرج عظیمست چونکہ ہر جانب آن مسجد مقبرہ است لہذا مجال وسعت نمودن ہم، بوجہ عدم استحکام بنا طاعت بالا ہم نیست بناء علیہ بالاتفاق اہل محلہ در شبانی مسجد سابق در جائے خوب مرغوب مسجد کے کلاں کہ مراہل محلہ را گنجائش دارد بنا کردہ و در ان نماز گزارند و مسجد سابق را بر حالت خود گذارن میخوانند پس دریں حالت مسجد نو بنا کردن و در ان نماز گزاردن جائز خواہد شد یا نہ و آن مسجد نو حکم مسجد ضرار دارد یا نہ۔ بنیاد و قیروا

**الجواب:** برائے آن اغراض کہ در سوال مذکور شد مسجد جدید تعمیر نمودن جائز و باعث ثواب است۔ قال تعالیٰ انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر۔ آن مسجد ضرار نباشد مسجد ضرار آتست کہ بنائے او بہ غرضے فاسد باشد در تفسیر مدارک التزیل است، قیل کل مسجد بنی مباهاة اور یاء و سمعته اول فرض سوی ابتغاء وجه اللہ تعالیٰ او بمال غیر طیب فهو الاحق مسجد الضرار





**الجواب:** فجر یا عصر اکیلے پڑھنے کے بعد پھر جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا مراقب القلاج میں ہے بخلاف الصبح و العصر والمغرب لکراہۃ النقل والمخالفة فی المغرب الخ علامہ طحاوی اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں قوله لکراہۃ النقل ای بعد الصبح والعصر الخ واللہ تعالیٰ اعلم مسئلہ نمبر ۲۱۴: از حسین یوسف علی پتر اذ انخانہ کاش نگر بازار، مرسلہ نواب علی صاحب

ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ اندریں کہ ملک بنگال میں یہ رسم ہے کہ اگر کوئی شخص مرض میں مبتلا ہو تب منت و نذر کرتے ہیں اگر میری بیماری کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے تو میں ایک دوسیر شیرینی مثلاً بتاشے یا جلیبی وغیرہ یا یہ منت کرتے ہیں کہ شیر برنج یعنی چاول اور دودھ اور چینی یا گڑ سے پکاتے ہیں جس کو اردو میں فیرینی کہتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے جمعہ کے مصلیوں کو بروز جمعہ کھلاؤں گا آیا یہ دونوں قسم منت میں شمار کیا جائے یا اگر منت میں شمار کیا جائے تو فقر اور مساکین کھا سکتے ہیں یا رئیس اور مالدار بھی بحوالہ کتب بیان فرمائیں۔

**الجواب:** اگر نذر ماننے والے نے یہ ارادہ کیا کہ جو غربا یا فقراء جمعہ کی نمازیں آئیں گے ان پر تصدق کروں گا جب تو یہ شرعی نذر ہوگی اور اس کا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ اور فقرا اور مساکین ہی اسے کھا سکیں گے۔ ہاں یہ اختیار ہوگا کہ انہیں فقرا کو دے جو جامع مسجد میں جمعہ کے لئے جائیں۔ یا اورں کو۔ نیز یہ بھی اختیار ہوگا کہ جمعہ کے دن تصدق کرے یا اور کسی دوسرے دن ہاں جس شرط پر منت مانی ہے اس کے بعد ہونا ضرور ہے رد المحتار میں ہے ویظہر من هذا المعلق يتعين فيه الزمان بالنظر الى التأجيل اما تأخير فالظاهر انه جائز اذ لا محذور فيه وكذا يظهر منه انه لا يتعين فمه امكن والدرهم والفقير اور اگر فقیر پر تصدق کی نیت نہ تھی تو یہ نذر شرعی نہ ہوئی اس کا پورا کرنا فرض و واجب نہیں مگر ایک نیک وعدہ ہے پورا کرنا مناسب ہے۔ رد مختار میں ہے لم يلزم الناذر ما ليس من جنسه فرض كعبادة المريض وتشيع جنازة ودخول مسجد. والله تعالى اعلم

کتابہ عبید اللہ بنی نواب مرزا عفی عنہ  
بجاء المصطفیٰ علیہ السلام

مسئلہ نمبر ۲۲۵: مرسلہ لطیف سیٹھ محمد صالح از سہیلی متصل مسجد نگاری محلہ

یا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے موافق رسم و رواج و طریقہ معروف کے چند لوگوں کی موجودگی میں اپنی دختر زینب کو بکر کے ساتھ منسوب کیا جسکو تھینا عرصہ سات سال کا ہوا کئی برس تک زید کے حین حیات میں فریقین میں تھے وہ اب اپنی رسم جاری رہی پھر زید نے انتقال کیا تو ہندہ زوجہ زید نے بھی وہی طریقہ جاری رکھا اب کچھ دنوں سے ہندہ مذکورہ کہتی ہے کہ میں زینب کا نکاح زید سے نہیں کروں گی۔ پس بناء براس کہ زید جو ولی زینب تھا اس کے قرار داد کے موافق زینب بکر کی منسوبہ باقی ہے یا نہیں۔ اور در صورت عدم رضا مندی ہندہ کے بکر زینب سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا ہندہ کو فسخ عزیمت کا اختیار ہے در صورت نہ منعقد ہونے عقد کے مسلمانوں کی ایک جماعت جن میں عرصہ دراز سے اتفاق چلا آتا ہے ان میں سوء نظمی و تفریق جماعت کا احتمال قوی ہے۔

**الجواب:** منسوب کر دینا نکاح نہیں۔ نہ اس کے ذریعے سے بکر کو کوئی دعویٰ پہنچتا ہے ہاں اگر زینب بالغ ہے اور بکر زینب کا کفو ہے یعنی نسب حسب مال پیشہ زینب سے اس قدر کم نہیں ہے کہ اس سے اس کا نکاح اولیائے زینب کو باعث تنگ و عار ہو جب تو خود زینب کے اذن سے نکاح ہو جائے گا نہ ماں کی اجازت کی حاجت ہے نہ کسی اور کی اور اگر بمعنی مذکور کفو نہیں تو نکاح اصلاً صحیح نہ ہوگا جب تک زینب کا ولی کہ اس کا بھائی یا بھتیجا یا چچا کا یا غرض دادا پر دادا کی اولاد کا کوئی مرد جو سب سے زیادہ زینب کا قریب ہو پیش از نکاح اس غیر کفو کو غیر کفو جان کر صراحۃً اجازت نہ دیدے۔ در مختار میں ہے فنفس ذنکاح حرة مکلفۃ بلا رضا ولی ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ الفساد الزمان روا المختار میں ہے وانما تحل فی الصورة الرابعة وہی رضی الولی بغیر الکفو مع علمہ بانہ کذا لک اور اگر زینب نابالغہ ہے اور بکر اس کا کفو نہیں جب بھی نکاح باطل ہوگا چاہے کوئی کرے سواء حقیقی دادا اور باپ کے اسی میں ہے ان کان المزوج غیر الاب والابۃ لا یصح النکاح من غیر الکفو بغبن فاحشاً اصلاً اور اگر کفو ہے تو اس کے نکاح کا اختیار اس کے عصبہ کو ہے جسکا ذکر ابھی گزرا۔ بہر حال کسی عصبہ کے ہوتے ماں کو نکاح کا اختیار نہیں اگر کر دے گی تو جو سب میں قریب تر عصبہ ہوگا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر جائز کہے جائز ہو جائیگا اور رد کرے گا تو باطل اسی میں ہے



لوزوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۲۶: مرسلہ سراج الدین ساکن سورت شیورام پور مکان مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم

زید کہتا ہے کہ غیر مقلد سنی بے نمازی اور بے روزہ دار سے بہتر ہے عمرو کہتا ہے کہ نہیں غیر مقلد سنی بے نمازی اور بے روزہ دار بہتر ہے اور زید کا کہنا یہ بھی ہے کہ غیر مقلد فاسق ہے کافر نہیں۔ اور عمرو کہتا ہے غیر مقلد فاسق نہیں کافر ہے ان دونوں صورتوں میں برسر حق کون ہے اور برسر باطل کون؟

**الجواب:** غیر مقلد ان زمانہ ایک قسم وہابیہ ہیں اور وہابیہ پر علمائے حرمین طہیین نے حکم کفر لگا دیا ہے ان میں بعض تو خود منکر ضروریات دین ہیں اور اکثر وہ ہیں جو منکر ضروریات کو اپنا پیشوا و امام جانتے ہیں اور منکر ضروریات دین یا اس کا امام بنانے والا اس کو صرف مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔ اس کی تحقیق حسام الحرمین میں مذکور ہے۔ لہذا عمر حق پر ہے اور زید باطل پر کہ کافر کا بے نمازی اور روزہ دار سے برتر ہونا ظاہر ہے بلکہ غنیۃ شرح منیہ میں مبتدع کو فاسق سے بدتر بتایا۔ و هذا الفظه یکرہ تقدیم المبتدع لانه فاسق من حیث الاعتقاد و هو شد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانہ فاسق و یخاف ویستغفر بخلاف المبتدع یعنی بد مذہب کا امام بنانا ناجائز ہے کہ یہ اعتقاد کی حیثیت سے فاسق ہے اور یہ سخت تر ہے عمل کی حیثیت کے فاسق کے عمل کی حیثیت کا فاسق اپنے ہونے کا مقرر ہوتا ہے اور اللہ عز و جل سے خوف و استغفار کرتا ہے۔ بخلاف بد مذہب کے اس مضمون کی قدرے تفصیل میرے رسالے اجل الہدیٰ میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۲۷: از گیوژاؤ اکخانہ سمیت لال موضع گیون گاؤں مرسلہ محمد اسماعیل صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ کرنا کیسا ہے موافق مذہب حنفیہ۔

**الجواب:** حقیقہ کے بارہ میں اگرچہ علماء سے مختلف اقوال منقول بعض اس کی کراہت کے بھی قائل ہوئے مگر بہت کتب معتبرہ میں اس کے استحباب پر حکم فرمایا اور اسی پر عمل ہے اور وہ جو حدیث میں آیا لایحب اللہ العقوق اللہ عقوق کو پسند نہیں فرماتا۔ یہ کراہیت فعل پر دلیل نہیں بلکہ اس کی غایت اس لفظ کی کراہت ہے جیسے عنب کو کرم کہنے سے منع فرمایا





مسئله نمبر ۲۲۹: از مظفر نگر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین صورت مسئلہ ہذا میں کہ زید کی دو بیبیاں تھیں زید بقضائے الہی فوت ہو گیا ایک داماد عمرو اور دو بیبیاں ہندہ و نسیب وارث چھوڑے عمرو نے جو زید کا داماد ہے بعد انتقال اپنے خسر زید کے اپنی غیر حقیقی خوشدامن نسیب سے نکاح کر لیا۔ درال حالانکہ زید کی بیٹی بھی بقید حیات عمرو کے نکاح میں موجود ہے آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہو یا نہیں۔ اگر جائز ہوا تو کن کن دلائل سے اور ناجائز ہوا تو کیا برہان ہے۔ جب نسیب کو خارجاً معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ محض گڑبخت ہے اور شرع مطہرہ میں اس کی اصل نہیں تو وہ عمرو سے کنارہ کش ہو کر ایک مکان میں خلوت گزریں ہے یہ بھی ارشاد ہو کہ فعل نسیب کا مستحسن ہے یا غیر مستحسن اور عمرو سے دین مہر کی مستحق ہے یا نہیں بینوا تو جروا

**الجواب :** نکاح مذکور شرعاً جائز ہے تو ایر الایصار میں ہے فجاء الجمع بین المرأة وبنت زوجها زینہ کو اس بنا پر اپنے شوہر سے کنارہ کشی ہرگز جائز نہیں اور اسے مہر کا ضرور استحقاق ہے مگر جس مہر کے دینے کا کوئی وقت معین نہ قرار پایا ہو اس کا مطالبہ قبل طلاق یا موت نہیں کر سکتی۔

کتابہ عبید اللہ بنی نواب مرزا غنی عثمہ

بجاءه المصطفى صلى الله عليه

مسئلہ نمبر ۹۶: محدث کو مترجم کا نام مجید چھونا جائز ہے یا نہیں کتب تفاسیر یافتہ وغیرہ کا چھونا اس کو کیسا ہے؟

الجواب: محدث کو کلام مجید چھوٹا حرام ہے عام ہمیکہ مترجم ہو یا غیر مترجم۔ درمختار میں ہے ویحرم به ای  
بالاکبر وبالاصغر مس مصحف اور کتب تفاسیر وغیرہ اس کو چھوٹا جائز ہے مگر بہتر یہی ہمیکہ کتب تفاسیر  
کو محدث نہ چھوئے درمختار میں ہے لکن فی الاشیاء من قاعده اذا اجتمع الحلال والحرام رجح  
الحرام وجوز اصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الاکثر  
تفسیر القرآن الخ

روحانی میں ہے اقول الاظهر والاحوط القول الثالث ای کراهۃ فی التفسیر دون غیرہ











کتبہ عبید اللہ بن نواب مرزا غنی عنہ  
بجاہ المصطفیٰ ﷺ

سوال: کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا نماز کو مکروہ کرتا ہے اور محراب پیچھے کی دیوار کے وسط میں جو خلا ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں علاوہ اس کے کسی دوسری جگہ پر محراب کا اطلاق نہیں ہوتا اگرچہ صورتاً یحییٰ و یسار کے خلا بھی مثل محراب کے ہی ہوتے ہیں مگر اسکو محراب نہیں کہتے۔ علیٰ حدادوں میں امام کے قیام سے بھی نماز مکروہ نہیں ہوتی کیونکہ اس کو بھی محراب نہیں کہتے ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ جو جگہ ایسی ہو جسکی طرفین دو حدیں ہوں اس میں امام کا کھڑا ہونا نماز کو مکروہ کرتا ہے خواہ وہ حدیں لکڑی کے ستونوں کی ہوں خواہ لوہے یا پتھر یا دیوار کی خواہ اسکو محراب کہتے ہوں یا نہ کہتے ہوں۔ کیونکہ جو وجہ کراہت محراب میں ہے وہ دروں میں اور بین ساریتین سب میں یکساں موجود ہے دوسری دلیل بکر یہ پیش کرتا ہے کہ امام اور مقتدی میں اتحاد مکان ضروری ہے اور ابواب مسجد علیحدہ مکان ہیں اور محن مسجد دوسرا مکان ہے کیونکہ نام کے بدلنے سے مکان دوسرا ہو جاتا ہے مثلاً ایک مکان ہے لیکن اس کے چند حصے ہیں تو ہر حصہ ایک مکان جدا گانہ ہوگا جیسے کمرہ برآمدہ کوٹھری سانبان سب سے پچھلے مکان کو کمرہ یا کوٹھا بولتے ہیں اور اسکے آگے مکان کو سانبان اور یحییٰ و یسار کی عمارت کو کوٹھریاں کہتے ہیں پس اگر امام کمرہ میں یا اس کے در میں کھڑا ہو اور مقتدی برآمدہ میں تو نماز مکروہ ہوگی یا امام برآمدہ میں یا برآمدہ کے در میں ہو اور مقتدی سانبان میں تو بھی نماز مکروہ ہوگی یا امام سانبان یا اس کے در میں اور مقتدی محن میں تو نماز مکروہ ہوگی یا امام مکان مسقف میں مثل دروازہ وغیرہ کے کھڑا ہو اور مقتدی مکان غیر مسقف میں تو نماز مکروہ ہوگی کیوں کہ مسقف اور غیر مسقف بھی دو مکان ہیں پس اس مسئلہ میں حق بجانب کون شخص ہے اور کراہت کی کتنی قسمیں ہیں مدلل ارشاد فرمائیے۔ المستفتی: محمد یوسف ولد حاجی احمد بخش مراد آباد

الجواب: اس میں بکر کا قول سراسر صحیح ہے بے شک امام کا محراب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے یوں کہ پاؤں محراب کے اندر ہوں متون میں ہے کرہ قیام الامام فی المحراب لا سجودہ فیہ۔ اور بے شک امام کا در میں یعنی دو ستونوں کے بیچ میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ معراج الدراہ، رد المحتار میں ہے الاصح ما روى عن ابی حنیفہ





مسکیتمبر ۱۳۸۸: از پریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بڑی بھانج کے ساتھ زنا کیا وہ رانڈ تھی اس سے لڑکا پیدا ہوا اور جس شخص نے زنا کیا اس کے بیوی بچے بھی موجود ہیں اب اس سے نکاح کے واسطے کہا گیا تو وہ نہ تو نکاح کرتا ہے اور نہ بھانج کو نکالتا ہے بلکہ اس کے ماں باپ نکاح نہیں کرنے دیتے۔ خود کرتا ہے اب شریعت مطہرہ کیا فرماتی ہے فقط

**الجواب :** صورت ہذا اگر واقعی ہے تو اس شخص پر فرض ہے کہ یا تو اسے اپنے پاس سے بالکل علیحدہ کر دے یا اس میں کوئی مانع نکاح نہ ہو مثلاً بھابھ کا اپنی بی بی کا بہن ہونا یا اسکی رضاعی بہن ہونا وغیرہ تو اس سے نکاح کر لے جیسا اب کر رہا ہے یعنی نہ اسکو نکالتا ہے نہ نکاح کرتا ہے یہ حرام ہے۔ اور اگر زنا کی اس پر تہمت ہی ہو جب بھی غیر عورت کیساتھ اس طرح رہنا کہ لوگوں میں بدی کا چرچا پھیلے یہ بھی ناجائز ہے حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں انتقوا مواضع التہم (المحدث) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۱۴۹: از چندالہ شیرخان مرسلہ احمد الدین صاحب امام مسجد افغانان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو سنت اول پڑھکر ملے یا بغیر سنت جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ مینوا تو جروا

**الجواب :** اگر جانے کہ سنتیں پڑھے تو امام سلام پھیر دیگا یہ شامل جماعت نہ ہو سکے گا جب تو نہ پڑھے ویسے ہی شامل ہو جائے پھر سورج بلند ہونے پر چاہے تو سنتیں پڑھ لے اور اگر یہ سمجھے کہ سلام سے پہلے جاؤں گا تو سنتیں پڑھ کے شامل ہو۔ مگر یہ بھی اس صورت میں ہے کہ مسجد کے باہر کوئی جگہ ایسی ہو جس میں نماز پڑھ سکے یا اگر امام صحن میں نماز پڑھا رہا ہے تو یہ اندر نماز پڑھ سکے یا اگر امام اندر پڑھا رہا ہے تو یہ باہر پڑھ سکے یا اس مسجد میں ایک درجہ ہے تو دیوار یا ستون وغیرہ کی آڑ میں مل سکے اور اگر ان صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو نہ پڑھے فرضوں میں شامل ہو جائے بے آڑ صف کے پیچھے سنتیں پڑھنا مکروہ ہے اور مکروہ کا چھوڑنا سنت کے بجالانے پر مقدم ہے۔ رد المحتار میں فتح سے ہے لان ترك المسكروه

مقدم علی فعل السنۃ اسی میں ہے والحاصل ان السنۃ فی سنۃ الفجران یاتی بها فی بیتہ والافان کان عند باب المسجد مکان صلاہا فیہ والاصلاہا فی الشتوی

او الصيفى ان كان للمسجد موضعان والافخلف الصفوف عند سارية لكن فيما اذا كان للمسجد موضعان والامام فى احدهما ذكر فى المحيط قيل لا يكره لعدم مخالفة القوم وقيل يكره لانهما مكان واحد قال فاذا اختلف المشايخ فيه قالوا افضل ان لا يفعل قال فى النهر وفيه افاده انها تنزيهه اه لكن فى الحلية قلت وعدم الكراهة اوجه للآثار التى ذكرنا ها آه.

در مختار میں ہے واذافات فوت رکعتی الفجر لاشتغال بسنتھا ترکھا والابان رجا اور اکھا  
رکعة فی ظاہر المذہب وقیل التشهد واعتمده المصنف وشرنی لالی تبعاً  
للبحر لکن ضعفه فی النهر لا یترکھا۔

رواها في فتح القدير وقال ما قيل انه لورجا ادراك التشهد لاياتي  
بسنته الفجر على قول محمد الحق خلافة لنص محمد على ما يناقضه آه فياتي  
بالسنته اتفاقا كما اوضحه في الشرنبلالية واقره في شرح المنية وشرح نظم الكنز  
وحاشية الدرر لنوح آفندي وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه في القهستانى وجزم  
به الشافى مواقيت الصلاة آه مختصراً. والله تعالى اعلم

مسئلہ نمبر ۱۳۰: مرسلہ جناب نئے میاں صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فضلاء شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص قاضی تھے ان کے دولڑکے ہیں ایک صاحب اولاد ۳۲ رسال تخمیناً دوسرے ۲۲ رسال تخمیناً مگر یہ دونوں بھائی تارک الصلاۃ ہیں اور نکاح پڑھانے کو موجود ہیں نماز کبھی نہیں پڑھی اور صحبت جاہلان ہنود وطن سے رکھتے ہیں مسلمانوں سے نہایت گریز رکھتے ہیں ان سے یہ دینی خدمت لی جائے کہ نہیں؟

**الجواب :** ان کی حالت کو غور کیا جائے اگر واقعی یہی ثابت ہو کہ ان کو اسلام کی باتوں سے نفرت اور کفر کے امور سے رغبت ہے اور اس بنا پر ہنود سے محبت اور مسلمانوں سے گریز کرتے ہیں تو وہ یقیناً کافر ہیں ان سے نکاح پر بڑھوانا درکنار ان



کے پاس بیٹھنا تک شرعاً معیوب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین نہ کہ اس خاص دینی کام میں اس سے مدد لینا قال رسول ﷺ اننا لانستعین بمشرك مگر پڑھاوے گا تو نکاح صحیح ہو جائیگا کہ یہ زائد ہے زائد وکیل ہوگا اور وکیل کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔ اور اگر وہ حالت ان کی ثابت نہ ہو بلکہ کسی خاص وجہ سے خاص چند مسلمانوں سے کچھ رنج ہو اور بعض ہنود سے ایک قسم کی صحبت ہو نہ اس بناء پر کہ امور کفر کو پسند رکھتا ہے تو تارک الصلوٰۃ ہونے کی وجہ سے ان سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہئے نیز ان کا بعض مسلمانوں سے بے وجہ شرعی علیحدہ رہنا اور بعض ہنود سے دوستی رکھنا یہ بھی ناجائز ہے۔

بہر حال قاضی بنانا اور نکاح پڑھوانا ان بلاد میں ایک عزت کا عہدہ گننا جاتا ہے اور وہ کم از کم فاسق معین ہیں اور فاسق معین کی توہین واجب ہے نہ کہ اعزاز شرب لالیہ صلح طایفہ وغیرہ میں ہے لان فی تقدیمہ تعظیمہ والواجب علیہم ایانۃ شرعاً واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۱۳۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نابینا کے پیچھے اس وقت میں نماز پڑھنی کہ اس سے بہتر دوسرا نہیں پڑھا سکتا ایضا اس صورت میں کہ دوسرا قاری و پابند شرع موجود ہے نیز اس صورت میں کہ اس کے ہی مثل دوسرا موجود ہے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کہاں مستحب ہے کہاں غیر مستحب وغیر ذالک بینوا تو جروا

**الجواب:** جب کہ اندھا تمام حاضرین سے افضل ہے مثلاً ان سب سے زائد مسائل نماز و طہارت جانتا ہے تو اس صورت میں اسی کو امام بنایا جائے اور اگر افضل نہیں اور کسی سے گھٹا ہو یا اس کے برابر ہے تو اسکے پیچھے نماز مکروہ متزیہی ہوگی یعنی اس کا اعادہ مستحب۔ درمختار میں ہے ویکرہ تنزیہ امامۃ عبد و اعرابی و فاسق و اعمی الا ان یکون ای غیر الفاسق اعلم القوم فہو اولیٰ بحراائق میں ہے فکید کراہۃ امامۃ الاعمی فی المحيط وغیرہ بان لایکون افضل القوم فان کان افضلہم فہو اولیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۱۳۲: از بریلی مسئلہ شیخ حبیب اللہ صاحب





## احکام عید گاہ

مسئولہ: بشرف الدین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں ایک عید گاہ ہے اس کے چاروں طرف قبرستان ہے وہی عید گاہ میں تین بستیوں کی جماعت ہوتی ہے جگہ کی تنگی کے سبب گنجائش نہیں ہوتی اس لئے عید گاہ کی مشرقی طرف سات ہاتھ بڑھا کر بنیاد کھدوائی لیکن بنیاد میں قبر کی ہڈی نکل گئی عید گاہ کے پورب پرانی بنیاد سے باہر کی طرف دس بارہ ہاتھ کے اندر کوئی قبر نہیں ہے۔ اب لوگوں کا خیال تھا کیوں کہ سو برس سے زیادہ ہوا کسی نے وہاں نہیں دیکھا اب دریافت طلب یہ ہے کہ اس حالت میں عید گاہ بڑھانا جائز ہے یا نہیں تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** قبرستان وقتی ہوتے ہیں اور وقف میں کوئی ایسا تصرف جائز نہیں جو واقف کی منشاء کے خلاف ہو لہذا قبرستان کو عید گاہ بنانا ناجائز اور گناہ ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا رسالہ ”اہلاک الوہابین“ ملاحظہ کیجئے اس میں دلائل مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

## مفقود الخبر

مسئولہ: عبدالرحمن

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ نبی حسین صاحب کے لڑکے عظمت حسین کی شادی عبدالرحمن کی لڑکی سے چار سال قبل ہوئی اور لڑکا شادی کے ایک سال بعد سے مسلسل غائب رہا اس درمیان تین سال گزر گئے لیکن معتبر ذرائع سے معلوم کرنے کے باوجود اب تک پتہ نہ چلا عظمت حسین کے والدین نے اپنی پتوہ کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہ دی

صاف انکار کر دیا کہ ہم لوگ اس کے ذمہ دار نہیں۔ نہایت غریبی کی وجہ سے لڑکا سفر کرتے وقت بیوی سے کچھ نہ کہا مگر بعد چلے جانے لڑکا کے بھابھ سے لڑکی کو معلوم ہوا کہ اب تمہارا شوہر اپنے عقد میں نہ رکھے گا۔ لڑکی پھر بھی ٹھہری رہی کہ خدا میرے شوہر کا قلب پھیر دے۔ یہاں تک کہ لڑکی کے والدین بھی نہایت غریب ہیں تاہم تین سال سے لڑکی میکے ہی میں رہی اب والدین کا ارادہ ہے کہ اپنی بیٹی کو کسی غیر لڑکے کے ساتھ عقد کروں دریاقت طلب یہ ہے کہ یہ شادی شرعاً جائز ہوگی یا نہیں۔

**الجواب :** اگر فی الواقع اس عورت کا شوہر مفقود ہے جس کی موت و زندگی کا حال معلوم نہیں ہے تو ہنگام ضرورت ملحجہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر وہ عمل کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

## کتاب الجنائز

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کے ہندو افسر کے یہاں ایک موت ہو گئی زید اس کے ساتھ مرگھٹ تک چلا گیا مگر زید کے دل میں نفرت اور کراہت ہی رہی وہاں سے واپسی پر زید نے اپنے اوپر ملامت کی توبہ کی۔ اور آئندہ ہندو کی میت میں نہ جانے کا عہد کیا۔ ایسی حالت میں زید پر شرع شریف کا کیا حکم آتا ہے۔ المستفتی غلام جیلانی محلہ گھیر شیخ مشہو مسجد نیاریان بریلی شریف

**الجواب :** کافر کے جنازہ میں شریک ہونا منع ہے۔ اگر کسی مجبوری سے شرکت کی ہے تو صورت مسئلہ میں الزام نہیں اور اگر کوئی مجبوری نہ تھی تو گنہ گار ہوا توبہ کر لی تو پاک ہو گیا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۱۳ محرم ۸۴ھ



## کتاب الطہارۃ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

(۱) تاجکشی کی پلیٹ میں کھانا رکھا تھا کتے نے کھا لیا اب وہ پلیٹ گندی ہوگئی یا اب پاک ہو سکتی ہے۔

(۲) تانبے کے برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا وہ کس صورت سے پاک ہوگا یا قلعی ہونا لازم ہے۔ اگر زیادہ تکلیف نہ ہو تو

حدیث شریف سے دونوں باتوں کو تحریر فرما دیجئے گا۔ خادم وقار حسین

الجواب: (۱) تین بار دھونے سے پاک ہو جائیگی اور بہتر یہ ہے کہ سات بار دھوئیں، اور پہلی بار مٹی سے مل کر دھوئیں

حدیث شریف میں ہے اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرۃ متفق علیہ

وفی روایۃ مسلم قال طہور انہ احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرۃ

اولھن بالتراب۔ یعنی کتا کسی برتن میں پی لے تو اس کو سات بار دھو لو اور ایک روایت میں ہے کہ کتا کسی برتن کو چاٹ

لے تو سات مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ پہلی بار مٹی لگا کر دھو یا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس سوال کا جواب بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ قلعی کی حاجت نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۱/شوال المکرم ۸۳ھ

..... گزارش ..... ❁

☆ ماہنامہ ”اعلیٰ حضرت“ خود بھی پڑھیں اور احباب کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

☆ مضمون نگار حضرات مضمون صاف صاف تحریر میں بھیجیں۔ (ادارہ)

# کتاب الصلوٰۃ

مسئلہ فرید حسین خان روملی ٹولہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین حسب ذیل سوالات میں

- (۱) نماز میں الحمد شریف کے بعد سورۃ ملانا فرض ہے یا واجب اگر کسی نے سورۃ نہ ملائی اور سجدہ سہو کر لیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟
- (۲) جس فرض کے بعد سنت مؤکدہ ہے مثلاً ظہر، مغرب و عشاء میں دعا زیادہ دیر تک مانگنا کیسا ہے؟
- (۳) جمعہ کے بعد دعا دیر تک مانگنا کیسا ہے؟

(۴) جمعہ میں خطبہ کی اذان میں حضور کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا جائز ہے یا ناجائز ہے علاوہ اس کے دوسری نمازوں میں اذان اور تکبیر میں نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا جائز ہے یا ناجائز؟

**الجواب:** الحمد شریف کے بعد ایک سورہ یا تین چھوٹی آیتوں کے مقدار کلام مجید پڑھنا واجب ہے۔

اگر سہو ایہ واجب ترک ہو تو سجدہ سہو سے نماز پوری ہو جائے گی اور قصد اچھوڑنے کی صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ظہر، مغرب و عشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے۔ زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو اس لئے کہ خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جمعہ کا حکم اس مسئلہ میں وہی ہے جو ظہر، مغرب و عشاء کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) خطبہ کی اذان میں انگوٹھے نہ چومیں۔ باقی دیگر اذانوں اور تکبیروں میں چومنا مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ ربی الحجہ ۱۳۸۳ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام مسجد نے ایک عورت سے عقد کیا جس کے تین ماہ بعد بچہ پیدا ہوا، امام صاحب سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اقرار کیا کہ بچہ میرا ہے اور میں اس گنہ سے صدق دل سے بارگاہ رب العزت میں تائب ہوں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ مینو او تو جروا۔ نور محمد حیدر آباد

**الجواب:** گناہ کا اقرار کر کے توبہ کر لی تو اس پر جرم باقی نہ رہا۔ اس کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ شوال ۱۴۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

قصبہ چھوٹی ساؤری میں دو مسجدیں ہیں۔ ایک مسجد چوڑی گرائے محلہ میں۔ ایک مسجد پٹھان سپاہیوں کے محلہ میں۔ کچھ عرصہ سے پہلے ضدین کے باعث یہ صورت چل رہی تھی کہ ایک جمعہ کی نماز ایک مسجد میں۔ ایک جمعہ کی نماز دوسری مسجد میں تاکہ دونوں مسجدوں میں برابر کا حساب رہے۔ کیونکہ امام صاحب کے مصارف طرفین کے مسلمان برابر چندہ سے پورا کرتے تھے۔ اگر جمعہ کی نماز ایک مسجد میں ہو تو دوسری مسجد والے اعتراض اٹھاتے ہیں کہ۔ واہ جی چندہ جب کہ برابر دیا جا رہا ہے تو کیا معنی کہ ہماری مسجد میں جمعہ نہ ہو۔ چونکہ امام صاحب کے مصارف ایک مسجد والوں سے برداشت نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے اس خطرہ سے کہ چندہ وصول نہیں ہوگا۔ اور جمعہ کی نماز کا انتظام بگڑ جائے گا۔ دونوں مسجدوں میں جمعہ چلتا رہا۔ اس شکل کو باہر کے صاحبان نے ناپسند کیا اور ان کے سمجھانے کے موافق جمعہ کی نماز کے لئے ایک مسجد کو قرار دیا۔ اور ایک مسجد میں جمعہ کی نماز چالو کی۔ لیکن بعض تفرقہ پسند صاحبان نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اور جمعہ دونوں مسجدوں میں چالو کر دیا۔ بنجوقتہ نماز باجماعت۔ نمازیوں کی کمی کی باعث دونوں مسجدوں میں نہیں ہوتی۔ چوڑی گرائی مسجد مختصر۔ اور سپاہیوں کی مسجد وسیع مناسب مقام پر واقع ہے پانی کا انتظام مناسب ہے۔ جمعہ کی نماز میں چوڑی گروں کی مسجد میں تقریباً بیس صفیں اور سپاہیوں کی مسجد میں تقریباً چالیس صفوں کی مقدار ہو جاتی ہے۔ چندہ کی مقدار بھی سپاہی محلہ میں زیادہ

ہے۔ اور مسجد و مدرسہ کی دیکھ بھال بھی مناسب طریقہ سے ہے۔ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ قصبہ کی آبادی مختصر ہونے و نمازیوں کی مقدار کم ہونے کے باعث دونوں مسجدوں میں جمعہ کی نماز ہونا جائز نہیں۔ اگر واقعی مسئلہ ایسا ہی ہے تو ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ جب تک یہاں کے مسلمان متفق ہو کر ایک مسجد کو مسجد جمعہ قرار نہ دیں تب تک وہ حضرات جو شرعی بات کو پسند فرماتے ہیں۔ کوئی مسجد جمعہ کی نماز کے لئے اختیار کریں۔ کیونکہ یہ چیز ممکن نظر نہیں آتی کہ فی الحال سب ہی مسلمان ایک جمعیت ہو کر شرعی مسئلہ کو پسند کر کے عمل اختیار کریں۔

دونوں طرف ایسے حضرات موجود پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کی طرف جانا پسند نہیں کرتے۔ اور زیادہ تر صاحبان ایسے ہیں کہ ان کیلئے شرعی دائرہ میں جو مسجد جمعہ کیلئے بنادی جاوے وہ اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ چوڑی گروں کی طرف سے ایسے حضرات موجود ہیں جو جمعہ کی نماز کے لئے سپاہیوں کی مسجد میں شریک نماز ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سپاہیوں کے محلہ میں سے بھی مسلمان صاحبان چوڑی گروں کی مسجد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہر وقت یہ ناممکن بات نظر آتی ہے کہ ایک دم سب ہی مقتدی شرعی مسئلہ پر گامزن ہو کر اس مسجد کو جو جمعہ کے لئے منتخب ہوا اختیار کریں۔

برائے کرم اس کا جواب جلد عنایت فرما کر مشکور فرمائیں اور اگر اس کو اعلیٰ حضرت میں شائع فرمادیں تو بہت اشخاص فائدہ اٹھائیں گے کیونکہ ایسی صورت دوسری جگہ بھی ہے۔ نیاز مند: سید محمد بشارت علی بخاری ناظر ایم ایم کورٹ چھوٹی ساڈری۔

**الجواب:** جمعہ کی نماز جہاں جائز ہے وہاں ایک مسجد میں بھی جائز ہے اور چند مسجدوں میں بھی جائز ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ اگر سب مل کر ایک ہی مسجد میں پڑھیں تو بہتر ہو۔ اور سب مل کر خود طے کر لیں کہ کس مسجد میں زیادہ مناسب ہوگا۔ اور اگر آپس میں اتفاق نہیں ہو تو دونوں مسجدوں میں پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۸ شوال ۸۳ھ



مسئلہ ضلع الہ آباد پوسٹ شہزاد پور، موضع شئی

بخدمت جناب حضرت مولانا جیلانی صاحب السلام علیکم

حضور والا سے استدعا ہے کہ ہم لوگ اہلسنت وجماعت ہیں موضع شئی میں رہتے ہیں ہمارے یہاں ہمیشہ جمعہ وعیدین کو ممبر پر خطبہ علمی (جو عربی اور اشعار اردو میں لکھا ہے۔ برابر پڑھا جاتا تھا اب کچھ آدمی نے علمی خطبہ میں جوار و اشعار ہیں ان کا پڑھنا بند کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ خلاف سنت ہے نہ پڑھیں۔ جس پر زیادہ تعداد میں لوگ کہتے ہیں کہ اردو اور عربی دونوں پڑھا جائے تاکہ ہم لوگ جاہل ہیں ہماری سمجھ میں آئے۔ اس بناء پر مخالفت بہت زیادہ بڑھ گئی، جھگڑا ہو جانے کا اندیشہ ہے براہ کرم اس کا جواب جلد از جلد لکھ دیجئے کہ عربی و اردو خطبہ جو علمی میں ہے ممبر پر پڑھا جائے یا نہیں، ہم لوگ آپ کے جواب کے انتظار میں ہیں، جیسے آپ جواب لکھیں گے ہم لوگ دونوں فریقین مان لیں گے اور یہ بھی لکھنے کی زحمت کریں کہ چٹلون پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب :** ہاں خطبہ جمعہ وعیدین میں عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا ملنا خلاف سنت متواترہ اور مکروہ ہے فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں یہ مسئلہ مدلل مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیم ذی قعدہ ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

(۱) ایک مسجد کے امام صاحب کے متعلق اب مقتدیوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ امام صاحب چوری کا مال خرید کر کے فروخت کرتے ہیں ان امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۲) مذکورہ بالا امام صاحب کے پیچھے لوگ اگر محلہ کی مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو محلہ کی مسجد کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار نہیں ہوں گے۔

(۳) جماعت پوری ہے اور مقتدی مذکور بالا امام سے علیحدہ نماز پڑھ رہے ہیں تو ان نمازیوں کو جماعت کا ثواب ملے گا

مسئلہ صلح الہ آباد پوسٹ شہزاد پور، موضع تہی

بخدمت جناب حضرت مولانا جیلانی صاحب السلام علیکم

حضور والا سے استدعا ہے کہ ہم لوگ اہلسنت و جماعت ہیں موضع تہی میں رہتے ہیں ہمارے یہاں ہمیشہ جمعہ و عیدین کو ممبر پر خطبہ علمی (جو عربی اور اشعار اردو میں) لکھا ہے۔ برابر پڑھا جاتا تھا اب کچھ آدمی نے علمی خطبہ میں جو اردو اشعار ہیں ان کا پڑھنا بند کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ خلاف سنت ہے نہ پڑھیں۔ جس پر زیادہ تعداد میں لوگ کہتے ہیں کہ اردو اور عربی دونوں پڑھا جائے تاکہ ہم لوگ جاہل ہیں ہماری سمجھ میں آئے۔ اس بناء پر مخالفت بہت زیادہ بڑھ گئی، جھگڑا ہو جانے کا اندیشہ ہے براہ کرم اس کا جواب جلد از جلد لکھ دیجئے کہ عربی و اردو خطبہ جو علمی میں ہے ممبر پر پڑھا جائے یا نہیں ہم لوگ آپ کے جواب کے انتظار میں ہیں، جیسے آپ جواب لکھیں گے ہم لوگ دونوں فریقین مان لیں گے اور یہ بھی لکھنے کی زحمت کریں کہ پتلون پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب :** ہاں خطبہ جمعہ و عیدین میں عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا ملنا خلاف سنت متواتر اور مکروہ ہے فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں یہ مسئلہ مدلل مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

(۱) ایک مسجد کے امام صاحب کے متعلق اب مقتدیوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ امام صاحب چوری کا مال خرید کر کے فروخت کرتے ہیں ان امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۲) مذکورہ بالا امام صاحب کے پیچھے لوگ اگر محلہ کی مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو محلہ کی مسجد کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار تو نہیں ہوں گے۔

(۳) جماعت ہو رہی ہے اور مقتدی مذکور بالا امام سے علیحدہ نماز پڑھ رہے ہیں تو ان نمازیوں کو جماعت کا ثواب ملے گا



یا نہیں

(۴) متولی مذکور بالا امام کو امامت سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتا تو متولی گنہگار ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر امام مذکور پر چوری کا الزام ثبوت شرعی سے ثابت ہے تو ایسے امام کو معذور کرنا میں اور اس کے پیچھے نماز سے احتراز کریں الزام ثابت ہونے کے بعد جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی ہوں سب کا اعادہ کریں ہاں اگر امام مذکور توبہ کرے تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام میں نقص شرعی ہو تو محلہ کی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے کی اجازت ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تہ نماز پڑھنے والوں کو جماعت کا ثواب کیسے ملے گا لیکن جماعت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے فاسق معین کو امام بنانا بھی جائز نہیں ہے یعنی تہ نماز پڑھنا فاسق معین کے پیچھے پڑھنے سے بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر امام مذکور پر چوری کا الزام شرعی ثبوت سے ثابت ہے اس کے باوجود متولی اس کو معزول نہیں کرتا تو ضرور گنہگار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴۲ وی تعداد ۸۳

مسئولہ عبدالحق صابر موضع سترچی ٹکری پوسٹ گوال پوکھر ضلع دینا چور بنگال

سوال: زید نے عید کی نماز پڑھائی تو اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد چند رہواں پارہ سورۃ بنی اسرائیل نویں رکوع سے شروع کیا اقم الصلوۃ لدلوک الشمس سے لیکر الا خسار تک پڑھا اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ستر رہواں پارہ سورۃ انبیاء ساتویں رکوع ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون لایسمعون حسیسہا وہم فی ما اشتہت انفسہم خالدون لایحزنہم الفزع الاکبر و تتلقہم الملائکۃ تک پڑھا اور آگے یاد نہ آیا لہذا تمیہواں پارہ سورۃ نباء دوسرا رکوع پورا پڑھ کر نماز پوری کی۔ اب اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ نماز ہوئی اور عمر و کہتا ہے کہ نماز نہیں ہوئی بلکہ سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ جب

بجہ سہو نہیں کیا تو نماز نہیں ہوئی۔ عمر و کا قول صحیح ہے یا زید کا۔

**الجواب:** صورت مسئلہ میں زید کا قول صحیح ہے کہ نماز ہو گئی۔ اور عمر و غلط کہتا ہے کہ نماز نہیں ہوئی اور بجہ سہو کرنا واجب ہے۔ صورت مسئلہ میں بجہ سہو ہرگز واجب نہیں۔ بجہ سہو ترک واجب سے واجب ہوتا ہے اور جب کسی واجب کا ترک نہ ہو تو بجہ سہو کیسا۔ زید جب آگے نہ بڑھ سکا تو اسکو دوسری جگہ سے پڑھنا چاہئے تھا اس نے تیسویں پارے کی آیتیں پڑھیں اس میں نماز فاسد ہونا کیا معنی کوئی کراہت بھی نہیں آئی۔ صغیری شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے واما عن حصر اما بعد تلك الآية قبل ان يتم سنة القراءة فلا يكره الانتقال الى آية اخرى من تلك السورة او من سورة اخرى للعذر نیز صغیری میں ہے وان عرض له شي من الحصر انتقل الى آية اخرى او يركع ان كان قد قراء ما يفيقيه وهو قدر السنة الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ

مسئلہ: ابوالحسن

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید سے بکرنے پوچھا کہ خیریت تو ہے تو زید نے جواب دیا کہ خیریت کیا ہے۔ میرے اوپر اللہ میاں نے کلا گاڑ دیا ہے حرام کھاتے ہیں تو بکرنے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ نجات ہو، زید نے کہا کہ دعا کیا کریں اللہ میاں کے پاس تو کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے محمد ﷺ پاس نکالیں گے۔ وہی کریں گے ان کے پاس کیا ہے جس دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ جملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** جس نے ایسا کہا وہ کافر مرتد ہو گیا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے انتم الفقراء الى الله واللہ هو الغنی محمد تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ اس کے پیچھے نماز ہوگی ہی نہیں۔ اس کو



امام بنانے کا گناہ الگ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: عبدالرزاق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کہ زید پر زنا کا الزام لگایا گیا تھا لیکن اس کے متعلق کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے اس کے برعکس ایک عرصہ دراز سے دیکھا جاتا ہے کہ زید صوم و صلوة کا پابند ہے متقیانہ زندگی بسر کرتا ہے زید تعلیم یافتہ بھی ہے اور قرآن پاک بھی پڑھتا ہے صورت مسئلہ میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** بے ثبوت شرعی زنا کا الزام لگانے والے ہی مجرم اور سزا کے مستحق ہیں۔ صورت مسئلہ میں زید کے پیچھے نماز

جائز اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

عرض خدمت اینکه ایک فتویٰ معلوم کرنا ہے اس کا جواب مدلل فرمائیں صورت مسئلہ میں ایک عورت کی شادی یعنی زائدہ کی شادی عمرو کے ساتھ ہو گئی لیکن چند سال بعد عمرو کا دماغ خراب ہو گیا یعنی پاگل ہو گیا شرعی اعتبار سے تو زائدہ یعنی عمرو کی بیوی اس پاگل پن کو دیکھ کر کچھ دنوں تک اس کے پاس رہی بعد میں دوسرا لڑکا یعنی بکر سے شادی کر لی اور زائدہ کا پہلے والا شوہر یعنی عمرو پاگل پن کی حالت میں زندہ بھی ہے اور طلاق وغیرہ بھی نہیں دیا ہے اور اسی حالت میں چند ماہ بعد عمرو کا انتقال ہو گیا۔ اب زائدہ کی دوسری شادی بکر کے ساتھ جو ہوئی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اب زائدہ اور بکر سے ایک لڑکا خالد پیدا ہوا ہے اور بفضلہ تعالیٰ لڑکا عالم و فاضل بن گیا ہے اور وہ بے حد شریعت کا پابند ہے لیکن وہ لڑکا جس گاؤں میں

کہتا ہے لوگ اس سے بیزار ہیں حالانکہ اس گاؤں میں کوئی آدمی ایسا نہیں یعنی علم دین اور شریعت کے پابند ہونے کے اعتبار سے جو امام بن سکے اور لوگ اس عالم سے متنفر ہیں۔ لہذا اس کا امام بننا صحیح ہے یا نہیں؟ یعنی جائز ہے یا نہیں؟ زاہدہ کی شادی بکر سے بغیر عمر کے طلاق کے صحیح ہے یا نہیں؟ اور ان کے یہاں جو لڑکا خالد جنم لیا ہے وہ لڑکا کیسا ہوگا۔ اور اگر یہ لڑکا عمر دین سے بہرہ برہو جاتا تو پھر ان کا امام بننا کیسا ہے؟ جواب مفصل و مدلل تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام

**الجواب:** بعون الملک الوہاب۔ جب عمر و زندہ تھا زاہدہ اس کے نکاح میں تھی بکر نے دیدہ و دانستہ زاہدہ سے نکاح کیا سخت گنہگار ہوا۔ وہ نکاح نہ ہوا۔ جتنی قربت ہوئی خالص زنا۔ دونوں پر توبہ لازم ہے عمر کے مرنے کے بعد عدالت گزار کر زاہدہ بکر سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اگر بکر کو علم نہیں تھا تو یہ نکاح فاسد ہوا بعد علم کے متارکہ فرض یعنی بکر یہ کہتا کہ میں نے زاہدہ کو چھوڑ دیا زاہدہ یہ کہتی کہ میں اس سے جدا ہوئی۔۔۔ جاننے کے بعد و طی ہوئی وہ یقیناً زنا اور اس و طی سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا اور بے شک ولد الزنا کی امامت مکروہ ہے مگر جب وہ حاضرین میں سے سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور لائق امامت وہی ہے تو اسے امام بنانا واجب ہے ولد الزنا کی امامت مکروہ متزییہ یعنی خلاف اولیٰ ہے جب کہ وہ سب حاضرین میں مسائل طہارت و نماز کا علم زائد نہ رکھتا ہو فی الدر المختار کرہ امامت عبد و اعرابی و ولد الزنا الی قولہ الا ان یکون اعلم القوم ولد الزنا پر تو الزام نہیں الزام تو زانی اور زانیہ پر ہے یہ کہ امت اس کے علم و فضل کے سبب دفع ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و عمرو دونوں بیخگانہ کے بچے نمازی آدمی ہیں اور دونوں میں دوستانہ تعلقات ہیں ایک دن چند مسلمانوں کے سامنے دونوں زید و عمرو کی دینی گفتگو ہو رہی تھی زید نے قصداً بیان کیا کہ بیل کہتا ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کا اس نے مجھے بیل بنایا گھوڑا نہیں بنایا اور گھوڑا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے گھوڑا بنایا کتا نہیں بنایا کتا کہتا ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کا اس نے مجھے کتا بنایا سور نہیں بنایا اور سور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے





ہوتا آ رہا ہے اب زید کی دلی خواہش ہے کہ اپنی بستی میں نماز جمعہ قائم کروں۔ اللہ اور اس کے رسول کا کیا حکم ہے قرآن و حدیث سے مدلل جواب ارسال فرما دیں عین نوازش ہوگی فقط آپ کا خیر اندیش عبد المنان مظفر پور (بہار)

**الجواب:** صورت مسئلہ میں جدید جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں تفصیل کے لئے دارالافتاء کا مطبوعہ فتویٰ ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
۳ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہماری مسجد میں دو سال سے ایک امام صاحب قصبہ رہا سو کے رہنے والے ہیں نماز پڑھاتے ہیں ان امام صاحب سے پہلے ہمارے گاؤں کی اس مسجد میں کوئی امام نہیں تھا صرف گاؤں ہی کا کوئی نہ کوئی کبھی کبھی پڑھا دیا کرتا تھا خاص کر زید پڑھا دیا کرتا تھا لیکن زید پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتا ہے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا بھی نہیں جانتا ہے شروع میں جب امام مذکور آئے تو اقامت کیوقت بیٹھ جانے اور جب مکہم جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح کہتا تو کھڑے ہوتے اور جب نماز سے سلام پھیر دیتے تو کعبہ سے رخ پھیر کر دعا مانگتے تھا اور جنوباً اور شرقاً جمعہ کو خطبہ کی اذان مسجد سے باہر جہاں وضو کرتے ہیں وہ نہ پہلے مسجد کے اندر ممبر کے برابر ہوتی تھی دلوانی شروع کر دی اور کہا کہ مسجد میں اذان پڑھنا مکروہ ہے۔ خلاف سنت ہے۔ اور نماز جنازہ میں ہم سلام پھیر کر ہاتھ چھوڑ دیا کرتے تھے اور ایسا ہی بڑے بوڑھوں سے ہوتا چلا آیا تھا لیکن امام صاحب مذکور نے کہا کہ ایسا کرنا غلط ہے چوتھی تکبیر کہنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھوں کو چھوڑ دینا چاہئے اور کتابیں بھی دکھلائیں اور کہا کہ تم لوگ جیسا کرتے ہو یہ کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اور محرم کی مجلس میں میلاد پڑھنے والے ذکر امام حسین پڑھتے ہیں لیکن مجلس کے ختم ہونے پر سلام و قیام نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ مجلس ذکر شہادت میں محرم کے مہینے میں سلام و قیام جائز نہیں ہے یہ تو میلاد شریف کی مجلس میں پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ اور جب امام صاحب مذکور محرم کے مہینے میں ذکر شہادت بیان کرتے ہیں تو بعد کو سلام و قیام بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی بھی شخص کسی مستند کتاب سے یہ ثابت کر دے کہ ان ایام میں



امام حسین کی شہادت کے ذکر میں امام حسین کے نانا حضور سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھنا منع ہے تو دس روپیہ انعام دیئے جائیں گے۔ کیونکہ حضور کا چاہنے والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الله وصلته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما بے شک ہم اور ہمارے فرشتے درود بھیجتے ہیں پیارے نبی ﷺ پر اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو اور خوب سلام پڑھو تو اللہ تعالیٰ نے یہ کہاں فرمایا کہ آگے چل کر ہمارے محبوب کے نواسوں کی شہادت کا ذکر محرم کے زمانے میں ہوا کرے گا تو تم اس موقع پر درود و سلام نہ بھیجا کر ناجب قرآن کا مطلق حکم ہے تو اس کے اطلاق کو باقی رکھا جائے گا۔ جب کہ کوئی دشواری نہیں ہے حرف ان کے ساتھ تاکید فرمائی ہے جو حروف مشبہ بالفعل سے ہے تم اپنی طرف سے منع کرنے والے کون ہو یہ بھی کاشنکاری ہے جو تم دخل دو گے خبردار یہ رافضیوں کی باتیں ہیں تمہارا بھتیجہ تم کو سلام کرے۔ تمہارا بھانجہ تم کو سلام کرے۔ تمہارا پوتا تم کو سلام کرے۔ یا غیر تم کو سلام کریں۔ تو تم کیوں منع نہیں کرتے کہ بھتیجہ یہ محرم کا مہینہ ہے سلام کرنا جائز نہیں پوتے یہ محرم کا مہینہ ہے سلام کرنا جائز نہیں۔ لیکن افسوس تم وہاں پر پہنچ کر ڈھول بجاتے ہو اور اگر ہم اپنے آقا و مولیٰ معراج کے دولہا وجود کائنات فخر موجودات ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھیں تو تم کو کیوں تکلیف ہے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت مرحمت فرمائے آمین۔ اور امام صاحب مذکور نے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کی اذان کے بعد صلاۃ کہنا شروع کر دی اور الفاظ یہ ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا قاسم رزق اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا زینت عرش اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نوراً من نور اللہ وعلی الک واصحابک یا رسول اللہ۔ اور اس پر بھی زید مذکور نے بہت کچھ اعتراض اور متعدد جگہ پر شکایتیں کیں ایک دو مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ بھی صلوٰۃ میں کہہ دیا تھا تو اس پر بھی زید نے بہت کچھ شکایتیں کیں اور کہا کہ یہ کوئی بقرعید کی نماز ہو رہی ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا نام لیا گیا اور کوئی صلوٰۃ ضروری ہے جو پڑھی جاتی ہے۔ اور امام صاحب مذکور اکثر فجر کی نماز کے بعد جنوب کی طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں تو اس پر بھی زید مذکور نے شکایتیں کرنی شروع کر دیں کہ پچھتم کو تو کعبہ ہے اور شمال کو قطب ہے اور جنوب کی طرف تو لڑکا ہے اور منہ کر کے کیوں دعا

مانگتے ہیں یہ جائز نہیں اور جب امام مذکور آئے تھے تو کبھی کبھی گرمیوں کے موسم میں ایسا کرتے تھے کہ جب اقامت مکمل کہتا تو حجتی علی الفلاح کہنے پر امام صاحب مصلیٰ پر پہنچتے تھے کیوں کہ مسجد کے آگے ٹین پڑی ہوئی ہے اور ٹین کے باہر صرف ایک صف کی جگہ ہے اس وجہ سے نماز ٹین کے اندر ہی ہوتی ہے اس وجہ سے امام صاحب مذکور اپنے حجرے کے سامنے جو جگہ خارج مسجد ہے اور کچھ ہے مسجد کے فرش سے متصل ہے اپنا مصلیٰ بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور حجتی علی الفلاح پر فوری مصلیٰ پر پہنچ جاتے ہیں تو اس پر بھی زید مذکور نے علی الاعلان کہا کہ تکبیر یعنی اقامت ہر گز ہر گز نہیں کیجا سکتی ہے جب تک امام مصلیٰ پر نہ آجائے ہر گز جائز نہیں ہے ایسا کرنا نہیں چاہئے تو اس پر امام صاحب مذکور نے کہا کہ یہ بات آپ کی غلط ہے حضور ﷺ اس وقت حجرہ اقدس سے تشریف لاتے تھے جب مکمل حجتی علی الفلاح پر پہنچتا تھا تو جس طرف جس صف سے آپ تشریف لاتے تھے وہ پوری صف کھڑی ہو جاتی تھی لہذا اس مسئلے میں ہمارے لئے حضور کا فعل سند ہے اور کافی باتیں ہیں جس کو زید مذکور کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میاں آج کل نئے نئے مولوی ہیں۔ نئی نئی باتیں ہیں۔ کیا پہلے مولوی نہیں تھے ان مولویوں کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں کرنا چاہئے چودہویں صدی ہے جائز کو ناجائز کر دیتے ہیں اور ناجائز کو جائز کر دیتے ہیں۔ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان مولویوں نے سولی پر چڑھوا دیا تھا اور حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تو کھال ان مولویوں نے کھینچوائی تھی۔ اور حضرت سرمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی تو گردن ان مولویوں ہی نے کنوائی تھی۔ مولویوں نے مولویوں کی گردنیں کنوا دیں کوئی اطمینان نہیں کرنا چاہئے اور جب امام صاحب مذکور نہیں آئے تھے تو زید مذکور لوگوں سے کہتا تھا کہ اور جگہ مسئلہ کیوں پوچھنے جاتے ہو جس کسی کو کوئی مسئلہ معلوم کرنا ہو تو مجھ سے معلوم کر لیا کرے۔ لہذا ابراہائے کرم یہ رقم فرمائیے کہ زید کا مسئلہ بتانا درست ہے اور زید پر شریعت کا کیا حکم ہے اور ہم لوگ زید مذکور کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں جب امام صاحب مکان پر جایا کریں یا اپنی اپنی پڑھ لیا کریں۔ جب زید مذکور کے علاوہ کوئی پڑھانے والا نہ ہو اور امام صاحب کی یہ باتیں درست ہیں یا نہیں؟ اگر امام صاحب مذکور کی یہ باتیں غلط ہیں تو ہم لوگ مسجد سے ہٹا بھی سکتے ہیں اور امام مذکور خود یہ کہتا ہے کہ مجھ کو تمہاری رضامندی کی ضرورت نہیں جو تم غلط مسائل منواؤ۔ حق کہوں گا چاہے کسی کو بری لگے یا نہ۔ جو کوئی کچھ مجھ کو بخشا ہو وہ اپنے گھر رکھے اگر تم سب بھی ناراض ہو جاؤ تو مجھ کو کوئی پرواہ نہیں لیکن میرا چاہئے والا مرا حق ہے۔ مجھ سے ناحق نہیں ہونا چاہئے لہذا اصاب صاف تحریر فرمانا ترجمہ کے ساتھ عین نوازش ہوگی۔ فقط محمد فرید حسین



خانسرائے سنبھل ضلع مراد آباد

**الجواب :** اللهم هداية الحق والصواب۔ امام مذکور کے اقوال وافعال درست ہیں بلاشبہ اقامت جب مؤذن حی علی الفلاح پر پہونچے تو مقتدی و امام کا کھڑا ہونا مستحب ہے تو یہ در مختار میں ہے و قیام امام و مؤتم عند قوله حی علی الفلاح امام مذکور نے درست کہا بلاشبہ ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک داخل مسجد ہر اذان مکروہ تحریمی ہے خانیہ میں ہے و ینبغی ان یؤذن علی المئذنة او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد اذان مئذنه پر یا خارج مسجد پر دینی چاہئے اور مسجد میں اذان نہ دی جائے فتح القدیر باب الجمعہ میں ہے ہود ذکر اللہ فی المسجد او فی حدودہ لکراہۃ الاذان فی المسجد اذان اللہ کا ذکر ہے حدود مسجد میں کہ اذان مسجد میں مکروہ ہے تفصیل کے لئے فی اللعہ فی اذان الجمعہ مصنف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ دیکھئے۔ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے ہاتھ چھوڑ دے امام مذکور نے سچ کہا یہی حکم ہے۔ بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ دیکھئے۔ بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا بڑے ثواب کا کام ہے جو کسی وقت نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم بندوں کو مطلق دیا ہے لہذا یہ کہنا کہ محرم میں ذکر شہادت کے بعد سلام و قیام جائز نہیں یہ محض جہالت ہے جنہوں نے یہ کہا شریعت مطہرہ پر افترا کیا تو بے لازم ہے، مغرب کے سوا ہر دیگر اوقات میں اذان کے بعد صلوٰۃ پڑھنا بے شک جائز و مستحسن ہے۔ جس فعل کا اللہ تبارک و تعالیٰ مطلق حکم دیتا ہے اور اسے ملائکہ کا فضل بتاتا ہے اسے ناجائز و بدعت کہنا دواہیوں کا کام ہے اور دواہی گمراہ نہ ہوں گے تو ابلیس بھی گمراہ نہ ہوگا ان کی گمراہی اس سے ہلکی ہے وہ کذب ہے سو اپنے لئے بھی پسند نہیں کرتا اس لئے اس نے الا عبادک منهم المخلصین کہہ دیا تھا یعنی میں تیرے مخلص بندوں کو نہ بہکاؤں گا۔ یہ اللہ عز و جل پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں بالجملة صلاۃ بعد اذان ضرور مستحسن ہے۔ ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلا واسطہ حرمین شریفین اور مصر و شام و عراق میں جاری ہے زید بے قید کے عقائد کی تحقیق کی جائے زید مذکور کا یہ اعتراض بھی بے جا ہے کہ شمال کو قطب ہے اور جنوب کو لٹکا ہے الخ کسی بھی طرف منہ کر کے دعا مانگنا جائز ہے اسی طرح اس نے یہ غلط کہا کہ اقامت ہرگز ہرگز نہیں کی جاسکتی الخ امام مذکور کا جواب صحیح و واجب الاذعان ہے زید بے قید نہایت پیاک و مطلق اللسان ہے خود جائز کو ناجائز گردانتا ہے اور اپنی تہمت علماء کے سر دھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کے شریعت مطہرہ پر افترا ات جو

ہیں ان کی وجہ سے توبہ لازم ہے جب تک توبہ نہ کرے اس سے میل جول اسے امام بنانا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب فقیر اختر رضا خاں از ہری غفرہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

بکیم محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام و مفتیان شرع عظام و امت برکاتہم

(۱) اپنی بیوی کو اپنے ماموں زاد بھائی کے سامنے بے پردہ رکھنا اور سفر بے پردگی کے ساتھ تنہا کرنا جبکہ سفر بھی سینکڑوں میل

کا ہو جس میں کئی دن رات گزر جائیں درست ہے یا نہیں؟ (۲) اور یہی امامت بھی کرس تو ان کی امامت جائز و درست

ہے یا نہیں؟ برائے کرم جواب جلد از جلد تحریر فرمائیں۔ فقط احقر عبدالرؤف

الجواب: (۱) یہ ناجائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) واجب الاعادہ ہے کذا فی التعمیم والدر المختار وغیرہا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

٣٠ محرم الحرام ١٣٩٢ هـ

جناب قائم مقام دربار رضویہ مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

بعد آداب و تسلیات و تعظیم مسنونہ التماس یہ ہے کہ مقام ٹاچنگل ایک یہاڑی علاقہ کامرکز ہے۔ جہاں کی آبادی اہل

اسلام پر مشتمل ہے اور قرب و جوار کے دیہات کا سطح نظر اسی مقام پر ہے جامع مسجد ۶ میل فاصلہ پر دور سے راستہ اہم

خطرناک سے موسم گرما میں نالہ عبور کرنا سخت دشوار ہے اس لئے ہمہ وجہ ہالہ کے پیش نگاہ ان جملہ مسلمانان نے جامع

مسجد شریف تعمیر کر لی ہے اس جگہ مختلف طائفہ کے لوگ رہتے ہیں دوکانیں بھی ہیں تمام آمدورفت بھی ہے نماز جمعہ کا

ادائیگی سے بچہ دور فاصلہ راجا مع مسجد شریف ہونے کے معذور ہیں اور بسا اوقات اگر نعمت علی اس طرح صبر کرتے ہیں۔



مسلمانوں کی درخواست و گزارش جناب والا کی خدمت میں پیش ہے تو قیاس ہے کہ اولین فرصت میں نماز جمعہ کے قائم کرنے کے لئے احکام شرعیہ سے مستفید فرمائیں گے چنانچہ یہ لوگ اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں دیوبند وغیرہ سے استفتاء کرنے میں ذہنی تذبذب کے سبب مرکزی عالمی سنی علماء کے شرعی احکام کے مطابق عمل کرنے کے مشتاق ہیں۔ التماس ہے کہ اس مقام پر جمعہ کی نماز کا قیام عمل میں لانے کے لئے شرعی فتویٰ سے سرفراز فرمایا جاوے عین نوازش و خدمت دینی ہوگی۔ احقر ابوالحسن جموں کشمیر

**الجواب:** بعون الملک الوہاب جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے یعنی وہ آبادی جہاں متعدد کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گئے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم مقدمات فیصل کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت و شوکت اس قابل ہو کہ مظلوم کا انصاف ظلم سے لے سکے۔ جہاں یہ تعریف صادق آتی ہو وہی شہر ہے وہیں جمعہ جائز ہے اور جو جگہ ایسی نہ ہو وہ گاؤں و دیہات ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے ساقط نہ ہو گا مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں روکا نہ جائے گا کہ عوام جو ہر ہفتہ اللہ کا نام لیتے ہیں اس سے بھی بازار ہیں گئے ان سے یہ کہا جائے گا کہ تم پر چار رکعت ظہر فرض ہے بعد جمعہ ظہر کی نیت سے وہ چار رکعت بھی جماعت سے پڑھ لیا کرو اور جہاں قائم نہیں وہاں نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

صحیح الجواب

کتبہ فقیر اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ

زید، عمر و بکر سفر میں تھے راستہ میں بوقت غروب آفتاب ایک بستی کے نزدیک پہونچے کہ یکایک زوردار بارش شروع ہوگئی نماز مغرب کا وقت ہوا اور بارش میں کچھ کمی ہوئی تو بستی مذکور میں داخل ہوئے جہاں ایک مکان مشہور فاحشہ عورت تھا اور چند مکانات کافر و مشرک کے تھے زید نے کہا کہ نماز مغرب کافر کے مکان پر ادا کر لی جائے۔ بکر نے کہا نہیں کافر و مشرک سے بہتر مسلمہ ہے۔ اگرچہ فاحشہ ہے لہذا اس کے مکان پر ہی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ عمرو نے کہا آگے چار میل کی دوری پر

دوسری ہستی ہے وہاں چل کر نماز ادا کر لیں گے۔ زید و بکر نے کہا کہ چار میل کی مسافت طے کرنے میں عشاء کا وقت آ جائیگا اور مغرب کی نماز فوت ہو جائے گی کیونکہ برسات کا موسم ہے اور تمام پانی ہی پانی ہے۔ اور راستہ کچھ خشک بھی تھا تو وہ بارش سے بالکل تر ہو گیا اب راہ میں کہیں بھی نماز کی جگہ نہیں ہے۔ اور مغرب قضا ہو جائے گی لہذا ان دونوں جگہوں میں سے کافر کے یہاں یا مسلمہ فاحشہ کے یہاں نماز ادا کرنا بہتر ہے۔ عمرو نے کہا کہ کھلے کافر اور مشرک فاحشہ پیشہ وراگران دونوں میں سے کوئی مسجد بنا کر وقف کر دیں تو اس مسجد میں نماز پڑھنا قطعی ناجائز ہے۔ چہ جائیکہ ان کے مکان پر نماز پڑھی جائے یہ ہرگز ہرگز درست نہیں۔ نماز قضا ہوگی ادا کر لیں گے مگر ان دونوں میں سے کسی کے یہاں بھی نماز نہیں پڑھیں گے از روئے شریعت مطہرہ بتایا جائے کہ کون حق پر ہے مع دلیل شرعی جواب عنایت فرمایا جائے۔

**الجواب:** مشرک کے مکان پر بھی نماز پڑھنی جائز ہے۔ یونہی فاحشہ کے مکان پر بھی جب کہ جگہ ظاہر و پاک ہو اس بناء پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے الارض کلھا مسجد الا المقبرة (الحدیث) اس حدیث سے تمام روئے زمین ہمارے لئے مسجد ہے یعنی نماز جائز ہے۔ مگر وہ چند مقامات جن کا استثناء فرمایا گیا ہے اور وجہ استثناء یہ ہے کہ اکثر محل نجاست اور شیطان کا ماویٰ ہے فتاویٰ عالمگیری میں فرمایا وتکبرہ الصلاة فی تسع مواطن فی قوارع الطريق ومعاطن الابل الخ۔ یعنی نو جگہوں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے عام راستہ، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، کوڑا ڈالنے کی جگہ، مذبح، پاخانہ کی چھت، غسل خانہ، حمام، مقبرہ اور کعبہ معظمہ کی چھت۔ کہ کعبہ کی چھت پر نماز تعظیم کے خلاف ہے پھر ظاہر ہے کہ کراہیت سے مراد کراہیت تنزیہیہ مراد ہے تو نماز قضا کر دینے سے ان جگہوں پر نماز پڑھنی بھی بہتر ہے اب ظاہر ہو گیا کہ مشرک یا فاحشہ کے مکان پر نماز پڑھ لینے سے ایسی ممانعت نہیں کہ نماز ترک کر دی جائے اور وہاں نہ پڑھی جائے رہی یہ بات ہے کہ مشرک یا فاحشہ کا حکم وقف اس کا حکم یہ ہے کہ مشرک وقف کا اہل نہیں اور فاحشہ کسب حلال سے وقف کرے تو درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ



عبد الجلیل: ازکلی

بخدمت جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش خدمت اینکه آپ کے ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے باب الاستفتاء میں لکھا ہے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑے ہوں ابتدائے اقامت سے کھڑا ہونا مکروہ ہے ہم ایسا ہی کرتے ہیں اور مقتدی بھی، کچھ مقتدی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ابتدائے اقامت سے بیٹھنا مکروہ ہے اور مقتدیوں کی صف درست نہیں ہوتی ہے اور صف درست کرنا سنت ہے اور امام صاحب تکبیر ختم ہوتے ہی تکبیر تحریمہ باندھتے ہیں اس پر اعتراض ہے لہذا آپ اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیں تاکہ اختلاف دور ہو فقط والسلام۔

**الجواب:** حکم وہی ہے جو آپ نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں ملاحظہ کیا۔ اور زیادہ تفصیل درکار ہو تو رسالہ مبارکہ افازۃ جد انکرامہ ملاحظہ کریں رہی یہ بات کہ صف کی درستگی یہ بعد اقامت کی جائے بخاری شریف کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی نعمان ابن شبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لئے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر تحریمہ باندھیں کہ ایک شخص کا سینہ سے سینہ نکلا دیکھا فرمایا اے خدا کے بندو صفیں برابر کرو یا خدائے تعالیٰ تمہارے اندر اختلاف ڈال دے گا اس سے معلوم ہوا کہ اقامت کے بعد صف درست کرنا بھی سنت نبوی ہے پھر یہ اس عہد پاک کی بات تھی جب مسجدوں میں فرش و چٹائیاں نہ تھیں اور ابتدائے اسلام تھا حضور ﷺ نے ابتداء تعلیم فرمائی پھر ترک فرما دیا پھر خیال فرمایا کہ صفوں کے درست کرنے کے لئے کوئی زیادہ وقت درکار نہیں ہے جہاں صفیں درست نہ ہوں وہاں امام اس کا لحاظ رکھے کہ صف درست ہو جائے پھر تکبیر تحریمہ باندھے حضور ﷺ کا حجرہ مبارکہ جانب قبلہ تھا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت شروع کرتے اس کے بعد حضور ﷺ تشریف لاتے اس لئے ارشاد فرمایا لا تقوموا حتی ترونی یعنی صفوں میں نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھے آنا نہ دیکھ لو۔ بلکہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ اقامت کے بعد ہی صحابہ کرام صف درست فرماتے مسلم شریف میں ہے اقیمت الصلاة فقمنا فعدلنا الصفوف قبل ان يخرج الينا النبي ﷺ الحديث یعنی نماز قائم کی جاتی تھی پس ہم کھڑے ہوتے اور اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائیں

ہم صفوں کو برابر کرتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اقامت کے بعد ہی صفیں درست کی جاتی تھیں اور حضور ﷺ کا اقامت کے بعد تشریف لانا ایک یا دو مرتبہ یا اس کے مثل بیان جواز کے لئے تھا جو لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں علماء کی تصریح موجود کہ ابتدائے اقامت سے کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ہذا کے بارے میں کہ امام مسجد و مقتدی مؤذن کے پاس بازاری پیشہ و رعورت یعنی رنڈی کا آنا جانا ہے نمازی اور مقتدیان کرام نے جب روکا اور کہا کہ آپ امام ہیں اور آپ کو یہ حرام کی بات زیب نہیں دیتی امام صاحب بھری محفل میں فرمانے لگے کہ ہمیشہ آتی ہے اور آتی رہے گی۔ داڑھی بھی کترواتے ہیں اس امام کے پیچھے نماز درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی اور مؤذن کا دن بھر رنڈی باڑھ میں گشت رہتا ہے کیا ایسے مؤذن کو مسجد کا کام سپرد کیا جائے کہ نہیں امامت کے لائق کس طرح کا آدمی ہونا چاہئے اور جمعہ کے روز عائی اذان کے بعد چندہ وصول کرنے کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ برائے مہربانی بحوالہ کتب جواب عطا فرمائیں۔ فقط والسلام نیاز مند محی الدین واٹ گنج اسٹریٹ

**الجواب:** حدیث شریف میں ہے اتقوا مواضع التہم تہمت کی جگہ سے بچو امام کو ایسوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے اور داڑھی یکمشت سے کم رکھنا حرام و فسق ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اسے امام بنانا گناہ ہے۔ غیبتہ میں ہے لو قدموا فاسقا یا ثمنون بناء علی ان کراہۃ کراہۃ تحریم در مختار میں ہے کل صلوٰۃ ادیت مع کراہۃ التحریم تجب اعادتها۔ اسی میں ہے محرم علی الرجل قطع لحيۃ واللہ تعالیٰ اعلم مؤذن کا یہ طریقہ بھی غلط ہے اسے تنبیہ کی جائے نہ مانے تو علیحدہ کر دیا جائے چندہ اس وقت وصول کرنا منع ہے لقولہ ﷺ اذا خرج الامام فلا صلاۃ ولا کلام پہلے یا بعد نماز چندہ وصول کیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ





ولا تقبل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کریمًا واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا (پ ۱۵ رکوع ۳۷) اور اگر تیرے سامنے اس میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف نہ کہنا اور انہیں نہ چھڑکنا اور ان سے عزت کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا دے اور یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔ اس پر اس سے بھی توبہ لازم ہے اور ماں باپ سے معافی مانگے جس صورت سے بنے انہیں راضی کرے ان کے ساتھ بھلائی کرے واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) استاذ واجب التعظیم لائق احترام ہے اسکی بے عزتی دنیا و آخرت کو برباد کرنے والی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۵) یہ بھی ناجائز و گناہ ہے جب کہ بلا وجہ شرعی ہو امام کی بے عزتی کرنا حرام و گناہ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید جس نے اپنی جوانی کا پورا حصہ گداگری میں اور مختلف قسم کے جرائم مثل سود وغیرہ میں گزارا۔ جب وہ بوڑھا ہونے کے قریب ہو گیا تب مسجد میں نماز کے لئے آنا جانا شروع کیا نمازیان مسجد نے اس کو سمجھایا کہ آپ گداگری و سود وغیرہ چھوڑ دیجئے تو پھر ہم لوگ آپ کو امام بنالیں گے زید نے مسجد میں کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں پس فوراً ہی نمازیان مسجد نے امام بنالیا قریب تین چار سال امامت کرنے کے بعد زید کو ناپسند ہونے کی وجہ سے الگ کر دیا گیا زید نے پھر سود کا کام شروع کر دیا اور گداگری کا بھی۔ تین چار سال بعد پھر مسجد میں ان کو امام مقرر کر لیا گیا جب ان سے کہا گیا کہ آپ نے پھر سود وغیرہ کا کام شروع کر دیا ہے تو زید نے جواب دیا کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں زید جو بار بار توبہ کرتا ہے اس کی توبہ کس شکل میں ہونا چاہئے اور پھر نابینا بھی ہے وضو وغیرہ بھی صحیح نہیں کرتا بعض لوگ اسی پر معترض ہیں کہ ان کو امامت کرنا ہے تو صحیح توبہ اور وضو وغیرہ کے دینی مسائل سے معلومات ضروری ہے ایسی



صورت میں زید کو امام تسلیم کیا جائے یا پھر کسی دوسرے سنی صحیح العقیدہ کو امام بنایا جائے حکم شرع سے آگاہ کیجئے۔ بہنو  
و تو جروا۔ فقط المستفتی محمد ارشد علی خاں رضوی مصطفوی محلہ قبولی پورہ بدایوں

**الجواب:** امامت کے لائق وہ شخص ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو نماز اور طہارت کے مسائل سے آگاہ ہو اور ان پر عمل  
کرتا ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو اور فاسق معین نہ ہو اور جو فاسق معین ہو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے  
اسے امام بنانا گناہ ہے۔ کما نص علیہ فی الدر المختار وغیرہا۔ فاسق جب توبہ کرے تو لائق امامت  
ہو جاتا ہے مگر احتیاط کا تقاضا یہ ہے جب تک اس کا صلاح حال ظاہر نہ ہوئے اسے امام نہ بنانا چاہئے۔ علماء و بارہ شہادت  
فرماتے ہیں کہ فاسق اگرچہ توبہ کرے اسکی گواہی مقبول نہ ہوگی جب تک ایک زمانہ اس پر نہ گزرے جس سے صدق توبہ  
و صلاح تقویٰ کے آثار ظاہر ہوں کہ جب وہ فاسق ہے تو ممکن ہے کہ اس وقت اپنی گواہی قبول کرنے کے لئے توبہ کا اظہار  
کرتا ہو فتاویٰ عالمگیری میں الفاسق اذا تاب لا یقبل شہادته مال یمض علیہ زمان  
یظہر علیہ اثر التوبۃ والصحیح ان ذالک مفوض الی رای القاضی جب دو پیسے کے مال  
میں یہ احتیاطیں ہیں تو نماز کے بعد ایمان اعظم ارکان دین ہے اس کیلئے کس درجہ احتیاط واجب پھر جس کے توبہ کا حال ظاہر  
ہو چکا کہ امامت کے دوران اس نے احتیاط کی اور امامت سے علیحدہ کر دینے سے پھر انہیں ناجائز و حرام کام مرتکب ہو تو  
ایسے شخص کو امام بنانے سے احتیاط چاہئے ناپینا کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے جب کہ جماعت میں اس سے اچھا لائق  
امامت موجود ہو ورنہ کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے سنت حضرات اس مسئلے میں کہ

(۱) پیرو مرشد، استاذ، ماں باپ کے ہاتھ چومنا قدم چومنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) ہمارے یہاں ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ کھڑے ہو کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں سلام شریف یا نبی سلام علیک، یا رسول

سوم علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک، آواز بلند پڑھا جاتا ہے کیسا ہے؟ محمد الحق خان سیتاپور

**الجواب:** دست بوسی قدم بوسی جائز ہے در مختار میں ہے ولا بأس بتقبیل ید الرجل العالم المتورع علی سبیل التبرک والسلطان العادل یعنی عالم و پرہیزگار یا دیندار حاکم کے ہاتھ کے چومنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز و مستحسن ہے اور باعث خیر و برکت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

حضور عالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! بندہ خدا کے بے پایاں فضل و کرم سے خیر و عافیت سے ہے اور آنجناب کی خیریت کا طالب ہے۔ صورت تحریر  
تک ایک مسئلہ پر لوگوں میں اختلاف پڑ گیا ہے برائے کرم حل کر کے ارسال فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ ناچیز و خاکسار  
آپ حضور کی خدمت میں مودبانہ عاجزانہ و مخلصانہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے امید قوی اور گمان غالب ہے میری گزارش کو  
قبول فرمائیں گے۔ ایک حافظ صاحب جو نہایت ہی متقی و پرہیزگار ہیں لوگوں نے انجمن کی جانب سے امام کی حیثیت سے  
عہد کیا گیا بجز اللہ! ڈھائی سال تک امامت کرتے رہے اور اب تک امامت کر رہے ہیں پانچوں وقت مع جمعہ کی نماز  
احائی سال سے برابر پڑھاتے ہوئے آئے اب انہیں کی امامت میں ایک عالم بغیر اجازت امام کے جمعہ کی نماز پڑھاتے  
ہیں کسی مقتدی یا امام کی اجازت نہیں ہے صرف سکرٹری کی اجازت سے پڑھاتے ہیں اس سے امام صاحب کو شہید  
تعلیق ہے۔ کہ جب میں امام ہو چکا ہوں تو بغیر اجازت نماز کیوں پڑھاتے ہیں اور مقتدی کا بھی کہنا ہے کہ بغیر امام کی  
اجازت کے نماز کیسے ہوگی؟ یہ کہاں تک درست ہے برائے کرم اس مسئلہ کو حل کر کے ارسال فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی  
نقطہ والسلام محمد اور علی

**الجواب:** اللہم ہدایۃ الحق والصواب، اگر وہ مقررہ امام صالح امامت ہو یعنی سنی صحیح العقیدہ اور قرآن صحیح



پڑھتا ہوا اور اس کا فسق ظاہر نہ ہو جس کے باعث اسے امام بنانا شرعاً ممنوع ہو تو اس مسجد کی امامت اسی کا حق ہے اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو اگرچہ اس سے زیادہ علم و فضل رکھتا ہو بے اس کی اجازت کے امام بنانا شرعاً ناپسندیدہ و خلاف حکم حدیث و فقہ ہے حضور پر نور ﷺ فرماتے ہیں لایؤمن الرجل فی سلطانه، در مختار میں ہے صاحب البیت ومثله امام المسجد الراتب اولی بالامامة من غیره مطلقاً الخ۔ رد المحتار میں ہے وان کان غیره من الحاضرين من هو اعلم واقرا منه پس صورت مسئلہ میں اگر امام معین صالح امامت تھا تو سکرٹری کا عالم صاحب کو نماز جمعہ کے لئے اجازت دینا اور ان کا بے اجازت معین امام نماز پڑھانا ضرور خلاف شرع ہوا مگر نماز صحیح و درست ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مسطورہ ذیل میں کہ

ہمارے یہاں لاڈون میں قصبہ کی مسجد کے متصل پانچخانہ بنا ہوا ہے اور اس کے اوپر ایک ٹین کی چھت بنی ہوئی ہے اسلئے جمعہ و عیدین کے موقع پر جگہ کی تنگی کے سبب سے اگر کوئی مصلیٰ نماز پڑھتا ہے مجبوری کی وجہ سے اس پانچخانہ کی چھت کے اوپر تو اس مصلیٰ کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں اس کے بارے میں خلاصہ مع حوالہ کتب فقہ سے ثابت کر کے جواب جلد از جلد مرحمت فرمائیں۔

المستفتی سید محمد انور علی لاڈونوی

**الجواب:** پانچخانے کی چھت پر نماز مکروہ تنزیہی ہے بہار شریعت جلد سوم ص ۷۵۷ اکر وہ بات کے بیان میں اور رد مختار میں ہے وزاد فی الکافی ومرابط دواب واصطبل وطاحون وکیف وسطوحها۔ رد المحتار میں ہے ولعل وجهه ان السطوح له حکم ماتحتہ من بعض الجهات کسطوح المسجد مگر جہاں ضرورت ہو وہاں بلا کراہت جائز ہے فان الضرورة تبیح المحظورات لہذا جمعہ و عیدین میں کہ

جماعت کثیرہ ہوں اور اس کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ہے تو ایسی صورت میں کوئی خرچ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتابخانه قاضی عبدالرحیم بستوی غفر له

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ رجبی الاولی ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں ۶۳ رسالہ کا ہوں دس سال قبل میں ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوا مرض کا اثر فوطے پر پڑا ہے ڈاکٹروں نے جراحی کر کے فوطے کی دونوں گولیاں میری ران میں رکھ دیں اور پیشاب کے مقام کو ذرا کھسکا کر نیچے کر دیا قوت مردانگی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ میری بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے میں نے ۱۹۶۵ء میں عقد ثانی کیا دوسری بیوی سے اب تک کوئی اولاد نہیں ہوئی ہم کو شبہ ہے کہ آپریشن کے وقت ڈاکٹروں نے میری نس کشی بھی کر دی ہے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شبہ یقین کی حد تک پہنچ رہا ہے۔ اب آپ برائے کرم یہ فرمائیں کہ میں امامت کر سکتا ہوں یا نہیں۔ فقط خاکسار افضل حسین، توسط جناب مشتاق احمد صاحب کلرک اسٹنڈنگ سیکشن چیف

کمرشل آفس این، ای ریلوے گورکھپور پونی

**الجواب:** اگر آپ جامع شرائط امامت ہیں تو آپ امامت کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی امامت ناجائز نہیں ہوگی۔  
جامع شرائط وہ شخص ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو اور مسائل نماز و طہارت سے آگاہ ہو اور ان پر عمل پیرا بھی ہو اور قرآن مجید  
حتیٰ ہواور فاسق معطن نہ ہو یعنی کسی کبیرہ گناہ میں مبتلا نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتابخانه قاضی عبدالرحیم بستوی غفر له

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

٢٠ رجب المرجب ١٣٩٢ هـ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز فرض، جمعہ وعیدین، شہینہ میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز امام پڑھا سکتا ہے کہ نہیں مثلاً جیسے تراویح یا شہینہ میں ہجوم زیادہ ہوتا ہے لوگ دور دور سے آتے ہیں قرآن پاک سننے کے لئے آتے ہیں اور مسجد بڑی ہے حافظ قرآن کی آواز سنائی نہیں دیتی ایسی حالت میں



حافظ لاؤڈ اسپیکر سے تراویح شیعینہ میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے یا ناجائز؟  
تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

**الجواب :** لاؤڈ اسپیکر پر کوئی نماز ادا نہ کی جائے اور اگر لاؤڈ اسپیکر ایسا ہے کہ اس میں آواز ڈالنی پڑتی ہے تو آواز ڈالنے کے سبب نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایسا نہیں تو بھی نماز میں اس کا استعمال درست نہیں جو لوگ محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز سن کر بغیر امام کی آواز سننے یا سامنے کے مقتدیوں کو دیکھ کر رکوع سجود کریں گے تو ان کی نماز نہ ہوگی اور تفصیل کیلئے رسالہ مبارک تحقیق المنکر اور القول الازہر فی حکم الاقنناء بلاؤڈ اسپیکر دیکھئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ نماز تہجد میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اذان دینا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

**الجواب:** اذان جمعہ و جماعت ہنگامہ کے لئے سنت موکدہ و شعار اسلام و قریب الواجب، تہجد کے لئے اذان مشروع نہیں ہے کہ نوافل کی جماعت تداعی کے ساتھ مکروہ ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶ / رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ہمارے یہاں ایک مسجد کے پیش امام یہ کہتے ہیں کہ مسجد صرف نماز، فوافل اور قرآن پڑھنے کی جگہ ہے یہاں پر سلام زور زور سے نہیں پڑھا جاتا کیونکہ رمضان المبارک میں بعد تراویح کے سلام پڑھتے ہیں تو پیش امام نے روک دیا کہ زور زور سے سلام نہیں پڑھا جاتا کونسی کتاب میں لکھا ہے جواب سے مطلع کریں کیا مسجد کے اندر سلام پڑھنا جائز نہیں؟

**الجواب :** امام مذکور نے غلط بتایا وہ گنہگار ہو اتوجہ کر لے حدیث میں ہے من افتری بغير علم لعنتہ

ملئكة السموات والارض جس نے بے علم مسئلہ بتایا اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں فرضوں اور تراویح اور تحیۃ المسجد کے سوا تمام نوافل و سنن موکدہ ہو یا غیر موکدہ گھر میں پڑھنا افضل اور باعث ثواب اکمل ہیں۔ ہدایہ میں ہے والافضل فی عامة السنن والنوافل المنزل وهو المروى عن النبی ﷺ تو امام کا یہ کہنا کہ مسجد صرف نماز نوافل و قرآن پڑھنے کی جگہ ہے غلط ہے مسجد ذکر الہی کے لئے بنی اور ہر ذکر اس میں جائز و درست ہے اور شک نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الہی ہے حدیث میں ہے رب عزوجل نے آیت کریمہ و رفعنا لک ذکرک کے نازل ہونے کے بعد جبریل امین علیہ السلام کو خدمت اقدس حضور ﷺ میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدري كيف رفعت لک ذکرک جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر کیونکر بلند فرمایا تو حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا وجعلتک ذکر امن ذکرى فمن ذکرک فقد ذکرنى میں نے تمہیں اپنے ذکر سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا تو حضور ﷺ کا ذکر اور صلوٰۃ و سلام مسجد میں پڑھنا قطعاً جائز و درست ہے۔ جو ناجائز بتاتا ہے وہ غلط کہتا ہے تو یہ کر لے اور اگر امام کو کتاب کا حوصلہ ہے تو ثبوت دے کہ کس معتبر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ مسجد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا درست نہیں یا روز روز درست نہیں والمولى تعالى اعلم۔

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر علم دین فقہ فرض ہو چکا ہے اور فرض میں ہے اس کو حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ البتہ یہاں پر سوال یہ ہے کہ تمام عوام الناس کو اس کا عبور ہونا محال ہے مگر ہر سنی حقیقی مذہبی ضروریات زندگی کے غیر معمولی مسئلوں سے حتی الامکان کچھ واقفیت رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام عقائد کے متعلق بھی معمولی معلومات رکھتے ہیں پانچ فرائض میں سے دو فرض حج، زکوٰۃ صاحب ہمار پر باقی ہیں تمام افراد تو ادا کرتے ہیں اب زید کا کہنا یہ ہے کہ اذکار میں مشغول خصوصاً درود شریف دیگر سورت وغیرہ کرتے ہیں وہ تمام بیکار ہیں ان کے لئے بہتر تھا کہ علم فقہ اگر حاصل کرتے۔ اب عوام الناس میں اس پر گڑبڑی مچ گئی ہے



اب لوگوں کا وظائف چھوڑ دینے کا امکان ہے بعض عمر رسیدہ یا ان پڑھ لوگ صاف کہہ دیتے ہیں کہ تم لوگ سیکھ لو لیکن ہمارے بزرگان دین نے جو آسان طریقہ دکھائے ہیں اس پر ہم عمل کرتے ہوئے جاتے ہیں اس مسئلے پر مفتی بہ قول اس ضمن میں قبلہ مفتی اعظم ہند کی زبان گوہر بیان سے طلب کر کے رسالہ میں شائع کریں تاکہ تمام سنی بھائیوں کو فیض حاصل ہو۔ فقط محمد غوث

**الجواب:** بلاشبہ بقدر ضرورت مسائل دینیہ مثلاً مسائل روز و نماز کا جانتا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے قال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ اس کو ترک کرنے والا سخت گنہگار، مستوجب قہر قہار، مستحق عذاب نار ہے۔ اشیاء و در مختار میں ہے اعلم ان تعلم العلم یکون فرض عین و هو ما یحتاج لدینہ الخ لہذا ہر ناواقف پر واجب ہے کہ اپنے اوقات میں سے ایک وقت فریضہ دینیہ کے لئے مخصوص کرے نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ درود شریف وغیرہ اذکار ہر گز بیکار نہیں زید پر اس کلمہ سے توبہ لازم ہے یونہی جنہوں نے یہ کہا کہ تم لوگ سیکھ لو لیکن ہمارے بزرگان دین الخ اگر یہ بات مسائل ضروریہ کے تعلم کی فرضیت سے انکار کے طور پر کہی تو بہت سخت ہے توبہ و تجدید ایمان لازم بیوی والوں پر تجدید نکاح بھی لازم، ورنہ صرف توبہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم بزرگان دین نے ہر گز کوئی ایسا آسان طریقہ نہیں بتایا جس میں مسائل ضروریہ کا جاننا فرض نہ ہو۔ یہ علیحدہ شاعت ہے کہ ان کی طرف اس امر کی نسبت کی۔ اس امر کی نسبت ان کی طرف جائز نہیں۔ بلکہ بے ثبوت شرعی کسی کبیرہ کی نسبت کسی مسلمان کی طرف جائز نہیں شرح فقہ اکبر و احیاء میں ہے۔ لا تجوز نسبة مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق الخ اس سے بھی توبہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ فرض عشاء پڑھ چکے تھے اور زید کو جماعت نہیں ملی۔ ماہ رمضان المبارک ہے زید نے فرض علیحدہ پڑھے تراویح میں شریک ہو گیا اب زید و تراویح

واجب باجماعت ادا کرے یا علیحدہ۔

(ب) غسل کی کیا نیت ہے؟

(۲) ہمارے پیش امام جن کی عمر ۵۵ء ۵۶ء سال کی ہے وہ روزانہ بعد نماز صبح تین چار آیات قرآن مجید کی جو کہ سرکار اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کا ترجمہ کنز الایمان کو دیکھ کر تلاوت کرتے ہیں معنی اور تفسیر سمجھاتے ہیں بعض صاحبان کا کہنا ہے اس سے کیا جنت مل جائے گی۔ بلکہ ایک حافظ کے پیچھے قرآن تراویح میں سننے سے بخشش ہو جائے گی جماعت کا کہنا ہے کہ مولوی صاحب جو ہم لوگوں کو یہ سناتے ہیں اس سے ہم لوگوں کو نصیحت پہنچتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کن باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے کن باتوں سے منع کرتا ہے ہمارے لئے اس کا سننا بہت ضروری ہے جب کہ ہم لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ کیا پڑھا گیا اور جب سے یہ معنی اور تفسیر شروع ہوئی ہے خدا کا شکر ہے جماعت بڑھ رہی ہے لوگوں کا شوق بڑھ رہا ہے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ماہ رمضان المبارک میں حافظ قرآن نہ ملے یا کسی مجبوری کی وجہ سے نہ بلا سکیں اگر پیش امام جو موجود ہیں مسائل نماز سے واقف ہیں وہ تراویح الم تر کیف پڑھاتے ہیں اس کے بعد قرآن کی چند آیتیں قرآن مجید کھنکھراتے ہیں معنی اور تفسیر اس کے بعد نماز فجر پڑھ کر ہم لوگوں کو روزانہ سوا پارہ سناتے ہیں قرآن کھونکھونکے سے ماہ رمضان کو ختم ہوتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہمارے یہاں کے پیش امام جن کے متعلق اوپر لکھا گیا ہے کہ وہ تہجد گزار اور اشراق اوائین کے پابند ہیں اور مسائل سے بھی اچھی طرح واقف ہیں مگر ان کی داڑھی چھوٹی ہے کتر وادیئے قریب قریب تین انچ یا ڈھائی انچ جماعت نے ان پر اعتراض کیا کہ داڑھی چھوٹی ہوگئی تو مولوی صاحب نے غلطی مان لی اور جماعت سے اقرار کر لیا کہ آئندہ میں کبھی خلاف شرع داڑھی نہیں رکھوں گا جیسا کہ حضور کا فتویٰ ہے کہ ۱۲ رانگل سے کم داڑھی نہ ہو انشاء اللہ تعالیٰ اب کبھی ایسی چھوٹی داڑھی نہ رکھوں اور نہ شرع کے خلاف زیادہ بڑی ہوگی اور اگر اس وعدہ کے خلاف جو کہ میں ماہ رمضان المبارک میں خانہ خدا میں کھڑے ہوں کروں تو جماعت کو اختیار ہے کہ وہ مجھ کو مصلیٰ سے علیحدہ کر دے جماعت سے الگ کر دے اب باقی رہا یہ کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں صحیح مسئلہ سے آگاہ فرمائیے۔

مگر کوئی حافظ قرآن دوران نماز تراویح قرآن مجید بھول جائے اور کوئی لقمہ دینے والا نہ ہو تو وہ آیت جہاں سے



بھولے ہیں اس کے لئے اوپر کی آیت یا بیچ کی آیت تین چار مرتبہ یا پانچ چھ مرتبہ پڑھ کر پھر بھی نہیں یاد آئی ہے تو رکوع سے شروع کرتے ہیں اگر چہ ایک بڑی آیت بھی ہو سکتی ہے بلکہ دو تین آیت بھی پڑھ چکتے ہیں اوپر بھی کئی کئی بار تکرار کرتے ہیں ایسی حالت میں سجدہ سہولازم ہوگا یا نہیں؟ ایک حافظ یا مولوی ایک آیت نماز جہری فرض واجب میں کتنے بار دوہرا تہرہ سکتا ہے یا اگر دوہرانے کے بعد تہرانے کے بعد بھی یاد آئے تو رکوع کرے یا جب تک یاد نہ آئے تکرار جاری رکھے ہمارے مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ اگر ایک بڑی آیت پڑھی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھ لی گئی ہیں تو رکوع کر لیا اگر ایک چھوٹی آیت پڑھی یا آیت کا لفظ یاد نہیں آ رہا ہے تو دوہرانے تہرانے کے بجائے انا اعطینا یا قل ھو اللہ احد، پڑھ کر رکوع کر لیا بعد نماز کے قرآن کھول کر دیکھ لو پھر اپنی تراویح شروع کر دو علماء دین صحیح مسئلہ سے آگاہ کریں مسئلہ کیا کہتا ہے؟

(۵) ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جو مسائل سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں روزہ نماز کے پابند ہیں وعظ تقریر بھی اچھی کرتے ہیں داڑھی بھی ہے اور خوش خلق بھی۔ ہندو مسلم سب خوش ہیں مگر فیشن اسپل ہیں قمیص کا لروالا ٹینس کا لروائل گھٹنے تک لمبا اور فل پینٹ پرانا فیشن جس کی موری تقریباً ۲۰ رائج یا ۱۹ رائج ڈھیلی ہوتی ہے اکثر پہنتے ہیں وہ فل پینٹ پتلون ایسا ہوتا ہے کہ جس سے نماز پڑھنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اکثر اوقات وہ قمیص کو پتلون میں ڈال کر پہنتے ہیں کرکٹ، ہاکی، ٹینس بھی کھیلتے ہیں مگر فل پینٹ پہن کر نماز نہیں پڑھاتے اور نہ پڑھتے ہیں مگر بعض وقت باہر جانے سے کپڑا لنگی وغیرہ نہ ہونے کی حالت میں فل پینٹ پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور پڑھا بھی دیتے ہیں مگر فل پینٹ ٹخنوں سے اونچی رہتی ہے آسانی سے رکوع و سجود قیام قعدہ کر لیتے ہیں کیا ایسے کپڑے پہننے والے کو امامت پر رکھ سکتے ہیں۔ روزانہ نہیں پہنتے ہیں کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے تو پہنتے ہیں ورنہ کرتا کلی والا یا لمبا قمیص ڈھیلا پانچاما اکثر پہنتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام کی فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں یہ شخص انگریزی داں ہیں انگریزی میں تبلیغ وعظ کرتے ہیں اکثر غیر قوم کے لوگ جو اردو نہیں سمجھتے ہیں وہ اگر وعظ تقریر میں آجاتے ہیں تو ان کو انگریزی میں ترجمہ کر کے سمجھا دیتے ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں امامت پر رکھ سکتے ہیں یا نہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کٹر سنی ہے صلوٰۃ و سلام کا پابند ہے از روئے شرع جواب سے آگاہ کیجئے؟

(۶) خطبہ کے لئے منبر رسول پر درود شریف پڑھنے کے بعد تعظیماً دونوں ہاتھوں سے منبر رسول کو مس کر کے آنکھوں کو لگانا کیا شرک ہے بعض کہتے ہیں ایسا کرنا شرک ہے ہمارے امام صاحب کا کہنا ہے کہ سنت بزرگان دین ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی بار اور کئی صحابیوں نے ایسا کیا ہے کہ منبر رسول کو اپنے ہاتھوں سے مس کر کے بوسہ لیا ہے آنکھوں سے لگانا ہے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) موسم گرما میں پسینہ کی وجہ سے اگر تعظیماً قرآن کو ننگے سر پڑھا جائے تو جائز یا نہیں قرآن مجید ننگے سر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: اللهم هداية الحق والصواب صحیح یہی ہے یہ اگر فرض جماعت سے نہیں پڑھا ہے تو وتر جماعت سے نہ پڑھے تنہا پڑھے اور الحکام میں ہے اذالم یصل الفرض لایتبعه فی الوتر واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر سننا سنانا جائز و باعث برکت و ثواب ہے قرآن مجید کیا ایک حرف پڑھنے پر ایک نیکی جو دس کے برابر ہوگی ملے گی جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول



جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا قرآن مجید کے معانی اور اس کی تفاسیر جاننے اور سننے سے ضرور بے شمار فائدے ہیں ایسے بخیر کو جاری رکھا جائے ان کے کہنے کا اصلاحی خیال نہ کریں قرآن مجید کا ایک ختم بہت موکدہ ہے اگر حافظ کا انتظام نہ ہو سکے مجبوراً الم تر کیف سے پڑھیں اور یہ صحیح اور باعث ثواب ہے کہ بعد میں ترجمہ اور تفسیر سنیں اور پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بالاعلان تمام جماعت کے سامنے توبہ و استغفار کریں اس کے بعد ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ جب تک دائرہی حد شرع میں نہ ہوں انہیں امام نہ جھانکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) آپ کے مولوی صاحب نے صحیح بتایا ہے وہی حکم ہے اسی پر عمل کیا جائے والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۵) ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے امامت کے لائق وہ شخص ہے جو صحیح العقیدہ ہو اور مسائل نماز و طہارت سے آگاہ ہو اور ان پر عمل کرتا ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو اور فاسق نہ ہو اگر فاسق معلن ہے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الا عاده ہوگی ورنہ نماز مکروہ تنزیہی۔ انگریزی وضع کے کپڑے نہیں پہننا چاہئے اور انہیں پہن کر نماز پڑھنی پڑھانی کراہت سے خالی نہیں، کرکٹ ہاکی، ٹینس کھیلنا ناجائز و حرام ہے حدیث شریف میں ہے کل لہو حرام الا الثلث در مختار میں ہے ودلت المسئلة على ان الملاهي كلها حرام اور اس وجہ سے ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی کہ پڑھنی گناہ پھیرنی واجب ہاں جہاں ان سے زیادہ لائق امامت کوئی نہ ہو وہاں بضرورت انکے پیچھے پڑھ لیں اور اعادہ کر لیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) منبر کو مس کر کے بوسہ دینا شرک نہیں ہے مگر نہیں چاہئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے منبر رسول ﷺ کو بوسہ دیا ہوگا ہر منبر کو وہ خصوصیت حاصل نہیں ہے جو مدینہ طیبہ کے اس منبر کو حاصل تھی۔ جس سے جسم اطہر مس ہوا تھا مگر شرک کہنا غلط اور باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) نہیں چاہئے اور اگر مجبوری ہو تو خشوع و خضوع کی نیت سے ننگے سر تلاوت کریں مگر مجمع عام میں ایسا نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۴ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

## نہمہ و نہلی پہلی رسولہ (الکریم)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں جو درج کیا جاتا ہے برائے خدا مکمل اور مدلل جواب دیں (۱) گانجے کی کھیتی کرتے ہیں شریعت کا کیا حکم ہے۔ (۲) جمعہ کی ثانی اذان جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دینا جاتی ہے اسکے بعد مقتدی یا امام کو دعائے گنگنے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۳) فرض نماز ختم ہونے پر لا الہ الا اللہ کا ورد زور سے کوئی کرنا چاہے اس کا کیا حکم ہے۔ (۴) نماز فرض کے بعد اردو یا فارسی میں امام دعائے گنگے تو کراہیت ہے یا کیا ہے؟ (۵) جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو وہ کب تک انتظار کرنے کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہے۔ ان تمام مسئلوں میں دو عالم ایک زید اور ایک عمر و روز چوں چرا کرتے ہیں مگر بات طے نہ ہونے پر بات بڑھنے والی تھی اس لئے حضور کے یہاں لکھا گیا برائے خدا بعد قہ فی اکرم ﷺ جواب دینے میں تاخیر نہ کریں۔ (۶) ہم سنی جو قبر پر اذان دیتے ہیں انہیں حی علی الصلاۃ وحی علی الفلاح کی جگہ کوئی دوسرا لفظ ہے یا وہی لفظ جو اذان میں درج ہے شریعت سے کیا حکم ہے؟ (۷) بغدادی قاعدہ کا پڑھنے والا لڑکا ہو تو معلم چار پائی پر بیٹھ سکتا ہے کہ نہیں؟ (۸) کسی جگہ مسجد ہو اور وہاں کے لوگ ویران ہو گئے ہوں صرف دو چار گھر بچ گئے ہوں وہ مسجد میں نہ اذان دیں نہ نماز پڑھیں تو اس مسجد کی دیوار کو اٹھا کر دوسری جگہ جو اس پستی کا دوسرا ٹولہ ہو جہاں مسلمان آباد ہوں وہ لے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا کیا حکم ہے اس میں شرط یہ بھی ہے کہ غیر مسلم وہاں کا یہ کہتا ہے کہ ایک ٹولہ میں مسجد رکھو اسی مسجد میں اگر نماز پڑھو اس مسجد کو تو ذکر سب لوگ اس ٹولہ میں لے جاؤ جس ٹولہ میں مسلمان آباد ہیں۔ وہ کچھ دوری پر ہو تب اس صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۹) شراب کی تجارت کرتا ہے تاڑی دارو ہے اس کی بھٹی لوگ نیپال میں چلاتے ہیں اگر کوئی مسلمان بھی جوتے تو اس کا کیا حکم ہے شریعت سے؟ (۱۰) جمعہ کی نماز بحساب گھڑی کے کب سے کب تک ہے حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں عرض ہے کہ جواب نامہ پر برائے خدا اپنی مہر بھی لگا کر روانہ کر دیں۔ فقط والسلام محمد امین الدین انصاری مظفر پور

الجواب : بعون الملک الوہاب جائز ہے مگر پینے والے کے ہاتھ چھنا ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام جواب اذان بھی دے سکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے۔ مقتدی دعا نہ مانگیں اور اگر مانگنا چاہیں تو دل میں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کے لئے زبان سے بھی قطعاً اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم



(۳) جائز ہے مگر بلند آواز نہ ہو کہ نمازیوں کو تشویش لاحق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہمارے مذہب میں ستر سال انتظار کا حکم ہے اور اب بضرورت شدیدہ ملجنہ امام مالک کے مذہب کے مطابق فتویٰ

دیا جاتا ہے جس کی تفصیل دارالافتاء کے مطبوعہ فتویٰ سے معلوم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) وہی کہیں جواز ان پنجگانہ میں کہا جاتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) حروف بھی منزل من اللہ ہے ان کی تعظیم کے پیش نظر قاعدہ کو اوپر رکھا جائے یا خود نیچے بیٹھیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) وہ ابدال آباد تک کیلئے مسجد ہے اسے باقی رکھنا اور آباد کرنا وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے دوسری مسجد کو اس کا سامان عملہ

منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ہندوستان سیکولر اسٹیٹ ہے یہاں ایسی پابندی نہیں لگا سکتے مسجد کو آباد رکھیں اور حکومت سے چارہ

جوئی کریں اگر وہ مانع ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) ناجائز و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) اوقات مختلف ہوتے ہیں موسم کے لحاظ سے وقت کم و بیش رہتا ہے جو وقت ظہر کا ہے وہ جمعہ کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ اشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) جمعہ کی نماز جبکہ دیہات میں واجب نہیں ہے اور ظہر کے فرض بھی

جماعت کے ساتھ پڑھیں تو کس صورت سے پڑھے جاویں۔ (۲) ایک مصلیٰ پر دو جماعتیں ہو سکتی ہیں یا نہیں دونوں

جماعتوں میں تکبیر کہی جاسکتی ہے یا نہیں؟ (۳) جس جگہ مسجد میں صلوٰۃ نہ ہو وہاں کے نماز پڑھنے والوں کی نماز ہوگی

یا نہیں؟ (۴) دیہات کے لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے تو ان پر عید کی نماز واجب ہے یا نہیں؟ (۵) اعلیٰ حضرت

نے یہاں پر یہ مسئلہ دیا تھا کہ جمعہ کی نماز کے دو فرض جماعت کے ساتھ پڑھ کر پھر ظہر کے چار فرض جماعت سے پڑھے

جاویں تب سے لوگوں نے جمعہ کی نماز میں آنا چھوڑ دیا اس حالت میں کیا کیا جاوے؟

**الجواب :** (۱) جیسے اور دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اسی طریقے سے پڑھیں تکبیر کہی جائے اذان نہ کہیں کہ جمعہ کے نام سے جواز ان ہوئی ہے وہی اذان اس دن ظہر کے لئے کافی ہے جس مصلیٰ پر جمعہ کی نماز سے دو رکعت پڑھی ہے

(اگر پہلے سے پڑھتے چلے آ رہے ہیں) اسی مصلیٰ پر ظہر کے فرض بھی پڑھیں اس میں کوئی کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۲) ایک مصلیٰ پر دوبارہ جماعت ایک ہی وقت کے فرض کی پہلی ہیئت پر کرنی مکروہ ہے اور اگر ہیئت بدل دیں تو آپس میں کوئی کراہت نہیں لیکن دیہات میں جمعہ کے نام سے جو دو رکعت پڑھتے ہیں وہ کوئی فرض نماز نہیں اس کو تداویٰ کے ساتھ پڑھنا مکروہ اصل نماز فرض ظہر ہی دیہات والوں کے لئے ہے وہی جماعت فرض ہوگی اور پہلے جو دو رکعت جمعہ کے نام سے پڑھ چکے ہیں وہ نفل کی جماعت ہوئی ظہر کی جماعت میں تکبیر یعنی اقامت کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہاں والوں کی نماز محض صلوٰۃ نہ کہنے کی وجہ سے نادرست نہ ہوگی اگر ارکان نماز صحیح طریقے پر ادا کر کے نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

صلوٰۃ یعنی تھویب امر مستحسن ہے اس کے نہ کرنے پر کوئی گناہ بھی نہیں اور ادا کرنے والے کے لئے ثواب ہے صلوٰۃ ارکان نماز سے نہیں کہ اس کے چھوڑنے سے نماز نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۴) ان پر عیدین کی نماز بھی واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۵) اعلیٰ حضرت نے یہ بھی نہیں فرمایا ہوگا کہ دیہات والے جمعہ کی نماز کے دو فرض الخ بلکہ یہ فرمایا ہوگا کہ جمعہ کے نام سے جو دو رکعت پڑھتے ہیں اس کو پڑھ کر ظہر کے چار فرض بھی جماعت سے پڑھیں اب اگر ایسا کرنے سے کچھ نمازی نہیں آتے تو اس وجہ سے اس کے خلاف حکم نہ ہوگا بلکہ جو لوگ بھی آئیں جمعہ کے دن ظہر کی چار رکعتیں فرض باجماعت پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جو لوگ اس وجہ سے مسجد میں نہیں آتے وہ اشد گنہگار ہیں ان پر توبہ و استغفار فرض اور ترک جماعت سے باز رہنا لازم اور اگر یہ لوگ توبہ و استغفار نہ کریں مسجد میں جماعت کے لئے حاضر نہ ہوں تو ان سے قطع تعلق کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ ریاض احمد سیوانی چھپروی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶ اشوال المکرمہ ۱۴۲۷ھ



پیر و مرشد حضور مفتی اعظم ہند و امت برکاتہم القدسیہ سلام و قد مہوی

حضور مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات از روئے شرع ویحجے عین کرم ہوگا

(۱) میں جس ہستی میں رہتا ہوں وہ چالیس گھروں پر مشتمل ہے وہاں سے شہر چار میل دور ہے ہم لوگوں کو شہر میں جا کر عیدین کی نماز پڑھنے میں کافی دشواری ہوتی ہے اس لئے میری ہستی کے تمام مسلمانوں کی دلی خواہش ہے کہ عید گاہ بنوا کر یہیں عید کی نماز پڑھ لیا کریں تو ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ میری زمین بھی ایک بیگھہ تین بسہ ہے اسی میں مکان بھی بنوانا چاہتا ہوں اور عید گاہ بھی۔

(۲) میں ایک عالم کے پاس گیا سلام اور مصافحہ کیا بعد اس کے گھنٹہ تک ہم لوگوں میں گفت و شنید ہوتی رہی واپس ہوتے وقت میں نے پھر مصافحہ کیا اور سلام کیا عالم صاحب نے کہا کہ جاتے وقت مصافحہ نہیں کیا جاتا تو عالم صاحب نے جو یہ بات کہی درست ہے یا نہیں؟

(۳) ایک مسلمان اور ایک ہنود کو روپے کی سخت ضرورت ہوئی دونوں میرے پاس آئے اور کہا کہ ہم لوگوں کو روپے کی ضرورت ہے لہذا میں نے ایک ایک سو روپیہ دونوں کو دیا دونوں نے کہا کہ ہم روپے جلد ادا نہیں کر سکتے ہیں اس لئے ہم دونوں اپنی اپنی ایک ایک بسہ زمین آپکو دیتے ہیں آپ اس کی پیداوار کھا سکتے ہیں جب ہم دونوں کے پاس روپیہ ہوگا تب اپنی اپنی زمین چھڑالیں گے تو ایسی حالت میں کھیت کی پیداوار کھانا سود ہے یا نہیں؟ از روئے شرع ان تینوں سوالات کے جوابات دیں۔ عین کرم ہوگا۔

فقط والسلام حافظ غلام رسول

**الجواب :-** (۱) گاؤں میں جمعہ و عیدین ناجائز ہے اور ان کا پڑھنا گناہ ہے ہاں جہاں پہلے سے پڑھتے آئے ہوں وہاں بند نہ کیا جائے اور نیا جمعہ قائم نہ کیا جائے لہذا صورت مسئلہ میں عید گاہ بنانا اور عیدین کی نماز قائم کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ محل المصافحۃ اول الملاقات مصافحہ کا محل اول ملاقات ہے سنت یہی ہے ویسے بوقت رخصت بھی جائز ہے لا طلاق الحدیث اور مسلمانوں میں رائج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام

(۳) رہن داخلی ناجائز و حرام و سود ہے کہ شکی مرہونہ سے نہ راہن نفع اٹھا سکتا ہے نہ مرہن فقہائے کرام بالاتفاق فرماتے ہیں لایبجوز الانتفاع بالرهن قرض دیکر نفع اٹھانا سود ہے۔ لہذا مسلمان سے ایسا عقد ناجائز ہے اور اس زمین کی پیداوار سود و حرام ہے ہاں غیر مسلم سے یہ عقد جائز ہے کہ ان سے عقود فاسدہ کر کے نفع اٹھانا جائز ہے درمختار میں ہے ولو بعقد فاسد واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

الارشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عالم مفتی تقریباً عرصہ پچیس سال سے تبلیغ و تدریس کا کام کرتے ہیں اور یہاں امامت کرتے چلے آئے اب ان کی نظر خراب ہو گئی ہے تو ان کی امامت از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ اور حدیث میں اندھے کی امامت کا ذکر ہے یا نہیں؟

(۲) حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں صحابہ کرام نے نماز پڑھی ہے یا نہیں؟

(۳) عالم کی تحقیر عالم ہونے کی حیثیت سے کرنا کیسا ہے؟ تینوں سوالات کا جواب بالتفصیل مع حوالہ کتب عنایت فرمائیں۔ مجھے امید قوی ہے کہ آپ بہت جلد اس خط و مسئلہ کا جواب دیں گے۔ احقر احمد حسین اسلام پور

**الجواب :** صورت مسئلہ میں ان کی امامت جائز و درست ہے اور نایبنا کے پیچھے نماز جائز و درست ہے مگر اولیٰ انہیں مکروہ تنزیہی ہے جب کہ حاضرین میں کوئی شخص صحیح العقیدہ غیر فاسق قرآن مجید کا صحیح پڑھنے والا اس سے زائد یا اس کے برابر مسائل نماز و طہارت کا علم رکھتا ہو ورنہ وہی اولیٰ و افضل ہے اور صورت مسئلہ میں چونکہ امام صاحب عالم دین و مفتی و مستقل امام ہیں تو نظر خراب ہونے سے ان کے پیچھے نماز میں کراہت نہیں ہے۔ ہندیہ میں ہے الا ولی بالامامة اعلمهم باحكام الصلوة هكذا في المضممرات وهو الظاهر اسی میں ہے تجوز امامة الاعرابی والاعمی والعبد الا انها فکرة ملخصاً

تعالیٰ اعلم



(۲) حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی اجازت سے اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے فی الصحیحین واللفظ المسلم عن ابن شہاب ان محمود بن الربیع الانصاری حدثہ ان عتبان بن مالک وهو من اصحاب النبی ﷺ من شہد بدرا من الانصار انه الى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله اني قد انكرت بصرى وانا اصلى لقومى (الحديث) اور حضرت ام مکتوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس ﷺ نے سفر کو تشریف لے جاتے دوبارہ مدینہ طیبہ پر نیابت عطا فرمائی کہ باقی ماندہ لوگوں کی امامت فرمائیے علماء فرماتے ہیں کہ انہیں امام مقرر کرنے کی یہی وجہ ہے کہ وہ حاضرین میں سب سے افضل تھے۔ چنانچہ ابو داؤد شریف میں ہے عن انس ان النبی ﷺ استخلف ابن ام مکتوم على الدينية مرتين يصلى بهم وهو اعمى بحر الرائق میں ہے قید کراہۃ امامۃ الاعمى فی المحيط وغیرہ بان لا یكون افضل القوم فان کان افضلهم اولی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بد کام کفر انجام عالمگیری میں ہے من ابغض عالما من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر اشباہ میں ہے الاستہزاء بالعلم والعلماء کفر عالم دین کی توہین عالم دین ہونے کی حیثیت پر کفر ہے کہ یہ درحقیقت دین کی توہین ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۲۴ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل ذیل میں کہ بعد نماز فجر مسجد کے اندر باوازا بلند صلوٰۃ و سلام پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پڑھنا کیسا ہے شرع مطہرہ سے مطلع کیا جائے۔

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسجد کے اندر عشاء کے وقت یا فجر کی نماز کے وقت چراغ جل رہا ہے اگر کوئی شخص اس مسجد کے چراغ سے قرآن شریف پڑھے تو کیسا ہے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) قرآن شریف مسجد میں علیحدہ علیحدہ پاروں میں بنی ہوئی رکھی ہیں اس جلد کو لیکر کتاب کی طرح ہاتھ میں تھام کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور پورا قرآن شریف مجلد ہاتھ میں لیکر پڑھ سکتا ہے یا نہیں شرع مطہرہ سے مطلع فرمایا جائے۔

سائل ظہیر الدین بھکاری پور ضلع پٹی بھیت

**الجواب:** پڑھ سکتے ہیں جب کہ کسی نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہو اور اگر اس وقت کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو تو اتنی آواز سے نہ پڑھیں کہ اسکی نماز میں خلل واقع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے پڑھ سکتا ہے۔ فتاویٰ حاشیہ اور ہندیہ میں ہے تہائی رات تک درس و تدریس کے لئے حکم موجود ہے ان اراد الانسان ان یدرس کتاب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعا فی المسجد للصلوة قبل لا باس به وان کان موضوعا فی المسجد للصلوة بان فرغ القوم من صلواتهم فذهبوا الی بیوتهم وبقی السراج فی المسجد قالوا لا باس بان یدرس به الی ثلث الیل وفي ما زاد علی الثلث لا یكون له حق التدریس۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) قرآن شریف یا پارہ ہاتھ میں لیکر پڑھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

صح الجواب

کتبہ ریاض احمد سیدوانی چھپروی غفرلہ القوی

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ریشوال المکرّم ۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید حافظ قرآن ہے رمضان شریف میں زید نے ایک مسجد میں قرآن پاک سنایا تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ زید کو مشابہ لگا اور ایسا لگا کہ ایک آیت ۱۹ پارہ میں اور ایک آیت ۲۰ پارہ میں ایک آیت ۲۱ پارہ میں رہ گئی لاکھ کوشش کی مگر یاد نہ آیا۔ مجبوراً زید نے ان تینوں آیتوں کو چھوڑ دیا کل ہو کر کے زید نے ۲۲/۲۳/۲۴ رواں پارہ سنانا تھا زید نے پہلی چھوٹی ہوئی آیت یعنی ۱۹/۲۰ کی پڑھی پھر بائیسواں پارہ شروع کیا۔ اور آخر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا کیا تراویح صحیح ہوئی یا نہیں؟ آگاہ فرمائیں۔

(۱) اسی طرح فرض نماز میں بھی ایک آیت پہلے پارہ کی اور ایک آیت دوسرے پارہ کی اور ایک آیت تیسرے پارہ کی پڑھی



کیا نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ آگاہ فرمائیں۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج محمد نظام الدین نوری قادری مظفر پوری  
الجواب: نماز صحیح ہوگئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۲) یہ مکروہ ہے جب کہ کسی مجبوری سے نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ اشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ولا الظالمین پڑھنے والوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ مگر مجبوری

(۲) کافر کا مال مسلمان اگر چوری کر لے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سزا کا حق دار بنے گا یا نہیں؟

(۳) اس حدیث کی کوئی سند ہے یا نہیں ہے یا ضعیف، حدیث تحبیرتم بالعمور واستغنتم فی القبور۔

(۴) حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور ایسوں کو امام بنانا کیسا ہے؟ آگاہ کریں۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج محمد نظام الدین نوری قادری مظفر پوری

الجواب: (۱) جائز نہیں ہے نہ مجبوری نہ بلا مجبوری واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ضرور بنے گا واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ حدیث نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ایسے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے کمانص فی الغنیہ والدر المختار

۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ اشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

محترم المقام جناب مفتی صاحب قبلہ رضویہ دارالافتاء بریلی شریف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
مندرجہ ذیل سوالات حاضر خدمت ہیں برائے کرم جوابات سے مفصل اور مدلل اسلامی شریعت کی روشنی میں ارسال  
فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) ماسٹر حبیب اللہ خان عام طور پر بات بات میں قسم کھاتے ہیں۔ اور اکثر اپنی کہی ہوئی بات سے یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں  
کہ میں نے نہیں کہی اکثر اپنی بات کو سچ ظاہر کرنے کے لئے جھوٹ حلف اٹھاتے ہیں اور لوگوں کو ان کے اس غلط عمل  
کا یقین ہو گیا ہے۔ اور سب میں شہرت ہو گئی ہے اس کے علاوہ یہ شخص گورنمنٹی ماسٹر ہے۔ اور بچوں کو پیسے لیکر پاس  
کرتا رہا ہے اور اپنے ساتھی ماسٹروں کو پیسے دلو کر بھی بچوں کو پاس کراتا رہا ہے جو قانون کی نگاہ میں رشوت ہے اس شخص  
نے ان کے چند معزز لوگوں کی موجودگی میں اقبال جرم بھی کیا ہے کہ میں نے روپیہ لیا ہے لیکن میں نے وہ روپیہ دوسرے  
ماسٹروں کو دیکر بچے کو پاس کرایا ہے اپنے لئے اس روپیہ میں سے کچھ نہیں رکھا ہے لیکن اب پھر اس واقعہ سے بھی انکار ہے  
اس تصدیق کے بعد بھی کیا اس طرح رشوت لینے یا دلانے والا عام طور پر جھوٹا حلف اٹھانے والا قاضی یا مستقل عیدین یا  
جامع مسجد کی امامت کی مقدس ذمہ داریوں کے لائق ہے؟

**الجواب:** اللھم ہدایۃ الحق و الصواب۔ اس میں شک نہیں کہ جھوٹ بولنے والا جھوٹی قسم کھانے والا  
جھوٹا حلف اٹھانے والا رشوت لینے دینے والا فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے منیۃ المصلی  
میں ہے لوقدموا فاسقا یا ثمنون بناء علی ان تقدیمہ کراہۃ تحریم۔ در مختار میں ہے کل  
صلوۃ ادین مع کراہۃ التحریم تجب اعادتها ایسے کو امام بنانا گناہ ہے علامہ فرماتے ہیں کہ اس کے  
پیچھے نماز نہ پڑھے۔ بلکہ دوسری مسجد میں چلا جائے اور ان لوگوں کے نزدیک جمعہ مسجدوں میں جائز نہیں ہوتا۔ وہ بضرورت  
جمعہ میں اس کی اقتداء جائز کہتے ہیں اگر کسی طرح اسے امامت سے علیحدہ نہ کر سکیں امام علامہ محقق علی الاطلاق صاحب فتح  
القدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کہ قول مفتی بہ یہ ٹھہرا کہ جمعہ بھی چند مسجدوں میں ہو جاتا ہے تو نماز جمعہ میں بھی اس  
کی اقتداء مکروہ ہے۔ کہ دوسری مسجد میں چلا جانا میسر ہے۔ اور یہی حکم عیدین کا بھی ہے کہ جہاں فاسق کے علاوہ صالح امام  
کے پیچھے نماز جمعہ و عیدین دوسری جگہ میں مل سکتے ہیں وہاں اس کی اقتداء مکروہ ہے ورنہ بضرورت جمعہ و عیدین میں اس کی



اقتداء کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ ریشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ باواں میں کل مسلم آبادی ۱۲۰۰۰ قریب پانچ ہزار ہے جس میں عید کی نماز پڑھنے والوں کی تعداد ڈھائی ہزار قریب ہے پاس کے دیہات سے آنیوالوں کو ملا کر بھی کسی صورت میں تین ہزار سے زائد نہیں ہے۔ اگر ان میں سے قریب ایک ہزار یا ڈیڑھ ہزار مسلمان مرد نمازی بلا کسی عذر شرعی کے محض ماسٹر حبیب اللہ کے لالچ، ضد مذہبی عہدہ کی بھوک کی بناء پر مسلمانوں میں دو فرقے کرانے اور ان دونوں فرقوں میں آپس میں اس قدر دشمنی ہو جانے پر کسی وقت آپس میں خون خرابہ ہو سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس سے کراہیت کرنے لگیں اور پولیس و حکومت کے مجبور کرنے کے باوجود ۲۳/۱۱/۱۷ء، ۲۷/۱۲/۱۷ء، ۳۱/۱۱/۱۹ء کو عیدین کی نمازیں اس کے پیچھے نہ پڑھ کر الگ پڑھتے رہے ہوں تو کیا ماسٹر حبیب اللہ یہ کہہ کر کہ اکثریت میرے ساتھ ہے عیدین کی پیش امامت کی ضد کرنا یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک ڈیڑھ ہزار مسلمان اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کہاں تک درست ہے؟ اور اگر ان ہزار، پندرہ سو مسلمانوں کے دلوں میں ماسٹر حبیب اللہ کے خلاف اسی طرح کراہیت قائم رہے اور یہ لوگ ماسٹر حبیب اللہ کی پیش امامت میں نماز پڑھ بھی لیں تو کیا اس کراہیت کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کی نماز ہو جائے گی؟

**الجواب:** نماز عید مثل نماز جمعہ ہے نماز پنجگانہ کی طرح نہیں جن میں ہر شخص صالح امامت امامت کر سکتا ہے۔ عیدین اور جمعہ کے لئے شرط ہے کہ امام خود سلطان اسلام ہو یا اس کا نائب یا اس کا مازون اور یہ نہ ہوں تو امامت عامہ اس شہر کے علمائے دین کو ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو وہاں بھجوری عام مسلمان جسے مقرر کر لیں بغیر ان صورتوں کے جو شخص نہ خود ایسا امام ہے نہ ایسے امام کا نائب و مازون و مقرر کردہ اس کی امامت ان نمازوں میں اصلاً صحیح نہیں۔ اگر امامت کرے گا نماز باطل ہوگی اور جمعہ کا فرض سر پر رہے گا۔ ان شہروں میں سلطان اسلام موجود نہیں اور تمام ملک کا ایک عالم پر اتفاق دشوار ہے۔ علمائے بلد یعنی اس شہر کے سنی عالموں میں سب سے زیادہ فقیہ ہونماز کے مثل مسلمانوں کے دینی کاموں کا امام

عام ہے اور بحکم قرآن عظیم ان پر اس کی طرف رجوع اور اسکے ارشاد پر عمل فرض ہے جمعہ وعیدین و کسوف کی امامت وہ خود کرے یا جسے مناسب جانے مقرر کرے اس کے خلاف پر عوام اگر بطور خود کسی کو امام بنالیں گے صحیح نہ ہوگا۔ کہ عوام کا تقرر مجبوری اس حالت میں روا رکھا گیا ہاں اگر وہاں امام عام موجود نہ ہو تو عوام کا تقرر درست ہے کہ جسے عام مسلمان امام جمعہ وعیدین مقرر کر لیں وہ امام جمعہ وعیدین ہے اور جو امام جمعہ وعیدین مقرر ہو چکا ہے اس کے پیچھے یہ نمازیں پڑھی جائیں اگر اس مقرر امام کے علاوہ کسی اور کے پیچھے نماز ادا کریں گے نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عید گاہ کا انتظام بھی انجمن اسلامیہ کے دستور کے مطابق مقامات مقدسہ کی نگرانی و انتظام انجمن کی ذمہ داری ہے اور انجمن کی نوٹ بک میں یہ تجویز درج ہے کہ عید کی نماز کے لئے دوسرا پیش امام مقرر کیا جائے بڑی بحث کے بعد یہ طے پایا کہ چونکہ ابھی ٹائم بہت کم ہے اسلئے پرسوں آنے والی عید کی نماز وہی صاحب جو پڑھاتے چلے آ رہے ہیں پڑھائیں گے اور اس کے بعد دوسرے پیش امام کی تقرری کے لئے انتظام کیا جائے گا۔ ماسٹر حبیب اللہ خود بھی اس میٹنگ میں بحیثیت منبر شامل تھے اور ان کے دستخط ہیں لیکن موصوف اب انتظار کرتے ہیں اور ماسٹر حبیب اللہ کہتے ہیں کہ انجمن صرف تعلیمی ادارہ ہے سماجی و مذہبی معاملات سے اس کا واسطہ و تعلق نہیں ہے کیا ان حالات میں عیدین کی پیش امامت کا انتظام کرنے کا حق انجمن ہی کو حاصل ہے اور ماسٹر حبیب اللہ پیش امام بننے کی ضد کریں تو کیا انجمن ان کو عید گاہ میں نماز پڑھانے سے روک سکتی ہے؟

**الجواب :** امامت جمعہ وعیدین کا حق علم علمائے بلد کو ہے اور جہاں وہ نہ ہوں وہاں عوام جسے چاہیں امام جمعہ وعیدین مقرر کر لیں وہ امام جمعہ وعیدین ہے تو یہ تقرر عوام مسلمین کا ہے کسی خاص انجمن یا کمیٹی کا نہیں ہے درمختار میں ہے بشرط لصحتها سبعة اشياء الاول المصر وفناءه والثاني السلطان او ماموره پھر حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے اذا خلی الزمان من سلطان ذی کفایۃ والد مور موکلۃ الی العلماء



یلزم الامة الرجوع اليهم ويصيرون ولاية فاذا اعسر جمعهم على واحد استقل كل  
قطر با تباع علمائه فان كنزوا فالمتبع اعلمهم فان اسنوا اقرع بينهم - اور عوام ہی شری  
عذر کی بناء پر معزول کر سکتے ہیں بلا عذر شرعی معزول کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

محترم علمائے اہلسنت السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں سحری کے وقت  
لوگوں کو جگانے کے لئے مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے اس میں دینی مسائل اور نعتیں وغیرہ بھی پڑھی جاتی ہیں نیز  
وقت بتایا جاتا ہے سحری کے اختتام پر گھنٹی بجائی جاتی ہے جس کی آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہنچتی ہے۔ ایک روز  
سحری کے اختتام کے وقت گھنٹی بجانے کے لئے زید ہتھوڑا تلاش کر رہا تھا لیکن وہ نہیں ملا اسی بیچ میں خالد نے ٹائم الارم  
گھڑی میں لگا کر گھنٹی بجائی اور اس کو مائنک کے منہ پر لگا دیا الارم ختم ہونے پر پھر خالد نے دوبارہ الارم بھرا زید کو ابھی تک  
ہتھوڑا نہیں ملا تھا مگر ایک سریا مل گئی خالد نے گھڑی کو پھر مائنک پر لگانا چاہا لیکن زید نے کہا کہ اگر اب تم نے ایسا کیا تو میں  
گھڑی کو توڑ دوں گا خالد نے گھڑی ممبر پر رکھ دی زید نے لوہے کی سریا سے گھنٹی بجائی اور پھر وہی سریا زور سے گھڑی پر  
ماری گھڑی زمین پر گر گئی اٹھا کر دیکھا تو اس کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا گھڑی مسجد کی تھی خالد نے کہا کہ اگر آپ کو غصہ آیا تھا تو  
مسجد کی گھڑی نہیں توڑنا چاہئے تھی اگر اپنے غصے کا اظہار مقصود تھا تو اپنی ذاتی گھڑی توڑ دی ہوتی جب کہ یہ بھی بیجا ہے کیونکہ  
اسراف ہے پھر مسجد کی گھڑی توڑنا کہاں تک مناسب تھا یا اس لئے توڑی کہ آپ کے پاس جلسے کا چندہ اکٹھا ہو رہا ہے اس  
میں سے گھڑی کی مرمت کرالو گے خالد نے یہ بھی کہا کہ شاید آپ اپنے غصے سے مرعوب کرنا چاہتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے  
بچے مرعوب ہو جائیں مجھ پر آپ کے غصے کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اس کے بعد زید نے خالد سے کلام کرنا سلام کا جواب دینا  
بند کر دیا لوگوں نے خالد سے کہا کہ تم زید سے کیوں بولتے ہو جب کہ وہ نہیں بولتا ہے خالد نے کہا میں مسلمان سے غصہ رکھنا

نہیں چاہتا شریعت میں تین دن سے زیادہ غصہ کرنے کا حکم نہیں ہے مگر میں ان تین دن میں ضرور سلام و کلام کروں گا پاس جا کر بھی بیٹھوں گا زید اپنے برتاؤ کے لئے ذمہ دار ہے۔ خالد تین دن تک اسی طرح پاس جا کر پیش آتا رہا چوتھے روز بھی اسی طرح پیش آیا مگر زید کا رویہ نہ تبدیل ہوا تو خالد نے زید کے پاس جانا بند کر دیا اور کلام بھی بند کر دیا مگر سلام ابھی کرتا ہے جس کا جواب نہیں ملتا اور خالد ابھی تک زید کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے لیکن زید کے رویہ میں اب بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے گھڑی کا شیشہ بھی ابھی تک ٹوٹا ہوا ہے علمائے اہلسنت سے التماس ہے کہ زید اور خالد پر جو حکم شرع عائد ہوتا ہو اس سے مطلع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط والسلام مستفتی صابر حسین محلہ سیف ہرائے سنبھل ضلع مراد آباد یوپی

**الجواب :** اس صورت میں زید غلطی پر ہے اسے خالد کے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اس نے اب تک جواب نہیں دیا وہ گنہ گار ہے تین دن سے زیادہ ہجران مسلم ناجائز و گناہ ہے وہ یوں بھی گنہ گار ہے اگر وہ ان باتوں سے تائب نہ ہو اور خالد سے میل جول نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے خالد پر الزام نہیں ہے زید پر گھڑی کے شیشے کو ٹھیک کرانا ضروری ہے بلاوجہ مسجد کا نقصان کیا گنہ گار ہوا توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲/شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم (دین) کو سیکھ  
کر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔  
(ابن ماجہ)



# کتاب الامامة

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک خاندانی قاضی یا امام عید الفطر کی نماز ایک روز اپنے قصبہ میں اور دوسرے روز دوسرے قصبہ میں پڑھائے اور صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہو۔ ایسے امام کے پیچھے نماز ادا ہوگی یا نہیں، ایسے اماموں کے لئے شریعت عظمیٰ کا کیا حکم ہے

(۲) صاحب نصاب قاضی یا امام کو صدقہ فطر دینا جائز ہے یا نہیں اور وہ صدقہ فطر لے سکتا ہے یا نہیں نیز دینے والے کا صدقہ فطر و چرم قربانی ادا ہوئی یا نہیں۔ برائے مہربانی از روئے شریعت مطلع فرمادیں۔

محمد محبت صاحب محلہ بھکرلی ضلع ناگور راجستھان مورخہ ۷ رزی الحجہ ۱۳۸۳ھ

**الجواب :** جو ایک جگہ عید کی نماز ایک مرتبہ پڑھا چکا وہ اس دن دوسری جگہ عید کی نماز نہیں پڑھا سکتا نہ اس کے بعد دوسرے دن۔ دوسرے دن نماز پڑھائی تو مقتدیوں کی نماز نہ ہوئی۔ ہاں اگر پہلے دن عید کی نماز صحیح نہ ہوئی ہو مثلاً رویت ہلال کا ثبوت نہ ہوا ہو تو بے تحقیق پہلے دن نماز پڑھائی ہو پھر تحقیق کے بعد دوسرے دن پڑھائی تو دوسرے دن جنھوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ان کی ہو گئی۔ اور جنھوں نے پہلے دن پڑھی ان کی نہ ہوئی۔ اور جو صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہو اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا لوٹنا نا واجب ہے۔ لیکن عیدین کی نمازوں کا اعادہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صاحب نصاب کو صدقہ فطر دینا ناجائز اور گناہ۔ اور صاحب نصاب صدقہ فطر لینے والا گنہ گار ہے دینے والے کا صدقہ فطر ادا نہ ہوا۔ چرم قربانی بے عینہ صاحب نصاب کو دے سکتے ہیں۔ اور اس کی قیمت بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ رزی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ محمد منظور ابو حسن و محمد حسن الظفر بدست مولانا محمد طاہر صاحب محکم مدرسہ ہذا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

(۱) زید شخص شادی شدہ ہے۔ زید کی سالی نابالغہ کسن مسماۃ ہندہ زید کے گھراپنی بہن کے ساتھ مہمانی میں کچھ مہینہ سے آئی ہوئی تھی۔ اور زید اپنی بیوی کے ساتھ جس مکان میں رہتا تھا اسی مکان میں ہندہ بھی رہا کرتی تھی۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ ہندہ تندرست صحیح و سالم معمول کے مطابق سو رہی تھی صبح اٹھتے ہی یہ پایا گیا کہ ہندہ کی اندام نہانی سے بے تحاشہ خون جاری ہے بلکہ ہندہ پر ایک طرح کی غشی بھی طاری تھی یعنی کافی بیمار ہو گئی الغرض بعد علاج کے چند دنوں میں صحت یاب ہو گئی۔ اسی دن یہ بات پھیل گئی کہ زید نے ہندہ سے زنا بالجبر کیا ہے۔ پڑوس کے مرد و عورت سبھی لوگوں میں چون و چرا ہونے لگی رفتہ رفتہ یہ خبر دور دراز تک پہنچ گئی بعد ازاں کم و بیش ۲۰/۲۲ دن گزرنے پر زید پر پنچایت بیٹھی، زید اپنے کمال بے حیائی و حکمت عملی سے جن لوگوں سے یہ بات ثبوت کو پہنچ سکتی تھی اپنا ہم خیال وہم رکاب بنا لیا اس لئے پنچایت میں مذکورہ بالا واقعہ کا ثبوت نہ ہو سکا ایسی حالت میں زید مجرم رہا یا نہیں؟

(۲) مذکورہ دفعہ نمبر ۱ کا وقوع کہ کچھ دن بعد کچھ لوگ اس واقعہ کو نظر انداز اور فراموش کر گئے۔ اور کچھ لوگوں کے ذہن نشین اب تک ہے اور زید سے اسی بناء پر مخرف ہیں زید امام مسجد ہے۔ اب تک امامت کرتا ہے۔ زید کا امامت کرنا اور لوگوں کا اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) زید نے پنچایت مذکورہ دفعہ نمبر ۱ کے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں اپنے مخالفین کو باطل پرست کہہ کر مخاطب کیا اور اپنے جرم سے برأت کی آواز بلند کی۔ زید کا یہ باطل پرست کہہ کر مخاطب کرنا زید و مخالفین کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۴) زید کو جامع مسجد میں ایسا اقتدار حاصل ہے کہ خواہ وہ خود امامت کرے یا کسی دوسرے سے امامت کرائے لوگ اب تک جمعہ کی نماز دوسری تیسری مسجد میں ادا کر رہے ہیں۔ مبادا اگر زید امامت سے باز نہ آوے تو دوسری جماعت علیحدہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب : زنا کا ثبوت اقرار سے ہوگا۔ یا چار مرد عادل ثقہ قابل قبول شرع کی شرعی شہادتوں سے۔ صورت مسئلہ میں جب زنا کا ثبوت شرعی نہیں ہے تو زید کی امامت درست ہے۔ قصہ زید کی جماعت کو ترک کرنا اور دوسری جماعت قائم کرنا



جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیم محرم ۱۳۸۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسجد کا امام ہے اس کو تقریباً بیس بائیس یوم قبل ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ کیا اس کو ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے۔

**الجواب:** ملازمت سے جدا ہونے کے بعد تنخواہ کا حق نہیں پہنچتا۔ ملازمت کے ایام کی تنخواہ کا حق پہنچتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰/ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئلہ: بقیہ احمہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید تحصیل میں کام کرتا ہے کام اس طرح کرتا ہے کہ ایک قانون گو صاحب کے جتنے سرکاری کام ہیں وہ سب زید کرتا ہے قانون گو صاحب اس کے عوض میں تنخواہ ماہ بمآہ نہ دیکر جو رشوت لیتے ہیں اس میں کبھی ایک پٹا چھ اور کبھی اس سے کم دیتے ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہفتوں مہینوں روپیہ نہیں دیتے اور زید کام بخوبی انجام دیتا ہے اب دریافت طلب یہ ہیکہ

(۱) زید کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں۔

(۲) زید پر توبہ کا کفارہ عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

(۳) زید اس نوکری کو کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اگر زید مفت کام کرتا ہے اور قانون گو صاحب اس کے کام سے خوش ہو کر کچھ اس کو دیتے ہیں مگر اجرت نہیں

بلکہ احسان کا بدلہ احسان یعنی زید اور قانون گو کے درمیان یہ طے نہیں ہوا ہے کہ کام کرنے کا عوض کچھ دینا ہے تو یہ صورت اجارہ کی نہیں اب رہی یہ بات کہ قانون گو صاحب رشوت کا ایک بٹہ چھ حصہ زید کو دیتے ہیں یہ کیسے اور کس طرح معلوم ہو اگر فی الواقع قانون گو صاحب حرام کی کمائی کا روپیہ زید کو دیتے ہیں اور زید اس کو یہ جانتے ہوئے لے لیتا ہے کہ یہ رقم حرام کمائی کی ہے تو اس صورت میں زید پر الزام ہے اور ثابت ہو جانے پر اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت ہوگی اور اگر دونوں کے درمیان یہ طے ہو گیا ہے کہ رشوت کا ایک بٹہ چھ زید کو دیا جائے گا تو اس صورت میں بھی الزام ثابت ہونے پر اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت ہوگی۔ الزام ثابت ہونے کی صورت میں اگر زید توبہ کر لے تو الزام سے بری ہو جائے گا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت نہیں رہے گی۔ زید اگر تو کوری کرنا چاہتا ہے تو اپنی تنخواہ ماہانہ طے کر لے اور کام کرے اور رشوت کا مال نہ لے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷/ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مستولہ نورالحق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بعد نماز جمعہ عمر کے پاس آیا اور ساڑھے پانچ بجے تک عمر کے پاس بیٹھا رہا جاتے وقت زید نے عمر سے کہا کہ آپ مجھے جو ستانہ دیدیں مگر عمر نے زید کو گستانہ دینے سے انکار کیا مگر زید نے وعدہ کیا کہ بعد نماز عشاء میں آپ کو گستانہ ضرور بالضرور دینے آؤں گا۔ لہذا ساڑھے نو بجے رات کو عمر کے پاس آیا اور ساڑھے دس بجے تک گانا سنتا رہا وہ گانا ہوٹل میں ریڈیو سے ہو رہا تھا بعدہ زید نے عمر سے کہا کہ گزشتہ رات سے میں تین بجے سے نہیں سویا ہوں لہذا میں یہیں سو جاتا ہوں اور چار بجے آپ مجھے اٹھا دیں لیکن اس درمیان زید نے عمر سے کہا کہ آپ اپنی بستی گھڑی مجھے دیکھنے کے لئے دیں عمر نے اپنی گھڑی زید کو دیدی اور گھڑی دیکھ کر زید کہنے لگا کہ میں بھی ایسی ہی گھڑی خریدوں گا پھر اسی طرح اپنے ہاتھ میں زید نے عمر کی گھڑی باندھ لی اور باندھ کر سو گیا اور سوتے وقت زید اپنی قمیص و پانچجامہ اتار دیا اور تہبند پہن کر سو گیا اور عمر بھی کمرے سے باہر آ کر صحن میں سو گیا تھوڑی دیر کے بعد زید اٹھا اور اندھیرے میں زید



نے عرف کا پانچواں پہن لیا۔ اور عمر سے کہہ کر چل دیا لیکن عمر کو اپنی دقتی گھڑی کی یاد نہ رہی زید کے جانے کے بعد عمر کو یاد آیا کہ میں نے زید سے گھڑی نہیں لی ہے۔ تو عمر و رات ہی کو زید کے پاس پہنچا قریب رات کے ساڑھے گیارہ بجے زید کے کمرے میں پہنچا جب عمر نے زید سے کہا کہ آپ گھڑی دیکر کیوں نہیں آئے تو زید نے صاف انکار کیا کہ میں گھڑی نہیں لایا ہوں عمر نے کہا کہ آپ اپنا الٹا ہاتھ مجھے دکھائیے عمر نے زید کے ہاتھ میں گھڑی دیکھی اور دیکھنے کے بعد عمر نے کہا کہ آپ مجھے گھڑی دیدیں لیکن زید نے عمر سے کہا کہ اگر اس وقت گھڑی طلب کرو گے تو میں شور و غل مچاؤں گا کہ یہ چور ہے چور ہے عمر نے دل میں سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے زید شور و غل مچا دے تو عمر ڈر کر اپنے کمرے میں واپس آ گیا صبح ہونے کے بعد عمر اپنے تین ساتھی کو لیکر زید کے یہاں گیا اور زید سے گھڑی مانگی تو زید نے کہا کہ میں گھڑی نہیں دوں گا کیوں کہ عمر نے میرے ساتھ براء فعل کیا ہے۔ عمر سے معلوم کیا گیا تو عمر انکار پر انکار کرتا رہا اور قسم کھانے پر تیار ہو گیا لیکن زید نے گھڑی دینے سے انکار کیا۔ اور زید نے یہ بھی کہا کہ اس فعل کا ثبوت میرا پانچواں ہے عمر کے ساتھی نے ہر چند سمجھایا کہ گھڑی دیدو پھر جو تم چاہو گے ہم لوگ سزا دیں گے لیکن زید نے کسی کی بات نہ مانی آخر عمر کے ساتھی مدرسہ چل دیئے اور اس کے بعد عمر بھی مدرسہ چل دیا اور عمر کا ایک ساتھی زید کے کمرے میں بیٹھا رہا اس کے بعد وہ ساتھی بھی مدرسہ چل دیا تھوڑی دیر کے بعد زید مدرسہ میں آ کر کہنے لگا کہ تمہیں تینوں میں سے گھڑی لے آئے ہو اس کے بعد قریب نو بجے عمر کے کمرہ میں آ کر پانچواں کا جائزہ لیا گیا لیکن اس میں کوئی نشانی نہ ملی جب محلہ کے آدمی نے عمر سے معلوم کیا کہ تم نے ایسا کام کیا ہے یا نہیں تو عمر نے جواب دیا کہ میں ہرگز ہرگز ایسا کام نہیں کیا ہوں۔ یہ تہمت صرف گھڑی کے واسطے مجھ پر لگایا ہے۔ لہذا محلے کے آدمی بھی موجود تھے اور زید کو جھٹلایا کہ تمہاری بات سب کی سب غلط ہے پھر عصر کے بعد اس کو بلا کر لائے اس وقت اس نے اپنی باتیں بدل دیں اس پر صبح جو جو آدمی موجود تھے وہ لوگ کہنے لگے تم جھوٹ بولتے ہو اور جھوٹے ہو اور باقی آدمیوں نے بھی اسے جھوٹ ثابت کیا۔ لہذا اس کے متعلق علمائے دین کا کیا حکم ہے۔ کیا عمر ان باتوں کے باوجود امامت کے قابل رہا یا نہ رہا۔

**الجواب :** زید نے عمر پر الزام رکھا عمر اس الزام کا منکر ہے ثبوت شرعی نہیں ہے کہ عمر پر الزام ثابت ہو ایسی صورت میں عمر کی امامت بلاشبہ جائز و درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: محمد حسین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں زید ایک میلا دخواں کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ چلئے آپ میلا دشریف پڑھ دیجئے اس پر میں نے ان سے کہا کہ ہمیں وقت کا نذرانہ پانچ روپیہ دلوانا ہوگا زید نے میلا دخوانوں سے کہا کہ میں پانچ روپے دلوا دوں گا لہذا میلا دخواں صاحبان میلا د پڑھنے گئے میلا دشریف ختم ہونے کے بعد اس نے میلا دخواں کو دو روپے دئے اور کہا کہ یہی صاحب خانہ نے دیا ہے لہذا اس پر میلا دخواں کو اس کی بات پر یقین نہ ہوا اس پر تحقیق کی گئی تو صاحب خانہ نے کہا کہ ہم نے دس روپے زید کو دیئے ہیں اس پر میلا دخوانوں نے زید سے کہا کہ آپ کو صاحب خانہ نے دس روپیہ دیئے ہیں اس پر بھی زید جھوٹ بولا اور پھر کہا کہ مجھے سات روپے دیئے ہیں تب میلا دخوانوں نے کہا کہ لاؤ ہمارے پیسے دو۔ تو اس پر زید بولا کہ وہ تو مجھے دیئے ہیں میلا دخوانوں کو نہیں دیئے اور زید لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور ہم کو مجبوراً وہاں سے واپس آنا پڑا (نوٹ) زید مسجد میں امامت کرتا ہے اور یہ شخص عام طور پر ایسا ہی کرتا ہے اور زید میلا دخوانوں کو اپنی معرفت پڑھوانے لے گیا تھا لہذا اس کا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: جھوٹ اور خیانت کبیرہ گنہے اور ان کا مرتکب فاسق معطل ہے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کرنا واجب ہے اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ذی الحج الاول ۱۲۸۷ھ

مسئولة: محمد القزويني

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جس شخص کو ایک سو تیس فرض نہیں معلوم ہیں اس کی اذان اور



امامت درست نہیں ہے۔ وہ مسلمان نہیں اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔

(۲) زید کہتا ہے کہ جو شخص حروف کے مخارج اور انہیں کرتا اور قاف کو کاف اور خ کو کھ قاف کو خ ادا کرے اور ط کو ت ادا کرے اس کی بھی امامت درست نہیں۔

(۳) زید کہتا ہے کہ جو شخص داڑھی کتر واکر ایک مشت سے کم رکھتا ہو وہ شخص مؤذنی اور امامت نہیں کر سکتا۔ لہذا مفصل جواب مرحمت فرمائیں۔

**الجواب:** زید لاشکی اور مطلق ہے تو بہ کرے اور تجدید ایمان کرے اور بیوی رکھنا چاہے تو تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید کا یہ قول درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) داڑھی کتر واکر ایک مشت سے کم کر دیا کرانے والا فاسق معطن ہے۔ فاسق معطن کو مؤذن نہ بنایا جائے نہ فاسق معطن کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ فاسق معطن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئلہ: شیر محمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے موضع میں چند لوگوں نے مل کر ایک پارٹی بنائی ہے جس میں ایک ایسے شخص کو امام رکھا ہے جس کی داڑھی شریعت کے خلاف ہے دوسرے اس نے اپنی دختر کا نکاح (دوسرے شخص کے ساتھ بغیر پہلے شوہر سے طلاق لئے ہوئے جس کے نکاح میں تھی) کر دیا ہے وہ لڑکی دوسرے شوہر کے یہاں برابر رہ رہی ہے ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں از روئے شرع ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب:** ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ایسے آدمی کو امام بنانا گناہ ہے ایسے امام کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں پچھلے ماہ عید کے دن ایک عورت نے ایک مسجد میں عورتوں کی امام بن کر نماز عید باجماعت پڑھائی بعد نماز ہر عورت سے دس دس پیسے وصول کئے۔ کیا اس عورت کا یہ عمل درست ہے۔ عورتوں کا باجماعت ایک عورت امام کے پیچھے نماز عید پڑھنا جائز ہے؟ برائے کرم شرعی و فقہی جواب سے نوازیں۔

نیا زمند شبیر احمد قریشی

**الجواب:** بعون الملک الوہاب عورتوں پر جمعہ وعیدین کی نماز فرض نہیں ہے اور ان نمازوں کے لئے عید گاہ یا مسجد جانے کی اجازت نہیں ہے درختار میں ہے ویکرہ حضور ہن الجماعة ولولجمعة وعید ووعظ مطلقا ولوہجوز الیلا علی المذہب المفتی بہ لفساد الزمان اور عورت کو مطلقا امام ہونا مکروہ تحریمی ہے فرائض ہوں یا نوافل اسی میں ہے ویکرہ تحریم الجماعة النساء ولوفی التراویح فی غیر صلاة جنازة اور جب امامت مکروہ ہے تو اس کی اجرت بھی درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ ربی الحجہ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بکر کو برا بھلا کہتا ہے یہاں تک کہتا ہے کہ بکر جیسے تو ہماری جوتیوں سے پیدا ہوئے اور سڑی سڑی گالیاں بھی دیتا ہے حالانکہ بکر ایک ادارے کا مدرس ہے اور وہ سنی بھی ہے اب رہا بامعنی اور بے عمل تو بکر کی کچھ عادتیں ایسی ہیں کہ جس کی بنا پر اس کو باعمل نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن پھر بھی ایک عالم دین ہے اب زید جو بکر کی شان میں یہ کلمے استعمال کرتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو زید کے اوپر کیا لازم ہے اور اس کی شہادت



قابل قبول ہے کہ نہیں فقط والسلام محمد عالم اعلیٰ پوری بہار

**الجواب :** گالی دینا سخت گناہ ہے اور پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا غیبت ہے جب کہ جس کی برائی کرتا ہو اس کا فسق و فجور عام نہ ہو اس صورت میں زید پر لازم ہے کہ گالی بکنے اور غیر فاسق معطن کی برائی اس کے پیچھے کرنے سے احتراز کرے اور توبہ استغفار کرے اور اگر وہ شخص بکرا اعلانیہ برا کام کرتا ہے۔ اور اس کو اسکی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے اس کی برائی کرنا غیبت ہے اگر زید کم از کم فاسق معطن ہے تو شرعاً اس کی گواہی قبول نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ ریاض احمد سیوانی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ رذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ یہ خط میں آپ کو لوساری شاہ شریف میاں کے مزار اور عرس سے لکھ رہا ہوں آپ کے یہاں تعلیم حاصل کئے ہوئے دو شخص جو بہاری ہیں ہمارے موضع رمپورہ اور موضع ستارنج کی مسجد میں پیش امام ہیں۔ کسی بھی عرس میں شرکت نہیں کرتے اور لوساری شریف میاں کے مزار پر بھی یہ دونوں پیش امام شرکت نہیں کرتے لہذا آنجناب سے خدا و رسول کا واسطہ دیتے ہوئے درخواست ہے اور اوپر دیئے دونوں بہاری پیش اماموں کے لئے آپ کا کیا فتویٰ ہے ان دونوں اماموں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ جواب کا میں اور میرے ساتھی انتظار کریں گے۔

آپ کا ڈاکٹر رفعت علی خاں گاندھی قصبہ ستارنج ضلع بنی تال

**الجواب :** صرف بزرگوں کے عرس شریف میں شریک نہ ہونا مانع امامت نہیں۔ کہ یہ کوئی ایسا فعل نہیں کہ جس سے امامت میں خرابی پیدا کرے ہو سکتا ہے کہ ان کو فرصت نہ ملتی ہو یا تو کوئی وجہ شرعی مانع ہو مثلاً عرس میں لوگ قوالی مع مزامیر کراتے ہوں یا ناچ گانا وغیرہ ہوتا ہو یا عورتوں کا ازدحام ہوتا ہو وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان وجوہ کی بنا پر وہ شرکت نہ کرتے ہوں تو ان پر کوئی الزام نہیں بلکہ جو لوگ قوالی وغیرہ سننے کے لئے شریک ہوتے ہوں اور سنتے اور داد دیتے ہوں ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ کہ وہ فاسق معطن ہیں اور فاسق معطن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوگی۔ کہ پڑھنی گناہ اور

پڑھ لی تو لوٹا نا واجب بلکہ ایسے کو امام بنانا ہی گناہ ہے جو قوالی مع مزامیر سے غیب میں ہے۔ لو قد مواءا فسقیا یا ثمنون  
بنا علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ التحریم در مختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراہۃ  
التحریم تجب اعادتها ہذا ان اماموں پر محض اس بناء پر اعتراض نا درست ہے۔ اس سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ ریاض احمد سیوانی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں جو شخص حافظ ہو اور سلام و قیام میں اور بزرگوں کی قبر پر چادر چڑھانے سے  
اختلاف رکھتا ہو، لوگوں کو منع کرتا ہو اس کے پیچھے تراویح اور بقیہ نمازیں پڑھنا کیسا ہے؟  
**الجواب:** اگر وہ وہابی ہے جب تو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی اور اگر وہابی نہیں ہے تو اس کو سمجھائیں اور بتائیں کہ یہ  
امور جائز و مستحسن ہیں انہیں منع نہ کرو اگر نہ مانے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ربیٰ قعدہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں امامت کی جگہ خالی ہوئی مسجد کے دستور العمل میں یہ درج  
ہے کہ امامت کے فرائض وہی ادا کرے جو حافظ بھی ہو۔ ایک صاحب تشریف لائے اور اپنے آپ کو حافظ بتلایا۔ ٹرینیان  
نے ان کا تقریب طور امامت منظور کر لیا۔ تقریباً پندرہ بیس یوم گزرے کہ مصلیان نے یہ شکایت گوش گزار کی کہ امام حافظ نہیں  
۔ جس کی وجہ یہ بتلائی گئی کہ اتنے عرصے میں مذکورہ امام نے کلھم دس سورتوں کا ہی ورد نماز میں کیا۔ ٹرینیان نے امام سے  
شکایت کے متعلق دریافت کیا۔ امام نے دوبارہ اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حافظ ہی ہے۔ اسی طرح کچھ روز گزرے امام  
صاحب اپنے آپ کو حافظ بتلاتے رہے اور شکایتیں آتی رہیں۔ ماہ رمضان المبارک سے ہفتہ قبل ٹرینیان مسجد کو کچھ مستند  
شہادتیں موصول ہوئیں انہوں نے پھر امام سے رجوع کیا اور سختی سے باز پرس کی تب امام نے یہ کہا کہ میں نے قرآن حفظ



کیا تھا کہیں کہیں سے بھول گیا ہوں ٹرسٹین نے اسے معطل کر دیا۔ محلہ کے چند سربراہ اور بارسوخ حضرات نے ٹرسٹ بورڈ سے یہ اپیل کی کہ امام کی خطاؤں کو درگزر کر کے انہیں امامت سے برطرف کرنے کے بجائے ایک سال کا موقع دیا جائے تاکہ وہ اپنا حافظہ درست کر لیں اور اس طرح انہیں امامت پر برقرار کر دیا گیا۔

کیا ایسے جھوٹے امام کے پیچھے جس نے ایک نہیں بلکہ متعدد بار جھوٹ کہا ہو نماز درست ہوگی یا نہیں شرعی فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

**الجواب :** جھوٹ بولنا اگر ثابت ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا لوٹنا واجب ہے۔ ہاں تو بہ کر لے تو اسکے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۶ ربی قعدہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جماعت کثیر میں لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ نماز ہوگی یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ نماز ہوگی، خالد کہتا ہے کہ نماز بالکل نہیں ہوگی اب زید شریعت سے فیصلہ پوچھتا ہے۔

**الجواب :** جولاؤڈ اسپیکر خود آواز کھینچ لیتا ہے۔ عمل کثیری حاجت نہیں ہوتی ہے اس کے ذریعہ امام کی آواز سکر رکوع و سجود کرنے والے کی نماز ہو جاتی ہے۔ لیکن علمائے اعلام کی ایک جماعت نماز فاسد ہونے کا فتویٰ دیتی ہے۔ اسلئے لاؤڈ اسپیکر نماز میں لگانے سے احتراز ہی کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۲۳ ربی الحجہ ۱۳۸۷ھ

عالم اسلام کی قلم پر

اعلیٰ حضرت آپ کا فیضان ہے

(ظہور نور)

## باب الجمعہ والعیدین

مسئولہ محمد یعقوب توری پورنوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ زید مولوی کامل ہیں اور جمعہ بھی پڑھتے ہیں مگر خطبہ اولیٰ پڑھتے وقت درمیان میں کچھ تھوڑی دیر سمجھانے کے لئے کہ یہ لوگ عربی سے واقف نہیں ہیں تقریر کر دیتے ہیں تو اب دریافت طلب یہ ہے کہ خطبہ اولیٰ ہو یا ثانی درمیان خطبہ میں بطور سمجھانے کے تقریر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے تو کیوں جائز بیچارے کیسے سمجھیں گے اگر ان صورتوں میں جائز نہیں تو زید پر بحکم شرع کیا حکم صادر ہوں گے۔ خلاصہ جواب بحوالہ کتب بہت جلد عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

**الجواب:** خطبہ جمعہ خالص عربی زبان میں ماثور ہے اس لئے عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان کا خلط سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہے۔ مزید تفصیل اور دلیل پر اطلاع منظور ہو تو فتاویٰ رضویہ جلد سوم مطالعہ فرمائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۵ محرم ۱۴۸۲ھ

مسئولہ چٹن میاں ذخیرہ بریلی

جناب مفتی اعظم السلام علیکم بعد سلام کے عرض ہے ملیر کوٹل میں سب مولوی دیوبندی ہیں۔ اور وہ لوگ اول چار سنتیں نہیں پڑھتے ہیں جمعہ کی نماز میں ہم آٹھ اشخاص سنت جماعتی ہیں۔ تو برائے مہربانی آپ اس پر یہ تحریر کریں کہ ان لوگوں کے ساتھ اور ان نیچری، دیوبندی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں جیسا کچھ بھی ہو صاف صاف تحریر کریں اور ہم آٹھ شخصوں میں کوئی اس قائل نہیں ہے کہ پیش امامی کر سکے۔ وہ لوگ ہم سے اپنے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے کہتے ہیں۔ جمعہ کی نماز ملیر پنجاب میں بہت بھاری ہوتی ہے جیسے عید کی نماز ہوتی ہے۔ دہلی سے مولوی جاتے ہیں وہ بھی بہت کوشش کرتے ہیں۔ برائے مہربانی ہر بات صاف صاف تحریر فرمادیں۔ جو کہ ہم پنجاب میں صاف صاف دکھا سکیں وہاں کے



کچھ لوگ ننگے سر بھی نماز پڑھتے ہیں۔ نماز پڑھتے وقت کوئی شخص آگے سے نکل جائے تو وہ لوگ کوئی اعتراض نہیں کرتے۔

**الجواب :** جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز سنت موکدہ ہے جیسے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ ہے درجہ

ریش ہے و سن موکدہ اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة واربع بعدھا بتسلیمة

فلو بتسلیمتین لو ثبتت عن السنة کبریٰ میں ہے والسنة قبل الجمعة اربع وبعدها اربع

بے عذر شرعی نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ

جان لے کہ اس میں کتنا بھاری گناہ ہے تو چالیس سال تک رک رکھتا ہے اور نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ دیوبندی اپنے

عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد ہیں ان کو امام بنانا گناہ ہے ان کے پیچھے کوئی نماز نہیں ہوتی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوڈا گران بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۳۸۲ھ

مسئولہ امام الدین محلہ ساھوکارہ کشن گنج پورنیہ بہار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار میں کچھ علماء جا کر جاہلوں کو دھوکہ دیتے

ہیں کہ گاؤں میں جمعہ جائز نہیں ہے اگر پڑھے تو گنہ گار ہوگا کیونکہ جمعہ جبکہ جائز نہیں تو اس سے فریضہ ظہر ساقط نہ ہوگا اور ان

مذکورہ علماء نے بہت سی جگہ نماز جمعہ بند کرا دی اور عیدین سے بھی روکتے ہیں۔ نہ خود پڑھتے ہیں اور نہ پڑھنے دیتے ہیں

۔ اور یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جو لوگ گاؤں میں جمعہ یا عیدین کی نماز پڑھتے ہیں وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور

جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ کافر ہیں ایسے علماء کیلئے کیا حکم ہے؟ جو مومنین نمازی کو کافر کہتے ہیں۔

**الجواب :** سائل جہل مرکب میں مبتلا ہے کہ وہ گاؤں میں نماز جمعہ کو جائز و ثواب اور فرض اعتقاد کرتا ہے اور حق مسئلہ

بتانے والے علماء کی شان میں یہ کہتا ہے کہ ”جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں“ سائل اگر بہادر شریعت اور فتاویٰ رضویہ ہی کا مطالعہ

کرتا تو جہل مرکب کے تلاطم سے نجات پاتا اور ہرگز ہرگز گاؤں میں نماز جمعہ نہ جائز سمجھتا نہ فرض اور نہ ثواب کا اعتقاد کرتا

، چند کتابوں کی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ سائل جہل مرکب کے تلاطم سے نجات پائے گا۔

بہار شریعت میں ہے ”جمعہ شہر میں پڑھا جائے یا قصب میں یا ان کی فائیں اور گاؤں میں جائز نہیں نیز بہار شریعت میں ہے ”مکروہ تحریمی ہے فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۰۳ میں ہے ”جمعہ وعیدین کہ نہ فقط مامور بہ بلکہ خود جائز اور صحیح ہونے کے لئے بھی باجماع ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم مصر شرط ہے۔“

گاؤں میں جمعہ وعیدین نہ صحیح نہ جائز بلکہ گناہ ہیں نیز فتاویٰ رضویہ ص ۷۰۹ میں ہے اور جو شہر ہے نہ فائے شہر اس میں جمعہ پڑھنا حرام ہے اور نہ صرف حرام بلکہ باطل کہ فرض ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ نیز فتاویٰ رضویہ ص ۷۰۱ میں ہے مذہب حنفی میں فرضیت جمعہ و حجت جمعہ و جواز جمعہ سب کے لئے مصر شرط ہے۔ دیہات میں نہ جمعہ فرض ہے نہ وہاں اس کی ادا جائز صحیح اگر پڑھیں گے ایک نفل نماز ہوگی کہ یہ خلاف شرع جماعت سے پڑھی ظہر کا فرض سر سے نہ اترے گا۔ پڑھنے والے متعدد گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔ نیز فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۶۷۱ میں ہے دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے گناہگار ہوں گے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ قدوری میں ہے لا تجوز فی القرى ہدایہ میں ہے لا تجوز فی القرى بقوله عليه الصلاة والسلام لا جمعة ولا تشريق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع صغیری میں ہے فلا تصح فی القرى کیری میں ہے فلا تجوز فی القرى وقایہ میں ہے شرط لا دائھا المصر وفنا وہ تفسیرات احمدیہ میں ہے یشترط بصحة ادائها ستة اخرى المصر او فتاوه (الی) ولا یصح بدونها، در مختار میں ہے لا صلوة العید فی القرى تکرہ تحریمہ، حواشی حلبیہ پھر رد المحتار میں ہے ومثل الجمعة اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ ص ۶۷۱ میں تحریر فرماتے ہیں اقول فالجمعة اولیٰ فیہامع ذالک اما ترک الظہر وهو فرض او ترک جماعة وهی واجبة ثم الصلوة فرادلی مع الاجتماع وعدم المانع شنیعة اخرى غیر ترک الجماعة فان من صلی فی بیته منعزلا عن الجماعة فقد ترک الجماعة وان صلوا فرادی حاضرین فی المسجد فی وقت واحد فقد ترک الجماعة واتوا بهذه الشنیعة زیاده علیه فیئودی الی ثلاث محظورات بل اربع بل خمس لان ما یصلونه لما لم یکن مفترضا علیہم کان نقلا واداء النقل بالجماعة والتداعی





کیا ان عبارتوں کو دیکھ کر بھی سائل یہ نہ مانے گا کہ جو لوگ گاؤں میں جمعہ وعیدین کی نماز پڑھا کرتے ہیں وہ ضرور گناہ گیارہ کے مرتکب ہیں ہاں مانے گا تو کیوں نہیں لیکن ممکن ہے کہ اس کے دل میں یہ چند سوالات پیدا ہوں۔

(۱) گاؤں میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اس میں شریک ہو یا نہیں

(۴) اور جو لوگ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں اور انہیں یہ نہیں معلوم کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز اور صحیح نہیں ہے کیا انہیں یہ مسئلہ بتادیا جائے کہ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر فرض ہے۔

(۳) گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے لوگوں کو منع کیا جائے یا نہیں اور منع کیا جائے تو عوام و خواص سب کو یا صرف خواص کو ان سبالات کے جوابات بالترتیب تحریر کر دیئے جاتے ہیں۔

۱) گاہوں میں جمعہ کی نماز عوام پڑھتے ہو تو خوشریک نہ ہوں اس لئے کہ ہمارا مذہب یہی ہے کہ گاہوں میں جمعہ کی نماز جائز نہیں۔

(۲) جنہیں نہیں معلوم انہیں ضروریہ مسئلہ بتا دیا جائے کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز ناجائز ہے اور صحیح نہیں ہے گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز فرض ہے۔ جو لوگ گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں پڑھتے ان کی ایک نماز جمعہ کے دن قضا

ہو جاتی ہے۔ مقامی علماء اگر انہیں یہ مسئلہ نہیں بتاتے تو حدیث شریف بلغوا عنی ولو آیت کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں قرآن کریم اور حدیث نبی کریم ﷺ کی وعیدوں سے ڈرنا چاہئے قرآن حکیم میں یہ وعید ہے ان الذین

يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكُتُبِ أُولَٰئِكَ  
لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ الْوَلَدُونَ تفسیرات احمد میں ہے يجب علی العلماء ان یبینوا الحق

ناس و يعلم اوان لا يكتم عنه شيئاً الغرض فاسد من تسهيل على الظلمة وتطبيب  
 قسوه اويحمر متعة ارفع اذية او ليخل بالعلم تفسير كبيریں ۷۰ من کتم فقد عظمت

خطیہ اور حدیث نبی کریم ﷺ میں یہ وعید ہے اذا ظهر الفتن اول بدع ولم يظهر العالم علمه  
عليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين۔ اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ باب الاذان ص ۳۹۷ میں

مرد و فرماتے ہیں مجر و خوف یا کاہلی یا خود داری یا ر و رعایت یا نئی تہذیب کی پالیسی سے اتباع شریعت چھوڑ بیٹھنا جائز نہیں ہو سکتا۔ گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز فرض سے بتانے والوں کو عوام نہ صرف جاہل و اجہل اور مد عمل سمجھتے ہیں بلکہ ان کو



سب و شتم بھی کرتے ہیں بلکہ انہیں وہابی اور کافر تک کہا گیا ہے والعیاذ باللہ گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز فرض بتانے والوں کو جو لوگ وہابی یا کافر سمجھتے ہیں ان پر تو بہ اور تجدد یا ایمان فرض ہے۔ حدیث میں ہے من قال لا خبیہ یا کافر فقد بآء بہ احدھما یونہی اس پر بھی تو بہ اور تجدد یا ایمان فرض ہے کہ جس نے گاؤں میں جمعہ پڑھنے والوں کو کافر کہا ہے اس لئے کہ گاؤں میں جمعہ پڑھنا گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے۔ اور حدیث میں ہے ثلاث من اصل الایمان۔ (الی قولہ لا تکفرہ بذنب)

(۳) اگر قدرت ہو تو خواص کو ضرور منع کیا جائے حدیث میں ہے من رائ منکم منکرا فلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فیلسانہ الحدیث و لھذا موطا امام محمد میں یہ روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منکر رہیں عبداللہ کو عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر مارا، موطا امام محمد کی عبارت یہ ہے اخبرنا مالک اخبر الظہر عن المسائب بن یزید انه رائ عمر بن الخطاب یضرب المنکر بن عبد اللہ فی الرکعتین بعد العصر البتہ عوام کو گاؤں میں جمعہ کی نماز سے منع کرنا خلاف مصلحت ہے اس لئے عوام کو منع نہ کیا جائے بلکہ یہ صرف بتا دیا جائے کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہے گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر فرض ہے درمختار میں ہے الا العوام فلا یمنعون من فعلھا لانھم یتروکونھا والاداء عند البعض اولی من التروک شامی میں ہے (قولہ فلا یمنعون من فعلھا) افادان المستثنی المنع لا الحکم بعد الصحة عندنا فالاستثناء منقطع اعلی حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فتاویٰ افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں پھر جہاں ہمارے مذہب میں جمعہ نہیں اور عوام پڑھتے ہوں وہاں اپنا طریقہ یہ ہے کہ ان کو منع نہ کیا جائے کہ اگر نام الہی لیتے ہیں جو بعض ائمہ کے طور پر صحیح آتا ہے مگر خود نہ شریک ہوں کہ ہمارے مذہب میں جائز نہیں۔ ان سوالات کے جوابات سے یہ بھی واضح اور آشکارہ ہو گیا کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے خواص کو منع کرنے پر اعتراض کرنا جاہل کا کام ہے اور گاؤں میں جمعہ کی نماز بند کرنا یعنی عوام و خواص سب کو جمعہ پڑھنے سے روکنا بھی جاہل کا کام ہے اور یہ بتانا کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز نہیں بلکہ گناہ ہے عالم کا کام ہے اور یہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے گاؤں میں جمعہ پڑھنے کی اجازت دیدی ہے کذاب و مکار ظالم کا کام ہے۔ واللہ العلیم العلام بالا حکام۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

وارا افتاء مستظرف اسلام سو و اگر ان بر علی شریف

۱۱ مخرم ۱۳۸۵ هـ

## احکام مسجد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میوہ فروشوں نے باغ امر و خرید اور انہوں نے نذر مانی کہ ہم لوگوں کے دس حصہ میں سے ایک حصہ کی غوث پاک کی فاتحہ کریں گے اب یہاں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے اور پیسے کی سخت ضرورت ہے اور بہت ضرورت ہے لہذا نذر والا روپیہ تعمیر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) صدقہ عید الفطر والا روپیہ تعمیر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط حاجی مکن خاں گویندا پور بریلی شریف

**الجواب:** حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کی نیت سے مسجد میں دیدیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۲) صدقہ فطر کا روپیہ مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتے ہیں ہاں کسی فقیر مسکین کو جو مصرف زکوٰۃ ہو دیدیں وہ لیکر اپنی طرف سے مسجد کی تعمیر کے لئے دیدے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ

مسجد میں موم بتی جلا نا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ موم بتی میں چربی پڑتی ہے اور چربی ذبیحہ وغیرہ بیحد و نونوں قسم کے جانوروں سے حاصل کی جاتی ہے اور بازاروں میں بلا امتیاز مسلم و غیر مسلم دوکانوں میں اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے ایسی صورت میں جب تک یقین نہ ہو جائے وہ ذبیحہ کی ہے کیا چربی سے بنی ہوئی موم بتی کا استعمال جائز ہے؟

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مصنفہ کتاب احکام شریعت حصہ دوم ص ۸۸، ۸۹ مطبوعہ الیکٹرک پریس آگرہ میں مرقوم ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور ان کا ارشاد کس حد تک قابل اعتبار ہے۔ زید اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتویٰ کو نہیں مانتا ہے وہ کہتا ہے کہ ذبیحہ وغیرہ ذبیحہ یا مسلم و کافر کے کارخانے کی بنی ہوئی کے امتیاز کی ضرورت نہیں جب کہ فقہ کی عبارت المتقین لایزال بالحق (شک سے یقین زائل نہیں ہوتا) سے صاف



صراحت ہو جاتی ہے۔ پھر کسی قسم کی قید لگانے کے کیا معنی کیا موم بتی کیلئے حقیقتہً کسی قسم کی قید ضرورت نہیں ہے؟ اگر ضرورت نہیں تو پھر فقہ کی اس عبارت (الیقین لا یزال بالشک) پر عمل کر کے کفار و مشرکین کے یہاں کے گوشت کا استعمال کیوں جائز نہیں قرار دیا جاتا کیا بقول زید صرف چربی ہی پر حکم لاگو کیا جاسکتا ہے گوشت پر نہیں۔ جب کی دونوں میں وہی نظر سے اوجھل (غائب) ہونے کا احتمال ہے نیز جدید دور میں غیر چربی سے بھی موم بتی تیار کرنے کا امکان ہے ایسی صورت میں موم بتی کی تحقیق اور پہچان کی کیا تحریر عمل میں لائی جائیگی۔ بینوا تو جروا۔

المستفتی: محمد سمیع اللہ معلم مدرسہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول پوسٹ و مقام براؤن شریف ضلع بہتئی (یو پی)

**الجواب:** اگر یہ شبہ ہو کہ یہ موم بتی چربی کی بنی ہوئی ہے یا کسی دوسری چیز کی تو اس موم بتی کو جلانا جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی اصل طہارت ہے اور نجاست عارض (الیقین لا یزال بالشک) لیکن اگر یہ معلوم و یقین یہ کہ یہ موم بتی چربی کی بنی ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ذبیحہ کی چربی سے بنی ہوئی ہے یا غیر ذبیحہ کی چربی سے مثلاً ہندو کے یہاں سے موم بتی ہو ایسے دوکان سے خرید کر لائی گئی ہو تو اس کا جلانا ضرور ناجائز ہے۔ کہ چربی میں اصل حرمت ہے اور حلت اس کی ذبیحہ سے عارض ہوتی ہے۔ یقین لا یزال بالشک اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ زید نے یقین لا یزال بالشک کی تلاوت بے محل کیا اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ حق و صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

مسئلہ: کوثر علی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ لوگ ماہ محرم میں مع باجہ کے کھیل تماشہ دکھا کر لوگوں سے کچھ انعام حاصل کیا ہے اس پیسہ کو مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں۔ خلاصہ جواب عنایت فرمائیں گے عین توازش ہوگی۔ فقط محمد کوثر

**الجواب:** ایسی کمائی حرام ہے صدقہ کر لیا جائے۔ مسجد میں نہ لگایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئول: بشیر محمد موضع گرو، نچ ضلع پیلی بھیت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسجد کے صحن میں جو صفیں پہلے ہی قائم تھیں چند اشخاص نے صف کو ختم کر کے نئی دیوار اسی صحن میں قائم کی ہے مسجد کی صف ختم کر کے نئی دیوار قائم کرنا کیسا ہے۔ اب جو دیوار مذکور قائم کی گئی ہے اسکو تو ذکر صف صحیح کر سکتے ہیں یا نہیں۔ جو شخص اس مسئلہ کے جواب کو نہ مانے اس کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے۔

**الجواب :** اس سوال کے ہمراہ ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے مسجد میں پہلے سات صفیں ہوتی تھیں اور اب صرف چھ صفیں ہو سکتی ہیں اور گرمی کے ایام میں آدمی زیادہ ہونے پر لوگوں کو تکلیف ہوگی ایسی صورت میں اس طرح دیوار بنانا جائز اور گناہ ہے اس کو تو ذکر اس طرح تعمیر کریں کہ جتنی صفیں پہلے ہوتی تھیں اتنی اب بھی ہو سکیں اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران پر پٹی شریف

۳۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ

مسئولہ: میکش قریشی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں کی مسجد میں تمام مسجدیت کے بعد صحن کے گوشے میں کنواں بنایا گیا تھا وہ تاجوز باقی ہے اور ایک غسل خانہ کا دروازہ بھی مسجد کے اندر ہے یہ بھی بعد تمام مسجدیت بنایا گیا ہے دوسرا غسل خانہ مسجد کے باہر ہے۔ پہلے تو کنواں مسجد کے اندر بنانا ہی درست نہ تھا کیونکہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۸۴ پر لکھا ہے کہ مسجد میں کنواں نہیں کھودا جاسکتا ہے اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آگیا تو باقی رکھا جائے گا۔ لہذا یہ کنواں مسجد سے قبل نہ تھا تکمیل تمام مسجدیت کے کافی عرصہ بعد یہ کنواں بنایا گیا علاوہ ازیں جنسی لوگ غسل کے لئے مسجد کے اندر داخل ہو کر کنویں سے پانی لیتے ہیں اور مسجد کے غسل خانوں میں غسل کرتے ہیں۔ کنواں مسجد کے شمالی گوشے میں ہے اور غسل خانہ مسجد کے جنوبی گوشے میں ہے۔ ناپاک آدمی کنویں سے پانی لیکر مسجد کے پورے صحن کی گردش کرتا ہوا غسل خانہ میں جاتا ہے اور اس پورے صحن میں نماز ہوتی ہے۔ مسجد کے بیرونی دروازہ کے سامنے مسجد کی کچھ افتادہ جگہ موجود ہے



جس میں غسل خانے اور وضو کی جگہ بنائی جاسکتی ہے اور وہ کنویں کے سامنے مشرق کی سمت ہے دیوار توڑ کر کنویں کو بھی باہر کیا جاسکتا ہے اور ایسی شکل پیدا ہو سکتی ہے کہ ناپاک آدمی پاک ہو کر ہی مسجد میں داخل ہو سکے گا۔ اس کے متعلق امام صاحب نے لوگوں سے توجہ دلائی اور بتایا کہ ناپاک آدمی کا مسجد کے اندر قدم رکھنا حرام ہے اور سخت حرام ہے اس کنویں کو مسجد کے باہر کر دیا جائے تو لوگ اس گناہ عظیم سے بچ جائیں گے لہذا لوگوں نے وصولی غلے کے چندے کی اسکیم بنائی اور غلہ وصول کیا گیا۔ اب کچھ لوگ کنویں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنے کے خلاف ہیں۔ بلکہ مسجد کا پختہ برآمدہ بنانے کے درپے ہیں۔ مگر کارآمدہ موجود ہے حالانکہ ان لوگوں کو اچھی طرح سمجھایا گیا ہے یہ کام دینی نکتہ نظر سے بہت ضروری ہے غسل خانہ اور کنواں مسجد سے باہر ہونا چاہئے لیکن وہ لوگ اس ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ برآمدہ بننا چاہئے لہذا مطلع فرمایا جائے۔

(۱) تکمیل مسجد کے بعد مسجد کے اندر کنواں بنانا کیسا ہے؟

(۲) جنسی آدمی کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے۔ وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت ہو۔

(۳) صورت مذکورہ بالا میں کنویں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنا ضروری ہے یا برآمدہ بنانا ضروری ہے۔

(۴) جو لوگ کنویں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں اگر ان کی مخالفت بیجا ہے تو ان کو شرعی تحریر فرمایا جائے اور ان کو حکم شرع سے مطلع فرمایا جائے۔

(۵) اور کبھی کبھی بارش کے موقع پر مسجد کے برآمدے میں بیٹھ کر لوگ وضو کر لیتے ہیں اور وضو کا پانی پورے فرش پر بہتا ہوا جاتا ہے۔ اس کا حکم کیا ہے۔

الجواب: صحن مسجد مسجد ہے، لہذا صحن مسجد میں کنواں بنانا جائز نہیں ہے۔ بنایا ہے تو اس کو پاٹ ڈالیں۔ اور توبہ کریں۔ مسجد میں جب کو جانا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) ناجائز اور حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز اور حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کنواں کو پاٹ ڈالنا واجب ہے اور غسل خانہ کو مسجد سے باہر کر دیا جائے تاکہ کوئی ناپاک آدمی مسجد میں ہو کر غسل خانہ

میں نہ جائے واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) بلاشبہ ان کی مخالفت بیجا ہے۔ ان پر لازم ہے کہ اپنی مخالفتوں سے باز آئیں۔ (تنبیہ) ایک ضروری سوال جسے سائل نے چھوڑ دیا ہے یہ کہ کنواں اور غسل خانہ کو مسجد سے باہر کرنے کے لئے لوگوں سے چندہ لیا گیا اس رقم کو مسجد کا برآمدہ تعمیر کرنے میں خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہیکہ اس رقم کو مسجد کا برآمدہ تعمیر کرانے میں خرچ کرنا خیانت اور گناہ ہے۔ ہرگز ہرگز وہ رقم مسجد کے برآمدہ کے تعمیر میں خرچ نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب سوال دوم: مسجد کے برآمدے میں بیٹھ کر وضو کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ علماء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ وضو کرنے کے بعد وضو کا پانی مسجد میں نہ جھاڑیں جیسا بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وضو کے بعد مسجد میں ہاتھ جھاڑتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ بھی گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کی آمدنی کا روپیہ کسی چندے میں دے سکتے ہیں یا نہیں اور ایک مسجد کی آمدنی دوسری مسجد میں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں نیز مسجد کی آمدنی کا روپیہ لاوارث وغیرہ پر خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں اور مسجد کی آمدنی سے دینی تعلیم دلا سکتے ہیں یا نہیں تفصیلاً تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** مسجد کی آمدنی مسجد ہی میں خرچ ہو سکتی ہے کسی دوسرے کام میں اس کی آمدنی خرچ کرنا جائز نہیں ہے درمختار میں ہے وان اختلف احدہما بان بنی رجلاں مسجدین (الی) لا یجوز لہ ذالک واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ



مسئولہ: کفایت حسین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ موضع چکھو ضلع بریلی میں کوئی مسجد اہل اسلام کے نماز پڑھنے کے لئے نہیں ہے زید اس موضع سے ترک سکونت کر گیا جس کا مکان خالی پڑا تھا جملہ اہل اسلام نے باجائز زید اس میں مسجد بنانے کی نیت کی۔ اینٹیں لنگوائیں مگر بکر جو اسی گاؤں کا رہنے والا ہے اینٹیں پھینک دیں اور اپنا مکان تعمیر کر لیا حالانکہ اس کے پاس رہنے کو کافی بڑا مکان موجود ہے۔ ایسی صورت میں اہل اسلام بکر کے ساتھ شرعاً کیا فرائض ادا کر سکتے ہیں۔

**الجواب:** جب کہ زید نے اپنی مملوک زمین میں مسجد بنانے کی اجازت دیدی اور مسلمانوں نے مسجد بنانے کی تیاری کی تو وہ جائز و درست ہے بکر کا اس زمین پر قبضہ غاصبانہ ہے توبہ کرے اور زمین کو خالی کر دے۔ وہ اگر نہ مانے مسلمان اس سے میل جول بند کریں اور قانونی کارروائی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

گرامی وقار حضرت مہتمم صاحب زید مجاہد۔۔۔۔۔ سلام و رحمت

حضور والا کے زیر اثر دارالافتاء منظر اسلام کی خدمات کرتے ہوئے قریباً تیسرے سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ اس لئے عرض ہے

در سے چپکا ہوا ہوں کرم کیجئے ☆ نہ بہت ہو زیادہ تو کم کیجئے  
غم سے دوچار ہے یہ دل ناتواں ☆ کون ہے کس سے اپنی کہوں داستاں  
آسمان چھو رہی ہے گرانی حضور ☆ رنگ رخ اڑ گیا ہے نہ دل میں سرور  
آپ بحر سخاوت و اکرام ہیں ☆ مصدر فیض و برکت و انعام ہیں  
میری تنخواہ میں دوسو اضافہ حضور ☆ جنوری کے مہینہ سے کرویں ضرور  
چشم بد سے حفاظت کرے آپ کی ☆ رحمت حق تعالیٰ دعا ہے یہی  
امید کہ جواب باصواب سے جلد ہی سرفراز کریں گے۔

نیا زمند: ہاشم یوسفی غفرلہ

خادم الافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف ☆ یکم مارچ ۱۹۹۲ء

## کتاب النکاح

مسئلہ عزیز میاں محلہ صوفی ٹولہ پرانا شہر بریلی

عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو صرف اس کی بیوی ہی نے سنا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ زید طلاق دینے کے بعد لا پتہ ہو گیا زید کے دو بچے بھی تھے جن کی اس نے کوئی خبر نہ لی۔ لہذا مجبور ہو کر زید کی بیوی نے دوسری شادی قریب ایک سال کے بعد بکر سے کر لی۔ بکر نے چار پانچ ماہ تک حقوق شوہری ادا کیا۔ اور اس کے بعد اپنی بیوی کو چھوڑ کر اپنی بھانج کو لے کر لا پتہ ہو گیا۔ بکر سے بھی ایک لڑکا ہے۔ بکر کو گئے ہوئے اب قریب تین چار سال ہو گئے زید بیوی کا پہلا شوہر جو پہلے لا پتہ ہو گیا تھا اب واپس آ گیا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس کو مل جاوے اور بیوی بھی چاہتی ہے کہ میں زید کے ساتھ چلی جاؤں۔ لہذا واضح کریں کہ علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔

**الجواب :** جب زید نے طلاق دیدی اور عدت گزرنے کے بعد اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح جائز و صحیح ہوا۔ اس نے طلاق نہیں دی ہے تو اس کی زندگی میں اب زید یا کسی دوسرے مرد کے ساتھ وہ عورت کیسے نکاح کر سکتی ہے۔ ایک عورت ایک مرد کے ہی نکاح میں ہو سکتی ہے۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ رزی قعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئلہ حاجی محمد رمضان حاجی عیسیٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عورت جس کا نام حاجن مریم ہے نے اپنے شوہر کے مرنے کے دو سال بعد سلیمان سے نکاح کیا۔ کافی عرصے تک ایک ساتھ سلیمان حاجن کے مکان پر رہا محلے والوں کی طعنہ کشی کی وجہ سے سلیمان نے حاجن سے کہا آپ میرے گھر پر رہو



مگر حاجن نہیں مانی۔ اسی بات پر ان بن ہو گئی اور سلیمان اپنے گھر پر رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد حاجن مریم نے پاکستان جا کر نظام الدین نام کے ایک شخص سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

**نوٹ:** سلیمان نے کوئی طلاق نہیں دی۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جس کا نام حاجی مبارک ہے اس کو معلوم ہے کہ سلیمان نے حاجن مریم کو کوئی طلاق نہیں دی اور حاجن مریم کو حاجی مبارک نے بھگا کر اپنے بھانجے نظام الدین سے نکاح کروا دیا۔ اور اپنے لڑکے امین کے ساتھ اس کو پاکستان بھجوا دیا۔

**الجواب:** جبکہ مسماۃ حاجن ابھی تک سلیمان کے نکاح میں ہے اور اس نے پاکستان جا کر دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا ہے تو وہ نکاح ہرگز صحیح نہیں ہوا۔ ناجائز اور حرام ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ اس مرد سے جدا ہو جائے جس کے ساتھ پاکستان جا کر نکاح کیا ہے نیز اس مرد کو معلوم ہو جائے کہ یہ عورت سلیمان کی منکوحہ ہے تو اس پر بھی فرض ہے کہ حاجن کو جد کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ مئی ۱۳۸۳ھ

مسئلہ سدن بیگ ولڈن بیگ محلہ باقر گنج بریلی شریف، تاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۳ء

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرا نکاح مسماۃ بانو ولد قمر وساکن شاہدانہ بریلی والی کے ساتھ ہوا تھا جس کو عرصہ قریب دس ماہ ہو چکا اب عرصہ قریب چھ ماہ ہوا کہ میری بیوی مسماۃ بانو کو میرے سسرال والوں کے رشتہ داروں نے روک لیا ہے میں کئی بار محلہ کے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر رخصت کرانے کو گیا مگر ان لوگوں نے میرے ساتھ رخصت نہیں کیا اب معلوم ہوا ہے کہ میرے خلاف ایک مولوی سے جھوٹا فتویٰ حاصل کر کے میری بیوی کا کسی دوسرے کے ساتھ کچھ روپیہ لیکر ناجائز نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں بغیر طلاق دئے ہوئے یہ بیوی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور جن لوگوں نے یہ جھوٹا فتویٰ حاصل کیا ہے ان کو شرع کیا حکم دیتا ہے۔

**الجواب:** جب سائل نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے تو اس عورت کا نکاح دوسرے مرد کے ساتھ حرام ہے اگر کرے گی حرام اور گناہ میں مبتلا ہوگی۔ اور وہ نکاح ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ اور جو لوگ اس عورت کا نکاح کرائیں گے اور جو اس کے نکاح میں شریک ہوگا اور جو اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا سب گنہگار ہوں گے۔ ان سے میل جول ناجائز ہو جائے گا ہاں جسے یہ نہیں معلوم کہ یہ عورت منکوحہ ہے یا جسے یہ دھوکہ دیا گیا کہ اس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور اسے حقیقت حال معلوم نہیں اس پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵/محرم ۱۳۸۳ھ

مسئلہ عبد الرحیم مکان نمبر ۵۷ راز اور گرواٹر پروف انڈیا

السلام علیکم بعد اوائے آداب دست بستہ عرض ہے کہ علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ بوقت عقد لڑکے کو جو کلمے شریف پڑھائے جاتے ہیں اور لڑکی کو نہیں پڑھائے جاتے ہیں اس کے متعلق معلوم کرنا ہے۔

**الجواب:** نکاح سے پہلے دولہا اور دولہن دونوں کو کلمہ پڑھانا مستحب ہے اگر صرف ایک کو پڑھایا تو کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲/محرم ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس بارے میں کہ زید عرصہ تین سال سے لاپتہ و مفقود الاثر ہے اور۔۔۔ اپنی بیوی سے بے واسطہ و تعلق ہے اسی اثناء میں بکر نام کا ایک شخص ہندہ کو لے آیا اور ہندہ عرصے ۵ ماہ سے بکر کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے ہندہ سے دریافت کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لڑکی عمر ایک سال اس کے گود میں تھی وہ زید کے بھائی کے نطفہ سے ہے۔ بکر کی خواہش ہے کہ وہ حرام کاری ختم کرے اور برادری کے دباؤ کے مطابق اگر جواز کا فتویٰ



ہو تو نکاح کرے۔

نوٹ۔ درمیانی باتیں جو کچھ ہیں ان پر نظر رکھی جائے کفارہ کی شکل میں جو ہدایت ہو واضح کر دیا جائے۔

راقم۔ چھٹن دھوبی معرفت محمد عمر خاں صاحب ممبر ناؤن ایریا جاکس محلہ زیر مسجد ضلع رائے بریلی ۲۰/۱۲/۱۹۶۳ء  
الجواب: بکر گنہ گار ہے توبہ کرے ہندہ بھی گنہ گار ہے توبہ کرے بکر اور ہندہ آپس میں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں  
ہندہ کا شوہر اگر مفقود اخیر ہے تو اس کا حکم چھپا ہوا اس کے ہم رشتہ ہے اس پر ہندہ عمل کرے واللہ تعالیٰ اعظم

کتبہ سید افضل حسین غفرلہ

۱۵/ ذی الحجہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے قصبہ میں ایک شخص قوم کا سید ہے جو کہ تمام عمر سے دھوبی، جہیند، پانچجامہ وغیرہ سوائے کرتے کے کچھ نہیں پہنتا ہے۔ نگار ہتا ہے مگر حکم خدا سے اسکی شادی ہو گئی تھی۔ اب اس کے بچے ہیں ایک لڑکی تھی جسکی عمر قریب ۱۸/۱۹ سال کی ہے تمام گاؤں کے مسلمانوں نے زور دیا کئی سال سے کہ اس کی شادی کر دے مگر اس نے کسی کا کہنا نہیں مانا۔ مگر لڑکی کا دادا موجود ہے۔ وہ ضعیف العمر ہے۔ بہت کمزور ہے کہیں باہر آنے جانے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے اس گاؤں میں ایک شریف لڑکے کے ساتھ شادی کرنے کو رضا مند ہو گیا مگر لڑکی کا باپ رضا مند نہیں ہوا اور وہ کسی دوسرے گاؤں میں گیا گاؤں کے تمام مسلمانوں نے کوشش کی مگر وہ ایسا جاہل تھا کہ ہاں نہیں کرتا اتفاق سے ایک اہل ہنود نے اس کو رضا مند کر لیا اس سے اس نے یہ طے کیا کہ لڑکی تمہاری ہے میں نے تم کو اختیار دیا ہے چاہے تم جہاں کرو مگر شرط یہ ہے کہ بارات میرے والد کے گھر پر یعنی لڑکی کے دادا کے مکان پر آئے گی۔ چونکہ دادا کا مکان برابر میں تھا۔ شادی منظور ہو گئی۔ گاؤں کے لڑکے کے ساتھ تاریخ مقررہ پر بارات لڑکی کے دادا کے مکان پر آئی کیونکہ لڑکی کے دادا کے ہی مکان پر ہیں نکاح ہونے سے پہلے لڑکی کی دادی اپنے بیٹے یعنی لڑکی کے باپ کے پاس واسطے بلانے کو گئی مگر وہ نہیں آیا دادا نے ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے اور دو شاہد لڑکی کے نام کرنے کا حکم دیدیا لڑکی نے شاہد وکیل کے یہو نیچنے پر بخوشی رضا مندی سے نکاح کا اذن دیدیا قاضی جی نے نکاح پڑھا دیا زید کو اعتراض ہوا کہ وقت نکاح لڑکے کے والدین موجود لڑکی کے پاس نہیں تھے۔ اس لئے یہ نکاح ناجائز ہوا۔ حضور اس کا جواب لکھ دیں اور اس کی وجہ سے لڑکی کی وداعی بھی

رکی ہوئی ہے۔

**الجواب :** بتایا گیا کہ وہ لڑکی نکاح کے وقت بالغ تھی اور اس نے اپنے نکاح کا وکیل بتایا ایسی صورت میں اس لڑکی کے اذن سے جو نکاح ہوا وہ صحیح اور درست ہوا اعتراض فضول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

مسئولہ: منظور احمد ٹانڈہ سادات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اب ہندہ بالغہ ہے اس کا نکاح زید کے ساتھ ہوا لیکن ہندہ نے اذن نہیں دیا اس لئے زید کے نکاح سے راضی نہیں۔ ہندہ کی بارات کو تقریباً عرصہ تین سال کا ہوا نہ رخصت ہوئی نہ اب تک زید کے گھر گئی۔ اب چونکہ زید رخصت کرانے آیا تو ہندہ زید کے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔ صورت مسئلہ میں ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا یا نہیں عند اللہ وعند الرسول جو حکم شرع شریف سے ہوسا در فرمایا جائے۔

**الجواب :** اگر نکاح کے وقت ہندہ بالغ تھی اور اس کی اجازت لئے بغیر اس کا نکاح کر دیا گیا وہ نکاح فضول ہوا۔ نکاح کے بعد نکاح کی خبر سن کر قولاً فعلاً ولائاً کسی طرح اس نکاح کو ہندہ نے جائز کر دیا ہے تو وہ نکاح جائز اور نافہ ہو گیا اور اگر جائز کرنے سے پہلے اس نے اس نکاح کو رد کر دیا ہے تو وہ نکاح رد ہو گیا اور ایسی صورت میں اس کا نکاح دوسرے مرد سے کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

مسئولہ: علاء الدین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نا جائز نکاح مثلاً ایک ایسی لڑکی کے نکاح میں کہ جس کے شوہر اول نے طلاق نہیں دیا ہے میں شریک ہونے والے اور نکاح پڑھانے والے اور گواہان وکیل کا از روئے شرع کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ قطع تعلق ضروری ہے یا نہیں۔



ساتھ لیکر رخصت کرانے کو گیا مگر ان لوگوں نے میرے ساتھ رخصت نہیں کیا اب معلوم ہوا ہے کہ میرے خلاف ایک مولوی سے جھوٹا فتویٰ حاصل کر کے میری بیوی کا کسی دوسرے کے ساتھ کچھ روپیہ لیکر ناجائز نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں بغیر طلاق دئے ہوئے یہ بیوی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور جن لوگوں نے یہ جھوٹا فتویٰ حاصل کیا ہے ان کو شرع کیا حکم دیتا ہے۔

**الجواب:** جب سائل نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے تو اس عورت کا نکاح دوسرے مرد کے ساتھ حرام ہے اگر کرے گی حرام اور گناہ میں مبتلا ہوگی۔ اور وہ نکاح ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ اور جو لوگ اس عورت کا نکاح کرائیں گے اور جو اس کے نکاح میں شریک ہوگا اور جو اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا سب گنہگار ہوں گے۔ ان سے میل جول ناجائز ہو جائے گا ہاں جسے یہ نہیں معلوم کہ یہ عورت منکوحہ ہے یا جسے یہ دھوکہ دیا گیا کہ اس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور اسے حقیقت حال معلوم نہیں اس پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

وزارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم ۱۲۸۴ هـ

مسئولہ عبدالرحیم مکان نمبر ۵۷۷ آزادنگر واٹر پروف انڈیا

السلام علیکم بعداوائے آداب دست بستہ عرض ہے کہ علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ بوقت عشاء لڑکے کو جو کلے شریف پڑھائے جاتے ہیں اور لڑکی کو نہیں پڑھائے جاتے ہیں اس کے متعلق معلوم کرنا ہے۔

**الجواب :** نکاح سے پہلے دولہا اور دولہن دونوں کو کلہ پڑھانا مستحب ہے اگر صرف ایک کو پڑھایا تو کوئی حرج نہیں۔  
واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۴۸۴





کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ کو اس کے شوہر اہل نے طلاق نہیں دی ہے ہندہ کو عرصہ پانچ سال ہوا بھگلا لیا ہے اور تین چار ماہ ہوئے غلط تحریر لکھ کر فتویٰ حاصل کر لیا ہے اور ہندہ کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ یہ نکاح ہوا یا نہیں اور اس نکاح میں شامل ہونے والے بالخصوص نکاح خواں اور وکیل نیز ماہان وغیرہ پر شرعی کیا حکم ہے مذکورہ بالا نکاح میں زید بھی شامل تھا اس کی بیوی عرصہ پانچ سال سے اپنے باپ کے یہاں ہے نیز وہ عدالت سے اپنی آزادی بھی لے چکی ہے لیکن اس نکاح کے بعد زید کی بیوی کہتی ہے کہ میری طلاق ہو گئی۔ سوال یہ ہے کہ نکاح مذکور میں شامل ہونے سے زید کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔ نیز زید کی بیوی کسی دوسرے شخص سے اپنا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں شرع شریف کے مفصل احکام سے مطلع فرمایا جائے۔

**الجواب :** ہرگز وہ نکاح نہ ہوا اگر ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے جن لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی ہے اس کے باوجود ہندہ کے دوسرے نکاح میں شریک ہوئے وہ سب گنہگار مستحق نارہوئے ۔ اور ان میں سے کسی نے معاذ اللہ اس نکاح کو حلال جانا تو وہ ایمان سے خارج ہو گیا اس پر توبہ اور تجدید ایمان فرض ہو گیا اگر اس بیوی ہے تو اس پر تجدید نکاح بھی لازم ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ زید نے ہندہ کے نکاح ثانی کو حلال سمجھا یہ جانتے ہوئے کہ ہندہ کو اس کے شوہر کے طلاق نہیں دی ہے اس وقت تک زید کی مشکوٰۃ کو آزادی حاصل ہونے کا حکم نہیں دیا جائیگا نہ دوسرے مرد سے نکاح کرنے کی اس کو اجازت دی جائے گی بے ثبوت شرعی زید کی نسبت یہ گمان کرنا کہ اس نے ہندہ کے نکاح ثانی کو حلال سمجھا غلط ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مشطر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ / فیه ۸۸

بخدمت شریف جناب مکرم و معظم مفتی صاحب السلام علیکم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید عمرو کی اہلیہ کو بھگا کر اپنے مکان میں لایا آج تقریباً تین چار سال ہو گیا عمرو سے کہتے ہیں اب تمہاری بیوی نے نکل کر دوسرے کو یعنی زید کو اپنا شوہر بنالیا اب آپ اس کو طلاق دے دیجئے۔ عمرو کہتا ہے کہ ہم ہرگز طلاق نہیں دیں گے۔ اور زید کہتا ہے کہ اب ہم جاتے ہیں عدالت میں نکاح کریں گے تو جناب سے عرض ہے کہ بغیر طلاق کے نکاح ہو گیا حکومت کے قانون پر عمل کریں۔ حکومت اور شریعت برابر ہو سکتے ہیں کیا۔ کیا کرنے سے وہ جائز ہوگی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ بکر نے اپنی لڑکی مسماۃ کلثوم کی شادی عمرو سے کر دی آج تقریباً گیارہ سال ہو رہا ہے شادی کر کے گیا اس وقت دس روز کلثوم کو رکھا تھا کھانا پینا نہیں دیا۔ کلثوم کے والدین نے کھانا پینا قریب دس روز پہونچایا بعد اس کے کلثوم کو اسکے والدین کے یہاں عمرو نے پہونچا دیا تو ایک بارگی پانچ برس نہیں لے گیا اس کے بعد عمرو کو بہت سمجھایا مجبوراً عمرو نے کلثوم کو اپنے مکان میں رکھا مگر کھانا پینا نہ دیا۔ کیا کریں اس کے لئے کلثوم کے والدین نے کھانا پینا مہینہ روز تک پہونچایا پھر بھی عمرو نے نہیں رکھا اور کپڑا اور جو کچھ زور تھا کلثوم کے نزدیک رکھ دیا اور پھر اس کے والدین کے یہاں پہونچا دیا کلثوم کو آج تقریباً چھ برس کے عرصہ ہوتا ہے لیکر نہیں گیا تب عمرو سے کہتے ہیں کہ عمرو اس کو لے جاؤ اور نہیں تو چھوڑ دو یعنی طلاق دیدو کتنا تمہارے پیچھے چلیں اور ایک کی زندگی برباد کریں ہم بھی غریب آدمی اور جوان لڑکی ہم گھر میں رکھ نہیں رکھ سکتے تب عمرو نے کہا کہ ہم لے بھی نہیں جائیں گے اور طلاق بھی نہیں دیں گے تو حضور مفتی صاحب سے عرض ہے کہ کسی مولوی نے کہا ہے کہ جہاں مسلمانی حکومت ہے وہاں قاضی شریعت ہے وہاں حد جاری کرتے ہیں وہاں خون کے بدلے خون۔ وہاں فح نکاح بھی کر سکتے ہیں۔ اور ہندوستان میں نہ قانون شریعت ہے نہ شریعت کا انصاف ہے زندگی بھر اگر شوہر اپنی عورت کو نہ لیجائے تو وہ عورت یا وہاں کے لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہندوستانی عالم اس کو فح نکاح نہیں کر سکتے جس طرح رکھے۔ اب کیا فرماتے ہیں ہندوستان میں مسماۃ کلثوم کا کچھ انصاف ہے شریعت کے اندر جواب سے سرفراز فرمائیں۔ فقط والسلام

**الجواب :** جب تک عمرو طلاق نہ دے اس کی منکوحہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر کرے گی ہرگز ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کلثوم کا شوہر گناہگار مستحق نارحق زوجہ اور حق اللہ عزوجل میں گرفتار ہے اس پر فرض ہے کہ کلثوم کو اچھی طرح رکھے





(۲) عورت مسلمان ہو کر اپنے شوہر سابقہ سے جو مسلمان ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ ایام عدت کی قید ہوگی یا نہیں۔

(۳) عورت مسلمان ہو کر اگر اس کے گاؤں کے مسلمان اس کو اپنی برادری میں داخل نہ کریں یا اسکو حقہ پانی نہ دیں تو وہ

شرعی اصول سے گنہگار ہونگے یا نہیں۔ فقط احمد یار نیا پورہ نانپارہ ضلع بہرائچ

**الجواب :** غیر محرم کے ساتھ چلی گئی گناہگار ہوئی تو بہ کرے۔ اور اگر معاذ اللہ اس نے کوئی کام ایسا بھی کیا ہے جس سے

آدمی دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو تجدید ایمان بھی کرے۔ اسلام کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے جس وقت کوئی چاہے

مسلمان ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس سے آدمی دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو اسکا نکاح بدستور باقی ہے

دوبارہ نکاح کی حاجت نہیں۔ اور اگر اس نے اپنا دین بدل ڈالا ہے تو ضرور اسلام لانے کے بعد دوبارہ نکاح کی حاجت

ہے۔ جس مرد کے نکاح میں تھی اس سے دوبارہ نکاح کیلئے عدت کی حاجت نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) احکام شرعیہ مذکورہ پر عمل کے بعد اس کو برادری سے خارج رکھنا جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۵/ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے بھتیجے نے ڈھائی تین ماہ سے خلاف معمول خاموشی اختیار کر لی ہے

عزیز واقارب نے یہ رائے قائم کی کہ اس کے بھائی کی شادی ہو گئی ہے اور اس کی شادی نہیں اس کو رنج و ملال گزرا ہے اسی

لئے یہ چپ سا دھمے ہوئے ہے اس کی شادی کر دینا چاہئے لہذا مجھکو سب نے مجبور کیا کہ میں لڑکی اس کے عقد میں دیدوں

اور چونکہ میرا بھتیجا تھا مجھ کو بھی اس کی خاموشی دیکھ کر خیال آیا میں نے اپنی لڑکی سے اس کا عقد کر دیا۔ ۳۴ مہینہ لڑکی

سسرال رہی شوہر کبھی اس کی طرف مخاطب نہیں ہوا۔ بلکہ کبھی تھوکتا کبھی کچھ بکتا تھا اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ پاگل ہو گیا ہے

۔ نہ پاگل جان کر میں نے اپنی لڑکی اس کے عقد میں دی نہ میری لڑکی نے اس کو پاگل جان کر نکاح کا اذن دیا۔ اب میری

لڑکی ڈھائی تین سال سے میرے گھر بیٹھی ہوئی ہے میں غریب آدمی ہوں اس کا خرچہ نہیں برداشت کر سکتا نہ کنواری لڑکی

لڑکی ڈھائی تین سال سے میرے گھر بیٹھی ہوئی ہے میں غریب آدمی ہوں اس کا خرچہ نہیں برداشت کر سکتا نہ کنواری لڑکی

لڑکی ڈھائی تین سال سے میرے گھر بیٹھی ہوئی ہے میں غریب آدمی ہوں اس کا خرچہ نہیں برداشت کر سکتا نہ کنواری لڑکی



کو بغیر شادی کے اپنے گھر میں رکھ سکتا ہوں چاہتا ہوں کہ اگر شرع حکم دے تو اس کا نکاح کسی دوسری جگہ کر دوں۔  
سسرال والے بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ تو پاگل نکل گیا کسی دوسری جگہ کر دو فقط والسلام شفاعت حسین محلہ کلنگھر بریلی شریف  
**الجواب :** اگر وقت نکاح پاگل نہ تھا یا وقت نکاح پاگل تھا اور اس کا نکاح اس کے ولی نے کرایا یا نکاح کے بعد وہ  
اس نکاح کو جائز قرار دیا تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نافذ ہو چکا اب دوسری جگہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ارزی الحجہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک بغیر طلاق والی عورت کا نکاح پڑھایا سہوایا عہد اب دریافت  
طلب یہ ہے کہ زید نے اگر سہو نکاح پڑھایا تو اس کے لئے شرع کا کیا حکم ہے اور عہد نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے یا نکاح  
پڑھانے والا یعنی زید کا خود اپنا نکاح ٹوٹا یا نہیں۔ بکر کہتا ہے کہ زید کا خود کا اپنا نکاح بھی ختم ہو گیا۔ زید دوبارہ اپنا نکاح  
کرے یہ کہاں تک صحیح ہے جواب بہت جلد عنایت فرمایا جائے۔ بیواؤ تو جروا۔

محمد قربان موضع ملینا پوسٹ پیر گنج ضلع مظفر پور بہار

**الجواب :** جو عورت کسی کے نکاح میں ہو اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے حرام ہے۔ ایسی عورت کا نکاح دوسرے مرد  
سے کرنے والا بھی گنہگار ہے اور اگر حلال جان کر نکاح کرائے تو کافر مرتد ہے اور اس صورت میں اس کی بیوی اس کے  
نکاح سے خارج ہے وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶ ارزی الحجہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ باپ کو نابالغ لڑکے کا نکاح کرنے کا اختیار ہے مگر  
نابالغ لڑکے ہی کا نکاح فسخ کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا جب کہ واقعہ اس طرح سے ہے کہ میں مسماۃ گلی (گلاب) بنت عیدو

وزوجہ ابن خواجه کا نکاح اب سے تقریباً بارہ سال قبل ہوا تھا میں مسماۃ گنگی (گلاب) کی عمر اس وقت یعنی شادی کے وقت چار سال کی تھی۔ نکاح کے فوراً بعد ہی کچھ پہنچاتی جھگڑا آپس میں ہوا۔ جھگڑا ہونے کی بناء پر لڑکے کے والد نے نکاح ہونے کے بعد ایجاب و قبول کیا اور اس نے ہی نکاح کے تین چار گھنٹے بعد طلاق دیدی جو کچھ معمولی زیور چڑھایا تھا وہ زیور مہر میں ادا کر دیا۔ اور واپس چلے گئے۔ اب میری عمر سولہ سال ہے۔ سوال:- ایجاب کیونکر قبول ہوا۔ جواب کیونکہ لڑکے کی عمر اس وقت پانچ سال کی تھی آپس کے جھگڑے کی بناء پر لڑکے کے والد نے مجھے طلاق دیدی۔ اور انہوں نے چار یا پانچ روز بعد ہی دوسری جگہ شادی بھی کر دی۔ اب میں مسماۃ گنگی (گلاب) جو ان العمر ہوں اور بڑی پریشانی میں ہوں کیونکہ طلاق ہونے کے بعد سے اب تک میرا انہوں نے کوئی نان و نفقہ کا انتظام بھی نہیں کیا ہے۔ اس لئے مجھے شرعی جواب سے مطلع فرمایا جائے کہ شرعی حکم سے اب مجھے دوسرا نکاح پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

مسماۃ گل (گلاب) بنت عید و ولد خیر و ساکن ڈانگرہ تحصیل رام گڑھ بندہ ڈاکخانہ آندھی ضلع جے پور

**الجواب :** صحیح ہے کہ نابالغ کا نکاح اس کا باپ کر سکتا ہے لیکن نابالغ کی منکوحہ کو طلاق نہیں دے سکتا ایسی صورت  
سائلہ کا نکاح ہنوز قائم ہے۔ اس پر لازم ہے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کئے بغیر اس کی زندگی میں دوسرے مرد سے نکاح  
نہ کرے۔ سائلہ کا شوہر اگر اس کو رکھنا نہیں چاہتا تو اس پر فرض ہے کہ سائلہ کو طلاق دیدے یوں ادھر میں لٹکائے نہ رکھے  
۔ قال تعالیٰ وامنسکوھن بمعروف اوسر حوھن بمعروف وہ اگر سائلہ کو نہیں رکھنا چاہتا اور طلاق بھی  
نہیں دیتا تو برادری سے اس کو خارج کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

وزارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۰ ذی الحجه ۸۸۵ھ

مسئولہ: جنوب عالم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیوی سے جھگڑا کر کے دوسری جگہ چلا گیا۔ جس جگہ پر اس کا شوہر ہے اس کی بیوی کو اچھی طرح معلوم ہے چار برس کے بعد بیوی نے انتظار کر کے دوسری شادی کر لی اب وہ عورت مہر چاہتی



ہے اپنے پہلے شوہر سے اب شرعاً کیا حکم ہے؟

**الجواب:** جب شوہر نے طلاق نہیں دی اور دوسرے مرد سے اس نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح ہرگز درست نہیں ہوا۔ اب وہ پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہے اور اس کا پہلا شوہر رکھنا چاہتا ہے تو رکھ سکتا ہے اور پہلا شوہر رکھنا نہیں چاہتا ہے تو طلاق دے کر آزاد کر دے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶/ ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ

مسئلہ: مرتضیٰ حسین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو مارا پیٹا اور اب گھر سے مار پیٹ کر نکال دیا اب ہم سے تم سے کوئی واسطہ نہیں جبکہ ہندہ اپنے میکہ چلی آئی تو لڑکی کے ورثاء تفتیش کرنے لگے کہ آخر کیا بات ہے تو پتہ لگا کہ لڑکا نہایت بد چلن ہے جب ہندہ کو بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ خبر بھیجتا ہے کہ میں نے قبل ہی کہہ دیا ہے کہ اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں تو اب وہ میرے یہاں کیوں آئے گی لڑکی کے والدین سب خرچہ برداشت کر رہے ہیں۔ آج تقریباً دو سال سے ہندہ کو زید اپنے میکہ میں چھوڑے ہوئے ہے اب اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

**الجواب:** جب وہ اپنی بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا ہے تو اس سے کہا جائے کہ وہ طلاق دیدے جب وہ طلاق دیدے اور عدت گزر جائے تو وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶/ ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی آدمی نے اپنی بیوی سے اور بچوں سے اور دیگر عزیزوں کی رضا مندی کے بغیر کسی دوسری لڑکی کو دھوکہ میں لا کر غلط بات بتا کر اپنی بیوی بچوں کو چھپا کر اس لڑکی سے شادی کر لیا یہ لڑکی اور لڑکی





کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی زندگی میں اپنی بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے تب بھی اسکے ساتھ اگر ناجائز تعلق رکھے تو پہلی بیوی سے نکاح رہا یا نہیں۔ اور اسکی اولاد ناجائز تعلق کے بعد ہوگی تو وہ حلال رہے گی یا حرامی۔

**الجواب :** جس مرد کے نکاح میں عورت ہو وہ مرد اس عورت کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا سالی سے زنا کرنے پر نکاح میں کچھ خلل نہیں آتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۴ روای الحجۃ ۸ھ

مسئولہ: اچھن خاں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا ایک بیوہ عورت سے ناجائز تعلق ہو گیا اب اس کے حمل قائم ہو گیا زید نے اس عورت سے نکاح کر لیا حکم فرمائیں۔

الجواب: نکاح صحیح ہے لیکن ناجائز تعلق رکھنے سے زید اور وہ عورت دونوں توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴۴/ روی الحجۃ ۸ھ

مسئولہ: افروز علی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کی شادی زید سے ہوئی زید نے یہ رضا اور رغبت بلا اکراہ و اجبار ہندہ کو تحریری اختیار دیا کہ اگر کسی وقت زید کی حرکات غلط و نامناسب عمل سے عاجز ہو کر ہندہ یہ طے کرے کہ اس کا نباہ زید کے ساتھ نہیں ہو سکتا تو ہندہ خود کو اپنے شوہر زید کی طرف سے طلاق بائن شرعی دے لے۔ اور اس طرح زندگی میں زوجیت سے آزاد ہو جائے۔ اب ہندہ زید کی حرکات ناشائستہ سے عاجز ہے۔ اور یہ طے کر چکی ہے کہ اس کا نباہ زید کے ساتھ نہیں

ہو سکتا۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ آیا اقرار نامہ مذکور اور اس رو سے ہندہ اختیارات تفویض شدہ کے ذریعہ اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں۔ اور ایسی طلاق شرع شریف کی نظر میں جائز ہوگی یا نہیں؟

**الجواب:** اگر وہ تحریر مصدر و معنون ہے یعنی دستور و رواج کے مطابق تحریر کی ابتداء ہے تو جس وقت زید کی حرکات غلط و نامناسب عمل سے عاجز ہو کر ہندہ نے یہ طے کیا کہ اسکا نباہ زید کے ساتھ نہیں ہو سکتا اس وقت اس کو اختیار حاصل ہوا کہ وہ خود کو طلاق بائن دے لے۔ اور جب اس وقت ہندہ نے خود طلاق بائن نہیں دی تو اب اس کو یہ اختیار نہ رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ربی الحجہ ۱۳۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسیحی محمد صدیق ابن نبی بخش قوم گھوسی مسکنہ جو دھپور کی شادی مسلمات میمونہ بنت اللہ دین قوم گھوسی مسکنہ جو دھپور سے ۱۹۶۱ء میں ہوئی جب کہ محمد صدیق کی عمر چودہ برس اور میمونہ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ بعد نکاح محمد صدیق و میمونہ میں مباشرت بھی ہوئی جبکہ دونوں بالغ ہو گئے۔ مباشرت ہونے کے بعد میمونہ کے والد اللہ دین نے محمد صدیق و اپنی لڑکی میمونہ کو پولیس کے ذریعہ گرفتار کروایا اور یہ الزام لگایا کہ وہ اللہ دین کی لڑکی کو گرفتار کر کے لے گیا۔ عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اللہ دین نے اپنی بریت میں یہ پیش کیا ہے چونکہ میمونہ کا نکاح آٹھ سال کی عمر میں ہو چکا تھا اس لئے اس کو فسخ نکاح کا حق ہے اس لئے جواب طلب ہے کہ جبکہ دونوں میں مباشرت ہو چکی ہے اس کے والد کا یہ مطالبہ کہاں تک درست ہے از روئے شرع مطلع فرمائیں۔ محمد عمر ابن نبی بخش قوم گھوسی۔

**الجواب:** باپ کا کرایا ہوا نکاح لازم ہوتا ہے بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا حق نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ ربی الحجہ ۱۳۸۵ھ



## کتاب الطلاق

محترم ناظم اعلیٰ صاحب السلام علیکم

خیریت ہے خیریت کا طالب! ضروری تحریر یہ ہے کہ یہاں دو شخصوں میں طلاق کا معاملہ لیکر جھگڑا ہو گیا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ عورت بھی طلاق دے سکتی ہے جیسے مرد دیتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کے حقوق برابر ہیں۔ مگر دوسرا کہتا ہے کہ حق تو برابر ہے میں مانتا ہوں مگر عورت کو حکم نہیں ہے کہ وہ طلاق دے۔ آپ برائے مہربانی اس کا جواب دیں کہ عورت طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟ اگر دے سکتی ہے تو کیوں؟ اور نہیں دے سکتی ہے تو کیوں؟ مثال کے ساتھ سمجھا کر جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام۔ آپ کا محمد رشید

**الجواب:** عورت اور مرد کے حقوق برابر سمجھنا خطا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے الرجال قوامون علی النساء کتب فقہ میں تصریح ہے کہ مرد جب چاہے اپنی عورت سے ہمبستر ہو سکتا ہے عورت انکار نہیں کر سکتی۔ اور عورت چاہے تو مرد انکار کر سکتا ہے تو دونوں کے حقوق برابر کہاں رہے۔ عورت پر گھر کا کام واجب ہے مرد پر نہیں تو دونوں برابر کہاں رہے۔

عورت کا نفقہ اور مہر شوہر پر واجب ہے۔ مرد کا عورت پر واجب نہیں تو دونوں برابر کہاں ہوئے۔ اور اگر یہ مان بھی لیجئے کہ عورت و مرد کے حقوق برابر ہیں تو طلاق کو مستثنیٰ مانے کیونکہ قرآن کریم میں آیا ہے بیدہ عقدۃ النکاح مرد کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور حدیث شریف میں الطلاق لمن اخذ بالمساق کہ طلاق کا مالک صرف شوہر ہی ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سودا گران بریلی شریف

۷ رذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو ایک عورت اور ایک مرد کے سامنے تین طلاق دی۔ اور اتنی زور سے دی کہ پڑوسن نے بھی سنا اور اسی وقت ہندہ کو مکان سے نکال دیا۔ اور فی الحال تین بچے ہیں۔ اور ہندہ کا سر پرست ایک بھائی ہے اور وہ بھی غریب۔ اس کا کوئی وارث نہیں۔ جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں فقط

شکوہ بیگم محلہ جگت پور ضلع بریلی شریف

تاریخ ۲۹ روی قعدہ ۱۳۸۳ھ

**الجواب :** فی الحال تین بچے ہیں اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ بچے زید ہی سے ہیں ایسی صورت میں زید نے اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں دی ہیں تو اب اس کے لئے وہ حلال نہیں۔ حالانکہ بعد اس عورت سے زید کا نکاح حلال ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۵/ روزی الحجۃ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید کی زوجہ ساجدہ خانم اپنے میکہ میں تھینا آٹھ دس ماہ سے مقیم تھی۔ زید بغرض رخصتی اپنی سسرال گیا اور اپنی اہلیہ ساجدہ سے کہا میرے گھر چلو۔ ساجدہ نے اپنے والدین کے سامنے جواب دیا کہ کچھ دنوں بعد آئیے تو میں آپ کے مکان جاؤنگی۔ زید اس کے بعد تین چار بار اپنی زوجہ کو لانے کی غرض سے اپنی سسرال گیا۔ لیکن ساجدہ نے اپنے ماں باپ کے ساتھ متفق ہو کر ہر بار حسین بہانہ بنا کر اپنے خاوند کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ اور اس طرح سال بہ سال کر کے اپنے میکہ ہی میں مقیم رہی۔ ایک دن زید جب پھر اپنی اہلیہ ساجدہ کو اپنے مکان پر لانے کی غرض سے اس کے گھر گیا تو ساجدہ نے صاف انکار کر دیا کہ اب میں آپ کے یہاں نہیں جاؤنگی۔ زید نے جب اپنی اہلیہ و خسر اور خواشدا من وغیرہ سے بار بار اصرار رخصتی کرنے کے باوجود نفی میں ترش روئی کے ساتھ جواب پایا تو زید نے اپنی زوجہ ساجدہ خانم کو اسکے والدین اور عزیزوں کے سامنے ہوش و حواس کے عالم میں تین بار صاف صاف کہہ دیا کہ میں نے تم کو فارقی دیا میں نے تم کو فارقی دیا میں نے تم کو فارقی دیا میں نے



تم کو فارقی دیا زید نے یہ جملہ استعمال کرنے کے بعد اسی دن اپنے عزیز واقارب کو بھی اس بات سے مطلع کر دیا اور زید نے اپنے عزیزوں سے یہ بھی کہا کہ میں نے بہ نیت طلاق یہ جملہ بہ آواز بلند استعمال کیا ہے۔ اور اب میں کسی بھی حالت میں ساجدہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔

لیکن زید اپنے اور اپنی اہلیہ کے کچھ عزیزوں اور رشتہ داروں کے سمجھانے بچھانے پر اپنی اہلیہ ساجدہ کو تین چار دنوں قبل اپنے گھر لے آیا ہے۔ اور پہلے کی طرح زید اپنی زوجہ کے ساتھ بات چیت میل ملاپ اور تعلقات رکھے ہوئے ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ زید کا یہ فعل و عمل شرعاً حلال ہے یا حرام؟ اور کیا زید اپنی زوجہ کو کچھ کفار و نکال کریا زکوٰۃ و خیرات کر کے اپنے ہمراہ اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اب زید کہتا ہے کہ میں نے بہ نیت طلاق صرف ایک ہی بار کہا تھا۔ کہ میں نے تم کو فارقی دیا براہ کرم قرآن پاک و حدیث شریف کی روشنی میں مندرجہ بالا مسئلہ کا جواب تحریر فرما کر شکر یہ کا موقع دیں۔ فقط محمد حسین خاں ساؤنڈ ہاؤس گریڈ یہہ

**الجواب** لفظ صحیح فارغی ہے اس کو بگاڑ کر کوئی فارغی، کوئی فارقتی، کوئی فارقی کہتا ہے۔ آپ کے علاقہ میں یہ لفظ زیادہ تر کس معنی میں بولا جاتا ہے آپ نے نہیں لکھا۔ اگر یہ لفظ طلاق ہی کے معنی میں بولا جاتا ہے یا زیادہ تر طلاق کا معنی مراد ہوتا ہے تو ایسی صورت میں یہ لفظ صریح ہے۔ اور وہ عورت مدخولہ ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ خواہ زید کی نیت کچھ بھی ہو اور اگر مدخولہ نہیں تو صرف ایک بائن ہوئی اور اگر یہ لفظ طلاق کے معنی میں بہت کم بولا جاتا ہے تو یہ لفظ کنایہ ہے۔ ایک بار طلاق کی نیت کا زید کو اقرار ہے لہذا اگر وہ عورت مدخولہ نہیں ہے تو ایک طلاق بائن ہوئی۔ اور اگر مدخولہ ہے تو زید سے پوچھئے کہ لفظ تم نے کتنی بار کہے ہیں اور طلاق کی نیت صرف ایک بار کی ہے تو یہ بتاؤ کہ پہلی بار سے طلاق کی نیت کی تھی یا دوسری بار سے یا تیسری بار سے جو جواب وہ دے اس کو لکھ کر سوال کیجئے۔ ایک بائن کا حکم یہ ہے کہ زید اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ حالانکہ کی حاجت نہیں۔ تین طلاقیں کا حکم یہ ہے کہ حالانکہ قبل اس عورت کے ساتھ زید کا نکاح حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوڈا گران بریلی شریف

۷ ربی الحجہ ۱۳۸۳ھ





کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں

کہ زید نے اپنی بیوی کے کسی وجہ سے ایک طمانچہ مار دیا اس پر زید کی بیوی نے کہا چھوڑ دو، اس کے بعد زید نے بیوی کے سامنے تین مرتبہ لفظ چھوڑ دیا کہہ دیا۔ زید کا منشاء لفظ چھوڑنا سے طلاق سے نہیں ہے اور نہ طلاق کی نیت سے کہا ہے زید کی بیوی عرصہ پانچ ماہ سے حاملہ ہے۔ بیوی کا کہنا ہے کہ میں نے جو لفظ چھوڑ دو کہا ہے وہ طلاق نہیں ہے اور نہ میں سمجھتی تھی۔ کہ لفظ چھوڑ دو کا منشاء طلاق ہے۔ زید کی بیوی اور زید میں کسی قسم کی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ اہل محلہ کے کہنے پر حضور سے اس کے متعلق معلوم کرنے کی ضرورت سمجھی گئی برائے کرم جواب سے مطلع فرمایا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔

خاکسار لیاقت حسین ساکن قصبہ سیٹھل سکیم ۶۴ء

**الجواب :** زید کی بیوی نے کہا کہ چھوڑ دو۔ کیا چیز چھوڑ دو سوال میں مذکور نہیں ہے زید نے اپنی بیوی کے سامنے تین مرتبہ لفظ چھوڑ دیا کہا۔ کس کو چھوڑ دیا سوال میں مذکور نہیں ہے ایک شخص کہ جس نے اپنا نام انوار حسین بتایا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ لفظ چھوڑ دیا کہا اس سے پوچھا گیا کہ کس کو چھوڑ دیا تو جواب دیا کہ مارنا چھوڑ دیا لیکن یہ ظاہر کے خلاف ہے اور سیاق و لحاظ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مراد نہیں۔ بلکہ بیوی کو چھوڑنا مراد ہے۔ لہذا اگر فی الواقع بیوی کو چھوڑنے کی نیت تھی تو تین طلاقیں ہو چکیں۔ خواہ طلاق کی نیت تھی یا نہ تھی۔ اسلئے کہ یہ لفظ صریح ہے جس میں نیت شرط نہیں اور اگر بیوی کو چھوڑنے کی نیت نہ تھی تو طلاق نہ ہوئی۔ لیکن حلال و حرام کا معاملہ ہے۔ خدائے عز و جل عظیم و خیر ہے جس سے کسی کے دل کا ارادہ پوشیدہ نہیں اور اس کے قہر و عذاب سے ڈرنا لازم ہے اور جو نیت تھی اس کو چھپانے سے احتراز لازم ہے۔ اور جو چیز حرام ہو چکی ہے نیت چھپا کر حلال نہیں ہو سکتی واللہ تعالیٰ اعلم۔

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مشطر اسلام سوداگران بریلی شریف

۴۸ روی الج ۱۳۸۴ هـ

مسئولہ فرید حسین خاں روہیلی ٹولہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ نکاح کے وقت رئیس جہاں نام سے نکاح ہوا۔ طلاق دیتے وقت اس کے چھوٹے نام ننھی بی کہہ کر طلاق دی ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

**الجواب:** رئیس جہاں ہی کا دوسرا نام ننھی بی ہے۔ تو صورت مسئلہ میں طلاق ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ لیتق حسن خاں ولد سلطان احمد خاں ساکن شہر بریلی محلہ کانکر ٹولہ شہر کہنہ بریلی، ۱۵/ مئی ۱۹۶۳ء  
اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔

میں لیتق حسن خاں نے اپنی بیوی مسماۃ قیصر جہاں بیگم بنت جمعہ خاں ساکن شہر بریلی محلہ کانکر ٹولہ اس کے چال چلن خراب ہونے پر طلاق دیدی ہے ہوش و حواس درست ہیں یہ طلاق دی ہے۔ لہذا علمائے دین اس مسئلہ پر کیا فرماتے ہیں یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ یہی الفاظ کہہ کر دی طلاق۔

**الجواب:** ایک شخص کہ جس نے اپنا نام لیتق حسن خاں بتایا بیان دیا کہ اس نے تین مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کی بیوی مدخولہ ہے ایسی صورت میں اس کی بیوی پر تین طلاقیں ہو گئیں اب حلالہ کے بغیر اسکے لئے اس عورت سے نکاح حلال نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

یکم محرم ۱۳۸۴ھ

عشق علی شاہ موضع پور نیور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ

رمضان شاہ نے اپنی بیوی بانو کو طلاق بائن تین مرتبہ بہ موجودگی حفیظ اللہ شاہ ساکن قصبہ بے سلپور و عشق علی شاہ والد مسماۃ



مذکورہ ساکن پور پوروی جس کو عرصہ تین سال ہوا ایسی صورت میں مسماۃ کا باپ غریب آدمی ہے اس کو نکاح ثانی اپنی لڑکی کا کر دینا چاہئے یا نہیں۔ شرع شریف کا کیا حکم ہے بیٹو ادو جروا

**الجواب:** اگر فی الواقع رمضان شاہ نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دیدی ہے اور عدت بھی گزر چکی ہے تو وہ دوسرے مرد کے ساتھ اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن اگر رمضان شاہ طلاق کا منکر ہو تو ثبوت کے لئے شہادت شرعیہ درکار ہوگی۔ ثبوت نہ ہونے پر طلاق کا دعویٰ غلط مانا جائے گا۔ اور عورت کو رمضان شاہ کے حوالہ کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوڈاگران بریلی شریف

۱۳۸۴

مسئول قیس محمد خاں قادری رزاقی غفرلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں

کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کونشہ کی حالت میں طلاق دی اور پھر اس سے رجوع کر لیا اس معاملہ کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے زید نے ہندہ کونشہ کی حالت میں زکوٰۃ کیا اس کے بعد طلاق دی شور و غل سن کر دوڑنے والوں کے بیانات میں بھی اختلاف ہے۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے یہی سنا کہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق دی ان سے کم تعداد میں لوگوں نے دوبار لفظ طلاق استعمال کرتے سنا اور تین طلاقیں کا بیان صرف ایک شخص کا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

(۲) زید کا ہندہ سے رجوع کر لینا اور شوہر کا اپنی بیوی سے حسب معمول سابقہ تعلقات قائم رکھنا درست ہے یا نہیں؟

(۳) کثیر تعداد میں بیان کرنے والوں کے بیان کو قابل قبول سمجھا جائے گا یا قلیل و اقل تعداد والوں کے بیان پر عمل کیا جائے گا۔

(۴) اگر بالفرض دو طلاؤں کے بیان کو بھی صحیح تسلیم کر لیا جائے تو کیا دو طلاؤں کے بعد بھی شوہر کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کی اجازت نہیں ہے اور کیا زید پر ہندہ حرام ہو جائے گی؟

(۵) اتنے بڑے مجمع میں صرف ایک شخص کا یہ کہہ دینا کہ زید نے ہندہ کو تین طلاقیں دی ہیں کیا عند الشرع مقبول و مسبوح قابل عمل سمجھا جائے گا۔ شریعت مطہرہ اور خفی مسلک کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔

**الجواب:** شراب، تازی وغیرہ بے عذر حرام ہے۔ اور حرام طریقے پر نشہ پیدا ہو تو طلاق دینے سے واقع ہو جاتی ہے۔ صورت مستفسرہ میں جبکہ طلاق کی شمار میں اختلاف ہے اور زید تین طلاقیں سے منکر ہے۔ تو دوا عدل ثقہ قابل قبول شرع یا ایسی ہی دو عورتوں اور ایک مرد کی شہادتوں سے تین طلاقیں کا ثبوت ہوگا۔ یونہی دو طلاقیں کا ثبوت بھی زید کے اقرار یا شرعی شہادتوں سے ہوگا۔ سامعین کی قلت و کثرت کا کوئی اعتبار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر ایک رجعی یا دور جعی طلاقیں دی ہیں تو عدت کے اندر رجوع کر لینا درست ہے اور رجوع صحیح ہو تو بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم رکھنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) شرعی شہادتوں پر واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) دور جعی طلاقیں ہوں تو عورت حرام نہیں ہوتی عدت کے اندر رجعت جائز ہے اور عدت گزر جانے پر عورت راضی ہو تو نکاح جدید کر کے بھی اس کو رکھ سکتا ہے حلالہ کی حاجت نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ایک آدمی کے کہنے سے تین طلاقیں ثابت نہ ہوں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۵ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بعد عدت گزرنے کے پھر اسی عورت سے عقد کرنا چاہا بستی کے لوگوں نے علماء کا مسئلہ سامنے رکھا یہاں تک کہ فتویٰ بھی منگایا گیا اس میں حلالہ کا حکم تحریر تھا لہذا زید نے اپنے چھوٹے بھائی سے عورت کا نکاح کر دیا مگر اس کے بھائی نے عورت سے مباشرت نہیں کی کافی زور دینے پر بھی وہ کام کیلئے راضی نہیں ہوا زید نے اپنے بھائی سے جبراً طلاق دلو کر بعد عدت گزرنے کے پھر اپنے ساتھ نکاح کا عہد کیا لوگوں نے حکم شرع سامنے رکھا اور کہا کہ ابھی حلالہ نہیں ہوا ہے اور بغیر حلالہ تو ہرگز نکاح نہیں ہو سکتا اور نہ تو کر سکتا تو زید



نے کہا کہ حلالہ کرا کے میں اپنے بھائی کو مر واذالوں اور حلالہ ولالہ کوئی چیز نہیں ایسی تیسری میں جائے حلالہ میں سب کچھ دیکھ لوں گا۔ دیکھئے میرا کوئی کیا کرے گا۔ اور زید کے معاون و مددگار بستی کے چھ افراد اور ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ ہر طرح سے شریک اور تیری مدد کریں گے۔ لہذا مہربانی فرما کر شریعت کا حکم کیا ہے مطلع فرمائیں۔ زید اور اس کے معاونین کے ساتھ بستی والوں کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔

**الجواب :** صورت مسئلہ میں زید پر توبہ لازم ہے۔ اس قول سے جو اس نے کہا اور اس فعل سے جو اس نے کیا زید اور زید کے حامی و مددگاروں سے میل جول بند کیا جائے توبہ کریں تو ان سے میل جول رکھا جائے ورنہ نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۰ صفر ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک دیہاتی اور معمولی پڑھا ہوا کاشتکار ہے جو روزمرہ کے ضروری مسائل روزہ، نماز وغیرہ سے بھی ناواقف ہے اس نے اپنی بیوی کلثوم کو طلاق دی جب گاؤں میں یہ بات مشہور ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا جواب میں زید نے ہر شخص سے ہاں کہا۔ ان گرامیوں سے مولوی محمد جنت حسین صاحب نے بھی دریافت فرمایا تو ان کے جواب میں بھی ہاں کہا پھر مولوی صاحب موصوف نے پوچھا کہ کتنی طلاق دیا تو اس کے جواب میں زید نے کہا کہ تین طلاق دیدیا ہے۔ اس کے بعد کئی اور لوگوں نے پوچھا تو یہ کہا کہ غصہ اور رجش میں تین چار دفعہ طلاق دیدیا ہے اور اس واقعہ کو عرصہ پانچ چھ مہینہ کا ہوتا ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کلثوم زید کی زوجیت میں کس طرح آسکتی ہے اس مسئلہ کے متعلق بابو محمد نور عالم صاحب نے اس طرح کا ایک سوال جو مندرجہ ذیل ہے تحریر کر کے جواب طلب فرمایا۔ حاضر خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عرفان نے اپنے چند دوستوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق بار بار چند لوگوں کے پوچھنے پر بھی اس نے اقرار کیا لڑکی کے والد کو جب معلوم ہوا تو اس نے گاؤں کے برسر اقتدار لوگوں جمع کر کے پنچایت بٹھائی پنچوں کے پوچھنے پر اس نے اقرار کیا کہ میں نے ایک بار طلاق دیدیا ہے۔ جرح کرنے پر عرفان۔

کہا میری نیت ایک طلاق دینے کی تھی مولوی جنت حسین صاحب کہتے ہیں کہ اس نے میرے سامنے تین بار طلاق دینے کا اقرار کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کبیر الدین کو گواہ رکھا کہ میری اور عرفان کی بات کبیر الدین کی موجودگی میں ہوئی۔ کبیر الدین سے پوچھنے پر کبیر الدین نے کہا کہ طلاق کے متعلق تو بات ہو رہی تھی پر کیا بات ہوئی۔ میں نہیں سن سکا اپنے کام میں لگا ہوا تھا اس واقعہ کو قریب چھ ماہ گزر چکا ہے۔

**الجواب:** صورت مسئلہ میں عرفان خان کی بیوی کو ایک طلاق رجعی ہو گئی ہے۔ اور چونکہ چھ ماہ گزر چکے ہیں لہذا عدت گزر گئی۔ رجعت کا وقت ختم ہو چکا۔ اس لئے تجدید نکاح کیا جائے۔ یعنی پھر عقد پڑھایا جائے حلال ہو جائے گی۔ فقط محمد زکریا۔

**نوٹ:** بابو محمد نور عالم کے سوال میں یہ درج ہے کہ حرام ہے اس پر عرفان کہتا ہے کہ میری نیت ایک طلاق دینے کی تھی خود نور عالم صاحب نے اپنے سوال میں یہ تحریر کیا کہ اس نے اقرار کیا اور کہا کہ میں نے ایک بار طلاق دیا پھر جرم کیا ہے گزارش ہے کہ جو انسان مشہور و معروف مسائل کو نہ جانے وہ طلاق کے ان مسائل پر بھی کس طرح نگاہ لے جاسکتا ہے کہ اگر سو بار کہیں اور نیت ایک کی کریں تو ایک واقع ہوگی۔ جہاں تک جلد ممکن ہو جواب بالصواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب:** اگر کلثوم نے اپنے شوہر کی زبان سے ایسے الفاظ سنے ہیں جس سے کلثوم پر تین طلاقیں کا حکم ہو یا کلثوم کو کسی عادل کے بتانے سے ایسا معلوم ہوا ہے تو اب ہرگز ہرگز کلثوم کو اس مرد سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے کلثوم پر فرض یہ ہے کہ اس مرد سے اس طرح بھاگے جیسے کوئی سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے اور وہ اس مرد سے نکاح کرے گی تو گنہگار مستحق نار سزاوار قہر بہار ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

المستفتی: رونق شاہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رونق شاہ کی لڑکی کا بندہ علی کے ساتھ نکاح ہوا تقریباً سات آٹھ ماہ ہو چکے کہ میاں بیوی کے درمیان نفاق پیدا ہو گیا اسی نفاق کے باعث بندہ علی نے اس لڑکی کو اپنے مکان سے نکال دیا اور بندہ علی نے کہا کہ میں اس کو اپنے گھر نہیں رکھوں گا اور میں نے اس کو طلاق دیدی۔ پھر ایک شخص نے کہا کہ کیا الفاظ ادا کرتا ہے تو



پھر اس کے شوہر نے یہی الفاظ کہے کہ میں اس کو نہیں رکھوں گا میں سداق دل سے کہتا ہوں کہ میں نے اس کو طلاق دی تو وہ لڑکی وہاں سے اپنی بہن کے گھر آ کر رہی پھر رونق شاہ کو خبر لگی تو اس کے پاس گئے اور بندہ علی کو سمجھایا تو پھر بندہ علی نے یہی الفاظ کہے کہ میں نے تمہاری لڑکی کو طلاق دی میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا پھر رونق شاہ اس لڑکے کے باپ کے پاس گئے تو پھر لڑکے نے یہی جواب دیا کہ میں نے تو اس کو پہلے ہی طلاق دیدی ہے میں اس کو نہیں رکھوں گا۔ اگر تم کو کوئی شک ہو تو مجھ سے نشان لے لو۔ تو بندہ علی سے نشان لے لیا گیا۔ اب رونق شاہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہتا ہے جو احکام شرع ہوں فرمائیں۔

**الجواب:** اگر بندہ علی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اور عدت بھی گزر چکی ہے تو دوسرے مرد سے وہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر ابھی عدت نہیں گزری ہے تو عدت بھر دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئلہ: نواب جان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے ساتھ مسماۃ تفریقین کا نکاح ہوا تھا جس کو عرصہ قریب تین سال کا ہوا اب عرصہ قریب ایک سال کا ہوا کہ جھگڑا ہونے کی وجہ سے مار پیٹ کر مکان سے نکال دیا تھا۔ لہذا انتظار کرتے کرتے بکرنے مجبور ہو کر نواب جان و کوئل بڑھتی گاؤں کے دو آدمیوں کو زید کے پاس بھیجا کہ تم اپنی بیوی کو لیکر ہمارے ساتھ چلو اور اپنی رخصت کر لو لہذا زید نے جواب دیا کہ ایک سال ہوا کہ میری بیوی نہیں ہے میں مسماۃ تفریقین کو تین مرتبہ طلاق دے چکا ہوں وہ میری بیوی نہیں ہے اب ایسی صورت میں یہ بیوی زید کے نکاح میں رہی یا نہیں۔ اگر زید کے نکاح میں نہ رہی تو کسی دوسرے مرد کے ساتھ اس کا نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اگر فی الواقع زید نے کہا کہ میں مسماۃ تفریقین کو تین مرتبہ طلاق دے چکا ہوں تو اس کے اقرار کے بموجب اس کی بیوی مطلقہ ہوگئی اور عدت پوری ہو چکی ہے تو دوسرے مرد سے نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: محمد حنیف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ میرا ایک دوست ہے جسے میں جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں جس طرح تم پر ہر طرح کا حق ہے اسی طرح میرے دوست کا تم پر پورا حق ہے۔ میرے دوست کو تم پر یوں اختیار ہے تم کو اس کے ساتھ ہمبستر ہونا پڑے گا میں خدا اور رسول کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں تم کو طلاق دیدوں گا۔ یا قتل کروں گا اس کی بیوی عرصہ نو سال ہونے کو ہے اس خوف کی وجہ سے اپنے والد کے یہاں مقیم ہے بیوی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب:** شوہر کی زندگی میں اس سے طلاق حاصل کئے بغیر رہائی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور جب تک نکاح باقی ہے دوسرے مرد سے نکاح حرام ہے۔ قرآن کریم میں ہے **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ** اس نے اگر اپنی بیوی کو گناہ پر مجبور کیا تو گنہگار مستحق نار ہوا، دیوث بنا، توبہ کرے اور اس عورت کو رکھنا نہ چاہے تو طلاق دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حمید اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تھی اور گواہ بھی موجود ہیں لہذا اس عورت کا نکاح ثانی نہیں ہوا ہے بغیر حلالہ کے حمید اللہ نے پھر اپنی اسی عورت کو رکھ لیا ہے لہذا ان دونوں مرد و عورت کی کیا سزا ہے۔ تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** اگر فی الواقع حمید اللہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں جن سے وہ حمید اللہ پر ایسی حرام ہو چکی ہے کہ حلال کے بغیر حلال نہیں ہو سکتی اب وہ اس عورت کو حلالہ کے بغیر اپنے پاس رکھے ہوئے ہے اور میاں بیوی کی طرح رہتا ہے تو



ایسی صورت میں وہ دونوں گنہگار مستحق نار ہیں اور حمید اللہ پر الزام شرعی طریقے پر ثابت ہو جائے اور وہ توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول سلام و کلام بند کرنے کا حکم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئلہ: محمد رفیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید سے طلاق لینے کے لئے طلاق نامہ لکھایا گیا اور زید کو مجبور کیا گیا کہ اس پر دستخط کرے اور اسکو تحریر ذیل پر ہکھک سنائی گئی تحریر سننے کے بعد زید نے کہا لاؤ جو لکھا ہے ٹھیک ہے۔ ہم دستخط کر دیتے ہیں اور زبان سے لفظ طلاق وغیرہ کچھ نہیں کہا در یافت طلب یہ ہیکہ تحریر کو منکر دستخط کر دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو کس قسم کی اور اس کی بیوی تحریر کے وقت حاملہ تھی اب وضع حمل ہو چکا ہے اور از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے۔

۔ بینو او تو جردا

طلاق نامہ کی عبارت یہ ہے۔ باعث تحریر اینکہ میری شادی عرصہ سات سال مسماۃ خیر النساء بنت عاشق علی سے از روئے شرع محمدی ہوئی تھی مگر میں ان کا کھانا کپڑا چلانے میں اس وقت تک مجبور رہا اس وجہ سے میری زوجہ مذکور کی آئندہ زندگی بسر ہونا ناممکن ہو گئی ہے اس لئے ہم دونوں میں سے متفق ہیں کہ علیحدگی اختیار کر لیں میرے نطفے سے ایک بچہ ہے جس کا نام آفتاب عالم ہے جس کی عمر تین سال کی ہے میری زوجہ مذکور کے زیر پرورش ہے لہذا اب بہ نظر دفع ضرورتی ہوش و ہواس بلا دباؤ ناجائز یہ طلاق نامہ لکھ دیا تاکہ سند رہے وقت ضرورت کام آئے۔ آج کی تاریخ سے مسماۃ خیر النساء میری زوجیت سے علیحدہ ہوئی اور اس کو آئندہ اپنی زندگی گزارنے کا پورا پورا حق ہے اس میں کسی طرح مزاحمت کا مجاز نہ ہو نگاہ اور اگر کوئی مزاحمت کریں تو بروئے تحریر ہذا ناقابل ساعت ہے۔ گواہ تحریر۔ محمد نظیر، محمد خلیل،

**الجواب:** صورت مسئلہ میں زید کی بیوی ایک طلاق بائن سے مطلقہ باندہ ہو گئی عدت گزر جانے پر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اگر زید کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو عدت کے اندر بھی اس سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم





تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ چٹکو کا نکاح بکر کے ساتھ ہوا تھا جس کو عرصہ قریب دس سال ہوا نکاح ہونے کے بعد بکر کچھ حرام کاری وغیرہ میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے مکان میں جھگڑا ہو گیا تھا بعدہ کچھ لوگ بکر کے پاس گئے اور سمجھایا تو بکر نے جواب دیا کہ میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور تین طلاق دے چکا ہوں اور میں نے اپنی دوسری شادی کر لی ہے مجھ کو اس سے کوئی مطلب نہیں لہذا وہ اپنا کسی اور سے نکاح کر لے۔ اب ایسی صورت میں یہ بیوی بکر کے نکاح میں رہی کہ نہیں اور وہ کسی دوسرے کے ساتھ اپنا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اگر اس نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ کہے ہیں کہ میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور تین طلاق بھی دے چکا ہوں تو ایسی صورت میں وہ عورت مطلقہ مانی جائے عدت گزر گئی ہو تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الثوت ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی سے جھگڑا کرتے کرتے غصہ کی حالت میں کہا کہ تم کو میں نے چھوڑ دیا ایک مرتبہ پھر دوسری مرتبہ کہا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ پھر ایک مرتبہ کہا کہ تم کو میں نے طلاق دی صرف ایک مرتبہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور کتنی طلاق واقع ہوئی جواب مرحمت فرما کر شکر یہ کا موقع دیں۔

**الجواب:** یوپی کے عرف میں تم کو میں نے چھوڑ دیا ایسا ہی صریح ہے جیسا کہ ”تم کو میں نے طلاق دی“ اس لئے یہاں کے عرف کے مطابق صرف دو رجعی طلاقیں ہوئیں اگر مدخولہ ہے اور اگر اس نے یہ لفظ بہ نیت طلاق کہا ہے کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اور اس صورت میں حلالہ سے پہلے اس عورت کا نکاح اس مرد سے نہیں ہو سکتا ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیم رنج الآخر ۲۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا آپس میں دونوں اخلاق و محبت کی زندگی گزارتے تھے۔ زید اور ہندہ دونوں ماموں زاد بہن بھائی ہیں۔ زید کے ماموں سے کچھ رنجش ہو گئی تو زید کے ماموں اور ہندہ کے بھائی نے زید سے زبردستی طلاق کا مطالبہ کیا حالانکہ زید کسی طرح بھی طلاق دینے پر رضا مند نہ ہوا۔ اس پر بہت زبردستی کی تو اس نے اس جگہ الفاظ طلاق بخوف اپنے ماموں وغیرہ کے اپنی زبان سے نکال دیئے۔ طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ بعد میں زید اور ہندہ نے آپس میں میل کر لیا ایسی صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ ہندہ کا باپ اس واقعہ کے برخلاف تھا ہندہ کے باپ کے بھائی نے اور ہندہ کے بھائی نے دھمکا کر الفاظ طلاق زید کی زبان سے نکلوائے۔ فقط جمیل احمد

**الجواب :** زید سے ہندہ کو طلاق دینے کا مطالبہ کئے جانے پر زید نے اگر یہ کہا ہے کہ طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ اور سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خلوت ہو چکی ہے تو ایسی صورت میں تین طلاقیں ہو گئیں عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح ہو سکتا ہے۔ دھمکی سے طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴۱/۱۰ یقیناً ۱۰۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح نابالغی میں زید کے ساتھ ہوا۔ زید نے ہندہ کے ماں باپ کو فریب دیا کہ میرے پاس کافی آراضی ہے اور نان و نفقہ کی بہت آسانی ہے۔ عقد کے بعد پھر سب باتیں فرضی ثابت ہوئیں ہندہ کا نکاح تو ہو گیا۔ مگر زید کے ساتھ رخصتی ابھی نہیں ہوئی۔ اب عرصہ قریب چھ ماہ کا ہوا کہ زید نے ہندہ کے ماں



باپ سے کہا کہ ہم کو تمہاری لڑکی کی ضرورت نہیں ہے نہ ہم اسکو لیجائیں گے ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر یہ جملہ متعدد بار زید نے ہندہ کیلئے اپنی زبان سے کہا ایسی صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں ہندہ نے اسی تاریخ سے ایام مدت پوری کر دی ہے اب ہندہ اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں فقط نکتہ کو سائیں

**الجواب :** میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ طلاق صریح مانا گیا ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں ہندہ کا عقد دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۱ رزی قعدہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی صابرہ کو تین طلاقیں دیکر دو تین یوم کے بعد اپنے گھر سے نکال دیا صابرہ کچھ دنوں اپنے والد کے مکان پر رہی لیکن کچھ عرصہ کے بعد زید اپنی بیوی صابرہ کو پھر اپنے مکان لے آیا اور تقریباً چھ سات ماہ تک اپنے گھر میں رکھا جب لوگوں کو معلوم ہوا تو زید سے دریافت کیا زید نے اقرار کیا کہ میں نے اس کو تین طلاقیں دی ہے۔ اس پر صابرہ اور زید میں تفریق کر دی گئی اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید نے صابرہ کو بعد طلاق اتنے دن رکھا اس پر از روئے شرع شریف کیا حکم ہے۔

**الجواب :** اپنے گناہ سے زید بھی توبہ کرے اور صابرہ بھی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ رزی قعدہ ۸۸ھ

مکرمی محترمی جناب مفتی صاحب السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکے زید کا نکاح مسماۃ سعیدہ سے عرصہ تقریباً پانچ سال ہوا۔ اور وہ لڑکا نکاح کے بعد بد چلنی کی وجہ سے کہیں باہر چلا گیا پانچ سال سے اب تک اس کا کہیں پتہ نہیں ہے وہ لڑکا

چوراہہ بدچلن بھی تھا۔ اب لڑکی بالغ ہے اور اس نے پکھری میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کر لیا ہے اب وہ دوسری جگہ اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے ایسی صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور وہ کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے کہ نہیں۔ برائے کرم جواب عنایت ہو بندہ جواب کا منتظر ہے والسلام مع الاکرام: ڈاکٹر رفیق احمد قادری

**الجواب:** پکھری سے فسخ نکاح کی ڈگری ملنے پر عورت کو آزادی حاصل نہیں ہوتی ایسی صورت میں اس کا نکاح بدستور باقی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶/ ذیقعدہ ۱۴۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید موضع چھٹکی ڈاکخانہ درو ضلع نئی تال کا باشندہ ہے زید کی اہلیہ سے کسی عورت نے ازراہ تسخر دل لگی اور تماشہ دیکھنے اور دونوں میاں بیوی میں لڑائی کرانیکے لئے جھوٹ یہ کہہ دیا کہ تمہارے شوہر کا ایک بیگانی عورت سے ناجائز تعلق بہت دنوں سے ہے۔ اب وہ اس عورت سے اپنا عقد ثانی بھی کرنے کو تیار ہے زید کی اہلیہ نے اس عورت کی کہی ہوئی باتوں کو قطعی سچ مانا۔ اور اپنے شوہر زید پر بیحد خفا ہو کر زید سے بہت دیر تک جھگڑا کرتی رہی زید بھی اپنی اہلیہ کی اس بدگمانی کرنے پر بہت دیر تک اپنی اہلیہ سے لڑائی لڑتا اور اس پر ناراض ہوتا رہا۔ زید اور اس کی اہلیہ کی اس خانہ جنگی نے یہاں تک طول پکڑا اور یہاں تک لڑائی کی نوبت پہنچی کہ زید نے مجبور ہو کر اپنی اہلیہ سے یہ کہا کہ تو اگر اس طرح کی بدظنی اور بدگمانی کو اپنے دل سے نہ نکالے گی تو میں تجھ کو تین طلاق دیدونگا۔ اور اپنی اہلیہ کو ڈرانے دھمکانے کیلئے کچھ روپے بھی دیکر یہ کہا کہ تو مجھ کو اگر زانی سمجھے گی یا خیال کرتی رہے گی تو میں تجھ کو چھوڑ کر عقد ثانی کر لوں گا تو انہیں روپیوں کو اپنا مہر بھی سمجھ لینا۔ اور میں بھی پھر تجھ کو طلاق مغلظہ ہی دیدونگا۔ اہلیہ زید خوف زدہ ہو کر فوراً خاموش ہو گئی اور اس نے وہ روپے بھی پٹنگ سے نہیں اٹھائے اور اپنے شوہر سے اہلیہ زید نے لڑائی لڑنا بھی موقوف کر دیا اس پر زید بھی خاموش ہو گیا اور ان دونوں زن و شوہر کی خانہ جنگی فوراً بند ہو گئی۔ نہ تو زید ہی اپنی اہلیہ کو مغلظہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے اور نہ ہی اہلیہ زید یہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو اعلانیہ یا پوشیدہ طلاق مغلظہ دی ہے۔ لیکن وہ



عورت جس نے خن چھٹی کر کے ان دونوں میں لڑائی کرائی تھی اسے تمام گاؤں میں خود یہ مشہور کر دیا ہے کہ زید نے اپنی منکوحہ بیوی کو طلاق مغضظہ دیدی ہے اور اس عورت نے گاؤں میں یعنی چھٹکی کے چند آدمیوں کو اپنا ہم خیال بنا کر سب میں زید کو یہ کہہ کر بدنام و رسوا کر دیا ہے کہ زید نے اپنی اہلیہ کو مغضظہ طلاق دیدی ہے زید اور زید کی اہلیہ اب بھی برابر یہ ہی کہہ رہے ہیں کہ مغضظہ طلاق دی نہیں ہے بلکہ یہ کہا تھا کہ اگر تو اس عورت کی لگائی بھجائی کرنے سے باز نہ آئی اور مجھ سے اسی طرح لڑائی لڑتی رہے گی ناراض ہوتی رہے گی تو میں تجھ کو طلاق دید دوں گا۔ اور مہر کے یہ روپے بھی ابھی لے لے جب کہ تجھ کو مغضظہ دیدوں گا۔ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور جس کی عورت نے جھوٹی باتیں کر کے زید اور اسکی اہلیہ کو یوں بدنام و رسوا کیا اور تمام گاؤں کے لوگوں میں غلط خبر اڑا کر دوں گایا کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اس عورت کے ایسا کرانے پر وہ عورت کس جرم کی مرتکب ہے اور گاؤں والوں کے لئے کیا شرعی حکم ہے اس کا جواب برائے کرم مرحمت فرمایا جائے۔ سائل منشی نور محمد انصاری بریلی شریف

**الجواب:** صرف ایک عورت کے کہنے سے کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق مغضظہ دیدی ہے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عورت دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتی ہے کہ زید نے طلاق دیدی ہے۔ تو گناہگار مستحق تار ہے تو بہ کرے جھوٹ بولنا چغلی کرنا حرام و گناہ ہے اس لئے جھوٹ اور چغلی دونوں باتوں سے وہ عورت تو بہ کرے گاؤں کے لوگ تنہا اس عورت کی بات پر کان نہ دھریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم رزوی الحج ۱۴۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ سے شادی کی کچھ عرصہ کے بعد زید کا بڑا لڑکا مر گیا اس مرحوم کی بیوی سے زید نے شادی کی اور وہ بہت غریب ہے دو بیوی کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا ہے اس لئے ہندہ کے والد بوجہ زید کی تنگ دستی اور چال بازی سے اب یہ چاہتے ہیں کہ طلاق لیں مگر زید انکار کرتا ہے اور لڑکی کے والدین کی خواہش ہے کہ خلع کر لیں یا اور کوئی صورت ہو جس سے زید سے چھٹکارہ پاویں اور دوسری شادی کر دیں خلع کے متعلق

لین دین کا کیا معاملہ ہے خلاصہ تحریر فرمائیں اور لڑکا خلع کے لئے راضی نہ ہو تو کون سا طریقہ اختیار کریں۔ (۲) محمود شاوی کر کے کچھ عرصہ بعد تک اپنی بیوی کے ساتھ رہا کچھ دنوں کے بعد وہ دوسری لڑکی کو لیکر یہاں سے چلا گیا اور اس کا نہ پتہ معلوم ہے اور نہ گھر پر کچھ چھوڑا اور نہ وہاں سے نان و نفقہ کا انتظام کر رہا ہے اور نہ وہ طلاق دے رہا ہے اس حالت میں لڑکی کیا کرے۔

**الجواب:** عورت مہر کے عوض تین طلاقیں مانگے۔ اور مرد طلاق دے تو یہ خلع ہے۔ مرد اگر خلع کے لئے آمادہ نہ ہو تو عورت طلاق کے انتظار میں بیٹھی رہے اس لئے کہ طلاق کے بغیر شوہر کی زندگی سے رہائی کی کوئی صورت نہیں قرآن کریم میں ہے بیدہ عقدہ النکاح۔ اور زید نے جو اپنے مرحوم بیٹے کی بیوہ بیوی سے نکاح کیا تو وہ محض باطل حرام قطعی ہوا زید پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اس بیوہ کو اپنے چنگل سے آزاد کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) طلاق حاصل کرنے یا صبر کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۵ ربی الحج ۱۴۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ سے شادی کی کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میاں بیوی کے درمیان نا اتفاق ہوئی اس پر ہندہ کے والد نے زید سے کہا کہ تم میری لڑکی کو چھوڑ دو بار بار اس جملہ کو استعمال کرنے لگا اس کے بعد ہندہ بھی ہمیشہ یہی کہتی رہی کہ مجھے طلاق دو دین مہر ادا کرو تمہارے گھر نہیں رہیں گے۔ الغرض مجبور ہو کر زید نے حالت غصہ میں ہندہ کو مارتے ہوئے کہا کہ طلاق، طلاق، طلاق، دریافت طلب یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق واقع ہوگئی تو کون سی اسکے مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ محمد گلزار پور نیہ بہار

**الجواب:** اگر اس نے اپنی بیوی پر طلاق واقع کرنے کی نیت سے کہا ہے طلاق، طلاق، طلاق، اور وہ مدخل ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ بزاز یہ میں ہے فرت ولم یظفر بها فقال طلاق ان قال اردت امراتی یقع والا لا ایسی صورت میں حلالہ سے پیشتر اس مرد کا نکاح اس عورت سے حلال نہ ہوگا اور اگر طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو طلاق نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم



کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

از طرف مولوی عبدالحمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

(۱) ایک شخص تقریباً نو یا دس سال سے نہ تو اپنی بیوی کو کھانا دیتا ہے اور نہ دیگر کسی قسم کا غلط و کتابت ہے اس حالت میں لڑکی طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص اپنی بیوی کو دو مرتبہ طلاق دے چکا ہے بیوی نے کہا تیسری طلاق کیوں باقی رکھا ہے۔ اس پر اس نے تیسری طلاق بھی دیدی۔ لیکن جبکہ اس نے لفظ طلاق زبان سے ادا نہیں کیا تو اس صورت میں وہ دوبارہ اپنی بیوی سے امور خانہ داری یا کسی قسم کا ازدواجی تعلق قائم کر سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب:** اس کا شوہر اگر اس کو کھانے پینے کو نہیں دیتا ہے تو اس سے طلاق مانگ سکتی ہے۔ وہ تو تعالیٰ اعلم  
(۲) سوال میں یہ لکھا کہ تیسری طلاق بھی دیدی۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ طلاق زبان سے ادا نہیں کیا۔ تو تیسری طلاق کیسے دی؟ کیا لکھ کر دی ہے اگر لکھ کر دی ہے تو پورا مضمون نقل کر کے بھیجئے۔ فقط

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سال پہلے ایک مرتبہ طلاق دی پھر رجوع کر لیا ایک سال بعد دو طلاقیں دیں اس وقت بیوی کو قریب ڈھائی مہینہ کا حمل ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ (۱) طلاق ہوئی یا نہیں (۲) بچہ پیدا ہونے کے بعد اس بچہ کا کون حقدار ہوگا بروئے شریعت اس کا کیا طریقہ ہے فقط محمد خالد محلہ اعظم نگر





ننگن نفقہ ایک جوڑی سیری نفقہ یک عدد لونگ یک عدد یک طلا ایک عدد چوڑیاں نفقہ چار عدد بالیاں چار عدد باقی زمین خشکی سیلی دو کنال ادا کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مہر میں دی ہوئی کسی شے کو بلا رضامندی مسماۃ مذکورہ اپنے تصرف میں لاؤں تو وہ عدالت میں بنالاش و یوانی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد سے وصول کر سکتی ہے۔ نیز اپنا نکاح منہج کرانے کا بھی اسے حق حاصل ہے۔ یہ اقرار نامہ رو برو گواہان بلا جبر و اکراہ بطور سند تحریر کرتا ہوں، تحریر ۵۴، ۱۲، ۹، العبد منشی خاں ولد عباس خاں

میں کہ منشی خاں ولد عباس خاں قوم سدھن تحصیل کوٹلی کا رہنے والا ہوں بطور ذیل بطور بیان نامہ بتقریب شادی خود تحریر کرتا ہوں مسماۃ رمضان بیگم دختر محمد حسین کے ساتھ نکاح کے بعد شرائط ذیل کا پابند رہوں گا۔ اور ان میں سے کل یا ایک کی خلاف ورزی کرنے سے طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ (۱) لاپتہ ہو جانا جس کی مدت زیادہ سے زیادہ تین سال (۲) دوسرا نکاح کر کے مذکورہ کو ناجائز تکلیف دوں یا ظلم کروں، (۳) حقوق شرعی کے ادا کرنے میں پس و پیش کر کے ذلیل کروں، بطور بالا بلا جبر و اکراہ رو برو گواہان بطور سند تحریر کی ہے۔ العبد منشی خاں ولد عباس خاں

**الجواب:** ہر شے دو نقلوں میں سے کسی نقل کی عبارت پر طلاق کا حکم نہیں ہے۔ ایک نقل کی عبارت یہ ہے کہ ”اپنا نکاح منہج کرانے کا اسے حق حاصل ہے“ یہ عبارت طلاق کے لئے مفید نہیں اور دوسری نقل کی عبارت یہ ہے کہ ”خلاف ورزی کرنے سے طلاق بائنہ تصور ہوگی“ یہ عبارت بھی طلاق کے لئے مفید نہیں ہے خانیہ وغیرہ میں ہے و لوقال الزوج دادہ انکار اوقال کرہ انکار لایقع الطلاق وان نوی کانہ قال لہا بالعربیۃ احسبی انک طالق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷ ارزی الحجہ ۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں (۱) زید نے اپنی عورت کو طلاق بائنہ دو طلاقیں دی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے اب تو مجھ پر میری ماں بہن کی طرح ہو گئی ہے۔ اور زید نے جو اپنی عورت کو ماں بہن کہا اس سے

اسکی مراد یہ ہے کہ تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔ زید نے جو کہا ان دونوں صورتوں میں زید کی نیت صرف طلاق بائنہ یعنی دو طلاقوں کی تھی لہذا گزارش ہے کہ زید کے لئے کیا حکم ہے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور زید کتنی طلاق کا مالک ہے حکم شرعی نافذ فرمایا جائے۔

**الجواب :** طلاق بائن ایک بھی ہوتی ہے اور دو بھی اور تین بھی اگر اس نے پہلے دو بائن طلاقیں دیں اور اس کے بعد یہ کہا کہ اب تو مجھ پر میری ماں بہن کی طرح ہو گئی ہے۔ تو اس صورت میں صرف دو بائن طلاقیں ہی رہیں اس لئے کہ آخر کا جملہ کہ اب تو مجھ پر میری ماں بہن کی طرح ہو گئی ہے۔ حرمت کی خبر ہے جو طلاق بائن سے ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اگر اس نے آخری جملہ سے حرمت کی خبر کا قصد نہ کیا ہو بلکہ طلاق جدید کی نیت کی ہو اور وہ عورت مدخولہ ہے تو یہ تیسری طلاق ہوگی اور اب حلالہ سے پیشتر اس عورت سے مرد کا نکاح حلال نہ ہوگا۔ صرف بائن طلاقیں ہوئی ہوں تو عورت کی رضامندی سے نکاح کر سکتا ہے۔ عدت کے اندر بھی اور عدت کے بعد بھی اور اب صرف ایک طلاق کا مالک رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۷/ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مندرجہ ذیل میں کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں جھگڑے کی حالت میں دے دیں اس کو گھر سے نکال بھی دیا پھر شام کو اس کے گھر والے بلا کر لے آئے اور ایک کمرے میں دونوں رہتے ہیں اور دونوں میں علم کی تعلیم نہیں ایک ہی جگہ رہتے ہیں کھانا پینا سب ہوتا ہے کوئی پرواہ نہیں اور کوئی عمل نہیں روزہ، نماز کے بھی قائل نہیں نہ کوئی دینی کام کی طرف رغبت ہے تو ان کی طلاق اور رہنا اور کھانا پینا شرعاً کیا حکم ہے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے؟

**الجواب :** تین طلاقوں کے بعد عورت حرام ہو جاتی ہے ایسی کہ حلالہ سے قبل اس سے اس مرد کا نکاح بھی حلال نہیں ہوتا۔ اگر فی الواقع تین طلاقیں دیدی ہیں تو اس پر فرض ہے کہ اس عورت کو جدا کرے اس کو بیوی کی طرح رکھے ہوا ہے تو گناہگار ہے تو بہ کرے۔ اگر تو بہ نہ کرے تو اس سے میل جول سلام و کلام بند کیا جائے۔ جو آدمی نماز کو فرض مانے اور نہ



پڑھے وہ گناہگار ہے اور جو فرض نہ مانے وہ کافر و مرتد ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷ ارزی الحجہ ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی شادی ہندہ سے ہوئی اور اس کے نطفے سے دو بچے بھی ہوئے اس درمیان میں زید کا دماغ خراب ہو گیا عرصہ تک ماہر حکیم ڈاکٹروں کا علاج بھی کراتا رہا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اسی درمیان میں ہندہ کا باپ زید کو پکڑ کر لے گیا اور زید سے طلاق لے لیا جب کہ زید ہر وقت جنونی حالت میں رہتا تھا اتفاقہ کبھی نہیں ہوتا تھا۔ آیا اس حالت میں طلاق ہوئی کہ نہیں جواب مرحمت فرمائیں۔ نوٹ: ہندہ کا باپ کسی دینی معاملہ میں گواہی دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب جنون کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق نہیں ہوتی واللہ تعالیٰ اعلم

مجنوں کی طلاقیں نہیں ہوتیں اس لئے مجنوں سے طلاق لینا عیب ہے لیکن طلاق لینے والے کی گواہی مرد و نہیں وہ دینی معاملہ میں گواہی دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۹ ارزی الحجہ ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کسی کام سے گاؤں سے باہر گیا اور اپنے سالہ سے کہہ گیا کہ فلاں کام کر لینا شام کو جب زید آیا تو معلوم ہوا کہ وہ سالہ نے نہیں کیا اس پر زید نے اپنے سالہ کو برا بھلا کہا تو زید کی بیوی نے بھائی کی حمایت میں کہا کہ اس نے وہ کام نہیں کیا تو میں کیا کروں اس پر زید نے چاہا کہ بیوی کو ماروں دو شخص محصور و ظلیل بیٹھے تھے محمود نے کہا کہ جب تو اسکو مارتا ہے یا گالیاں دیتا ہے تو استغفی دیدے زید نے فوراً ہی لفظ کہہ دیا کہ استغفی دیا دیا زید کی طبیعت خراب تھی اس صورت میں زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی یا نہیں حکم شرع سے اطلاع فرمائیے

کیا حلال کرنا ہوگا یا کیا صورت ہوگی تحریر فرمایا جائے دونوں مذکور گواہ یہی گواہی دے رہے ہیں جو زید نے کہا ہے بینوا  
و تو حروا۔ مسلمانانِ قصبہ کچھانی تال

**الجواب:** استعفیٰ دیا کنایات طلاق میں سے ہے دریافت کرنے پر زید نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے مذکورہ الفاظ کہے تھے ایسی صورت میں ایک بائن طلاق ہوگئی۔ عورت راضی ہو تو اس سے نکاح کر سکتا ہے عدت کے اندر اور عدت کے بعد بھی حلالہ کی حاجت نہیں۔ عدت گزرنے کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے بھی نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴۶ روى الحج ۸۳ هـ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے ہندہ سے شادی کرنے کے ڈیڑھ سال بعد دوسری شادی کی اور اس کے بعد ہندہ سے ہمیشہ لڑائی جھگڑا کرتا رہتا ہے اور یہ معاملہ تقریباً آٹھ سال سے ہے۔ اور نہ آٹھ سال سے ہندہ کو نان و نفقہ دیتا ہے جبکہ ہندہ زید سے نان و نفقہ طلب کرتی ہے تو زید گالی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا میں نے تمہیں خوشی سے طلاق دی۔ اور یہ الفاظ آٹھ سال سے جاری ہیں اور اسی کے درمیان زید ہزاروں مرتبہ طلاق دے چکا ہے اور ہندہ کا زید سے تعلقات چار سال سے قطعاً نہیں ہے۔ بنیو اتو جروا۔ محمد عبدالقیوم محلہ شاہ آباد ضلع بریلی شریف

**الجواب:** اگر فی الواقع زید نے ہندہ کو طلاق دیدی ہے تو وہ مطلقہ ہو چکی ہے عدت گزر گئی ہو تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ عدت گزر جانے کے بعد واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

وزار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

١٤ / ذى الحجة ١٢٨٥ هـ



علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کا شوہر دہلی میں ہے ہدایت نامی ایک شخص نے اس کو گھر میں رکھ لیا۔ عورت سے ایک فعل مختاری کی درخواست کچھری میں دلاوادی شوہر نے طلاق نہیں دی۔ ہدایت برابر اس سے زنا کرتے رہے لوگوں نے سمجھایا کہ اس کو کسی صورت سے طلاق دلو اگر شادی کر لو۔ اگر شوہر طلاق نہ دے تو ہم کچھ خرچ کر کے طلاق حاصل کر لیں گے۔ ہدایت نے محمود نامی ایک شخص سے کہا کہ آٹھ سال سے میرا اس سے تعلق ہے اور برابر میں اس کا خرچہ برداشت کر رہا ہوں پھر ہدایت سے کہا گیا کہ خدا و رسول کو پیچا نو حرام نہ کرو اس پر ہدایت نے کہا کہ میں خدا و رسول کو نہیں جانتا میں ہرگز نہ چھوڑوں گا جب قیامت آئے گی تو دیکھا جائے گا۔ عابد حسین نامی ایک میلاد خواں سے ہدایت نے کہا کہ میرا اس سے حرام ہو چکا ہے عابد میلاد خواں نے محمد بخش سے کہا اور محمد بخش نے اعجاز سے کہا خدا و رسول کے بارے میں جو ہدایت نے غلط الفاظ کہے تھے اس کی توبہ ہدایت نے جمعہ کے دن مسجد کے اندر کر لی ہے۔ لیکن وہ عورت اس کے پاس برابر رہی اور اس سے ایک لڑکا بھی ہوا جو زندہ ہے اور دوسرا حمل موجود ہے اس عورت نے قرآن شریف کی قسم کھا کر کہا کہ میرے دہلی والے شوہر نے دو طلاقیں دیدی ہیں ہدایت نے اس عورت سے نکاح کر لیا بعد نکاح اس سے ایک لڑکا ہوا جو زندہ ہے اب دوسرا حمل پیٹ میں ٹھہر چکا ہے خدا و رسول کے بارے میں ہدایت نے چند لوگوں کے سامنے جو توبہ کی تھی اور لوگوں نے ان کی توبہ کا اعتبار نہیں کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ واضح رہے کہ ہدایت نے حرام کی توبہ نہیں کی تھی بلکہ خدا و رسول کی شان کے خلاف جو الفاظ کہے تھے اس کی توبہ کی تھی اب دہلی والے اصلی شوہر نے طلاق دیدی ہے اور ہدایت توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

**الجواب :** ایک شخص نے دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی میں حاضر ہو کر اپنا نام ہدایت اللہ بتایا اور جرم مذکور سے توبہ کی ایک اور شخص کہ جس نے اپنا نام اعجاز بتایا اس جرم سے توبہ کی کہ وہ ہدایت اللہ سے ملتا جلتا رہا مولیٰ تعالیٰ ان دونوں کی توبہ قبول فرمائے۔ اب دونوں کو برادری میں شامل کر لیا جائے توبہ کر لینے کے بعد آدمی گناہ سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے اس عورت کو جب کہ اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے تو عدت گزر جانے پر ہدایت اللہ کے ساتھ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ وہ عورت حاملہ بتائی گئی ہے ایسی صورت میں جب تک بچہ نہ ہو عدت پوری نہ ہوگی۔ ہدایت اللہ پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور اس عورت کو اپنے پاس سے جدا کرے۔ جب اس کی عدت گزر جائے اور اس کے ساتھ ہدایت

اللہ کا نکاح ہو جائے تو وہ اس عورت کو رکھ سکتا ہے۔ اس سے قبل نہیں رکھ سکتا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ رزی الحج ۸۳ھ

حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم

مفتیان شرع متین کا اس صورت مسئلہ کا کیا جواب ہے

صورت مسئلہ: زید اپنے گھر شب کے تقریباً گیارہ بجے پہنچا۔ اس وقت وہ پہلے سے نشر میں تھا ہوش و حواس باقی تھے۔ بیوی سے کسی بات پر ان بن ہو گئی۔ غصے اور اسی پہلے سے نشر کی حالت میں اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔ اس واقعہ کے دو عینی شاہدین بھی موجود ہیں ایک زید کی خوشدامن بی بی زیتون دوسرے گاڑھو میاں یہ زید کے چچا زاد بھائی ہیں رجوع یا نکاح کی کوئی صورت باقی رہ گئی ہے جواب صواب سے ازراہ کرم جلد از جلد مطلع فرمائیں معاملہ کی نزاکت بروہتی جارہی ہے۔ فقط

**الجواب:** زید کو نشر کیسے ہوا۔ زید تین طلاقیں دینے کا اقرار کرتا ہے یا نہیں۔ زید نے نکاح کے بعد اپنی بیوی سے ہمبستر ی کی ہے یا نہیں۔ اور اگر ہمبستری ہوئی ہے تو خلوت صحیحہ بھی ہوئی ہے یا نہیں طلاق کے الفاظ کیا تھے۔ ہو بہ ہو تحریر بھیجئے فقط

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ رزی الحج ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو بکر کے مکان پر بیٹھ کر دوسری عورتوں کو مخاطب کر کے اور اپنی زوجہ کو مخاطب کر کے بہ آواز بلند طلاق دی جس کو کہ ہر عورت نے بخوبی سنا زید نے جس وقت طلاق کے الفاظ ایک دم تین چار مرتبہ دہرایا اس وقت زید کے ہوش و حواس درست تھے۔ صرف کچھ غصہ تھا جو زید اور اس کی بیوی کے درمیان خانگی معاملات میں ہو گیا تھا اس جھگڑے کو مٹانے کی غرض سے زید کی بیوی اپنے بھائی یعنی بکر کے یہاں چلی گئی تھی زید کی



بیوی القاطنہ طلاق سننے کے بعد اپنے والدین کے یہاں آگئی اور ہمراہ دو بچے ایک لڑکی کم از کم ساڑھے تین سال اور ایک لڑکا کم از کم ایک سال چار ماہ لے آئی چار بچے زید کے پاس چھوڑ آئی اب صرف سوال اس امر کا ہے کیا مندرجہ بالا دو بچوں کی پرورش کا خرچ شرعی مقرر ہو اس کو باضابطہ زید سے وصول کیا جائے جواب بہت جلد مرحمت فرمادیں۔ محمد جمال بریلوی

**الجواب:** لڑکی نو سال کی عمر اور لڑکا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اگر درمیان میں کوئی وجہ ایسی نہ پائی جائے جو ماں کے حق کو ختم کر دے (ماں کے حق ختم ہونے کا بیان بہار شریعت کے آٹھویں حصہ میں دیکھئے) نابالغ بچوں کا نفقہ باپ پر واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۰ ربی الحج ۱۴۲۸ھ

مسئلہ: عین الحق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم اپنی بیوی سے جھگڑا کر رہے تھے اسی درمیان میں بیوی نے ہم سے کہا کہ ہم کو چھوڑ دو اگر نہیں چھوڑو گے تو تم اپنی ماں سے زنا کرو گے اس کے بعد ہم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔ اب دوبارہ اس کو رکھنا چاہتے ہیں جائز ہوگا یا نہیں اور جائز ہوگا تو کس صورت میں جائز ہوگا۔ اور لڑکی حاملہ ہے۔

**الجواب:** جب کہ سائل نے اپنی منکوحہ بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں تو اب بغیر حلالہ کے وہ سائل کے نکاح میں کسی طرح نہیں آسکتی جب کہ وہ عورت حاملہ ہے تو وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہوگی اس کے بعد وہ عورت کسی مرد سے نکاح صحیح کرے اور پھر وہ مرد اس عورت سے صحبت کرے اس کے بعد طلاق دیدے یا وہ مر جائے پھر وہ عورت عدت گزارے اس کے بعد چاہے تو اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرے اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت پہلے شوہر سے نکاح کرنے کی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ربی القعدہ ۱۴۲۸ھ

مسئولہ: ضمیر الدین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید اپنی بیوی ہندہ کو بہت زیادہ تنگ کرتا ہے اور مار پیٹ بھی کرتا ہے کھانے پینے کو نہیں دیتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ تم کو طلاق دیدیں گے چند مرتبہ ایسا کہا ایک دن اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم کو طلاق دیدی۔ دو مرتبہ کہا اس وقت کوئی موجود نہیں تھا ہندہ قسم کھا کر کہہ رہی ہے کہ مجھ کو دو طلاقیں دیدیں۔ آخر کار مجبور ہو کر اپنی ماں کے یہاں آ گئی ہے۔ آج قریب تین سال سے زائد ہو رہا ہے کہ نہ وہ لینے آتا ہے اور نہ کھانے پینے کے اخراجات دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں از روئے شرع جواب عنایت فرمادیں۔

**الجواب:** اگر فی الواقع اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا ہے کہ تم کو طلاق دیدی، طلاق دیدی، تو اسکی بیوی دو طلاقوں سے مطلقہ ہوگئی۔ اور عدت کے اندر رجعت نہیں کی تو عدت گزرتے ہی بائٹہ ہوگئی۔ بائٹہ ہو جانے کے بعد اس کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا حلال ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۲۰ مئی ۱۴۲۸ھ

## کتاب الانجاس

مسئولہ رحمت حسین خاں محلہ ملوکیہ پور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کے پاس ایک مٹی کا لوٹا ہے اور وہ جب پانچنا نہ کو جاتا ہے تو ڈھیلے لیکر جاتا ہے اور پھر اس لوٹے سے آبدست کرتا ہے اس کے بعد وضو اس لوٹے کو وضو کرنے کے کام میں لاتا ہے وہ لوٹا پاک رہا یا پلیدہ ہو گیا اس کو صاف صاف تحریر کرو دیجئے۔

**الجواب:** جب اوٹے میں نجاست نہیں لگی تو وہ ناپاک کیسے ہو گیا۔ وہ لوٹا ناپاک ہی ہے استیحا کرنے سے لوٹا ناپاک نہیں ہوتا مٹی کا ہو یا دھات کا سب کا ایک ہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم      کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

وارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف ☆ ۷ محرم ۱۳۸۲ھ



## باب المهر والجهاز

بخدمت شریف جناب اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند و ام ظلم

السلام علیکم:- خدمت میں گزارش ہے کہ ہم مسلمانان ڈھکیا کو آپ کے یہاں کا ایک فتویٰ درکار ہے امید ہے کہ آپ جواب باصواب سے مستفیض فرمائیں گے رحمت کی ایک شادی شدہ لڑکی جس کی شادی کو عرصہ دس سال ہوا۔ وہ اپنے شوہر سے کچھ ناراض رہتی تھی جب کہ وہ اپنے شوہر کے یہاں کافی مدت رہی شوہر کے یہاں رہتے ہوئے ہی وہ بیمار ہو گئی اس بیماری کی حالت میں لڑکی کے والد اسکو اپنے گھر لے آئے علاج معالجہ کرایا مگر وہ قضائے الہی سے مر گئی۔ جب کہ اس کا شوہر وہاں موجود نہیں تھا اس کے شوہر نے بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں اپنی زوجہ سے مہر معاف کرانے کی کوشش کی مگر ناراضگی کے باعث لڑکی نے مہر معاف نہیں کیا اور وہ مر گئی۔ اب اس کا شوہر لڑکی کے ماں باپ (ساس، سر) سے مہر معاف کرانا چاہتا ہے۔ والدین (لڑکی) کہتے ہیں کہ شریعت میں اگر ہمیں مہر معاف کرنے کا حق ہے تو ہم قطعی مہر معاف کرنے کو تیار ہیں۔ کیوں کہ ہمیں اپنے داماد سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ از روئے شریعت اس لڑکی کے والدین مہر معاف کر سکتے ہیں یا نہیں۔ مطلع فرمایا جاوے۔

الجواب: اگر وہ کوئی اولاد چھوڑ کر نہیں مری ہے تو نصف مہر کا مستحق اس کا شوہر خود ہو گیا باقی نصف مہر کے وارث اس عورت کے ماں باپ ہوئے، ماں باپ اگر اپنا اپنا حق معاف کریں گے تو معاف ہو جائے گا۔ مہر کتنا تھا لکھ کر بھیجئے تو یہ بتایا جائے گا۔ ماں کتنے کی مستحق ہے اور باپ کتنے کا۔ پھر وہ خود اپنا اپنا حق معاف کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ رزی الحج ۱۳۸۳ھ

مسجد میں بلا اذان و اقامت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(محالہ گیری)

# عدت

مسئلہ شیخ صابر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تجمل نے قدرت سے شادی کی تھی۔ اس کی زبان درازی اور برے الفاظ کی وجہ سے طلاق کی نوبت آئی۔ بہر حال اس وقت اس کے پاس دو سال کی ایک بچی ہے لوگ کہتے ہیں کہ بچی کی پرورش کے لئے تجمل کو بیس روپیہ ماہوار دینا پڑے گا۔ مگر میاں تجمل کا کہنا ہے کہ ایک بد چلن عورت جس کی زبان اور الفاظ سے بد چلنی کا ثبوت ملتا ہے اس کے ساتھ بچی رہ نہیں سکتی۔ مثلاً قدرت کئی بار دیوار ٹھونک کر اور زمین ٹھونک کر یہ کہہ چکی ہے۔ (۱) مقصد سے نکاح کر کے تجمل کو مراد آگئی۔

(۲) بستی کے سردار کے پاس جا کر بولی کہ وہ دوسری شادی کر کے عورت لیکر فیاض کے نصف جاکدہ میں ناچے ہیں۔ میں مقصد سے نکاح کر کے بیسین کے نصف جاکدہ میں ناچو گی۔

(۳) تجمل کو دھمکی بھی دے چکی ہے کہ بچوں کے ذریعے زہر دے کر مار ڈالوں گی۔

(۴) شوہر کے روبرو کبھی قسم قرآن کی قسم بچوں کی میں تیرے منہ میں پیشاب کرتی ہوں۔ جب سے بیسین مر گیا اب میں تیرے ہاتھ آنے کی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں سے کیا ثبوت ملتا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے طلاق ہوئی۔ طلاق تحریری دی دوسری بات یہ ہے کہ جو بچی قدرت کے پاس ہے اس سے قبل دو بچے ایک چار ماہ کا تھا چھوڑ کر کلکتہ آئی اور چار ماہ رہی بچوں کی تجمل کی ماں نے پرورش کی اور ایک دو ماہ کے بچے کو لیکر گھر سے بھاگ گئی اور ایک ماہ دوسرے کے گھر جا رہی اس بچے کو کبھی تجمل کی ماں نے پرورش کی تو کیا یہ دو سال بچی کی پرورش نہیں کر سکتی ہے۔ اوپر فیاض اور بیسین کا نام لکھا جا چکا ہے۔ یہ دو بھائی ایک ہی لڑکا تجمل ہے۔ مقصود تجمل کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ پورا نام مقصود علی ہے۔ اس حالت میں عورت مہر کی حقدار ہو سکتی ہے جب کہ اس کی بد چلنی سے اس کو طلاق دیدی گئی۔ جواب تحریر فرمائیں۔

**الجواب :** ہاں پرورش کا حق ماں ہی کو ہے مگر جب تک عدت میں ہے۔ پرورش کی اجرت نہیں لے سکتی ہے۔ عدت کے



بعد پرورش کی اجرت لے سکتی ہے۔ لیکن اجرت مثل سے زیادہ طلب کرنے کا اس کو حق نہیں ہے اجرت مثل پر پرورش کرنے پر راضی نہ ہو تو دوسری عورت کی پرورش میں بچی رکھی جائے گی جسکو ماں کے بعد پرورش کا حق پہنچتا ہے۔ طلاق دینے سے مہر ساقط نہیں ہوتا اس لئے مہر جتنا باقی ہے وہ باقی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مشطر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۴، صفر ۱۳۸۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کی طلاق عدت کے گزارنے میں صرف چند دن باقی تھے اس وقت اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ برائے کرم یہ تحریر فرمائیں کہ ہندہ طلاق کی عدت کے دن پورے کر کے نکاح کرے۔ یا اب اس کی عدت وفات گزارنی چاہئے۔ ویسے اس کی عدت طلاق ۳۰ راپریل کو پوری ہوگئی۔ اور شوہر کا انتقال چند راپریل کو ہوا۔ اور ۲ جنوری کو اس نے ان الفاظ سے اسکو آزاد کیا کہ میں تم کو اپنے نکاح سے آزاد کرتا ہوں برائے کرم جواب جلد مرحمت فرمائیں۔

**الجواب:** اگر طلاق رجعی کی عدت تھی جب تو عدت وقات گزارنے کا حکم ہے اور اگر طلاق بائن تھی خواہ ایک یا دو یا تین مگر طلاق بائن دی تھی تو طلاق کی عدت پوری کرنے کا حکم ہے اور اگر مرض الموت میں طلاق بائن دی تھی تو موت عدت گزارنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

٦٠٨

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کے دلائل سے مرحت فرمائیے۔

(۱) ایک عورت مطلقہ ہے جس کی عدت ابھی نہیں گزری ہے اور زید اسے نکاح کے ارادہ سے اپنے گھر لاتا ہے عدت کے اس سے نکاح کر لیتا ہے آیا زید کا یہ فعل لائق گرفت ہے یا نہیں اور وہ قسم کھاتا ہے کہ میں نے عدت کے

آبادیوں کی ہے قبل نکاح۔ آیا برادری کا یہ دباؤ جو جرمانہ جائز ہے یا نہیں۔ المستفتی عبداللطیف ٹیلر ماسٹر کبڑی بازار ضلع فیض آباد یوپی

**الجواب:** (۱) معتدہ کو جہاں عدت گزارنے کا حکم ہے وہاں سے دوسری جگہ لیجانا ضرور گناہ ہے غیر محرم عورت کو اپنے گھر لا کر رکھنا بھی گناہ ہے زید پر ان دونوں گناہوں سے توبہ لازم ہے توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول بند کیا جائے۔ مالی جرمانہ حرام ہے لیا ہو تو واپس کرنا واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۸ روئی الحجہ ۸۷۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں مطلقہ عورت تین حیض گزار کر نکاح کر سکتی ہے اور بیوہ صرف تین حیض گزار کر نکاح نہیں کر سکتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ استبراء رحم دونوں میں یکساں ہو جاتا ہے اگر بیوہ کو دو ماہ میں تین حیض آجائیں اور چالیس دن وہ سوگ کے زائد گزار کر نکاح کرے تو درست ہے اس میں کیا حرج ہے۔

فقط والسلام احمد الدين احسان الہی

**الجواب :** عدت واجب ہونے کی وجہ استبراء رحم نہیں استبراء تو صرف ایک ہی حیض سے ہو جاتا ہے اور صغیرہ پر بھی عدت واجب ہوتی ہے حالانکہ صغیرہ سے استبراء رحم کی حاجت نہیں۔ فرمان شرع ہے کہ طلاق کی عدت حیض والی کے لئے جو حاملہ نہ ہو تین حیض ہے۔ موت کی عدت چار مہینے دس دن جبکہ بچہ نہ ہو سبب اس کا اللہ علیم وخبر جانے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ رزی قعد ۸۲۰ هـ



## باب الفرائض (ترکہ)

مسئول محمد عاشق محلہ بھورے خاں پہلی بھیت شریف۔ تاریخ ۶ اپریل ۱۹۶۴ء

کیا فرماتے حضرات علمائے شریعت و مفتیان شرع متین برکاتہم القدسیہ مسئلہ ہذا میں کہ

متوفی نے ایک لڑکی اور دوسری لڑکی جو اس کے سامنے فوت ہو چکی تھی اس کے تین لڑکے جو اس کے نواسہ ہوئے اور دو حقیقی بھائی چھوڑے، اولاد ذکور میں کوئی نہیں ہے۔ لہذا متوفی کی جائیداد کا ترکہ کس طرح اور کس کس کو کتنا کتنا تقسیم ہوگا بینہ و تو جروا

**الجواب:** نواسے محبوب ہیں نصف کی مستحق لڑکی ہے اور نصف کے مستحق دونوں بھائی ہیں و ہذا کلمہ علی تقدیر صدق السؤال و انحصار الورثۃ فی المذكورین و بعد استجماع شرائط الارث و تقدیم ما بعدہ علیہ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ ربیٰ ثانی ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے پہلی شادی کی اور اس سے تین لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں اور پھر زید کی پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا اس کے بعد زید نے دوسری شادی کی۔ جو حیات ہے اور اس سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے اس کے بعد زید کا انتقال ہو گیا لہذا زید کی جائیداد کو از روئے شریعت کس طرح تقسیم کیا جائے؟

**الجواب:** اگر زید نے اپنی وفات پر صرف ایک بیوی اور ایک لڑکا اور چار لڑکیاں وارث چھوڑے ہیں تو اس کی جائیداد متروکہ اڑتالیس سہام پر منقسم ہو کر چھ سہام اس کی موجودہ بیوی کو ملیں گے اور چودہ سہام زید کا لڑکا پانچ گاہ اور سات سات سہام چاروں لڑکیاں پائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم







سہم چاروں لڑکیوں کو ملے گا۔ یعنی فی روپیہ چار چار آنے دونوں لڑکوں کو اور دو دو آنے چاروں لڑکیوں کو دیئے جائیں گے۔  
 - وهذا كله بعد تقديم ما تقدم على الارث والله تعالى اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ / ذی قعدة ۸۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زبیدہ خاتون کا انتقال ہوا اس نے ایک پوتی جس کا نام ہندہ اور دو لڑکیاں جس کا نام کلثوم اور زینون کو چھوڑا ان تینوں میں کس کو کتنا ترکہ ملے گا۔ بیٹا و تو حروا

**الجواب :** صورت مسئلہ میں پوتی کو کچھ نہ ملے گا دونوں لڑکیاں آدھا آدھا پائیں گی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۶/۲۵۷ فی قعدہ ۸۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضامن علی فوت ہوئے۔ ضامن علی کے انتقال کے بعد ان کی ایک لڑکی حاجن بیگم اور ایک لڑکا امداد علی وارث چھوڑا اس کے بعد امداد علی کا انتقال ہوا اس نے وارث ایک لڑکا لیاقت اور لڑکی بسم اللہ چھوڑی۔ اس کے بعد حاجن بیگم کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا ولی نامی چھوڑا۔ اس کے بعد بسم اللہ کا انتقال ہوا اور اس نے وارث دو لڑکے صدیق علی و عاشق علی چھوڑے اس کے بعد لیاقت مرے اور بیوی پہلے فوت ہوگئی لا ولد مرے لہذا جواب دیکر ممنون فرمائیں۔ صدیق علی و عاشق علی کا کتنا حصہ ہوا جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

**الجواب:** ہر نقدیر صدق سوال و ترتیب اموات حسب بالا بعد تقدیم یا تقدیم علی الارث ضامن علی کا متروکہ ۹ سہام پر منقسم ہو کر تین سہام ولی پسر حاجن بیگم کو ملیں گے اور تین تین سہام صدیق علی اور عاشق علی پسران بسم اللہ کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵/۱۵۱۵۱۵



کیا فرماتے ہیں اس مسئلے میں علمائے دین شرع متین کہ زید نے اپنی پیدا کردہ کمائی سے ایک مکان نو سو روپیہ میں اپنے نام سے خرید لیا اور اپنی ہی کمائی سے یکے بعد دیگرے دو مکان جس کی قیمت تقریباً دس ہزار روپے ہے اپنی بیوی کے نام خرید لیا۔ زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ اب صرف زید کی بیوی اور زید کی بہن حیات ہیں اور کوئی بھی وارث زید کی جائیداد کا نہیں ہے۔

دریافت طلب یہ ہے کہ از روئے شریعت زید کی بیوی اور زید کی بہن کا ہر تینوں مکان پر کتنا کتنا حق پہنچتا ہے جواب سے جلد مطلع فرمائیں اور شکر یہ کا موقع دیں۔ بینو او تو جروا۔

فتح محمد کرنیل گنج بذریعہ کانپور

**الجواب :** زید نے مکان اپنے نام خرید کیا وہ اس کا متروکہ ہے بر تقدیر صدق سوال وحسب شرائط فرائض اس مکان میں ایک چوتھائی کی مستحق بیوی ہے اور باقی تین چوتھائی کی مستحق زید کی بہن ہے۔ جو مکانات زید نے اپنی بیوی کے نام سے خرید کئے اور قیمت اپنے پاس سے ادا کی ہے وہ اس کی بیوی کی ملک ہے ان میں زید کی بہن کو کچھ نہ ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵ ربی الحجہ ۱۳۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بہن اور بیوی چھوڑ کر انتقال کر گیا لہذا دریافت طلب اینکہ زید کے مال متروکہ سے ان کی بہن کو کتنا ملے گا اور ان کی بیوی کو کتنا ملے گا۔ جواب عنایت فرمائیں۔

العبد ضیاء اللہ محلہ کوند پور ضلع بریلی شریف

**الجواب :** اگر صرف یہی دو وارث ہیں تو بر تقدیر صدق سوال وحسب شرائط فرائض متروکہ زید متوفی چار سہام پر منقسم ہو کر ایک سہم اس کی بیوی کو ملے گا اور تین سہام زید کی بہن کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمیل احمد مرحوم کی پہلی بیوی مرحومہ سے ایک لڑکا دوسری بیوی سے جو موجود ہے اس سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں موجود ہیں ترکہ مندرجہ ذیل کو کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ (۱) مکان پختہ (۲) سمٹ کمپنی کے حصے دس ہزار روپے کے (۳) ایک باغ مع زمین (۴) تین چکیوں میں شرکت ہے وارثوں میں کس طرح تقسیم ہوگا؟

**الجواب:** جب کہ ذیہ صرف ایک بیوی (زوجہ ثانیہ) اور تین لڑکے چار لڑکیاں وارث چھوڑے ہیں تو اس کا متروکہ اسی (۸۰) سهام پر منقسم ہو کر دس سهام اس کی زوجہ ثانیہ کو ملیں گے اور چودہ چودہ سهام تینوں لڑکوں کو ملیں گے اور سات سات سهام چاروں لڑکیوں کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں جمیل احمد مرحوم کی پہلی بیوی مرحومہ سے ایک لڑکا قدیر احمد ہے اور دوسری بیوی سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں اور دوسری بیوی موجود ہیں ان کے ہائٹ کے تیرہ سو روپے ان وارثوں کو کس طرح تقسیم ہونگے مینا تو جروا۔

**الجواب:** جب کہ صرف ایک بیوی (زوجہ ثانیہ) اور تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہ وارث چھوڑے ہیں تو اس کا متروکہ اسی (۸۰) سهام پر منقسم ہو کر دس سهام اس کی بیوی کو ملیں گے اور چودہ چودہ سهام تینوں لڑکوں کو ملیں گے اور سات سات سهام چاروں لڑکیوں کو ملیں گے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۳۸۸ھ

حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا کہ جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (حدیث)



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا تھا نو سال کا۔ زید نے اپنے پیسے سے ایک مکان خرید ازید نے اس مکان میں اپنے لڑکے بکر کا نام ڈلوادیا آدھے میں پھر زید نے بکر کی شادی کی۔ اٹھارہ انیس سال کی عمر میں اس میں بھی زید نے اپنی کمائی کا پیسہ خرچ کیا پھر بکر بیمار ہو گیا اس کی بیماری میں زید ہی نے اپنے پاس سے پیسہ خرچ کیا پھر بکر مر گیا پھر بھی زید ہی نے اس کی میت میں روپیہ خرچ کیا اور بکر کو پھر ایک لڑکی ہوئی ہے اور بیوی بھی ہے۔ اور بکر کے مرنے کے بعد خالدہ بکر کی بیوی بکر کا مہر دین معاف نہیں کیا اور جس وقت بکر کا انتقال ہوا تو خالدہ اپنے باپ کے گھر تھی۔ جب بکر کے انتقال کی خبر سنی تو خالدہ آئی اور بکر کے کفن و دفن کے بعد پھر خالدہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی۔ اب زید اس مکان کو مسجد کے نام کرنا چاہتا ہے بکر کے نام پر جو مکان تھا اس میں سے کتنا بکر کی بیوی کا حق ہے۔ اور بکر کی لڑکی کا کتنا حق ہے حکم شرعی تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** بکر نے اپنی وفات پر اگر صرف تین وارث چھوڑے ہیں ایک بیوی ایک لڑکی اور باپ تو ہر تقدیر صدق سوال بکر کے متروکہ میں سے پہلے اس کی بیوی کا مہر دین ادا کیا جائے گا۔ جو باقی بچے اس میں سے اس کی بیوی فی روپیہ دو آنے اور لڑکی فی روپیہ آٹھ آنے اور بکر کے باپ کو فی روپیہ چھ آنے ملیں گے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: محمد ایوب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے انتقال کیا اور وارث چھوڑا اور ایک بیوی اور ایک بیٹی اور دو بہن اور ایک بھتیجا لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ ان ورثہ میں ترکہ میت جو چون ۵۴ ریگھہ زمین ہے کس طرح تقسیم ہوگا مطلع

قرآن مجید

**الجواب:** ہر نقد ہر صدق سوال وانحصار اور شرفی المذکورین وحسب شرائط فرائض زید متوفی کے متروکہ فی روپیہ دوانے اس کی بیوی کو ملیں گے اور آٹھ آنے بیٹی کو اور عین تین آنے دونوں بہنوں کو ملیں گے اور بھتیجا محبوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

٢٨٨

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حامد خاں کا ایک ہندو عورت سے جس کا نام دلاری تھا تعلق ہو گیا اور اس ناجائز تعلقات کے دوران میں حامد خاں کے نطفہ سے دلاری کے بطن سے ایک لڑکا جس کا نام اسلام نبی خاں اور دو لڑکیاں ممتاز بیگم اور امتیازی بیگم پیدا ہوئیں اس ہندو عورت دلاری سے ناجائز تعلقات کے دوران میں حامد خاں کا نکاح مسماۃ قریشی بیگم سے بالعوض دین مہر مبلغ دس ہزار روپے عند الطلب ہو گیا۔ اور قریشی بیگم کے بطن سے حامد خاں کے نطفے سے دو لڑکے پیدا ہوئے جو کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گئے جب اسلام نبی خاں جو کہ ہندو عورت کے بطن سے پیدا ہوا تھا تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوا تو اسکو اسکول میں داخل کر دیا گیا اور اس کی ولدیت اسکول میں حامد خاں لکھوائی گئی۔ اور جب ممتاز بیگم شادی کے قابل ہوئی تو اس کی شادی کے وقت قاضی کے نکاح رجسٹر میں ولدیت حامد خاں ہی لکھی گئی جو کہ اس وقت زندہ ہے اسلام نبی خاں کی جب شادی ہوئی تو اس کی بھی ولدیت قاضی کے رجسٹر میں حامد خاں ہی لکھی گئی۔ اسلام نبی خاں بعد شادی اپنی بیوی کو لیکر پاکستان چلے گئے اور پاکستان میں اسلام نبی خاں کے ایک لڑکا اسلام حامد خاں اور ایک لڑکی حامدہ بیگم پیدا ہوئی جب یہ پاکستان میں تھے تب حامد خاں اسلام نبی خاں کو خط بطور اپنے لڑکے کے لکھا کرتے تھے اور اسلام نبی خاں کے لڑکے کی خیریت حامد خاں بطور پوتا پوتی منگواتے رہتے تھے ان کو دعا و پیار بھی لکھا کرتے تھے کچھ دن بعد اسلام نبی خاں کا انتقال حامد خاں کی زندگی میں پاکستان میں ہو گیا اسلام نبی خاں کے انتقال کے بعد حامد خاں نے اپنے پوتا پوتی کو گورنمنٹ سے لکھت پڑھت کر کے ہندوستان مستقل رہائش کے لئے اپنے پاس بلوایا اور تاحیات اپنے پاس بطور پوتا پوتی رکھا۔ اسلام نبی خاں کے انتقال کے بعد ۱۹۶۳ء میں حامد خاں کا انتقال ہو گیا اور حامد خاں مرحوم



نے منقولہ وغیرہ منقولہ جائداد میں کچھ اپنا حصہ چھوڑا جو کہ ان کے حقیقی بھائی اویس خاں کے قبضے میں ہے۔ بعد انتقال حامد خاں ان کی منکوحہ بیوی قریشی بیگم نے جن کے لطن سے سوائے اس اولاد کے جو کہ ایک ہندو عورت دلاری غیر منکوحہ کے لطن سے تھی کوئی اولاد نہ تھی۔ حامد خاں مرحوم کو لا ولد قرار دے کر اپنے مہر کا جو دس ہزار روپیہ عند الطلب تھا اس میں چوتھائی چھوڑ کر سات ہزار پانچ سو روپے کا دعویٰ اویس خاں برادر حقیقی حامد خاں پر کر دیا اور جائداد میں سے چوتھائی حصہ طلب کیا۔ اویس برادر حقیقی حامد خاں مرحوم نے یہ اعتراض کیا کہ حامد خاں مرحوم لا ولد نہیں مرے ہیں بلکہ ان کی ایک لڑکی ممتاز بیگم جو کہ حامد خاں کے نطفے اور دلاری کے لطن سے پیدا ہوئی تھی اور جس کو وہ بطور اولاد رکھتے تھے اور جس کی شادی بھی بطور اپنی جائز لڑکی کے کی ہے۔ وہ زندہ ہے اور حامد خاں مرحوم کی جائداد کی صحیح وارث ہے۔ اور اسلام نبی خاں جو کہ حامد خاں کے نطفے اور دلاری کے لطن سے پیدا ہوا تھا۔ جس کی حامد خاں مرحوم نے بطور اپنے لڑکے کے پرورش وغیرہ کی۔ اسلام نبی خاں کے نطفے سے ایک لڑکا اسلام حامد خاں اور ایک لڑکی خالدہ بیگم پیدا ہوئے تھے جو کہ زندہ ہیں اور حامد خاں مرحوم کے پوتا و پوتی ہوتے ہیں جن کو حامد خاں مرحوم اپنی زندگی میں پوتا و پوتی کہا کرتے تھے وہ ان کی جائداد کے صحیح وارث ہیں اور بعد انتقال حامد خاں مرحوم یہ دونوں نابالغ بچے میرے پاس ہیں اب آپ سے ان مندرجہ بالا واقعات کے پیش نظر یہ معلوم کرنا ہے کہ

- (۱) کیا ممتاز بیگم جو کہ ہندو عورت غیر منکوحہ کے لطن سے ناجائز تعلقات کے دوران پیدا ہوئی تھی اور جس کو حامد خاں مرحوم تاحیات بطور اپنی اولاد سمجھتے رہے وہ حامد خاں مرحوم کی جائز وارث کہلانے کی مستحق ہے۔ اور جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ میں اپنا ترکہ پانے کی مستحق ہے اگر پانے کی مستحق ہے تو کس حساب سے پانے کی مستحق ہے؟
- (۲) وہ اسلام نبی خاں جو کہ ہندو عورت غیر منکوحہ کے لطن سے اور حامد خاں کے نطفے سے پیدا ہوا تھا اس (اسلام نبی خاں) کی اولاد اسلام حامد خاں لڑکا اور خالدہ بیگم لڑکی حامد خاں مرحوم کی زندگی میں اسلام نبی خاں مرحوم کی وفات کے بعد اور پھر اپنے دادا حامد خاں مرحوم کے انتقال کے بعد حامد خاں مرحوم کی جائز وارث کہلانے کی مستحق ہے اور جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ میں سے اپنا ترکہ پانے کی مستحق ہے۔ اگر پانے کی مستحق ہے تو کس حساب سے؟

- (۳) اور قریشی بیگم جو کہ حامد خاں مرحوم کی منکوحہ بیوی تھی اور لا ولد ہونے کی صورت میں اپنے مہر دس ہزار روپے عند





وقابلض ہو جائے گا لیکن زید کو چاہئے کہ اپنی سب اولاد کو برابر برابر دے۔ لڑکے اور لڑکی میں فرق نہ کرے اور کسی خاص وجہ سے کسی کو زیادہ دینا چاہتا ہے تو وہ وجہ لکھ کر سوال کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم شوال المکرم ۱۴۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حاجی ہدایت حسین صاحب اپنے انتقال پر سجاد حسین، اشفاق حسین، ابرار حسین، انوار حسین، صفات حسین، پانچ پیران و سروری بیگم، کشوری بیگم، چند و بی، توانی چار دختران وقادری بیگم بیوہ کو وارث چھوڑا مندرجہ ذیل متروکہ چھوڑا۔ دریافت طلب یہ ہے کہ سماء سروری بیگم کو متروکہ حاجی ہدایت حسین کس قدر اور کتنا حصہ از روئے شریعت مطہرہ ملے گا۔ سروری بیگم دختر حاجی ہدایت حسین

معرفت: حمد اللہ خاں

تفصیل متروکہ حاجی ہدایت حسین۔ جائداد غیر منقولہ: ایک قطع مکان اور ایک قطع دوکان

جائداد منقولہ: تمباکو گودام میں تخمیناً ۲۰۰۰۰ روپے۔ نقد پچاس ہزار روپے۔ زیورات بیس ہزار روپے۔ سامان برق و کپڑا فرنیچر وغیرہ تخمیناً ۵۰۰۰ روپے۔ دوکان گرجہ گھر ۴۰۰۰ روپے۔ گڈول دوکان چھ ہزار روپے۔

**الجواب:** اگر صرف دس ہی وارث چھوڑے ہیں ایک بیوی چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے تو ہر نقدی صدق سوال وہ حسب شرائط فرائض متروکہ حاجی ہدایت حسین صاحب ایک سو بارہ سہام پر منقسم ہو کر چودہ سہام اس کی بیوی کو ملیں گے اور سات سات سہام چاروں لڑکیوں کو ملیں گے اور چودہ چودہ سہام پانچوں لڑکوں کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ شوال ۱۴۳۲ھ

## كتاب الوقف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

ایک باغ مع مکان ہے جو ایک مسجد میں وقف ہے جسے ایک مسلم نے خرید لیا ہے اور واقف مرحوم کے خاندان والوں نے بیچا ہے لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ بیع صحیح ہوئی یا نہیں۔ یہ معلوم ہونے پر کہ باغ مع مکان وقف ہے۔ خرید کرنے والے کا فرض ہے شئی موقوفہ اب بھی مسجد میں سمجھی جائے گی یا مشتری کی ملک ہوگی۔ مفصل وحوالہ کتب تحریر ہو۔

احقر شاہ محمد خان معرفت جناب عزیز امام صاحب ایم ایل اے رام باغ شاہ مرزا پور، ۱۳ فروری ۶۲ء

الجواب: وقف کی بیع باطل ہے شامی میں شریعالیہ سے ہے لاخلاف فی بطلان بیع الوقف لانہ لا یقبل التملیک والملک لہذا جو باغ ومکان مسجد پر وقف ہے ہنوز وہ ملک مسجد ہی ہے واقف کے خاندان والوں نے اگر بیع کیا ہے تو بیچنا ناجائز ہے اور خریدار ہرگز اس کا مالک نہیں ہوا اس پر فرض ہے کہ اس باغ ومکان پر اپنا قبضہ نہ رکھے مسجد کے حوالہ کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ / شوال ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ذیل کے مسائل میں کہ

(۱) شہر غازیپور کے اندر ایک زمین بصورت کھنڈر افتادہ تھی جو کہ ایک مسلم خاندان کے افراد کی ملکیت تھی اس زمین کے پچھم طرف ایک مسجد ہے۔

اس زمین کو موقع پاکر متصل کی ایک سرکاری اسکول کی حد میں بدینتی سے مع مسجد مظہرہ بحرف الف شامل کر لیا گیا۔ شہر کے معززین نے اس وقت کے کلکٹر ضلع سے احتجاج کیا جنہوں نے درمیان بڑھ کر مسجد مذکور اور اس کے سامنے کی زمین



پورب طرف مظہرہ بحرف (ب) کو درگزر کر کے بہ نیت رفع شر مسلم معززین کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد دوسرے ہی روز مظہرہ بحرف (ب) پر ایک ”مسلم مسافر خانہ“ کی بنیاد ڈال دی گئی یہ فعل اصل مالکان زمین کی بغیر اجازت عمل میں لایا گیا تعمیر کا یہ سلسلہ دو ڈھائی برس تک مسلمانوں کے عام چندہ سے جاری رہا ان مذکورہ حالات کے پیش نظر کیا کلکٹر صاحب ضلع کا فیصلہ اصل مالکان آراضی کی عین مرضی منظور ہو سکتا ہے

یا ہنوز اس امر کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ وارثان کی بھی اجازت حاصل کر لی جائے اس کے بابت شریعت کا واضح حکم درکار ہے۔ (۲) سلسلہ بالا عرض ہے کہ دو ڈھائی سال سلسلہ تعمیر گزر جانے کے بعد جب منتظمین مسافر خانہ نے محسوس کیا کہ اصل مالکان زمین کی اجازت بھی ضروری ہے تو تمام شرکاء زمین کو رضا مند کر کے مذکورہ زمین کو بنام اللہ تعالیٰ بحق ”مسلم مسافر خانہ“ وقف کر لیا اور یہ کہ واقفان آراضی نے ایک شخص مسمیٰ زید (ناظم مسافر خانہ) کو زمین موقوفہ کا متولی قرار دیدیا اور بغیر اجازت تمام سابقہ تصرف کو معاف کر دیا۔ تو ایسی صورت میں جو وقف عدم اجازت کا گزر چکا ہے اس عمارت تعمیر شدہ کے بارے میں شریعت کا کیا منشاء ہے۔ عنایت فرمائیں۔

(۳) سلسلہ بالا یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ زمین موقوفہ مذکورہ پر عام مسلمانوں کے چندے سے جو عمارت مسلم مسافر خانہ کے لئے تعمیر ہو چکی ہے وہ بھی بنام اللہ تعالیٰ وقف ہی قرار پائے گی اور کیا مسمیٰ زید ہی مسلم مسافر خانہ کا متولی منظور ہوگا۔ جس کو واقفان آراضی نے ابتداً متولی مقرر کر دیا تھا۔ باادب گزارش ہے کہ سوالات بالا کے جوابات ترتیب وار اور واضح آخری ہفتہ دسمبر ۱۹۶۳ء کے اندر ہی اندر عنایت ہوں۔ کیونکہ ان کی اشد ضرورت ہوگی ورنہ نقصان ہو جائے گا۔ احتیاطاً جوابی لفافہ (ایک پیسے) ارسال خدمت کر رہا ہوں والسلام۔ خادم محمد وحید اللہ محکمہ قاضی ٹولہ غازی پور۔ ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء

**الجواب:** اس زمین کے جتنے وارثین ہیں سب کی اجازت درکار تھی ان کی اجازت کے بغیر اس زمین میں تصرف ناجائز اور حرام ہوا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے۔ اذالمعنی لا تأکلوا لبعضکم اموال بعض بالباطل كالسرقة والغصب الخ وریختار میں ہے ولا يجوز تصرف فی مال غیرہ بلا اذن ولا ولاية الا فی مسائل الخ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تعمیر کے بعد وارثین نے زمین وقف کر دی تو وقف جائز صحیح ہو گیا۔ وقف کئے جانے سے پہلے اس میں جو تصرف

ہونا جائز اور باطل ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) زمین تو وقف ہوگئی ہے اس زمین پر جو عملہ ہے وہ مسافر خانہ کی ملک ہے ایسا کسی کتاب میں یا ذمہ نہیں ہوتا ہے کہ زمین کا ایک شخص متولی ہو اور عملہ کا متولی دوسرا کوئی شخص ہو۔ نہ چندہ دہندگان کی یہ نیت ہوتی ہے کہ وہ عملہ کا متولی جدا بنائیں گے اس لئے صورت مسئلہ میں زید ہی زمین و عملہ سب کا متولی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۲۳ ر شوال ۱۴۱۲ھ

مسئلہ: عبدالرؤف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ایک مکان مسجد محلہ بھوڑ قصبہ گولا کے حق میں وقف علی اللہ کیا گیا اور جب سے ہی کرایہ دار اس میں رہتے ہیں اب بھی ایک صاحب بطور کرایہ دار رہتے ہیں اس مکان کے صحن کے پختہ چہار دیواری جو کہ سب بوسیدہ و شکستہ ہوگئی تھی کرایہ دار کے اصرار پر وہ دیواریں دوبارہ بنوادینے کے لیے گرائی گئیں چاہئے تو یہ تھا کہ انہیں بنیادوں پر دوبارہ دیوار تعمیر کرا دی جائے لیکن بعض لوگوں نے دوسرے بعض لوگوں کے کہنے سے تین فٹ چوڑی جگہ چھوڑ دی اور ان لوگوں کے استعمال کے لئے گلی قائم کر دی۔ اس طرح وہ زمین قبضہ مسجد و وقف علی اللہ سے الگ ہوگئی کیا ایسا کر دینا شرعاً جائز ہے اگر ایسا کر دینے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا تو جن لوگوں نے ایسا کیا ان کے بارے میں کیا حکم شرعیہ ہے۔ جواب باصواب سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

**الجواب:** وقف خاص ملک خدائے عز و جل ہے اس پر قبضہ جمانا یا اس پر اپنا راستہ قائم کرنا حرام ہے اور بہت بڑا گناہ

ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں تو بہ کریں ورنہ ان سے میل جول بند کیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کی پٹیاں ہیں جن کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے فرش بنایا گیا تھا اور اس پر نماز پڑھی جاتی تھی۔ اب اس کو متولیان نے نکال لیا ہے اور اس جگہ پر اچھا اور چکنا فرش بنا دیا۔ اب سوال ان بیٹوں کا ہے کہ ان بیٹوں کو کیا کیا جائے یعنی فروخت کیا جاسکتا ہے کسی کے بھی ہاتھ اور فروخت کی رقم مسجد میں لگا دی جائے اب رہا سوال احترام کا چونکہ اس پر نماز پڑھی جا چکی ہے۔

**الجواب:** اگر وہ پٹیاں مسجد کی حاجت سے فاضل ہیں اور کبھی مسجد کے کام میں آنے والی نہیں ہیں یا اس وقت تک محفوظ نہیں رکھی جاسکتیں تو انہیں فروخت کرنا جائز ہے۔ خریدار کو چاہئے کہ کسی ناپاک یا تحقیر کی جگہ نہ لگائے۔ اور اس کا احترام ملحوظ رکھے۔ مسجد کی ملکیت قبرستان میں نہیں لگائی جاسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۰ ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ

ایک جماعت مسلمہ گزشتہ آٹھ سال سے ایک وقف کردہ زمین میں نماز عید ادا کرتی تھی لیکن اس سال وہاں سے منتقل ہو جانا چاہتی ہے اس لئے کہ اس کے آگے ایک نہر جاری ہے جس میں گروہ مسلمہ وضو کیا کرتی تھی لیکن اب اس میں ہندو اپنے مردے کو پھینکتا ہے اور جلاتا ہے۔ صورت مذکور کی بنیاد پر دوسری جگہ اختیار کرنا درست ہے یا نہیں۔ اور موقوفہ زمین کو آباد کیا جاسکتا ہے یا نہیں نیز مسجد کا مصلیٰ اور خطبہ کی کتاب عید گاہ لیجانا درست ہے یا نہیں۔ جبکہ فارغ ہونے کے بعد اس کو مسجد میں باحفاظت رہو نچا دیا جاتا ہے۔ مینو او تو جروا

المستفتی: منشی محمد ابراہیم متھور ضلع پورنیہ بہار

**الجواب:** اگر وہاں پاک پانی میسر نہیں ہے یا وہاں پر قنہ کا اندیشہ ہے تو دوسری جگہ عیدین کی نماز پڑھا کریں لیکن جو جگہ عیدین کی نماز کے لئے وقف ہے اس میں کاشت جائز نہیں کتب فقہ میں ہے لایسجوز تغیر الوقف عن حیثا اتہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ موضع بسڈیلہ ضلع بہتلی کے مسلمانوں نے ایک مذہبی درس گاہ بنام تدریس الاسلام کے لئے ایک قطعہ زمین دیدیا اور اس مدرسہ کا اس قطعہ زمین پر قبضہ بھی ہو گیا۔ اب اس زمین کے ایک قطعہ پر ایک صاحب مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اراکین مدرسہ کی نظر میں وہ قطعہ زمین مدرسہ کی ضرورت سے فی الحال زائد ہے کیا اس حصہ زمین پر مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے۔ بحوالہ کتب فقہ جواب تحریر فرمایا جائے۔ فقط والسلام: اعجاز احمد مدرسہ اہلسنت تدریس الاسلام موضع بسڈیلہ ضلع بہتلی

**الجواب:** اگر وہ زمین وقف ہے مدرسہ پر جب تو ظاہر ہے کہ اس کو مسجد بنانا جائز نہیں کہ یہ اصل مقصود وقف سے دور ہے۔ عالمگیر یہ میں ہے لایجوز تغیر الوقف عن ہیئاته فلا یجعل الدار بستانا ولا الخان حماما ولا الرباط دکانا الا اذا جعل الوقف الی الناظر ما یری فیہ مصلحة الوقف۔ الخ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں اقول هذا فی تغیر الہیئاتہ فما ظنک بتغیر اصل المقصود اور اگر وہ وقف نہیں بلکہ ملک مدرسہ ہے جب بھی اس میں ایسا تصرف جس سے مدرسہ کو اشتغال نہ ہو کیسے جائز ہوگا۔ علاوہ بریں مسجد کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ مالک زمین ہی زمین کو وقف کرے مسجد بنائے۔ مدرسہ خود وقف اور بانی ہو نہیں سکتا نہ متولی کو یہ حق ہے ایسی صورت میں اس زمین کو مسجد نہیں بنا سکتے ہاں اگر متولی مدرسہ کو اس زمین کے بیچنے کا حق ہے تو وہ بیچے کوئی خرید کر اس کو مسجد بنائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ روزی قصه ۸۸ هـ



## باب الصدقہ

مسئلہ: محمد حید اختر پورنوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

یعنی صدقہ واجب میں سے اپنے خونی رشتہ دار یعنی نسبی کو جو اہل نصاب نہ ہو اسے دینا جائز ہے یا نہیں۔ لکھذا حضور پر نور سے گزارش ہے کہ اس کا جواب جلد از جلد دیں مہربانی و قدر دانی ہوگی مینو او تو جروا۔

**الجواب:** اپنی اولاد کو صدقات واجبہ دینا جائز نہیں یونہی خود جس کی اولاد میں ہو انہیں بھی دینا جائز نہیں یونہی بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا باقی دیگر رشتہ داروں کو دینا جائز بلکہ احسن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲/ ذی قعدہ ۸۳ھ

## سب سے پہلے

☆ سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے ہمارے نبی کریم ﷺ اٹھیں گے۔

☆ سب سے پہلے دنیا میں اذان حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھی۔

☆ سب سے پہلے اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔

☆ سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔

☆ سب سے پہلے مساواک (دقون) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

(اسلامی تاریخی معلومات)

## کتاب البیوع

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عمارت موسوم یا زدہ گیارہویں شریف جس میں زائد پچاس سال سے حضرت غوث اعظم قدس سرہ کا عرس ہوتا چلا آ رہا ہے اور بانی عرس شریف نے بڑی عقیدت سے قائم کیا تھا شایان شان عمارت بنوائی اور اپنی حیثیت کے مطابق ہمیشہ صرف کثیر کرتا رہا بعدہ اس کے ورثاء بھی اس پر قائم رہے البتہ حالات کے اعتبار سے اخراجات میں ضرور کم و بیشی ہوتی رہی لیکن بانی عمارت مذکور کی وجہ سے کوئی باقاعدہ وقف نامہ نہ تحریر کر سکے مگر وہ عمارت ہمیشہ اسی ایک نیک مقصد کے لئے استعمال ہوتی رہی اب وارث موجودہ کی حالت اس طرح کی نہیں رہی جیسی اس کے بزرگوں کی تھی وہ اپنی ضرورتوں کے خیال سے عمارت مذکورہ کو اپنی موردی جا کنداد ظاہر کر کے فروخت کرتا ہے اس پر ایک دوسرا شخص ابو محمد کے ذریعہ عدالت محاذ چارہ جوئی کرتا ہے یہ جا کنداد اپنے استعمال سے ایک مذہبی وقف ہے اس کو فروخت کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔

(۱) کیا وارث بانی عمارت کو اس کے فروخت کرنے کا حق ہے وہ اس کی موردی جا کنداد ہے

(۲) کیا ابو محمد کو از روئے شرع محمدی اس مقدمہ بازی کا حق ہے۔ کیا یہ کسی درجہ میں عمل نیک کہا جاسکتا ہے۔ اور یہ کار ثواب متصور ہو سکتا ہے۔

(۳) کیا ابو محمد اخراجات مقدمہ کے لئے مدزکوۃ اور فطرہ کی رقم بھی صرف کر سکتا ہے۔

**الجواب:** اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عمارت وقف ہے تو اسے بیچنا جائز نہیں اس کی بیع باطل ہوگی۔ اور اس کو واکزاشت کی ہر ممکن کوشش کرنے کا حکم ہے۔ مقدمہ بازی بھی کی جاسکتی ہے لیکن فطرہ اور زکوۃ کی رقم مقدمہ کے خرچ میں نہیں آسکتی۔ ہاں فطرہ و زکوۃ کسی فقیر کو جو اس کا مصرف ہو دیکر مالک بنا دیں اور وہ لیکر اپنی طرف سے مقدمہ کے خرچ کے لئے دیدے تو مقدمہ کے خرچ میں لانا جائز ہوگا۔ اور اگر یہ ثابت نہیں کہ وہ عمارت وقف ہے تو وارثین اسے بیچ سکتے ہیں۔ وقف کا ثبوت شرعاً شہرت سے بھی ہو جاتا ہے وقف کے ثبوت کے لئے واقف کی تحریر شرط نہیں اگر یہ مشہور ہے کہ وہ عمارت وقف ہے تو وقف مان لیا جائے۔ اور اگر یہ مشہور نہیں کہ کوئی دیگر ثبوت ہے تو صورت مسئلہ میں اس عمارت کو وقف بنانا حق تلفی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ یکم ربیٰ القعدہ ۱۴۳۵ھ



## زکوٰۃ، عشر، صدقہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قصبہ میرٹھ ضلع بریلی میں جو قدیمی مسجد ہے اس مسجد میں نمازہ ٹھکانہ ہو کر رہتی تھی اب چنگانہ نماز تو نہیں ہوتی بہت دنوں سے عیدین کی نماز ہوا کرتی ہے اس مسجد کی عمارت بہت شکستہ حالت میں ہے اور اس کے منہدم ہونے کا بہت اندیشہ ہے اسی مسجد کے قریب میں بہت افتادہ زمین بھی موجود ہے اگر اس افتادہ کو مسجد میں شامل کر کے مسجد کی توسیع کرا دی جائے تو مسجد بہت وسیع ہو جائے اور اسی مسجد کے قریب میں قبرستان بھی ہے عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے جو نمازی آتے ہیں تو مسجد میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نمازیوں کی کثرت سے قبریں بھی پائمال ہوتی ہیں۔ ۱۲۱۰ھ سال سے اس کی مرمت بالکل نہیں ہوئی ہے۔ منتظم اور متولی مسجد اور پیش امام نہ تو اس مسجد کی توسیع کراتے ہیں اور نہ مرمت ہی کراتے ہیں۔ اسی مسجد میں ایک درخت نیم اور ایک درخت گولر کا تھا اس کو فروخت کر کے وہ تمام روپے اور صدقہ فطر و قربانی کی کھالیں وغیرہ بھی سب مدرسہ میں خرچ کرتے ہیں نیز مسجد کی مرمت کے لئے عیدین کے نمازیوں سے جو چندہ لیا جاتا ہے وہ بھی مدرسہ میں خرچ کرتے ہیں مسجد کے لئے جو چندہ لیا جائے وہ چندہ مدرسہ میں از روئے شرع شریف خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مدرسہ کے لئے مسجد میں چندہ کرنا چاہئے کہ نہیں۔ صدقہ فطر و پوست قربانی اور مسجد کے درخت فروخت کر کے مدرسہ میں لگانا چاہئے یا نہیں؟

**الجواب:** (۱) مسجد کا چندہ مدرسہ میں خرچ کرنا گناہ ہے تاوان واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مدرسہ کے لئے مسجد میں چندہ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) صدقہ فطر نہ مسجد میں لگانا جائز ہے نہ مدرسہ میں ہاں حیلہ شرعیہ کے بعد مسجد و مدرسہ میں لگا سکتے ہیں پوست قربانی مسجد و مدرسہ اور ہر کار خیر میں لگا سکتے ہیں مگر قربانی نذر ہو تو اس کا تصدق واجب ہی ہے مسجد کا درخت فروخت کر کے مدرسہ میں لگانا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) منتظم اور متولی اور پیش امام عید گاہ اور جملہ مسلمانوں کو چاہئے کہ مسجد کی مرمت اور درنگی اور توسیع کی حاجت ہو تو توسیع کرائیں۔ قبروں کو پائمال ہونے سے بچائیں ان امور سے غفلت ولا پر واہی نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ روزی الحجہ ۸ھ

مسئولہ: محمد اسحاق عیسیٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بریلی سے ایک اشتہار صدقہ فطر کے بارے میں شائع ہوا ہے کہ قیمت بازار بھاؤ سے ادا کیجائے، کنٹرول بھاؤ کا اعتبار نہیں اب کہنا یہ ہے کہ نومبر میں گیہوں ڈھائی روپے، تین روپے سیر تھا۔ دسمبر میں کچھ دن بازاری بھاؤ دو روپے پونے دو روپے رپا پھر کچھ دن کے بعد تین روپے سیر لگ گیا پھر ڈیڑھ پونے دو روپے ہو گیا۔ اب اس صورت میں کیسے بازار بھاؤ قیمت ادا کی جائے۔ حالانکہ کنٹرول بھاؤ میں اتنی کمی بیشی نہیں ہوتی ہے اگر مکتب شرع میں ہے کہ کنٹرول کا اعتبار نہیں تو مع عبارت کتب تحریر فرمائیں۔ کنٹرول بھاؤ سے قیمت ادا کرنی جائز ہے یا نہیں تحریر فرمائیں۔

**الجواب :** کنٹرول بھاؤ سے غلہ نہ ہر دوکان پر ملتا ہے نہ لینے والے کی خواہش کے مطابق ملتا ہے بلکہ گورنمنٹی کارڈ پر محدود مقدار میں ملتا ہے اس لئے کنٹرول بھاؤ سے جو دام ہے وہ مالیت میں کم ہے۔ مثلاً نصف صاع گیہوں کا دام بازار بھاؤ سے فرض کیجئے ڈھائی روپے اور کنٹرول بھاؤ سے فرض کیجئے ڈیڑھ روپے ہو تو نصف صاع گیہوں کی مالیت ڈھائی روپے کے برابر ہوگی۔ اور اس کی مالیت ڈیڑھ روپے سے زائد ہوگی یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی کنٹرول بھاؤ سے غلہ بیچنے کو خسارہ سمجھتا ہے۔ لہذا کنٹرول بھاؤ سے نصف صاع گیہوں کا دام صدقہ فطر میں دینے سے واجب ادا نہیں ہوگا اسلئے کہ نصف صاع گیہوں کی مالیت سے اسے کم دیا۔ علاوہ بریں صدقہ فطر میں قیمت ادا کرنے سے واجب ادا ہوتا ہے اور قیمت وہی ہے جو مالیت میں برابر ہو اور مختار میں ہے وجہ از دفع القيمة فی زکاة وعشر وخراج وفطرة شامی میں ہے۔ والفرق بین الثمن والقيمة ان الثمن ماتراخی علیہ المتعاقدان سواء زاد علی القيمة او نقص والقيمة ما یقوم به الشئ بمنزلة المعیار من غیر زیادة ونقصان عیدی کے دن کا بھاؤ معتبر ہے۔ نہ کہ قبل کا نہ کہ بعد کا۔ در مختار میں ہے تعتبر القيمة یوم الوجوب جو لوگ یہ



کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ روزی الحجۃ ۸ھ

مسئول: محمد اسحاق عیسیٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بریلی سے ایک اشتہار صدقہ فطر کے بارے میں شائع ہوا ہے کہ قیمت بازار بھاؤ سے ادا کیجائے، کنٹرول بھاؤ کا اعتبار نہیں اب کہنا یہ ہے کہ نومبر میں گیہوں ڈھائی روپے، تین روپے سیر تھا۔ دسمبر میں کچھ دن بازار کی بھاؤ دو روپے پونے دو روپے رہا پھر کچھ دن کے بعد تین روپے سیر لگ گیا پھر ڈیڑھ پونے دو روپے ہو گیا۔ اب اس صورت میں کیسے بازار بھاؤ قیمت ادا کی جائے۔ حالانکہ کنٹرول بھاؤ میں اتنی کمی بیشی نہیں ہوتی ہے اگر کتب شرع میں ہے کہ کنٹرول کا اعتبار نہیں تو مع عبارت کتب تحریر فرمائیں۔ کنٹرول بھاؤ سے قیمت ادا کرنی جائز ہے یا نہیں تحریر فرمائیں۔

**الجواب :** کنٹرول بھاؤ سے غلہ نہ ہر دوکان پر ملتا ہے نہ لینے والے کی خواہش کے مطابق ملتا ہے بلکہ گورنمنٹی کارڈ پر محدود مقدار میں ملتا ہے اس لئے کنٹرول بھاؤ سے جو دام ہے وہ مالیت میں کم ہے۔ مثلاً نصف صاع گیہوں کا دام بازار بھاؤ سے فرض کیجئے ڈھائی روپے اور کنٹرول بھاؤ سے فرض کیجئے ڈیڑھ روپے ہو تو نصف صاع گیہوں کی مالیت ڈھائی روپے کے برابر ہوگی۔ اور اس کی مالیت ڈیڑھ روپے سے زائد ہوگی یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی کنٹرول بھاؤ سے غلہ بیچنے کو خسارہ سمجھتا ہے۔ لہذا کنٹرول بھاؤ سے نصف صاع گیہوں کا دام صدقہ فطر میں دینے سے واجب ادا نہیں ہوگا اسلئے کہ نصف صاع گیہوں کی مالیت سے اسے کم دیا۔ علاوہ بریں صدقہ فطر میں قیمت ادا کرنے سے واجب ادا ہوتا ہے اور قیمت وہی ہے جو مالیت میں برابر ہو اور مختار میں ہے و جاز دفع القيمة فی زکاة وعشر وخراج وفطرة شامی میں ہے۔ والفرق بین الثمن والقيمة ان الثمن ماتراخی علیہ المتعاقدان سواء زاد علی القيمة او نقص والقيمة ما یقوم به الشئ بمنزلة المعیار من غیر زیادة ونقصان۔ عیدی کے دن کا بھاؤ معتبر ہے۔ نہ کہ قبل کا نہ کہ بعد کا۔ در مختار میں ہے تعتبر القيمة يوم الوجوب جو لوگ یہ

کہتے ہیں کہ کنٹرول بھاؤ کا اعتبار ہے اب وہ کسی کتاب کی عبارت نقل کریں جس میں یہ ہو کہ کنٹرول بھاؤ کا اعتبار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ رذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

علمائے دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں کہ

زید کہتا ہے کہ عشر نکالنا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے وقت تھا مگر اب ہندوستان کے اندر رہنے والے مسلمانوں پر عشر واجب نہیں کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی زمین کا لگان دینا ہوتا ہے۔ کیا زید کا یہ قول صحیح ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں پر عشر نکالنا واجب نہیں۔ کیا عشر عربی مدارس میں لگ سکتا ہے یا نہیں اگر لگ سکتا ہے تو کس طرح لگ سکتا ہے بحوالہ کتب جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) زید کہتا ہے کہ کھیت کو ایک مرتبہ آب پاشی کی تو نصف عشر نکالا جائے اور کئی مرتبہ آب پاشی کی تو کم عشر نکالا جائے گا کیا یہ زید کا قول صحیح ہے۔ بیواؤ تو جرا۔

**الجواب:** ہندوستان کی عشری زمینوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے لگان ادا کرنے سے عشر کا وجوب ساقط نہیں ہوتا۔ عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں درمختار میں ہے باب الصرف ای مصروف الزکوٰۃ والعشر هو مصروف ایضا للصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذالک من

الصدقات الواجبه كما فی القہستانی۔ لہذا حیلہ شرعیہ کے بغیر مدرسہ میں نہیں لگا سکتے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نصف عشر سے کم کسی حال میں واجب نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۲۹ رذی قعدہ ۱۴۰۸ھ



## کتاب الاضحیہ

مرسلہ: ابراہیم الحسن

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چرم قربانی کی رقم کو مدرسہ میں مدرسہ کی عمارت میں مدرسین کی تنخواہ میں صرف کر سکتے ہیں کہ نہیں۔ زکوٰۃ، فطرہ کی طرح سے اس میں بھی حیلہ شرعی درکار ہے یا بغیر حیلہ شرعی اس رقم کا صرف کرنا جائز ہے؟

**الجواب:** چرم قربانی کو جب کار خیر میں لگانے کے لئے فروخت کیا ہو تو اس کی قیمت مدرسہ کو دے سکتے ہیں مدرسہ کا مہتمم عمارت میں لگائے یا مدرسین کی تنخواہ دے سب جائز ہے۔ زکوٰۃ، فطرہ کا حکم اس کا نہیں ہے۔ ہاں جو قربانی نذر سے واجب ہو تو اس کی کھال کا وہی حکم ہے کہ فقراء وغیرہ کو دینے سے واجب ادا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ربی الحجہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے مفتیان شرع متین مندوجذیل مسئلہ میں کہ ایک اشتہار مسائل قربانی کے متعلق میری نظر سے گزرا جس میں قربانی کے گوشت کی تقسیم کے متعلق یہ تحریر تھا اگر گوشت زیادہ ہو تو بہتر ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے اگر گوشت کم ہے یا گھر کے آدمی زیادہ ہیں تو بہتر یہی ہے کہ اہل و عیال کو بافراغت کھلائے۔ کیا گوشت کی مقدار کم ہونے پر سارا گوشت مذکورہ تحریر کے مطابق گھر میں صرف کر دینا جائز و درست ہے۔ حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

عند اللہ ماجور ہوں۔ فقط سائل ثار احمد انصاری

**الجواب:** اشتہار کا منقولہ مسئلہ درمختار، بدائع، عالمگیری وغیرہ میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۲۰ ربی الحجہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غریب آدمی اگر قربانی کرے تو اس قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے کہ نہیں اور چڑا اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا نہیں اور یہ گوشت امیروں اور غریبوں میں تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب:** اگر اس نے نذر نہیں مانی ہے تو کھا سکتا ہے۔ امیروں میں بھی تقسیم کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳/ ذی قعدہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ایسی بھینس یا بکری کی قربانی جائز ہے کہ جس کا ایک سینگ ٹوٹ گیا ہو اندر کا حصہ بھی، گودا جو سینگ خول میں ہوتا ہے دو بٹاتین باقی ہو مگر سینگ کا خول بالکل نہ ہو یا گودا کل باقی ہو مگر سینگ کا خول بالکل نہ ہو یا گودا ایک بٹاتین ہو اور سینگ کا خول کل موجود ہو یا صرف سینگ کا خول ہو گودا نہ ہو۔ (۲) ایک ضرورت مند کا شکار اپنی آراضی کو جو بچاس روپے کے پنہ پر اٹھتی ہے پانچ روپے کے پنہ پر دیگر پانچ سو روپے غیر معینہ مدت کے لئے قرض لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بغیر معینہ مدت کے آپ نا جائز سمجھتے ہیں تو پانچ روپیہ پنہ ملا کر بیچئے اور جس وقت میں آپ کا پانچ سو روپیہ دے دوں اس وقت مجھے واپس کرو دیجئے اور جب تک آراضی آپ کے پاس ہے آپ جو تیں اور بوئیں اور کاٹیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مینو او تو جروا۔

**الجواب :** سینک جب تک بالکل جڑ سے نہ ٹوٹے قربانی ناجائز نہ ہوگی۔ خواہ پورا خول اتر گیا ہو۔ یا اندر سے کچھ گودا ایک تہائی دو تہائی ٹوٹ گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قرض اس شرط پر لے کہ زمین پانچ روپے پٹہ پر دے گا ناجائز ہے ہاں کوئی اپنی زمین پٹہ مقرر کر کے دے اور عینگی پٹہ کے روپے لے لے تو یہ جائز ہے پٹہ کی میعاد سے پہلے اگر زمین آپس کی رضا مندی سے واپس ہو تو آئندہ زمانہ کی رقم حساب کر کے واپس کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۲۳ رزی قعدہ ۸۸ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں

زید کا عقیقہ نہیں ہوا ہے اور اب زید قربانی کرنا چاہتا ہے حالانکہ بکرا لایا گیا مگر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ زید کا عقیقہ نہیں ہوا اس لئے قربانی نہیں کر سکتا ہے۔ اس پر زید کو کتنا پڑا۔ قربانی نہیں کی، لہذا کیا حکم ہے فقط والسلام

سائل: محمد سہراب علی قادری رضوی حشمی

**الجواب:** عقیقہ پر قربانی موقوف نہیں جس کا عقیقہ نہیں ہوا ہو وہ قربانی کر سکتا ہے۔ زید اگر صاحب نصاب تھا تو اس پر قربانی واجب تھی ایسی صورت میں جس نے زید کو قربانی سے روکا وہ بھی گناہ ہے۔ اور زید بھی، سب توبہ کریں۔

اور اگر زید صاحب نصاب نہ تھا لیکن اس نے قربانی کی نیت سے بکرا خریدا تو اس صورت میں بھی زید پر قربانی واجب ہوگی۔ لہذا قربانی سے روکنے والے توبہ کریں اور زید بھی توبہ کرے۔ اور بہر حال وہ جانور زید اب صدقہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ

## ارشادات اعلیٰ حضرت قدس سرہ

☆ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں لے جانا ناجائز ہے۔

☆ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں، باپ، نانا، نانی، دادا، دادی، ماموں، چچا وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

☆ وہابی وغیرہ مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں ایسا جانتے پڑھنا کفر ہے۔

☆ نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے کہ محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

☆ وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا حرام ہے۔ (المملوفا، احکام شریعت)





اور جاء الحق وغيره واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاں مومنین کی ارواح جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ ایقان الارواح لیدیارہم بعد الارواح ملاحظہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) درود شریف بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے ہر طرح جائز و مستحب ہے قرآن کریم کا ارشاد مطلق ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما جو بلند آواز سے پڑھنے کو منع کرتا ہے جاہل ہے یا بد مذہب وہابی اس کی باتوں پر مسلمان کان نہ دھریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انیسٹروی، کے کفریات قطعیہ کی بنا پر علمائے حرمین طہیین اور ہندوستان کے سنی علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے حسام الحرمین علی مخر الکفر والین اور الصوارم الہند یہ دیکھئے۔ دیوبندی ان کے کفریات کو نہ کفر جانتے ہیں نہ انہیں کافر مانتے ہیں لہذا وہ سب بھی کافر اور مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض ہے ان کے پیچھے ہرگز کوئی نماز جائز نہیں۔ در مختار میں ہے وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها بلا یصح الاقتداء به اصلا واللہ تعالیٰ اعلم

دیوبندی عقائد والے ہرگز سنی نہیں وہابی ہیں ان کے عقائد وہی ہیں جو ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد ہیں خود رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد کی تحسین کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جو کوہ ہندوستان میں عام طور پر پایا جاتا ہے جس کے گردن کارنگ پروں کی بہ نسبت کم سیاہ ہوتا ہے ہرگز حلال نہیں۔ میں نے اس بارے میں ایک فتویٰ لکھا ہے جو منظر الفتاویٰ میں چھپا ہے رشید احمد گنگوہی اور ان کے متبعین دیوبندی اس کو کئے کو حلال جانتے ہیں بلکہ رشید احمد گنگوہی نے تو اس کو تے کے کھانے کا ثواب لکھا ہے۔ رشید احمد گنگوہی اور دیوبندی کا حکم اوپر مذکور ہوا کہ وہ مرتد ہیں لہذا ان سے کسی کا نکاح حلال نہیں در مختار میں ہے ولا یصح ان ینکح مرتد ومرتدة احد من الناس مطلقاً واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ربیع الآخر میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو شیرنی کھانے وغیرہ کا ثواب پہنچایا جاتا ہے اسی کو گیارہویں کہتے ہیں یہ جائز ہے۔ دیوبندی اسے ناجائز اور گناہ بتاتے ہیں۔ ان کی باتوں پر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) دن مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کسی دوسرے دن میں ناجائز اور ممنوع نہ مانے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۸) جہاں ایسا رواج ہے لڑکی والا لڑکے والوں سے خرچ لیکر لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اس کو رشوت اور حرام سمجھنا غلط ہے  
ایسی صورت میں کھانے کو حرام یا مکروہ کہنا غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئلہ محمد یوسف خان طالب علم۔ تاریخ یکم اپریل ۱۹۶۳ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا کہ قرآن شریف میں بعض سورتیں ناخ و منسوخ ہیں اس پر عمرو نے فرمایا کہ جیسے قس  
یا ایہا الکفرون اس بات پر ناواقف لوگ شک میں پڑ گئے ہیں کیونکہ ایسی بات کہیں سننے میں نہیں آئی یہ بات بڑی  
تشویش ناک ہے۔ قرآن وحدیث کی رو سے مسئلہ حل فرمائیے کہ حکم کیا ہے؟

**الجواب:** شریعت کے کچھ احکام تو ہمیشہ کے لئے اور کچھ احکام ایک وقت مقرر کے لئے تھے جب اس کا وقت ختم ہو گیا تو  
اس حکم سے ممانعت آگئی۔ اور اس کے خلاف دوسرا حکم نازل ہو گیا۔ مثلاً مدینہ منورہ میں جب حضور اقدس ﷺ تشریف  
لے گئے تو بیت المقدس قبلہ مقرر ہوا۔ سولہ یا سترہ مہینہ کے بعد یہ حکم آیا کہ اب کعبہ مکرمہ قبلہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ بیت  
المقدس کے قبلہ ہونے کا وقت ختم ہو گیا ہے اسی کو نسخ کہتے ہیں پہلا حکم منسوخ اور دوسرا حکم ناخ ہے قرآن کریم میں ہے  
ما ننسخ من آية او ننسخها نأت بخیر منها او مثلها لم تعلم ان الله على کل شئی  
قدیر نسخ کا ہرگز یہ معنی نہیں کہ جو حکم جس وقت کے لئے تھا اس حکم کا وقت گزرنے سے پہلے اس حکم کو بدل دیا گیا جسے آج  
کل کے محاورہ میں (کینسل) کرنا کہتے ہیں۔ یہ واقعی ہے۔ جو قرآن اور شریعت میں محال ہے۔ نسخ کا جو معنی اوپر مذکور ہوا  
ہے سورہ کافرون کی آیت لکم دینکم ولی دین۔ کا حکم اس معنی میں منسوخ ہے جلالین میں ہے لکم دینکم  
ولی دین وهذا قبل ان یومر بالحرب واللہ تعالیٰ اعلم



کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶/۱۲/۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں عورت کی بات مانتا ہوں تو دوسرا شخص کہتا ہے کہ جو عورت کی بات مانتا ہے وہ کافر ہے مسلمان نہیں ہے۔

**الجواب :** جس نے یہ کہا کہ جو عورت کی بات مانتا ہے وہ کافر ہے تو اس پر توبہ اور تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۱۲/۱۲/۱۳۸۳ھ

## باب الاوقات

**سوال :** صبح صادق ہو چکے بعد نماز فجر جماعت سے پہلے اور نماز عصر جماعت سے پڑھنے کے بعد کیا نماز قضاے عمری پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**سوال :** طلوع آفتاب سے نماز اشراق کا وقت گھڑی کے حساب سے کتنا رہتا ہے؟

**الجواب :** نماز فجر سے پہلے اور بعد بھی قضا نماز جائز ہے۔ طلوع آفتاب سے لیکر بیس منٹ تک جائز نہیں۔ عصر کی نماز کے بعد

بھی جائز ہے جب کہ غروب میں بیس منٹ رہنے سے پہلے قضا نماز سے فارغ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے اور ضحوة کبریٰ تک رہتا ہے۔ ہر دن گھڑی کے حساب سے یکساں وقت نہیں رہتا مؤذن الاوقات میں دیکھئے کہ ضحوة کبریٰ کس دن کتنے بجے لکھا ہے اس دن اتنے بجے تک اشراق کا وقت

بجھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۱۸/۱۲/۱۳۸۳ھ

## رویت ہلال

مسئولہ: افطار الدین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ریڈیو یا تار یا ٹیلیفون کی خبروں پر رمضان شریف کا روزہ رکھنا یا عید یا بقرعید کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بحوالہ جواب دیگر شکر گزار فرمائیں۔ اور جواب پر مدرسہ کی مہر کا چھاپ بھی دیدیں۔

**الجواب:** ثبوت ہلال کیلئے ریڈیو، تار، ٹیلیفون وغیرہ کی خبریں ناقابل اعتبار ہیں۔ ایسی خبروں پر اعتماد کر کے روزہ رکھنا یا عید کرنا یا بقرعید کرنا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم برزی قعدہ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں رویت ہلال کی مدت یا رویت پر عمل کرنے کا جو حکم قطعی شرعی ہے کیا رویت ہر شہر یا ہر ملک یا ضلع تعلقہ میں پایا جانا ضروری ہے یا نہیں۔ اور اگر رویت ملک کے کسی دوسرے علاقے میں پائی جائے تو اس کے فاصلے کی مقدار مقرر ہے یا نہیں اور اگر چند میل کے فاصلہ پر ہو تو اس کے لئے شہادت شرعی کا ہونا از بس ضروری ہے یا نہیں یا کیا۔

(۲) حالات حاضرہ کے تحت آج کل جو ذرائع ترقی یافتہ سائنس ایک مقام سے دوسرے مقام تک خبروں کے نشر کرنے کے کام آ رہے ہیں مثلاً ریڈیو، ٹیلیفون وغیرہ تو ان ذرائع سے رویت ہلال کی خبریں مل جائیں تو وہ قابل تحمل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ کیا مذہبی اعتبار سے ماننا ضروری ہے یا نہیں۔ چونکہ انہیں کی خبر اطلاعات و نشریات کی بناء پر رد عملی پائی جا رہی ہے جس کی وجہ سے اتحاد مذہبی باقی نہیں رہتا ہے بلکہ شرفساد پائے جاتے ہیں اس پر عمل کرنا مذہبی نقطہ نظر سے کس حد تک صحت



یہی ہے۔

(۳) ریڈیو عام ہو چکا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک سے ریڈیو پر خبریں نشر ہوتی ہیں ایسی صورت میں بیرون ہند کے کسی اسلامی ملک سے رویت ہلال کی اطلاع ملنے پر بلحاظ احکام شرع شریف عمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ آپ صاحبان سے توقع کی جاتی ہے کہ ایک استفتاء رویت ہلال سے متعلق خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس کا جواب اندرون ہفتہ عشرہ مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں گے تاکہ ہم مسلمانان تعلقات وہ اضلاع کے لئے مشعل راہ بنے اور اختلاف قومی رفع ہو جائے۔ اور احکام مذہبی اتحادی و اتفاقی و یکجہتی اور آن و بان کے ساتھ عید کی نماز ادا کر سکیں اور سرمتیں منائیں۔ جس کے ہم ممنون و مشکور رہیں گے۔

(۴) بعض شہروں میں بمبئی، دہلی، حیدرآباد وغیرہ رویت ہلال کمیٹی مقرر کردہ ہیں ان میں علماء شامل ہیں ایسے علماء کے اعلان کردہ خبر کو فتویٰ کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ فقط منجانب مسلمانان تعلقہ بنگالی ضلع پر بھنی مہاراشٹر۔ پتہ سید عبدالغفور پیش امام مسجد پٹنن، جواب اسی پر عنایت فرمائیں۔

**الجواب:** ہر شہر اور ہر جگہ رویت ہونا شرط نہیں ہے البتہ ہر جگہ رویت کا ثبوت شرعی ہونا شرط ہے درمختار میں ہے  
واختلاف المتابع غیر معتبر علی ظاہر المذہب وعلیہ اکثر المشائخ وعلیہ  
الفتویٰ بحر عن الخلاصہ فیلزم اهل الشرق برویة اهل المغرب اذا ثبت عندهم  
رویة اولیک بطریق ثواب۔ ثبوت شرعی کے مختلف طریقے ہیں (۱) شہادت (۲) شہادت پر شہادت (۳)  
قضائے قاضی پر شہادت، (۴) قاضی شرع کا خط دوسرے قاضی شرع کے نام (۵) استفادہ شرعیہ ہر حاکم اسلام کا اعلان  
جو خود عالم اور رویت ہلال کے احکام میں اپنے عالم پر عامل و قائم یا کسی دوسرے عالم دین محقق معتد پر اعتماد کا ملتزم و ملازم  
ہو اور اسکے حکم کے بغیر اعلان کا اصلاً احتمال نہ ہو لیکن ایک حاکم اسلام کا اعلان دوسرے کی ولایت کے حدود میں معتبر نہیں  
ہے بلکہ ہر حاکم اسلام کا اعلان صرف اسی کے ولایت کے حدود میں معتبر ہے۔ ان سب طریقوں کا تفصیلی بیان امام المسلمین  
اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے رسالہ مبارکہ طرق اثبات حلال رمضان میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم،

(۲) ہرگز معتبر نہیں ہے مگر صرف ایک صورت میں وہ یہ ہے کہ ایسے حاکم اسلام کے نزدیک ہلال کا ثبوت شرعی

ہو جائے جو خود عالم اور رویت ہلال کے احکام میں اپنے علم پر قائل و قائم یا کسی عالم دین محقق و معتد پر ایک اعتماد کا ملزم لازم ہے اور وہ اعلان کرائے۔ اور اس حاکم اسلام کا دبدبہ ایسا ہو کہ اس کے حکم کے بغیر اعلان کا احتمال اصلاً نہ ہو تو صرف اس حاکم اسلام کی ولایت کے حدود میں اس کے اعلان پر اعتماد کیا جائے گا۔ نہ کہ ساری دنیا میں۔

(۳) رویت ہلال کے ثبوت شرعی کے چھ طریقے جو اوپر مذکور ہوئے ان سے جدائیہ ساتواں طریقہ ہے۔ اس لئے معتبر نہیں ہے البتہ جہاں حاکم اسلام نہیں ہے ہمارے بلاد، وہاں اعلیٰ علم علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ حاکم اسلام کے قائم مقام ہے جہاں تک وہ مرجع عوام ہے وہاں تک اس کا اعلان معتبر ہے۔ بشرطیکہ دوسرے کے اعلان کا احتمال اصلاً نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۴) ایک حاکم اسلام کا اعلان دوسرے کے ولایت کے حدود میں معتبر نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶/ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ سیف اللہ خاں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہمارے یہاں اہل سنت و جماعت کی تعداد بفضلہ تعالیٰ در سولہ زیادہ ہے۔ لیکن کچھ حضرات دیوبندی عقائد کے بھی ہیں جن سے کہ آئے دن مختلف فیہ مسائل پہ بحث ہوا کرتی ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک کو چاند نظر نہیں آیا۔ حالانکہ ہم لوگوں نے نیز گرد و نواح کے لوگوں نے چاند دیکھنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ مگر چاند نظر نہیں آیا اور نہ تو رویت ہلال کے متعلق کوئی تصدیق ہوئی حالانکہ حضور کے فرمان کے مطابق بغیر رویت ہلال ۳۰ رمضان کا روزہ پورا کرنا ضروری ہے۔ جس کو کہ ہم اہلسنت و دیوبندی حضرات بھی مانتے ہیں مگر پاکستان دوسرے ممالک اسلامیہ سے ریڈیو سے رویت ہلال کے متعلق اعلان ہوا جس میں ہم اہلسنت و جماعت کا کہنا ہے کہ ریڈیو کی خبر جو کہ ممالک اسلامیہ سے اعلان ہوتی ہے معتبر ہے ہم لوگوں نے منادی کرادیا اور عید منایا۔ دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ ریڈیو کی خبر جو ممالک اسلامیہ سے ہوتی ہے یا غیر ممالک سے معتبر نہیں ہے ہم لوگ نہیں مانتے جس میں کافی انتشار ہوا۔ اخیر میں یہ طے پایا گیا کہ فتویٰ منکایا جائے



اگر ممالک اسلامیہ سے جو خبریں رویت ہلال کے متعلق ریڈیو سے دی جاتی ہیں معتبر ہیں تو ہم لوگ بھی ماننے کے لئے تیار ہیں ورنہ نہیں۔ لہذا التماس خدمت ہے کہ اس مسئلہ کو مفصل مرقوم فرما کر بھیجئے کی زحمت گوارہ کریں گے۔

**الجواب:** ریڈیو، تار، ٹیلیفون کی خبریں چاند کے لئے کافی نہیں ہیں خواہ ممالک اسلامیہ سے یہ خبریں آتی ہوں یا غیر ممالک اسلامیہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
۲۲ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ احمد اللہ موضع وڈاکنہ افضل پور داری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

ہمارے یہاں بدعتیوں وغیر مقلد یوں کی جماعتیں زیادہ ہیں ہم لوگ ہمیشہ ان لوگوں سے پریشان رہا کرتے ہیں شب و روز ان لوگوں کو یہی فکر رہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش کر کے اپنے مباحثہ و مناظرہ کی صورت پیش کریں مگر ہم لوگوں کی جماعتیں کم ہیں نیز ہم لوگ غریب آدمی ہیں کسی نہ کسی صورت سے کٹنا چاہتے ہیں۔ ۲۹ رمضان المبارک باوجودیکہ اطراف کے لوگوں نے کافی کوششیں کی لیکن چاند نظر نہیں آیا ۹ ربیعہ شب کو ریڈیو سے خبر ہوئی ہے کہ پاکستان و نیز دوسرے ممالک نے بتایا کہ چاند دیکھا گیا لہذا اگلے جمعہ عید ہے حالانکہ ہم لوگوں نے بہت کچھ کہا کہ بغیر تصدیق چاند ہم لوگ ریڈیو کی خبر کو معتبر نہیں جانتے۔ لہذا اگلے عید نہیں ہوگی۔ ہم لوگوں کا کہنا ان لوگوں نے نہیں مانا اور ریڈیو کے ذریعہ اعلان کے مطابق ان لوگوں نے عید منالیا۔ مگر ہم لوگوں نے نہیں مانا۔ اب اس مسئلہ میں گزارش ہے کہ ریڈیو کی خبر جو کہ ممالک اسلامیہ سے ہوتی ہے خاص کر چاند کے متعلق معتبر مانی جائے یا کہ نہ مانی جائے، مفصل تحریر فرمانے کی زحمت گوارہ کیجئے۔

**الجواب:** ریڈیو، تار، ٹیلیفون وغیرہ کی خبریں چاند کے ثبوت کے لیے کافی نہیں۔ جنہوں نے ایسی خبروں پر اعتماد کر کے افطار کیا اور عید کی وہ سب گنہگار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

## کتاب الرهن

مسئلہ حافظ رحمت اللہ ساکن بڑاگاؤں ڈاکخانہ خاص بڑاگاؤں بوجھ اضلع کھیری لکھیم پور  
محترم السلام علیکم۔ حسب ذیل امور کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں جواب باصواب سے نوازیں اور واضح طور  
پر سر فراز فرما کر مطلع فرمائیں۔

(۱) زید نے اپنا ایک کھیت موازی دو بیگھ خام بالعوض مبلغ دو صد روپیہ مدت تین سال بکر کے حق میں رہن و خلی کر دیا۔ بکر  
اس کو خود کاشت کر کے اس کی پیداوار فصل سے مستفید ہوتا ہے اور لگان کھیت مرہونہ سال بسال زید کو ادا کرتا رہتا ہے بعد  
انقضائے میعاد تین سال زر مرہونہ مبلغ دو صد روپے جب بکر کو ادا کر دے گا۔ تب بکر کھیت مذکور زید کو واپس کر دے گا۔ ایسی  
صورت میں بروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

(۲) نماز کی جماعت اولیٰ ہو جانے کے بعد جماعت ثانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) خطبہ میں عربی کے بعد اردو پڑھنے میں کوئی حرج ہے یا نہیں۔ کیونکہ اکثر جگہوں میں اردو پڑھا جاتا ہے اور بعض جگہ  
نہیں پڑھتے ہیں۔ یہ تو مجھ کو بھی معلوم ہے کہ حضور ﷺ صرف عربی میں پڑھا کرتے تھے لیکن عرب کے لوگ عربی زبان  
سے واقف تھے اور یہاں دیہات کے لوگ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ ہیں اگر اردو پڑھا جاتا ہے تو ان کی سمجھ میں جمعہ  
کے فضائل آجاتے ہیں جو ایک خود تبلیغ ہے۔

(۴) کسی مسجد میں ایک پیش امام جو حافظ قرآن ہے اور وہ عرصہ پچاس سال سے نماز پڑھاتا چلا آ رہا ہے کیا اس کی موجودگی  
میں بلا اسکی اجازت کوئی دیگر شخص جو ناظرہ ہے نماز پڑھا سکتا ہے۔

**الجواب:** یہ سود اور ناجائز ہے درمختار میں ہے کل قرض جرنفعاً فہو ربا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) محراب سے ہٹ کر ہوا اور اذان نہ کہی جائے تو بلا کراہت جماعت ثانیہ جائز ہے اور درست ہے۔ اور بعض صورتوں  
میں اعادہ اذان بھی جائز اور محراب کے اندر بھی تفصیل اور دلائل پر اطلاع مقصود ہو تو امام ابلسنت رضی اللہ عنہ کا رسالہ



”القطوف الدانية لمن احسن الجماعة الثانية ويكفيها والله تعالى اعلم

(۳) خطبہ میں عربی زبان کے ساتھ دوسری زبان کا خلط سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہے۔ صحابہ کرام و تابعین عظام اور ائمہ اعلام کے زمانوں میں ہزار ہا بلاد عجم فتح ہوئے ہزار ہا جوامع بنیں ہزار ہا منبر نصب ہوئے عامہ حاضرین اہل عجم ہوئے اور فاتحین میں بہت وہ تھے جو مفتوحین کی زبان نہیں جانتے تھے۔ بائیں ہمہ کبھی یہ مروی نہ ہوا کہ خطبہ غیر عربی میں فرمایا ہو یا عربی وغیر عربی دونوں زبانوں کا خلط کیا ہو مکافہ کردہ الشاہ ولی اللہ الدہلوی فی شرح الموطا مزید تفصیل فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) امام راتب کی اجازت کے بغیر کسی کو امامت کا حق نہیں درمقدار وغیرہ میں ہے واعلم ان صاحب البيت و مثله امام المسجد الراتب اولی بالامامة من غیره مطلقاً واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ ☆ دارالافتاء منظر اسلام سوڈا اگر ان بریلی شریف ☆ ۸ محرم ۱۳۸۲ھ

## کتاب الرضاع

مسئولہ محمد بدرالدین اشرفی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ

ایام شیر خواری میں ہندہ نے اپنی سگی خالہ خالدہ کے پستان میں منہ لگا لیا اور خالدہ کے پستان سے دودھ بند ہوئے آٹھ دس برس ہو گئے تھے۔ اور خالدہ کو یقین ہے کہ دودھ نہیں اتر رہا ہے۔ اب اس صورت میں خالدہ کے لڑکے زید سے ہندہ کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** جب کہ یہ معلوم ہے کہ دودھ حلق کے نیچے نہ گیا تو رضاعت نہیں ہوئی اور ہندہ کا نکاح خالدہ کے لڑکے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

## باب الرُّبُو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک ہندو کا فرتا جر کو ایک ہزار روپیہ اس شرط پر دیا گیا کہ ہر ماہ اس ایک ہزار پر دس روپے نفع ملتا رہے گا اور اصل رقم میں کوئی کمی نہ ہوگی اس طرح اس رقم پر جو نفع ملے گا وہ سود ہوگا یا نہیں۔

**الجواب :** ہندوستان کے کافر حربی ہیں اور حربی سے جو زیادتی حاصل ہو وہ سود نہیں ہوتا لہذا صورت مسئلہ میں سود نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۱۱۰۰ یکم ربیٰ الثانی ۱۳۸۳ھ

مسئلہ حافظ رحمت اللہ موضع بڑا گاؤں بڑھرا تحصیل لکھنؤ پور ضلع کھیری، مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

(۱) ایک شخص نے دوسرے آدمی کی منکوحہ بیوی کو کسی طرح ورغلا کر اغوا کیا اور بعد میں بغیر کسی طلاق و نکاح کے اس کو بطور اپنی بیوی کے رکھا پھر اس کے لطن سے کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ اسی آدمی جس نے اغوا کیا ہے اسی کے نطفے سے ہے لڑکا بالغ ہوا اور دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ اب وہ کبھی کبھی نماز میں امامت بھی کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) مسیحی کریم ولد عبد اللہ نے اپنے دو قطعہ کھیت حافظ رحمت اللہ ولد رمضان کے پاس بالعوض مبلغ دو سو پینتالیس روپیہ پر ۵۰ سال کیلئے رہن رکھا۔ شرط یہ ہے کہ لگان کھیت سال بہ سال حافظ رحمت اللہ مسیحی کریم کو ادا کرتے رہیں گے۔ اور اسکی پیداوار و فصل سے مستفید ہوں گے۔ بعد گزرنے میاں حافظ رحمت اللہ نے مسیحی کریم سے کہا کہ اپنا کھیت واپس لے لو اور مجھ کو میرا روپیہ واپس کر دو مسیحی کریم نے کہا کہ روپیہ میرے پاس نہیں ہے اس طرح سے اور چلنے دو جب روپیہ میں مہیا کروں گا تو کھیت واپس بعد ادا کیگی روپیہ لے لوں گا اس طرح دو چار سال گزر گئے اور مسیحی کریم کے لڑکے اسماعیل نے



کھیت پر زبردستی قبضہ کر لیا اور اس کو جوتے بونے لگا روپے واپس نہیں کئے۔ مسکی اگریم فوت ہو گئے اب روپے مسکی کریم کے ورثاء سے لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب :** شوہر والی عورت کے جتنے بچے ہوں گے اس کے شوہر کے ہی مانے جائیں گے حدیث میں ہے الولد للفرش الی آخرہ اس کے بچے سب حلالی ہی ہیں انہیں حرامی کہنا جائز نہیں۔ ان کی امامت بلا کراہت درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قرض دیکر کچھ شرط کرنا سود ہے۔ حافظ رحمت اللہ توبہ کریں اور جتنی رقم اس زمین سے حاصل ہوئی وہ سب کریم کے ورثاء کو واپس کریں اور اپنا قرض کاروبار سے وصول کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳۸۳ م

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

میرے چار لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوی ہے ان میں سے دو لڑکے میری مرضی کے خلاف ہیں اور ان سے مجھ کو اندیشہ ہے کہ میرے بعد میری جائیداد نقدی بری طرح سے خراب کر دیں گے اس وجہ سے میں ان دونوں لڑکوں کے بجائے باقی دو لڑکے اور ایک لڑکی اور بیوی کے نام وصیت نامہ لکھنا چاہتا ہوں کہ میری زندگی کے بعد میری جائیداد نقدی کے مالک رہیں اور ساتھ ہی اس میں یہ شرط رکھوں گا کہ بیوی میری جائیداد نقدی میں سے جو اس کو چاہو بچے گا وہ ان دونوں لڑکوں کو نہیں دیگی اگر دیگی تو خلاف قانون رہے گا۔

الجواب : حدیث کا کلم ہے لا وصیۃ لوارث کہ وراثت کے لئے وصیت صحیح نہیں لہذا بیوی یا کسی لڑکے یا کسی لڑکی کے لئے وصیت صحیح نہیں ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم ☆  
کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۱۶ مئی ۱۴۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں فی الحال انڈیا میں غیر مسلم سے سود لینا جائز ہے یا نہیں، تحریر فرمائیں۔

الجواب: یہاں کے غیر مسلموں سے جو کچھ زیادہ ملے وہ سوئٹس اس کو سود سمجھنا سود کہنا غلط ہے رد المحتار میں ہے ومن شرائط الربا عصمة البدلين وكونهما مضمونين بالاقلاف فعصمة احدهما وعدم لقوله لا يمنع الخ والله تعالى اعلم

کتاب فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کے روز کی تعداد کے لئے

مسئولہ: شامعیل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں

ہر خاص و عام جو کہ تعلق جہالت سے رکھتے ہیں وہ اپنی نظر میں مشر فقیر کو نہایت برا اور غریب ٹیکس ہیں کہ جس سے اس فقیر کو گالی نہیں لگتی ہے بلکہ خداوند تعالیٰ کو کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی ذات خاص کو گالیاں مل رہی ہیں چوں کہ فقیر کی کوئی ذات مخصوص نہیں ہر قوم کا ہوتا ہے جو کہ خداوند تعالیٰ سے دعا کسی قسم کی مانگتا ہے۔ یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ هو الغنی الحمید۔ حضور پر نور ﷺ نے کہا الفقیر فخری دوست رکھتا ہوں میں فقیر کو اور صبر و شکر کرنے والا ہوں۔ تو اب سب اقارب آپ کے مستحق ہیں سبب فقر کے۔

(۱) لفظ شاہ آل رسول کے لئے استعمال ہوتا ہے یا فقیر دوسری ذات ہے (۲) محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پاک اہل بیت اطہار بھی شاہ ہیں یا نہیں۔ (۳) سرکارِ دو عالم کے قرائنِ اہل پاک فقیر ہیں یا نہیں۔ فقیر کو برا کہنا یا سمجھنا کیسا ہے (۴) فقیر اور سید دو ذاتیں ہیں یا ایک (۵) دردِ مانگنے والے کو گداگر محتاج کہتے ہیں یا فقیر (۶) تندرست کے واسطے دردِ مانگنا حلال ہے یا حرام (۷) غسل میت دینا کس کا فرض ہے۔ (۸) کفن کا بچا کپڑا کس جگہ دینا زیادہ ثواب ہے (۹) فقیر کس کو کہتے ہیں اور اس کی ذات کیا ہے (۱۰) فقیر کی ذات ثابت ہے یا نہیں (۱۱) اگر واقعی میں ایسا فعل ہو رہا ہے تو ایسے جہالت کے انسانوں کے خلاف اس کے اعمال کے مناسب سزا دینے کا حکم صادر فرمائیں۔

الجواب: یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض نسب کو بعض دیگر نسب پر فضیلت دی ہے ایسا ہرگز نہیں ہے کہ



ہر نسب کو یکساں فضیلت ہو۔ سید اور ہاشمی بڑے سے بڑا گنہگار اور جاہل سید کا رہو پھر بھی اس کو زکوٰۃ فطرہ لینا حلال نہیں ہے اور جو ہاشمی نہیں ہے وہ اگرچہ صالح ہے نیکو کار اور عالم و محدث ہو اس کو زکوٰۃ فطرہ لینا حلال ہے جب کہ وہ صاحب نصاب نہ ہو۔ آخر ایسا کیوں اسی لئے تو کہ سید اور ہاشمی کو دوسروں پر فضیلت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمی کے دھوئیں ہیں اور ارشاد فرمایا کہ آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ آدمیوں کے میل کچیل ہیں لہذا جو لوگ نسبی فضیلت کے منکر ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نسب کو دوسرے نسب پر فضیلت نہیں دہ در پردہ حدیث کے منکر ہیں سوال میں یہ لکھا ہے فقیر کی کوئی ذات نہیں ہے اور اس کے ثبوت میں ایک آیت اور ایک حدیث لکھی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے سائل نہ کسی کو سید مانتا ہے نہ کسی کو صدیقی عثمانی، ہاشمی، قریشی جانتا ہے بلکہ سب کی ذات سب کی برادری، سب کی قوم، فقیر ہی سمجھتا ہے یہ سائل کی اپنی سمجھ ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ جیسے سید اور پٹھان دو جدا جدا قومیں ہیں اسی طرح سید اور فقیر بھی دو جدا جدا قومیں ہیں۔ سید کیسا ہی غریب و محتاج ہو سید ہی رہے گا قوم کا فقیر نہیں ہو جائے گا اور جو قوم کا فقیر ہے وہ کیسا ہی مالدار ہو قوم کا فقیر ہی رہے گا ہرگز سید یا ہاشمی وغیرہ نہیں ہو جائے گا۔ نسبی فضیلت کا انکار ایسا ہے جیسے دن کے وقت آفتاب کا انکار۔ ہاں نسب پر فخر کرنے اور اترانے کی ممانعت میں حدیث آئی اور خود دوسرے خاندان کی طرف منسوب کرنے پر حدیث میں لعنت آئی مثلاً جو سید نہ ہو اور وہ خود کو سید بتلائے تو ایسے آدمی پر لعنت ہے۔ عہد کے دو معنی ہیں عابد اور مملوک اسی طرح سید کے دو معنی ہیں سردار اور آل رسول یونہی فقیر کے دو معنی ہیں محتاج اور مخصوص قوم۔ آل رسول اگرچہ محتاج و نادار اور کسی کے خدمت گار ہوں لیکن ان کی قوم سید ہی مانی جائے گی اور فقیر برادری کا کوئی فرد اگرچہ کیسا ہی مالدار اور فوج کا کمانڈر اور سردار ہو لیکن اس کی قوم فقیر ہی مانی جائے گی۔ سید بہر حال سید ہی رہے گا اور جس کی قوم فقیر ہے وہ کسی حال میں اپنی قوم کے بدلے سید ہاشمی وغیرہ نہیں ہو سکتا اور جو اپنی قوم کو بدل کر سید اور ہاشمی وغیرہ بنتا ہے اس کو لعنت والی حدیث یاد کرنی چاہئے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) لفظ شاہ آل رسول کے لئے استعمال ہوتا ہے اور بعض ممالک میں فقیر برادری کو بھی شاہ کہا جاتا ہے لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ دونوں کی ایک قوم ہے اور یہ کہنا لوگوں کا کہ سید فقیر اور فقیر سید ہیں جہالت اور یوقونی ہے جیسے قرآن میں یہ دیکھ کر کہ خدائے تعالیٰ کو رحیم کہا گیا اور محمد ﷺ کو رحیم کہا گیا ہے کوئی یہ سمجھے کہ خدائے تعالیٰ اور محمد ﷺ دونوں ایک ہی ہیں اور یہ کہے

کہ خدا محمد اور محمد خدا ہیں تو اس کی بہت بڑی جہالت ہوگی۔ خدائے تعالیٰ بیشک رحیم ہے ﷺ بلاشبہ رحیم ہیں لیکن دونوں ایک نہیں ہیں یونہی آل رسول بھی شاہ کہلاتے ہیں فقیر کی قوم کو بھی شاہ کہا جاتا ہے مگر ہرگز دونوں کی قومیں ایک نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاں آل پاک شاہ ہیں مگر وہ قوم کے فقیر نہیں اور فقیروں کی قوم بھی شاہ کہلاتی ہے مگر وہ قوم کے سید نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سرکارِ دو عالم ﷺ کی اولاد پاک کو قوم کا فقیر سمجھنا غلط اور جہالت ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہرگز دونوں ایک نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) زیادہ تر فقیر ہی کہتے ہیں اور گداگر بھی کہتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) تندرست کو در در مانگنا حرام ہے اور ایسی کمائی حرام ہے جن لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے اور اپنا نسب وہ بھول گئے ہیں عرف عام میں وہ فقیروں کی قوم مشہور ہو گئے اب گداگر یا پیشہ چھوڑنے کے بعد خود کو سید ہاشمی وغیرہ دوسری قوم نہیں بتا سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) میت کو غسل دینے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جب تک وہ غسل نہ دے فرض ادا نہ ہو۔ بلکہ غسل دینے والا کسی قوم کا بھی ہو فرض ادا ہو جائے گا۔ بعض علاقوں میں فقیروں کی قوم نے غسل میت کو پیشہ بنا لیا ہے اجرت پر میت کو غسل دیا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) سوال سمجھ میں نہیں آیا فقط

(۹) جس کا خاندانی پیشہ بھیک مانگنے کا ہے عرف عام میں اس قوم کو فقیر کہتے ہیں ایسے موقع پر ذات اور قوم کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے فقیروں کی ذات کہنے اور فقیروں کی قوم کہنے میں کچھ فرق نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) قرآن پاک میں صرف اتنا ہے کہ ہم نے قبیلے (یعنی خاندان) بنائے کیا قبیلے خدا نے بنائے قرآن میں مذکور نہیں ہے لہذا ایسی صورت میں عرف عام معتبر ہے۔ یعنی عام لوگ جو کہتے چلے آ رہے ہیں وہ وہی ہے۔ لہذا جو پٹھان مشہور ہے اسے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ خود کو سید یا ہاشمی بتائے یونہی جو دھوبی تیلی بتائے اسے یہ حلال نہیں کہ خود کو سید یا ہاشمی وغیرہ بتائے واللہ تعالیٰ اعلم



(۱۱) آزادی اور ترقی کا دور ہے سیاسی ترقیاں کرتے کرتے اب کچھ لوگوں کو قومی ترقی سوچھی ہے کوئی پٹھان بننا چاہتا ہے تو کوئی صدیقی اور کوئی سید اور کوئی علوی اور کوئی ہاشمی وغیرہ ایسے لوگوں کی سزا دینی ہے جو حدیث میں ہے جو ادھر پر مذکور ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ☆ ۱۳ صفر ۱۳۸۷ھ

(بقیہ صفحہ ۳۶۰ کا)

سید سیف رضا نے حمد و نعت پر مشتمل چند اشعار پیش کئے جو عوام کے ساتھ ساتھ خواص میں بھی از حد مقبول ہوئے۔ حضور صاحب سجاد ممبر پر تشریف فرما تھے اور سید سیف رضا کے اشعار پر بھرپور اپنی سرتوں کا اظہار فرما رہے تھے۔ حضرت نے سید سیف رضا کو اپنی نیک دعاؤں کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی کے لئے اپنی جیب خاص سے نذرانہ بھی عطا کیا۔ بعدہ خطیب الاسلام، ادیب ملت حضرت مولانا سلطان اشرف صاحب قبلہ بہرہ روی نے حضور مفتی اعظم ہند اور دیار اعلیٰ حضرت ”بریلی شریف“ کے تعلق سے ایک معلوماتی واپز پر تقریر فرمائی۔ قل کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا لہذا آخر میں عالم باعمل حضرت علامہ سید عارف صاحب قبلہ ناٹپاروی سابق شیخ الحدیث منظر اسلام نے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے سلسلہ میں انتہائی معلوماتی تقریر فرمائی۔

ٹھیک اربچہ ۳۴ منٹ پر اقام الحروف نے قل شریف کی کارروائی کا آغاز کیا، شجرہ عالیہ مفتی مرکز حضرت مولانا مفتی محمد فاروق صاحب نے پڑھا جب کہ ایصال ثواب نیز ملت اسلامیہ اور بالخصوص عراق اور اہل عراق کی فتح مندی اور خاتمہ جاریہ جارج ڈبلیو بش اور ٹونی بلیئر کی شکست فاش کے لئے دعائے کلمات عالم باعمل حضرت علامہ سید شاہ محمد عارف صاحب ناٹپاروی سابق شیخ الحدیث منظر اسلام نے ادا فرمائے۔

اس اعظم عرس میں صاحب سجاد حضرت مولانا الحاج محمد بھان رضا خاں صاحب قبلہ، اساتذہ جامعہ منظر اسلام، حضرت مولانا محمد نعیم اللہ خان صاحب (صدر المدینہ) حضرت علامہ مفتی محمد صالح صاحب (شیخ الحدیث) حضرت مولانا انور علی صاحب قبلہ ایم اے، حضرت مفتی فاروق صاحب نوری، حضرت قاری امیر حمزہ صاحب، حضرت مولانا سید شاکر علی صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر اعجاز الحسن شیطانی وغیرہم کے علاوہ شہر اور اطراف شہر کے بیشتر علماء کرام نے شرکت کی۔

مولیٰ تعالیٰ تمام حاضرین عرس کی حاضری قبول فرمائے اور صاحب عرس علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیضان و کرم سے مستفیض فرمائے۔

آمین یرب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

نوٹ: عرس نوری کا پروگرام کیسٹوں میں محفوظ ہے جو بریلی شریف سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

# کتاب الحظر والاباحۃ

مسئولہ حبیب الرحمن پھوندار وازہ بریلی شریف یوپی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

کہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ مع عبارت عربی فتویٰ دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں، مہربانی ہوگی بینوا و توجروا۔

**الجواب :** ابوداؤد و نسائی وغیرہما میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یكون قوم فی آخر الزمان یخضبون بهذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة آخر زمانہ میں کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بونہ سونگھیں گے۔ جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ نیلگوں ہوتے ہیں نبی ﷺ نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی، جبہ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخضاب بالسواد منہی عنه لقولہ ﷺ خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم وشر شیوخکم من تشبہ بشبابکم درختار میں ہے مکروہ بالسواد یعنی سیاہ خضاب ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۶/ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ محمد طاہر حسین اشرفی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

کہ زید بار بار داڑھی کتر داتا ہے روکنے پر بھی باز نہیں آتا ایسے شخص کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ



ہے کہ ایسے قرابت دار یا والد مکرم کو سلام کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مصلحتاً ہی سہی خصوصاً جہاں ایسا موقع پیش آئے کہ اگر سلام نہ کریں تو طعنہ سے بچنے کی اگر کوئی معقول وجہ شرعی ہے تو اطلاع کریں تو بہتر ہو اور بہت ہی مہربانی ہوگی اور میں لوگوں کی نظر میں بدظن ہونے سے بچ جاؤں۔ بحوالہ کتب معتبرہ فتویٰ دیں تاکہ وقت ضرورت پر کام آئے اور لوگوں کو کامل یقین ہو جائے کہ واقعی ہم اس بات کے حقدار نہیں کہ ہم کو کوئی سلام کرے مینو او تو جروا۔

**الجواب:** حد شرع سے داڑھی کم کرانے والے فاسق معطن ہیں اور فاسق معطن کو سلام کرنا مکروہ تحریمی ناجائز اور گناہ ہے۔ درختار میں ہے ویکرہ السلام علی الفاسق لمو معطنا، اس حکم سے والد وغیرہ اقرباء کا استثناء میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ جو عذر سوال میں لکھا ہے وہ مقبول نہیں۔ لوگوں کا طعنہ بے محل ہے۔ عالم کو حکم شرع کا پابند ہونا لازم ہے۔ عالم پر حکم شرع کی مخالفت نہ کرنے پر طعنہ دینا جہالت ہے۔ جہاں لوگ اس مسئلہ سے واقف نہ ہوں وہاں عالم مذکور لوگوں سے یہ مسئلہ بیان کر دے۔ کتابوں میں دکھادے اور یہ بتادے کہ میں فاسقوں کو سلام نہیں کرتا ہوں کبر و غرور کے سبب نہیں بلکہ حکم شریعت کے سبب اس کے بعد بھی اگر لوگ طعنہ زنی کریں تو یہ صبر کرے قال تعالیٰ واصبر ما اصابک، واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۷/۱۲/۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

داڑھی میں خضاب یا وسد لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اگر ناجائز ہے تو جو امام خضاب یا وسد لگاتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی ہیں تو وہ لوٹائی جائیں گی یا نہیں حکم شرع سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں مینو او تو جروا  
احقر غلام نبی محلہ شاہ آباد بریلی شریف

**الجواب:** خضاب لگانا مرد کو ناجائز ہے ایسے کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی سب نمازوں کا اعادہ واجب

ہے۔

خضاب کے بارے میں امام اہلسنت کا رسالہ حک العیب ملاحظہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
وسمہ کارنگ لکھئے کہ کیسا ہے تو اس کا حکم لکھا جائے گا۔

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سودا گران بریلی شریف

۶ رزی الحج ۱۳۸۳ھ

مسئلہ رحمت حسین خان محلہ ملوک پور بریلی شریف، ۷/ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

تعزیہ یا تخت بنا کر اسکو شاہراہ عام پر مع باجے و ڈھول پھرانا جائز ہے یا ناجائز؟ اور شربت پر یا کسی دوسری چیز پر نیاز کر کے  
لوگوں کو پلانا یا کھلانا کیسا ہے؟ تعزیہ یا تخت اٹھانا جائز ہے یا ناجائز؟

**الجواب :** مروجہ تعزیہ داری ناجائز اور گناہ ہے۔ ہاں نذر و نیاز، شربت کھچڑا وغیرہ پر جائز ہے مگر تعزیہ اور تخت کے پاس  
نہیں لے جائیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سودا گران بریلی شریف

۷/ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص ہمارے موضع میں ہے وہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنے لڑکے کی شادی کرتے ہو تو ہمیں کھانا ضرور کھلاؤ کیونکہ ہم کھانا  
ضرور کھائیں گے۔ خواہ سود کا روپیہ ہو یا تمہارے گھر کا ہوا گر کھانا نہیں کرتے ہو تو سو روپے مسجد کے کام کے لئے دو پاس نہ  
ہوں تو سود پر روپے لے لو اور ہمیں دو کہیں سے دو اور وہ شخص ایسا ہے جو حج کر آیا ہے۔ اس کا یہ فرمان ہے۔ اب اس حالت  
میں ہمیں کیا کرنا چاہئے کہیں کا ہو سود کا ہو بہر حال کسی قسم کا پیسہ ہو ہمیں دو اب مجبور ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہم لوگ



پریشان ہیں بہت زیادہ ان باتوں سے اب حضور آپ ارشاد فرمائیں جو حکم شریعت کا ہو آپ جواب عنایت فرمائیں

**الجواب:** شادی میں کھانا کھلانے کے لئے مجبور کرنا ظلم اور حرام ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ لا تاکوا  
اموالکم بینکم بالباطل اگر وہ شخص ناجائز دباؤ ڈالنے سے باز نہ آئے تو مسلمان اس سے میل جول بند کر دیں  
۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۴ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) تعزیہ بنانا کیسا ہے۔ ڈنکا بجانا، یا لکڑی کھیلنا، تالی بجانا وغیرہ

(۲) ایک شخص جس کا نام عمرو ہے اس کی تین لڑکیاں ہیں عمرو کے مرجانے پر اس کے چہلم میں میلا دیکھا۔ فقیروں کو اناج عمرو  
کے نام پر خیرات کیا ہے چند لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ مرنے والے کے نام پر میلا و خیرات کرنا ناجائز ہے۔

(۳) سوال ایک مولوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عورت کا بچہ بیمار پڑتا ہے تو کہتی ہے یا امام حسین میرا لڑکا اچھا ہو جائے ایسا  
کہنا ناجائز ہے۔ سخت گنہ ہے۔ ایسے مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ مدلل جواب عنایت کریں۔

(۴) نماز کا وقت من گڑھت وقت رکھنا کیسا ہے ایسے وقت میں نماز ہوگی یا نہیں۔

**الجواب:** مرچہ تعزیہ داری ناجائز اور گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مرنے کے بعد چہلم میں میت کے ایصال ثواب کے لئے میلا و شریف کرنا فقراء و مساکین کو اناج دینا جائز ہے۔ جو  
منع کرتا ہے وہ نیک کام سے منع کرتا ہے منع الخیر ہے۔ نیک کاموں کا ثواب میت کو ملتا ہے۔ جو میت کے ایصال ثواب  
کی نیت سے کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اولیاء انبیاء سے اپنی حاجتوں کے وقت استمداد جائز ہے۔ لہذا جس نے یہ کہا کہ یا امام حسین میرا لڑکا اچھا ہو جائے  
اس نے کوئی گناہ نہ کیا و باری اسے گناہ بتاتا ہے ان کی باتوں پر کان نہ دھریں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم رزی قعدہ ۱۴۲۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ شریعت میں کتنی لمبی داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

(۲) جو شخص حد شرع سے کم داڑھی رکھتا ہے تو اس کو فاسق کہہ سکتے ہیں یا نہیں

(۳) غلط مسائل بتانے والوں پر شریعت کا کیا حکم ہے بحوالہ کتب جواب عنایت فرمائیں

**الجواب :** داڑھی ایک مشت واجب ہے اس سے کم کرنا گناہ ہے۔ اور جو اپنی داڑھی ایک مشت سے کم کر دیا کرتا ہے

وہ فاسق معلن ہے ایسے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاں جو ایک مشت سے کم داڑھی کم کر دیا کرتا ہے اس کو فاسق کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے علم مسئلہ بتانے والوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔ من افقی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ

السموات والارض (او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام) ایسے آدمی پر توبہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ استاذ لڑکوں کو تعلیم دے رہے تھے اتفاقیہ دولڑکے آپس میں مذاق کر بیٹھے

یعنی زید نے بکمر کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو بکمر نے کہا یہ کیا حرکت ہے استاذ صاحب نے فرمایا کہ مذاق کرنے والا ایک باپ

کے نطفے سے نہیں ہے اور حرامی ہے چوتھی ہے اور ان کے والد نے اپنی بیوی سے ملنے کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ لہذا

حرامی ہے۔ ان دولڑکوں کو ان جملوں سے سخت دلی تکلیف ہوئی ہے۔ تو اس صورت میں استاذ صاحب پر شریعت کا کیا حکم

ہے۔



الجواب: تو بہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲/صفر ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے چند روپے پائے راستے میں گرا ہوا تھا اس روپے کو وہ کیا کرے اور خیرات بھی کرے تو کتنا کرے روپے کی تعداد ۸۵ روپے ہیں۔ خیرات کا پیسہ مسجد کے کاموں میں صرف کیا جائے یا مسکینوں کو دیدیا جائے۔ نیز ہم لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کھیت میں کنواں کھود کر پٹوا دیا جائے آدھا روپیہ گورنمنٹ بھی دے گی جو حکم شرع ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب: راستہ میں جو روپے پڑے ہوئے پاگئے اس کا مالک اگر معلوم نہ ہو تو سال بھر تک اعلان کیا جائے۔ پھر بھی معلوم نہ ہو تو کسی فقیر کو دیدیں۔ کنواں کھودوانے میں خرچ نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۶/صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: محمد اشرفی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید قصاب کا روزگار کرتا ہے اور روز دس بیس بکرا ذبح کر کے گوشت فروخت کرتا ہے کیا یہ تجارت شرع محمدی میں درست ہے اور کیا یہ تجارت کرنا اچھا ہے۔ رسالہ سلطان العارفین پاکستان میں شائع ہوا تھا تعداد مجھے یاد نہیں کہ اونٹ چالیس یا ساٹھ گائے بھینس بکری مرغی کبوتر اتنی تعداد پوری ہو جانے پر ذبح کرنے والے پر گویا ایک خون کا گناہ عاید ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔ بکرو یا دوسو ذبح کرنے والے پر خون کا گناہ ہوتا ہے پھر مسلمان گوشت کھاتے ہیں یہ گناہ کھانے والے پر بھی ہونا چاہئے اگر یہ لوگ نہ کھائیں تو قصاب بکرا نہ کاٹے۔ جب گوشت کھانا جائز بلکہ مستحب و سنت ہے تو ذبح کرنا کیوں گناہ ہے اور وہ خون کی کہلاتا۔ کیا آخر سلطان العارفین والے نے

نہیں یا خواب میں لکھ ڈالا تھا اور ہزاروں قصایوں کو خونی ملزم گناہ ٹھہرایا۔ حلال چیزوں کی تجارت حلال ہی ہونا چاہئے جو خونی ثابت ہوا تو حلال کیسے ہوگا۔

(۲) جانور کی اوجھڑی انتہائی کھانا جائز ہے یا نہیں۔ تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** سلطان العارفین پاکستان کے حوالہ سے جو مضمون سوال میں نقل کیا گیا ہے غلط و باطل و شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایسا کہیں نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اوجھڑی اور آنتیں کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسئلہ کو بہت واضح دلیل سے مبرا بن فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: بشیر احمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ بارہ وفات نہیں کہنا چاہئے یہ کہنا کفر ہے۔ یہ کہاں تک صحیح یا غلط ہے جواب مرحمت فرمائیں۔

**الجواب:** ہاں علماء نے بارہ وفات کہنے سے منع کیا ہے لیکن اس کو کفر بتانا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لوگوں نے ایک پارٹی قائم کر لی ہے اس پارٹی میں چند باتیں شریعت کے خلاف ہیں ان کے بارے میں دارالافتاء سے دو فتاویٰ منگوائے اور ان لوگوں کو جمعہ کے دن علی الاعلان سنائے گئے لیکن اس پارٹی والوں نے دونوں فتوؤں کو جھٹلایا اور اس پر کوئی عمل پیرا نہ ہوئے گویا شریعت بھی ان کے یہاں کوئی چیز نہیں رہی



ایسی صورت میں ان لوگوں سے میل جول، سلام و کلام حقہ پانی روا رکھنا از روئے شریعت کیسا ہے حکم صادر فرمایا جائے۔  
**الجواب:** اگر فی الواقع وہ لوگ حکم شرع کا خلاف کر رہے ہیں اور فتویٰ سننے کے بعد اپنی ضد پراڑے ہوئے ہیں تو ان سے میل جول سلام و کلام بند کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلم عورت کچھ مدت تک ایک غیر مذہب انگریز کی زوجیت میں رہی پھر انگریز اپنی جگہ سے چلا گیا پھر عورت نے ایک مسلمان سے عقد کر لیا وہ آدمی ایک لاوارث لڑکا اٹھالا یا پھر جب یہ لڑکا بالغ ہو گیا تو اس کے نام سے تمام جائیداد سپرد کر کے دنیا سے چل بسا اب یہ لڑکا مسلمان کی حیثیت سے اپنی زندگی گزارنے لگا اور محلہ کی کسی مسجد میں روپے یا سامان وغیرہ صرف کرنا چاہتا ہے۔ مگر دو چار آدمی کی شہادت ملتی ہے کہ یہ عورت نکاح کے باوجود زنا کرتی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو اعتراض ہے کہ اس کا مال مسجد میں صرف نہیں کیا جاسکتا۔ شوہر اور عورت دونوں کا انتقال ہو گیا ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب:** جب وہ لڑکا اپنی حلال کمائی کی رقم مسجد میں دینا چاہتا ہے تو اعتراض فضول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
 کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ربیٰ قعدہ ۱۳۸۷ھ

مستول: مشتاق احمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے بارے میں کہ زید پانچویں ٹائم کی نماز پڑھتا ہے مگر داڑھی منڈاتا ہے تو زید کو سلام کرنا کیسا ہے۔ عمر و کہتا ہے کہ زید داڑھی منڈاتا ہے تو وہ فاسق ہے لہذا فاسق کو سلام کرنا ناجائز ہے

اور مکر کہتا ہے کہ نہیں زید بلکہ ہر داڑھی منڈانے والے مسلمان کو سلام کرنا جائز ہے بحیثیت مسلمان ہونے کے آپ ناجائز کہتے ہیں تو حضرت کے وہاں سے فتویٰ لائیے تب ہم مانیں گے نہیں تو ہم نہیں مانیں گے لہذا حضور والا سے گزارش ہے داڑھی منڈانے والے کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے مکمل دلیل کے ساتھ حکم سے مطلع فرمائیں۔ نوٹ فاسق معطن اور غیر معطن کی تعریف بھی تحریر فرمادیں فقط

**الجواب :** داڑھی منڈانا گناہ ہے اور جو داڑھی منڈا دیا کرتا ہے یا حد شرع سے کم کر دیا کرتا ہے وہ فاسق معطن ہے ایسے آدمی کو سلام کرنے کی ممانعت کتب فقہ سے صراحتاً مذکور ہے در مختار شرح تنویر الابصار میں ہے ویکرہ المسلم علی الفاسق لو معلننا وصول العلامی سے رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی نقل فرماتے ہیں ولا یسلم علی الفاسق المعلن الخ ملقطاً بکر پر لازم ہے حکم شرع کے آگے تسلیم خم کرے اپنے قیاسات کو محل ندوے والہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۱۷ ارزی قعدہ ۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز وغیرہ بھی پڑھتا ہے اور روزہ بھی رکھتا ہے اور وہی شخص روزہ تو رکھتا ہے اور مسجد شہید کرتا ہے اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

(۲) زبیدہ کی شادی ہوئی اور وہ اپنے سرال گئی تو اس کے ماں باپ اسے اپنے گھر لے آئے اور زبیدہ خاتون کا شوہر کسی شہر چلا گیا تھا اور ڈھائی سال اس شہر میں تھا۔ زبیدہ کے سر زبیدہ کو اس کے میکے سے رخصت کرانے کو آئے مگر زبیدہ کے میکے والوں نے اسکو نہیں بھیجا بلکہ میکے والے طلاق کے طالب ہوئے مگر شوہر نے طلاق نہیں دی تو زبیدہ کے میکے والوں نے اپنے محلے کے پانچ آدمیوں کو اکٹھا کر کے طلاق ان پانچوں آدمیوں سے کہلوائے اور پھر زبیدہ کی شادی دوسری جگہ کر دی دریاقت طلب یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

**الجواب :** بڑے درجہ کا گناہگار مستحق نار ہے۔ تو بہ کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم



(۲) ایسی صورت میں دوسرے مرد سے نکاح حرام ہوا۔ زنا ہوتا رہے گا اس لئے دوسرے مرد سے جدا ہونا لازم ہے وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵/ ذی قعدہ ۸ھ

مسئول: مختار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی شادی ہوئی تھی ہندہ سے ایک سال دس ماہ کے بعد ہندہ کا لڑکا پیدا ہوا۔ اور وہ اسی دن فوت ہو گیا۔ بارہ دن بعد ہندہ کا انتقال زید کے مکان پر ہو گیا۔ مرنے کے بعد ہندہ کی والدہ نے جنازہ پرا کر دودھ معاف کیا اور ہندہ کی طرف سے مہر معاف کر دیا۔ اس وقت بہت لوگ موجود تھے اب ہندہ کے والد اور زید کے درمیان رنجش ہو گئی ہے تو کیا ہندہ کے والد مہر لینے کے حقدار ہیں یا نہیں جب کہ تعلقات ہندہ سے ہمیشہ اچھے رہے۔ اور زید نے بھی علاج کرایا اور تجہیز و تکفین اور فاتحہ وغیرہ میں کوئی کسر نہیں کی۔

**الجواب:** اگر ثبوت شرعی سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ ہندہ کی والدہ نے زید کو دین مہر معاف کر دیا ہے تو ہندہ کی والدہ کا حق جتنا بھی تھا معاف مانا جائے گا اور صرف ہندہ کے والد کا حق باقی سمجھا جائے گا۔ اور اگر ثبوت شرعی سے یہ بات ثابت نہ ہو تو ہندہ کی والدہ بھی اپنا حق طلب کرنے میں حق بجانب مانی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴۷/۱۵۱ قعدہ ک ۸۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی زید کو پسند نہیں کرتی اور بار بار بھاگ بھاگ کر اپنے میکہ چلی آتی ہے لڑکی کے والدین نے جب لڑکی سے بھاگنے کی وجہ دریافت کی تو لڑکی نے کہا مجھے میرا شوہر پسند نہیں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب:** اگر وہ رہتا نہیں چاہتی تو اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرے۔ جس طرح راضی ہوا سکوراضی کر کے طلاق لے۔ طلاق کے بعد آزاد ہوگی۔ جب تک طلاق نہ دے دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷ ربیٰ ثانی ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: نواب خاں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا خاوند ہندہ کو بلا کر بلا قصور مار پیٹ کرتا ہے کپڑے بھی پہننے کو نہیں دیتا ہے زیور چھین کر لے گیا ہے۔ شادی ہوئے تقریباً ۳ سال ہو گئے لیکن برابر ہندہ کو شوہر کی جانب سے یہ تکلیفیں پہنچتی رہیں۔ ہندہ شریف خاندان کی ہے اس کے ماں باپ غریب ہیں ہندہ چاہتی ہے کہ مجھے طلاق دے اور جہیز کا سامان واپس کر دے اور مہر منجمل بھی دیدے لیکن شوہر ایسا کرنے پر تیار نہیں ہے وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور ہندہ کے بطن سے ایک لڑکی ۲ سال کی ہے۔ لہذا ہندہ کو اب کیا کرنا چاہئے۔ مطلع فرمائیں؟

**الجواب:** صورت مسئلہ میں ہندہ کا شوہر ظالم جفا کار ستمگار ہے۔ حق اللہ اور حق زوجہ میں گرفتار ہے اس پر فرض ہے کہ وہ ہندہ کو اچھی طرح رکھے اور اچھی طرح رکھنا نہ چاہے تو طلاق دیدے۔ وہ اپنا فرض پورا نہ کرے تو مسلمان اس سے میل جول بند کر دیں۔ جب تک طلاق نہ ہو اور اس کی عدت پوری نہ ہو ہندہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ ہندہ اگر طلاق چاہتی ہے اور وہ بول اس کو طلاق نہیں دیتا تو مہر کے عوض طلاق مانگے یا کچھ دیکر اس کو طلاق کے لئے راضی کرے۔ غرض کسی طرح طلاق لے یا طلاق کا انتظار کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲ ربیٰ الحجہ ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زندگی میں تیجہ چالیسواں کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس



طرح سے؟

**الجواب :** کر سکتا ہے طریقہ اس کا بھی وہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ روی الحی ۸۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم لوگ قوم کے فقیر ہیں ہمارا آبائی پیشہ تنکیہ داری ہے ہمارے بزرگ ہمیشہ گاؤں کے چہلم دسوم وغیرہ کا کھانا کھاتے آئے ہیں اور گاؤں کے افراد و غرباء و مساکین کا حصہ ہمیں دیتے آئے ہیں ہم لوگ مردہ کو غسل دیتے ہیں اور مرحوم کے گھر سے چالیس روز تک روزانہ ایک خوراک کھانا ملتا ہے۔ یہ رسم عرصہ دراز سے چلی آرہی ہے اور اب تک قائم ہے جب کہ ہم لوگ اپنے کسب پر قادر ہیں۔ ایسی صورت میں غریب و مسکین کا حصہ ہم لوگ لے سکتے ہیں یا نہیں اور جب کہ ہم لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ غسل میت سے صحیح واقف بھی نہیں ہیں تو کیا وہی لوگ غسل دیں جب کہ گاؤں میں دوسرے اہل علم حضرات بھی موجود نہیں۔ تو کیا گاؤں کے لوگ ہمیں اس کام پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جواب عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

**الجواب :** صاحب نصاب کو صدقہ واجبہ مثل زکوٰۃ، فطرہ لینا حرام ہے۔ جو صاحب نصاب نہ ہو اس کے لئے حلال ہے۔ مگر گداگری کا پیشہ حلال نہیں۔ سوال اسی کو حلال ہے جو محتاج ہو۔ کسب پر قادر نہ ہو۔ مردہ کو ایسے آدمی سے غسل دلانا چاہئے جو اسکے غسل کے طریقہ سے واقف ہو لیکن کسی کو اجرت پر غسل دینے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ غسل نہیں دینا چاہتا ہے نہ دے کوئی دوسرا غسل دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ روزی الحجۃ ۸۵

مسئول: نصیر احمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک معزز آدمی ہے اور جو دھری بھی ہے۔ زید نے امام عالمی مقام کی نیاز کے متعلق ایام محرم سے قبل تحریک اٹھائی اور محلہ کے برادروں کو توجہ دلائی کہ امام عالمی مقام کے ایصال ثواب کے لئے محرم میں نیاز ہونی چاہئے اور چندے کے متعلق یہ رائے ہوئی کہ ۱۲/۱۲ آنہ یا روپیہ جو کچھ بھی ہو خوشی کے ساتھ دینا چاہئے۔ سب نے تسلیم کر لیا۔ اور عمرو چندہ جمع کرتا رہا اس نیاز کو تقریباً ۲۸/۲ برس کا عرصہ ہو گیا۔ اسکی نیاز کیلئے جب عمرو نے چندہ وصول کیا تو تین گھر برادروں کے جو تھوڑے فاصلے پر رہتے ہیں انہوں نے عمرو کو چندہ دیا زید کو پتہ چلا کہ ان لوگوں نے بھی چندہ دیا ہے تو زید نے عمرو سے کہا کہ جب ان لوگوں نے چندہ دیا ہے تو تم میرے پیسے واپس کر دو۔ عمرو سے اپنا چندہ واپس کر لیا۔ لہذا دریافت طلب یہ ہمیکہ یہ چندہ واپس لینے کا فعل درست ہے کہ نہیں عمر اور اہل محلہ کی رائے ہے کہ جیسے ہمیشہ سے نیاز ہوتی چلی آئی ہے اسی طرح ہوتی رہے اب حضور کا کیا ارشاد ہے۔

**الجواب:** بظاہر بغض و عناد سبب معلوم ہوتا ہے جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان سے حرام ہے۔ اور اگر وجہ شرعی سے بغض و عناد ہے تو جب بھی اپنا دیا ہو یا چندہ و ایس نہیں لینا چاہئے کار خیر میں شریک ہونے سے کسی کو نہیں روکنا چاہئے زید کو چاہئے کہ کار خیر میں شریک ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۴۔ روزی الحجۃ ۸ھ





الزبدۃ الزکیہ للتحريم سجود التحية لما حظہ ہو اللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حضور اقدس ﷺ کے زمانہ کے بعد پیدا ہونے والی چیزیں بدعت ہیں۔ لیکن ان میں بعض واجب ہیں جیسے اصول فقہ کی تدوین اور بعض مندوب جیسے نماز کی نیت اور بعض مباح جیسے مساجد کی زینت اور بعض مکروہ جیسے گاؤں میں عیدین کی نماز اور بعض حرام جیسے مذاہب جبریہ و مرجئیہ عرف عام میں بدعتی بدعت محرمہ کو کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چار آدمی ایک جگہ ہوٹل میں بیٹھتے ہیں اور یہ بات طے کرتے ہیں کہ جو آپس میں گالیاں بکے مطلب ماں، بہن یا اور ناجائز گالیاں جن کو شرع منع کرے وہ گالیاں کوئی بھی بکتا ہے تو جیسے ایک آدمی نے ۳ آدمیوں میں کسی ایک کو گالی دی تو وہ تینوں ملکر اس کے اوپر ڈھائی سو گرام مٹھائی جرمانہ کر کے سب مل کر کھاتے ہیں کیا وہ مٹھائی کھانا جائز ہے۔

**الجواب:** مالی جرمانہ ناجائز ہے درمختار میں ہے التعزیز بالمال منسوخ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲ ذی الحجہ ۱۴۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) ہمارے یہاں عید الفطر کے دن نماز عید کے لئے جناب ولی محمد صاحب، نیاز محمد صاحب مقبول صاحب وغیرہ نے ملکر فقیروں کو نماز جماعت سے پڑھنے سے روک دیا اور کہا کہ اگر آپ لوگوں نے ہماری جماعت میں نماز ادا کی تو ہم لوگ مار دیں گے مار کے ڈر سے نماز پڑھنے نہیں گئے کیا جماعت اس طرح کسی کو نماز سے روک سکتی ہے قانون شرع سے مطلع فرمائیں اور اگر نہیں روک سکتی ہے تو ان کے لئے کیا حکم ہے آپ غور سے اس کا فیصلہ دیں کہ کوئی بھی عالم آتا ہے سب سے پہلے نماز کیلئے بیان کرتے ہیں اور کلام پاک میں بھی بے حد تاکید ہے۔ اس کا جواب آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں تاکہ عبرت حاصل ہو اور آئندہ ایسی غلطی کرنے سے پرہیز



کرے اور جواب مکمل تشریح کے ساتھ عنایت فرمائیں۔

فقیر منشی امیر محمد شفیع

**الجواب :** عید کی نماز سے بے وجہ روکنا شیطان کا کام ہے۔ روکنے والوں پر توبہ لازم ہے تو بہ نہ کریں تو ان سے میل جول بند کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کے دلائل سے مرحت فرمائیں  
(۱) برادری کے لوگ ان لوگوں سے جنہوں نے کوئی غلطی کی ہو مثلاً زنا کاری میں پکڑے گئے ہوں تو ان کو برادری سے خارج کر دیتے ہیں اور جب واپس لیتے بھی ہیں تو جرمانہ کرتے ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے ایسے آدمی سے جرمانہ مالی خفیوں کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور اس روپیہ کو کس مد میں صرف کر سکتے ہیں کیا پختائی کاموں میں اس کو صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب :** مالی جرمانہ حرام ہے درمختار میں ہے التعزیر بالمال منسوخ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ (۱) ریڈیو گھر میں بجانا جس میں خبریں بھی سنی جاتی ہیں اور فلمی ریکارڈینگ بھی قرآن شریف کی تلاوت بھی کیسا ہے (۲) ایک شخص صرف خبریں اور تلاوت قرآن سننے کی خواہش سے ریڈیو خریدنا چاہتے ہیں وہ کیسا ہے فقط پیر محمد قادری

**الجواب :** ریڈیو سے قرآن شریف کی تلاوت سن سکتے ہیں۔ یونہی ریڈیو سے خبریں بھی سننا جائز ہے جنہیں سننا

جائز نہیں جیسے مزامیر خلاف شرع اشعار انہیں ریڈیو سے بھی سننا جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم  
(۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۱/۲ کی قدر ۸۲ ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں کے امام صاحب مغرب کے وقت نماز پڑھا رہے تھے اتفاق سے ایک چھپکلی کندھے پر گر گئی اور امام صاحب کچھ ڈر گئے اس حالت میں امام صاحب کو کیا کرنا چاہئے (۲) یہاں محلہ کی عورتیں عید اور بقرعید کی نماز ایک صاحب کے یہاں جا کر جماعت سے پڑھتی ہیں اور امام بھی عورت ہی بنتی ہے کیا یہ صحیح ہے آپ شرع سے مطلع فرمائیں۔ (۳) ہم سنتے ہیں کہ مقروض آدمی پر قربانی فرض نہیں ہے اور بروقت مرد قریب قریب سب ہی اپنی بیوی کے دین مہر کے قرضدار ہیں تو اگر وہ بغیر دین مہر وصول کئے ہوئے قربانی کرے تو قربانی ہوگی کہ نہیں اور دین مہر بغیر دیئے ہوئے اپنی بیوی سے وہ مل سکے نہیں یا نہیں ملنے کا مطلب کچھ اور ہے آپ جلد حکم شرع سے مطلع فرمائیں۔

**الجواب:** چھپکلی بدن پر گرنے سے نہ بدن ناپاک ہوتا ہے نہ نماز میں کسی قسم کی خرابی آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عورت امام ہو یہ مکروہ تحریمی ہے اور عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مقروض قربانی کرے تو جائز و صحیح ہے لیکن جس کے پاس اتنا مال نہیں کہ قرض ادا کرنے کے بعد حاجتِ اصلیہ کے علاوہ نصاب ہو اس پر قربانی واجب نہیں۔ دین مہر کا مطالبہ عادی نہیں ہوتا لہذا یہ مانع نصاب نہیں خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے جس کی ادا کی کوئی میعاد نہیں ہوتی اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہے جب تک نکاح باقی ہے

ہاں اگر دین مہر معجل ہو تو عورت کو یہ حق ہے کہ جب چاہے شوہر سے طلب کرے اور نہ دے تو شوہر کو ملنے سے روک دے اور اگر معجل نہ ہو تو عورت کو یہ حق نہیں اور معجل ہونے کی صورت میں عورت کی رضا مندی سے مل سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم



کتاب فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ روزی قعدہ ۸۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ مسماۃ ہندہ ساکن موضع سریندہ پٹی ڈاکخانہ امریا ضلع  
پیلی بھیت کی شادی بکر ساکن موضع پنجرہ ڈاکخانہ امریا ضلع پیلی بھیت کے ساتھ عرصہ تین سال کا ہوا کہ ہوئی تھی بکر مذکور  
قطعی نامرد ہے عورت کے قابل نہیں ہے اس کا باپ مسماۃ ہندہ کے ساتھ جبریہ دباؤ ڈالکر حرام کاری کرنا چاہتا ہے بار بار زنا  
کے لئے کہتا ہے انکار کرنے کی وجہ سے مسماۃ مذکور کو مار ڈالنے کو کہتا ہے مسماۃ مذکور جان کے خوف سے موقع پا کر میکہ ماں  
باپ کے گھر چلی آئی اپنی آبرو و عزت کی وجہ سے عورت وہاں جانا نہیں چاہتی ہے شرعی حکم کے مطابق ان لوگوں کی کیا سزا  
ہے ان حالات کے پیش نظر عورت کو کیا کرنا چاہئے شرعی حکم کیا ہے؟

العبید محمد امین موضع سریندہ بی ڈاکخانہ امریا ضلع پہلی بھیت

**الجواب :** زید کا باپ گناہگار مستحق نار ہے ثبوت شرعی سے اس پر الزام ثابت ہو تو جب تک توبہ نہ کرے اس سے میل جول بند رکھنا لازم ہے۔ ہندہ کو اگر اپنی آبروریزی کا اندیشہ ہے تو وہاں نہ جائے۔ اور اس کا شوہر واقعی نامرد ہے اس نے اب تک ہندہ سے ایک بار بھی جماع نہیں کیا ہے تو ہندہ قاضی شرع کے حضور دعویٰ کر کے فسخ نکاح چاہے۔ قاضی شرع اس کا دعویٰ سن کر تحقیقات شرعیہ کے بعد ایک سال کی مدت مقرر کرے گا۔ سال گزرنے پر عورت دوبارہ مطالبہ پیش کرے گی اس وقت قاضی شرع بعد تحقیقات شرعیہ عورت کے مطالبہ پر اس کا نکاح فسخ کر دے گا۔ پھر عدت گزار کر دوسرے مرد سے اس کا نکاح حلال ہوگا جہاں قاضی شرع نہیں جیسے ہمارے بلاد وہاں اعلیٰ علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ جو اس کے قائم مقام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ روی الحجب ۸۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں ایک امام داڑھی جڑ سے کٹا لیتا ہے اور قرآن شریف کو جہاں مد نہ ہو وہاں بھی کھینچ کر پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ (۲) ایک جگہ لوگوں نے مدرسہ قائم کر دیا۔ اب چاہتے ہیں کہ توڑ دیں ایسے لوگوں کا کیا حشر ہوگا۔ (۳) ایک جگہ چند سالوں سے لوگوں نے عید گاہ قائم کی تھی مگر بنی ہوئی نہیں تھی اب چاہتے ہیں کہ دوسری جگہ پختہ بنوالیں انکا کیا حکم ہے مینو او تو جروا۔ محمد حبیب ہر برد ا صلح مظفر پور

**الجواب:** داڑھی منڈانا گناہ ہے اور جو داڑھی منڈا دیا کرتا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ اور اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ جہاں مد نہ ہو وہاں مد کرنے سے کبھی نماز فاسد ہوگی اور کبھی نماز ہو جائے گی واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کیوں توڑنا چاہتے ہیں دریافت کر کے لکھئے۔ فقط

(۳) دوسری جگہ بنا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ارزی الحج ۸۳ھ

از طرف مولوی عبدالحمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میلا و شریف میں اگر کوئی قیام نہ کرے تو وہ کافر ہے اور اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کس جرم کا مستحق ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب:** میلا و شریف میں قیام مستحب ہے اس زمانہ میں قیام سے منع کرنے والے غالباً وہابی، دیوبندی ہیں۔ وہابی، دیوبندی ضرور کافر ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ارزی الحج ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں (۱) لفظ ض اس کا صحیح لفظ کیا ہے اس کو لفظ دکی آواز سے ادا کرنا



چاہئے یا لفظ ط کی آواز سے اگر کوئی شخص قصد نماز کے اندر لفظ کی آواز سے ادا کرے تو کوئی مضائقہ تو نہیں۔ (۲) تعزیر داری اور اس کے ساتھ کرنے والے تمام احکام مثلاً ڈھول تاشہ بجانا وغیرہ۔ (۳) کسی مسلمان کو اس کی غیر موجودگی میں برا بھلا کہنا اور اس کی غلط برائی کرنا۔

**الجواب :** ضاد کو ادا، ذال، ظا، زاپڑھنا غلط ہے اس کا صحیح تلفظ کسی قاری سے سیکھیں۔ ضاد کی جگہ قصد ادا پڑھنا حرام ہے اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مروجہ تعزیر داری گناہ ہے۔ امام اہلسنت قدس سرہ کا رسالہ اعلیٰ الافادۃ ملاحظہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جھوٹی برائی تو ہر حال میں گناہ ہے۔ سچی برائی سے بیان کرنا کسی صورت میں جائز کسی صورت میں ناجائز کتب فقہ میں تلاش کرنے سے ملے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم محرم ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ (۱) تخت اٹھانا کیسا ہے۔ (۲) ایک شخص نے تخت اٹھانا حرام و ناجائز قرار دیا ہے۔ (۳) تخت میں جو لوگ روپیہ صرف کرتے ہیں (۴) تخت کو کر بلا لجا کر اس کے کاغذ اٹا کر دفن کرتے ہیں اور اسی پر نذر و نیاز کرتے ہیں پھر تیجا کرتے ہیں دسواں کرتے ہیں بیسواں کرتے ہیں چالیسواں کرتے ہیں (۵) تخت کے سامنے نذر و نیاز کرنا اس کا احترام کرنا کیسا ہے؟

**الجواب :** مروجہ تعزیر داری ناجائز اور گناہ ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا رسالہ اعلیٰ الافادۃ ملاحظہ کیجئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵ محرم ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ اپنی لڑکیوں کے نکاح میں دینے کے لئے روپیہ لینا مقرر اور شرط قرار دیتے ہیں۔ اولیاء عورت یہ کہتے ہیں کہ ہم کو تم اتنا روپیہ دو گے تب تو ہم اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے لڑکے کے ساتھ کریں گے ورنہ نہیں تو کیا یہ عقد شرعاً جائز ہے کہ لڑکی والا شرط لگا کر قبل از نکاح روپیہ وصول کر لیتا ہے اور جب تک روپیہ مقرر کردہ ادا نہیں کرتا تب تک نکاح میں نہیں دیتا ہے پھر یہ بھی کہ اگر لڑکی لینے والے کے پاس مقرر کردہ روپیہ نہیں ہے اور نہ اس کے پاس ادائیگی کی طاقت ہے لیکن باوجود اس کے دنیا کی شرمندگی کی وجہ سے اور اپنی بات کو قائم رکھنے کی وجہ سے وہ کسی بیٹے سے روپیہ سو لیکر اس شرط کو پورا کرتا ہے پھر بیٹے کو رفتہ رفتہ دیتا رہتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر کچھ روپیہ ادا کرائے اور کچھ نہیں یعنی تعین کردہ روپیہ کی پوری ادائیگی نہ ہو سکی تو لڑکی والا اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے کے ساتھ کر دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ تم نے مقرر شدہ روپیہ پورا نہیں دیا۔ لہذا تمہارا قصور ہے اور اسکے درمیان جو کیل ہوتے ہیں وہ بھی لڑکی لینے والوں سے اپنے لئے رشوت لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ تم ہم کو اتنا روپیہ دو تب ہم فلاں بھائی کی لڑکی کا نکاح ان سے کہہ کر تمہیں دلا دیں گے وہ میرے کہنے پر ہے۔ علیٰ ہذا القیاس تو یہ تمام تحریر کنندہ صورتیں جائز ہیں یا نہیں اور چند لوگوں نے آپس میں یہ عہد نامہ لکھا تھا کہ ہم مندرجہ کام نہیں کریں گے اور کوئی کریگا تو ہم اس سے قطعاً لین دین بند کروں گے تو آیا جنہوں نے عہد شکنی کی ہے ان لوگوں کے ساتھ باقی لوگوں کو کیا برتاؤ رکھنا چاہئے عند الشرح ان کے ساتھ کیا سلوک ہے اور کیا حکم ہے؟ برائے کرم صاف صاف جواب تحریر کریں کہ جہلا اس کو پوری طرح سمجھ سکیں۔ فقط محمد حبیب اللہ اشرفی راجستھانی معلم مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف یوپی

**الجواب:** صورت مسئلہ میں رد ..... حرام ہے عالمگیری میں ہے انفق علی طمع ان یتزوجھا قال الاستاذ قاضی خان انه یرجع علیہا زوجتہ۔ یا اولم یتزوج لانہا رشوة اھ ملخصاً لینے والے گناہگار ہیں ان پر تو بہ فرض ہے اور اس رقم کی واپسی بھی۔ تو بہ نہ کریں تو برادری سے ان کو نکال دیا جائے۔ جن لوگوں نے عہد کیا کہ اس ناجائز کام سے بچیں گے اور عہد کے بعد پھر وہ اس ناجائز کام میں مبتلا ہوئے ان پر عہد شکنی کا الزام ہے وہ عہد شکنی سے بھی توبہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۱۵ محرم ۱۴۲۷ھ





ہو جاتی لیکن تقریباً بیس بائیس روپے کے انداز میں میری جیب کے اندر ہوں گے یہ الفاظ نکالنے کے بعد بھی روپے ملتے رہے نماز بعد جیب سے روپیہ نکالا گیا حساب لگایا گیا تو روپے تقریباً ۳۵ یا ۳۶ روپے کے انداز میں ملے صحیح یا نہیں اب تعزیر داری کا مسئلہ بیان کرنے کے بعد لوگوں نے اعتراض کیا کہ امام صاحب جھوٹ بولتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہ ہوگی محمد شمس الہدیٰ اشرفی

**الجواب:** ہاں مروجہ تعزیر داری ناجائز و حرام ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ایک مستقل رسالہ اس مسئلہ میں ہے۔ اس کا نام اعلیٰ الافادہ ہے۔ وہ منگا کر دیکھئے۔ امام مذکور نے سچ کہا ہے اس پر کوئی الزام نہیں۔ جو لوگ نہیں مانتے وہ ضدی ہٹ دھرم مرد اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جس نے امام کو وہابی بتایا توبہ کے ساتھ تجدید ایمان بھی کرتے ہاں بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام پر جھوٹ کا الزام صورت مسئلہ میں ثابت نہیں لہذا امام مذکور کے پیچھے نماز جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل جلالہ و اتم و احکم و صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ جیب و بارک وسلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۴۸۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ چند آدمی تعزیر داری کے متعلق باتیں کر رہے تھے اس پر ممتاز خاں نے جواب دیا کہ آج کل کے لوگوں کی داڑھی داڑھی نہیں بلکہ بھرا کا جھنڈ ہے۔ ایک نہیں آل انڈیا کی بات کہتا ہوں بلکہ داڑھیوں میں آگ لگوادی چاہئے اس پر لوگوں نے کہا بڑے مولوی صاحب کے پاس مسئلہ پیش کریں گے تو اس نے جواب دیا میں کہہ دوں گا عیسائی ہوں۔ وہ میرا کیا گاڑیں گے۔ ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا رہنا سہنا کیسا ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ کھاتے پیتے رہتے ہیں ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب:** جس نے یہ کہا کہ میں عیسائی ہوں اس پر توبہ لازم ہے تجدید ایمان بھی اور بیوی رکھنا چاہتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے نیز داڑھی کی توہین سے بھی توبہ اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح اس پر لازم ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو اس سے



میل جول سلام وکلام بند کیا جائے۔ ثبوت شرعی کے بعد جو لوگ اس سے میل جول رکھتے ہیں وہ بھی گناہگار ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتب فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵۸۳۳۱۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ حذا میں کہ زید نے کہا کہ تعزیر داری کے متعلق علمائے دین نے حرام فرمایا ہے سچ ہے اس پر بکرنے کہا جو کہ امامت کرتا ہے کہ حرام نہیں ہے زید نے کہا بت پرستی ہے بت وغیرہ لگاتے ہیں تو بکرنے کہا اچھا جاؤ ہم بت پرست ہیں ہم کیا بلکہ پورے ہندوستان کے لوگ بت پرست ہیں بکر کے اوپر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے بکر کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں۔

**الجواب :** بکرنے یہ غلط کہا کہ حرام نہیں ہے تو بکرے اور وہ جو بکرنے کہا کہ اچھا جائز ہم بت پرست ہیں الخ اس نے غالباً ظن اُکھا اس لئے اس کہنے کا اس پر الزام نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵۸۴۳۱۳

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مسائل ذیل میں کہ بازار میں جو گرم کوٹ دوسرے ملکوں سے آکر بکتے ہیں بغیر پاک کئے ان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) ڈرائی کلیں (سوکھی دھلائی) جو پٹرول وغیرہ سے کی جاتی ہے اس سے کپڑا پاک ہوتا ہے یا نہیں؟

(۳) ہندو دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑوں کا کیا حکم ہے جب کہ ان لوگوں کو پاک اور ناپاک کی کوئی تمیز نہیں ہوتی اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ چھوئے چھوئے گڑھوں میں جو پانی جمع ہو جاتا ہے اس میں بھی کپڑے دھو لیتے ہیں؟ جواب دیکر عند اللہ

مشکور فرمائیں۔ فقط والسلام صابر حسین محلہ سیف خاں سنجیل ضلع مراد آباد

**الجواب :** اگر ان کا ناپاک ہونا متعین ہو تو پاک کرنا ضروری ورنہ نہیں محض شک کی بناء پر ان کی ناپاکی کا حکم نہ ہو گا فی الدر المختار ثياب الفسقة واهل الذمة طاهرة واللہ تعالیٰ اعلم محض اس بناء پر کہ یہ کپڑے کفار و فساق کے ہیں ان کی ناپاکی کا حکم نہیں علماء فرماتے ہیں کہ وہ پاک ہیں اور مسلمان بے دھوئے پہن کر نماز پڑھ لے تو صحیح و جائز جب تک ثبوت واضح نہ ہو حدیقہندیہ میں ہے سر او یل الکفر من الیہود والنصارى و المجوس بقلب علی الظن نجاسة لانہم لا یستنجون من غیر ان یأخذ القلب بذالک فتصح الصلاة فیہ لان الامل الیقین بالطہارة اہ ملخصاً بلکہ عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے آج تک مسلمانوں میں متواتر ہے کہ لباس نفیست میں نماز پڑھتے ہیں اور ظنوں اور وسوس کو دخل نہیں دیتے حلیہ میں ہے التوارث جار فیما بین المسلمین فی الصلاة بالثیاب المغنومة من الکفرة قبل الغسل اہ۔ جب یہ حکم پانچاے وغیرہ کا ہے جن کے ناپاک ہونے کا زیادہ گمان تو کوٹ کے پاک ہونے اور ان میں سے نماز کے لئے استعمال کرنے میں کیا شبہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر کپڑا پاک نہیں ہے تو اس دھلائی سے پاک نہیں ہوگا ہاں اگر وہ ماء جاری میں غوطہ دے لیتے ہو تو پاک ہو جائے گا۔  
واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) پاکی کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتابخانه قاضی عبدالرحیم بستوی غفر له

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۹ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) مسجد کی چھت پر خواہ تنہا ہو یا جماعت کے ساتھ جبکہ چھت میں کہیں سوراخ نہ ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کتنی دور کے فاصلے سے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے یوں ہی اگر کوئی تخت یا چوڑے پر نماز پڑھ رہا ہو تو اس



ہے؟

(۳) جس رو مال یا تولیہ سے وضو کے بعد منہ یا ہاتھ پونچھتے ہیں اسکو بچھا کر نماز بڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) لوگوں سے سنا ہے کہ عربی میں الف اور لام کئی قسم کے ہوتے ہیں اس کے استعمال کے مواقع اور محل بھی جدا جدا ہیں ایک صاحب اس سلسلہ میں معلومات میں اضافہ چاہتے ہیں اس لئے جناب کو تکلیف دے رہا ہوں کہ الف اور لام کتنے قسم کے ہوتے ہیں اور اس کے استعمال کے مواقع کتنے ہیں؟ اور کس مقام پر کون معنی مراد لیا جائے گا۔ مثالوں کے ذریعہ اور معنی کے ساتھ ذرا تفصیل کے ساتھ تحریر فرمانے کی زحمت فرمائیں کرم ہوگا۔

(۵) خالدہ کی شادی بکر کے ساتھ ہوئی تھی آپس میں اختلاف ہونے کی وجہ سے خالدہ کے والدین نے بلا طلاق خالدہ کی شادی زید سے کر دی۔ اب زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ خالدہ پھر شادی کرنا چاہتی ہے لیکن لڑکا جو منتخب کیا ہے وہ کہتا ہے کہ تم پہلے شوہر سے طلاق حاصل کر لو پھر عدت کے بعد شادی کروں گا خالدہ نے بہت ساری کوششیں کیں مگر ساری بیکار گئیں۔ اب ایک مولوی صاحب نے یہ کہا ہے کہ خالدہ سے کوئی کلمہ کفر کہلایا جائے پھر از سر نو مسلمان کر کے اس کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا جائے اور دوسری کوئی صورت نہیں ہے۔ دریافت طلب امر یہ یکہ اب کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے تو ساری باتوں سے مطلع فرمائیں۔ کہ کون سا کلمہ اس سے کہلایا جائے۔ پھر عدت وغیرہ کے دن گزارنے کا سوال پیدا ہوگا؟ فقط والسلام طالب جواب: ابوالکلام احمد کسٹور ضلع فرخ آباد

**الجواب:** مسجد کی چھت پر نماز پڑھنی مکروہ ہے کہ مسجد کی بے ادبی ہے ہاں اگر مسجد میں نیچے جگہ نہ رہے تو باقی ماندہ لوگ چھت پر صف بندی کر لیں یہ بلا کراہت جائز ہے ضرورت کی بناء پر فان الضرورة مبيح المحظورات مگر شرط یہ ہے کہ حال امام مشتبہ نہ ہو خواہ روزانہ ہونہ ہو عاتگیری میں ہے الصعود علی کل مسجد مکروہ ولهذا اذا اشتد لحریرہ ان یصلی بالجماعة فوقه الا اذا ضاق فح لایکره الصعود علی السطحة لضرورة کذا فی الغرائب واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو دیوار قبلہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو اور صحرا یا بڑی مسجد میں

پڑھتا ہو تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں اس سے باہر نکل سکتا ہے موضع سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہل خشوع و خضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے پڑتی ہے جہاں تک آگے بڑھ جائے وہ سب موضع سجود ہے اس کے اندر ٹھکانا حرام ہے والمسئلة مصرحة فی الدر المختار وغیرہا اور مسجد کبیر صرف وہ ہے جس میں مثل صحرا اتصال صغوف شرط ہے جیسے مسجد خوارزم کہ سولہ ہزار ستون پر ہے باقی عام مساجد اگرچہ دس ہزار گز تک ہوں مسجد صغیر اور زیادہ تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد سوم دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اگر گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو تو بلندی پر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں چھت ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۳) پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) عربی میں الف اور لام کی چار صورتیں ہیں کبھی جنس کیلئے ہوتا ہے اور کبھی استغراق کے لئے آتا ہے۔ اور کبھی عہد کے لئے پھر اگر متکلم و مخاطب کے درمیان معلوم ہو تو عہد خارجی ورنہ عہد ذاتی اور تفصیل کے لئے رسالہ لامیہ کا مطالعہ کر لیں جو فصول اکبری کے اول میں لگ رہا ہے۔

(۵) ان مولوی صاحب نے غلط بتایا ان پر کفر کی تلقین کرنے کے سبب توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والے ہوں تو بعد تجدید ایمان تجدید نکاح بھی کریں۔ اور فتویٰ اس پر ہے کہ عورت کلمہ کفر کہنے سے نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع کی جائے گی ورنہ امان اٹھ جائے گا اگرچہ اصل مذہب یہی ہے بلکہ نکاح فی الحال فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں بلا اطلاق اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں



کہ چار سختیں ہیں ایک صاحب کا کہنا ہے کہ ستموں کے لئے دن مقرر ہیں کس سمت کی جانب کس روز سفر کیا جائے گا تو محضر ہے۔ اور سفر کرنے میں کون سا دن افضل ہے۔ فقط والسلام سائل محمد صدیق کتیری بہار پور شہر بریلی شریف

**الجواب:** سفر کے لئے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن بہتر ہے اور صبح کا وقت مبارک ہے۔ اور اہل جمعہ کو روز جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں یعنی جس پر جمعہ واجب ہو بے جمعہ کی نماز پڑھے سفر نہ کرے صحیح بخاری شریف میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کو پنجشنبہ کے روز روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن روانہ ہونا حضور کو پسند تھا شریعت مطہرہ نے ستموں کیلئے دن مقرر نہیں کئے ہیں اہل نجوم ضرور ایسا کہتے ہیں بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ فرد عتقرب میں سفر کرنا برا ہے اسے منحوس بتاتے ہیں ایسی باتیں قابل قبول نہیں بلکہ یہ سب خلاف شرع اور نجومیوں کا ڈھکوسلا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ ریاض احمد سیوانی غفرلہ القوی  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف  
۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مرد و عورت کے لئے بچہ نہ جننے کے لئے آپریشن اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟

(۲) مرد یا عورت آپریشن کرائے تو وہ اسلام میں رہتا ہے یا نہیں؟

(۳) ۱۹۷۰ء میں جامع مسجد دہلی کے نائب پیش امام نے آپریشن کرانا جائز کا فتویٰ صادر کیا ہے وہ فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے کتاب کا کوئی حوالہ نہیں تو اس پر عمل کرنا کیسا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) ایک امام صاحب نے اپنی رفیق حیات کا یا خود کا آپریشن کرایا ہے تو بچہ نہ ہونے کی وجہ سے ایسے امام کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ہمارے یہاں ایک مؤذن ہے جو ہمیشہ جھوٹ، چغلی، اور غیبت کرا کرتا ہے ہے تو اس مؤذن کی اذان جائز ہے یا نہیں؟ ان سوالات کا جواب برائے کرم جلد سے جلد روانہ کریں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

**الجواب:** شریعت مطہرہ نے بعض خاص صورتوں میں ضبط تولید یا اسقاط حمل کی اجازت دی ہے جبکہ حمل چار ماہ سے کم کا ہو جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے آج کل ضبط تولید کا جس مقصد کے تحت زور دیا جاتا ہے اسلام کے نزدیک صحیح نہیں ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے لا تقتلوا اولادکم خشية املاق نحن نرزقہم وایاکم اپنی اولاد کو فقر وفاقہ کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ اور ارشاد فرمایا وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقہا رزاق حقیقی اللہ تعالیٰ ہے پھر فقر وفاقہ کی وجہ سے ضبط تولید کی کیسے اجازت ہوگی اور حضور سید عالم ﷺ کو کثرت امت مقصود ہے سرکار نے فرمایا نکاح کرو شوہر سے محبت کرنے والی اور کثرت سے بچہ دینے والیوں سے تاکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت سے گزشتہ امتوں پر غالب آؤں۔ لہذا بلا اجازت شرعیہ اس سے احتراز کرنا چاہئے اور بلا ضرورت آپریشن ناجائز ہے ستر بے ضرورت شرعی کھولنا حرام ہے اور بلا ستر کھولے آپریشن ناممکن جن لوگوں نے جواز کا فتویٰ دیا ہے وہ ان کی ہوس پرستی اور دنیاوی حرص و طمع ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جس نے آپریشن کرایا بلا ضرورت شرعیہ تو گنہگار ہوا تو بہ کرے ورنہ اس کے پیچھے نماز سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ایسا مؤذن فاسق معطل ہے اس کی اذان مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۸ رزی الحجۃ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں

ہمارے گاؤں میں مسلم ایجوکیشن سوسائٹی نے اپنی اور گاؤں کے مخلص اور ہمدرد حضرات اور دیگر عام مسلمانوں کی واسطے درمے سخن امداد سے انگلش، اردو ہائی اسکول قائم کیا ہے جس میں اردو سے یا اردو سے پڑھے ہوئے بچوں کو انگریزی تعلیم دی جاتی ہے سوسائٹی کا یہ قومی تعمیراتی اقدام قابل تحسین و آفرین ہے ہائی اسکول کے تمام تر اخراجات و مصارف قوم کے چندوں اور کچھ گورنمنٹ کی امداد پر منحصر ہیں چندہ کے علاوہ اس سال چرم قربانی یا چرم قربانی کی رقم انگلش، اردو ہائی اسکول کے اخراجات و مصارف کے پیش نظر وصول کی جا رہی ہیں آیا چرم قربانی یا اس کی رقم ہائی اسکول کی امداد کے لئے دینا چاہئے



یا نہیں؟ اور ایسا کرنے سے قربانی کی قبولیت میں تو کچھ فرق نہیں آتا۔ ہر دو طرح پر جواب مفصل و مدلل عنایت فرمائیں مولیٰ تبارک و تعالیٰ آپ کے اوقات و علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے آمین۔ جواز کا طریقہ اور حیلہ شرعیہ کے بارے میں ضرور تحریر فرمائیں۔ بینو او تو جروا۔ المستفتی: شیخ محمد امام ٹیل محلہ بابو جی پورہ ضلع جگساؤں

**الجواب:** بعون الملک الوہاب قربانی اراقت دم سے ہو جاتی ہے پھر گوشت و پوست کا قربانی کرنے والا مالک ہے۔ چرم قربانی کو باقی رکھتے ہوئے اپنے صرف میں لاسکتا ہے یا صدقہ کر دے۔ جہاں ثواب کا کام ہو وہاں صدقہ کرنا ثواب ہے ظاہر ہے کہ اگر یزی پڑھنے کے لئے دینا ثواب نہیں ہے اس لئے یہ حیلہ کر دیں کہ کسی غریب محتاج کو دیدیں وہ بعد قبضہ اپنی طرف سے جسے دے وہ صرف کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سودا گران بریلی شریف

۳۰ رذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

سنی مسجد میں رجسٹری شدہ وہابی جو تھانوی گنگوہی وغیرہ مولویوں کے عقائد کفریہ جان کر بھی ان کو پیشوا اور بہر مانتے ہیں (معاذ اللہ) نماز عید الفطر کے لئے گھس آئے ان کو ہر چند سمجھایا کہ تم لوگ اپنی مسجدوں میں جاؤ مگر انہوں نے دوست کے زعم میں سنیوں کے سمجھانے کو نظر انداز کر دیا آخرش سنیوں نے نکالا۔ پھر وہابیہ آمادۂ جنگ ہوئے تو پھر سنیوں نے اچھی طرح مردود و پایوں کو زود و کوب کیا یہ سنی کہتا ہے کہ جن دینی بھائیوں نے وہابیوں کو دشمن رسول سمجھ کر مارا ہے یقیناً ان کو بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور جس قدر اب تک گناہ کئے ہیں قدرت سے امید ضرور معاف فرما دے گا بکر کہتا ہے کہ گناہ نیکوں سے قدرت بدل دے گی۔ عمر و کہتا ہے کہ سوچ کا بھی ثواب ملے گا از روئے شریعت تینوں کے اقوال کیسے ہیں؟ کیا وہابیوں کو ان کی شرارت پر جن سنیوں نے اپنا بچاؤ کرنے میں مارا ان پر کوئی گناہ نہیں ہوا۔ برائے کرم جواب جلد سے دیکر مشکور فرمائیں۔ فقط والسلام راقم محمد قاسم اسحاق بیڈی جامنگر

**الجواب:** اللہم ہدایۃ الحق والصواب صورت مسئلہ میں وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوئے اور اس





(۴) دوا کیلئے بیچنا جائز ہے اور نشہ بازوں کے ہاتھ ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ زید و عمر و مصافحہ کے موضوع پر بحث کر رہے تھے زید کا کہنا تھا کہ افضل بصفحة اليد الى صفحة اليد یعنی ایک ہتھیلی کا دوا ہتھیلیوں کے درمیان ہونا اخذ ابہام سے افضل ہے اس کے جواب میں عمرو نے کہا کہ ایک ہتھیلی کا دوا ہتھیلیوں کے درمیان والا مصافحہ گاندھی جی کا ایجاد کردہ یا گاندھی جی کو کرنا یا ریل گاڑی کا ڈبہ جوڑنا ہے۔ مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کیا جائے کہ عمر و کا ایسا کہنا از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟ اور اس قول کی بنا پر زید عند الشرع مجرم ہے یا نہیں؟ جواب مدلل بحوالہ کتب تحریر فرمائیں۔ نوٹ: مصافحہ کے دونوں طریقے منسوخ ہیں یا ایک۔ خلاصہ لکھیں۔

**الجواب:** مصافحہ کے یہ دونوں طریقے احادیث سے ثابت ہیں بخاری شریف میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا دست مبارک ان دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا یعنی ہر ایک کا ہاتھ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہوا۔ اور دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہاء نے بیان کیا ہے اور اس کی نسبت میں وہ کہتے ہیں کہ حدیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا دایا ہاتھ دوسرے کے داہنے سے اور بائیں بائیں سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے جس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ عمر و کا وہ قول محض غلط و باطل ہے اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم





میں قرآنی آیات وغیرہ بھی لکھی ہیں اور ان کا کوئی رکھنے والا جو حفاظت سے رکھ سکے نہیں ہے کیا ان رسالوں کو چلا کر رکھ کر دیا یا نہر کے پانی میں بہا دیا جائے؟ یا سب کو ایک جگہ گہرا گڈھا کھود کر دفن کر دیا جائے؟ کیونکہ رسالے کئی سو کی تعداد میں ہیں اس لئے ان میں آیات وغیرہ کو نکالنا بہت مشکل ہے۔

**الجواب:** بہتر ہے کسی کو دے دیجئے، جلانا منع ہے۔ کسی مدرسہ میں بھجوا دیجئے۔ والہو للی تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ دو عورتوں میں جھگڑا ہوا بہت سے لوگ دیکھ رہے تھے جھگڑا ہونے کے بعد دونوں عورتوں کے شوہر شہر سے وطن آئے جماعت کئے دونوں نے کہا جو تمہارا حقیقی بھائی ہے اس کی عورت سے تحقیق کرو کیونکہ وہ شروع سے جھگڑا دیکھ رہی تھی وہ حق انصاف کی بات خلاصہ کر دے گی دو چار آدمی جماعت میں گئے تحقیق کرنے کو تو وہ عورت بولی کہ سب غلطیاں ہمیشہ کی ہیں۔ پھر جو صاحبان گئے تھے وہ بولے کہ حق اور انصاف کی بات بولتی ہے اس عورت نے کہا کہ خدا کی قسم کھاتی ہوں حق اور انصاف کی بات بولتی ہوں ان لوگوں نے اس عورت کی شہادت کو بیان فرمایا۔ جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اس عورت کو جماعت میں بلایا جائے جماعت والوں نے عورت کو بلایا اور کہا کہ خداوند کریم اور رسول پاک ﷺ پر تیرا ایمان ہے انصاف کی بات بول۔ وہ عورت خاموش رہی پھر جماعت کے لوگوں نے کہا کہ تو اپنی اولاد کی قسم کھا کہ میری اولاد میرے کام نہ آئے عورت اولاد کی قسم کھا گئی اور کہا کہ دونوں عورتوں کی غلطیاں ہیں اتنے پر جماعت کے لوگوں نے کہا کہ ابھی چند لمحہ پہلے تو نے خدا اور رسول پاک کی قسم کھا لی تھی کہ ہمیشہ صاحبہ کی سب غلطیاں ہیں جماعت کے لوگوں نے کہا خدا اور رسول پاک پر تو ایمان رکھتی ہے تو انصاف کی بات بول تو تیری زبان بند ہو گئی لیکن جب اولاد کی قسم کھلائی گئی تو اولاد کو خدا اور رسول پاک سے زیادہ محبوب رکھتی ہے۔ جماعت کے لوگوں نے کہا کہ عورت اپنے شوہر کے نکاح سے نکل گئی آپ اس مسئلہ میں جواب شرعی تحریر فرمائیں۔

**الجواب:** جھوٹی قسم کھانا حرام اشد حرام ہے وہ عورت گنہگار ہوئی۔ توبہ کرے مگر نکاح سے نہیں نکلی عظمت کی بنا پر لوگ قسم

نہیں کھاتے۔ ڈرتے ہیں اور اگر یہ ثابت ہو کہ اولاد کو زیادہ عزیز رکھتی ہے تو بھی ایمان سے خارج نہیں ہوگی البتہ کامل ایمان ندر ہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ  
دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

اولیاء کرام و شہدائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حزارات پر جا کر ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنا اور ہاتھ سے بوسہ دینا اور لب سے چومنا کیسا ہے؟ از روئے شرع مدلل مع حوالہ جواب تحریر فرمائیں فقط غلام احمد یار علوی مدرس مدرسہ عالیہ قادریہ رضویہ بدر العلوم بہشتی

**الجواب:** اس بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ فاضل بریلوی نے جو فرمایا وہی حق و صحیح ہے وہی قابل عمل ہے۔ فرماتے ہیں بعض علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض علماء روایات بھی نقل کرتے ہیں کشف الغطاء میں ہے۔ بوسہ دادن قبر والدین را نقل کردہ و گفتہ دریں صورت لایا باس ست و شیخ اجل ہم در شرح مشکوٰۃ بورود اس در بعضی اشارت کردہ بے تعرض بخرج آن۔

مگر جمہور علماء مکروہ جانتے ہیں تو اس لئے احتراز بھی چاہئے اشعۃ اللمعات میں ہے مسح نکندہ قبر را بدست و بوسہ نہ ہند آنرا کشف الغطاء میں ہے کہ کذا فی عامۃ الکتاب۔ مدارج النبوة میں ہے در بوسہ قبر والدین روایت فقہی می کنند و صحیح آنست لایکوز است۔ اور احکام شریعت جلد سوم میں ہے بوسہ قبر میں علماء کا اختلاف ہے اور احوط منہج ہے خصوصاً حزارات طیبہ اولیاء کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ فاصلے سے کھڑا ہو یہی احب ہے پھر تفصیل کیونکر مقصود یہ وہ ہے جس کا فتویٰ عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا بکسل مقام مقال و بکسل مقام رجال و بکسل رجال مجاہد منال نسل اللہ حسن المان و عنده العلم بحقیقۃ کل حال واللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص ناف کے نیچے کا پال کاٹے، ایک لوٹا پانی لیجا کر کے اس کو دھو لے اس کے بعد غسل نہ کرے کیا یہ ٹھیک ہے؟

**الجواب :** کوئی حرج نہیں غسل واجب نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۰ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ

(۱) آپ سے ایک بار میں نے سوال کیا تھا کہ گھیسے سے مچھلی کا شکار مارنا کیسا ہے؟ تو آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ناجائز ہے ایسا کرنے والا اذان بھی نہیں دے سکتا میلا و شریف بھی نہیں پڑھ سکتا۔

(۲) مفتی حبیب اللہ صاحب جامعہ نعیمیہ مراد آبادی نے تحریر کیا ہے کہ گھیسے کا سر کاٹ کر مچھلی کا شکار مار سکتا ہے اور چاہے تو کھا سکتا ہے تو یہ ایک تحریر آپ کی اور ایک مفتی حبیب اللہ صاحب کی لہذا ان دونوں تحریروں میں کون سی صحیح مانی جائے مطالعہ کر کے جواب جلد تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

(۳) فجر، مغرب و عشاء میں قرأت بلند آواز سے پڑھتے ہیں ظہر اور عصر میں کیوں نہیں پڑھتے ہیں اور خطبہ اولیٰ اور ثانی کے درمیان کیوں بیٹھتے ہیں برائے کرم جواب عنایت فرمائیں۔

(۴) کپڑے پر کسی جاندار مچھلی یا کبوتر وغیرہ کی تصویر بنی ہوئی ہے چادر یا کپڑا پر اوڑھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) جہاں وبائی بیماری چل رہی ہو وہاں جانے سے پرہیز کرنا چاہئے یا نہیں؟

**الجواب :** (۲، ۱) دونوں جوابوں میں اصلاً تعارض نہیں ہے۔ مفتی حبیب اللہ صاحب کا جواب اس صورت میں ہے کہ اس کا سر کاٹ دیا گیا ہو اسکے بعد استعمال کیا جائے تو ناجائز نہ ہوا۔ میرے جواب کا حاصل یہ ہوا کہ زندہ گھیسے کا استعمال کرنا اور شکار سے ایذا دینا یوں ناجائز ہے سر کاٹنے سے یہ وجہ ختم ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اللہ و رسول (جل جلالہ و تعالیٰ) کا حکم ایسا ہی ہے ہاں اس میں مصلحت ضرور ہے ابتداء اسلام میں کفار مکہ نماز پڑھتے

دیکھتے تھے تو شور و شر کرتے تھے اس لئے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کا حکم دیا گیا فجر کے وقت وہ سوتے تھے اور مغرب کے وقت کھانے پینے میں مشغول ہوتے تھے اور عشاء کے وقت سو جاتے تھے لہذا ان اوقات میں جہر سے حکم دیا گیا مگر اس سبب کے زائل ہونے پر بھی حکم باقی رہا۔ جمعہ و عیدین بعد میں شروع ہوئے لہذا ان میں جہر کا حکم ہوا۔ یہ وجہ بعضوں نے بیان کی ہے اور میرے نزدیک اور بھی وجہیں ہیں مگر وہ عوام کی فہم سے بالاتر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خطبہ دوم شروع ہوئے دونوں کی فصل کے لئے جلسہ مقرر ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر تصویر چھپی ہو یا اتنی چھوٹی ہو کہ اس کو زمین پر رکھ کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا سر بریدہ ہو، یا ایسی ہو کہ اس کا چہرہ مٹا دیا گیا ہو تو کراہت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہاں بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۹ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ

از: عبدالرحمن انصاری کلکتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے یہاں کمپنی میں عام مزدور کو بس کر ماپو جا کے لئے روپیہ دیتا ہے پھر پو جا کے دو چار دس دن کے بعد مٹھائی دیتا ہے کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اس کو بھی نہیں کھانا چاہئے تو اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کمپنی دیتی ہے اس پیسہ کی بجٹ سے بحوالہ کتب جلد جواب دیں۔

**الجواب:** ان لوگوں کا کہنا صحیح ہے کہ بچنا چاہئے مگر کھانا ناجائز و گناہ نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مولانا صاحب مصلح الدین صاحب اسماء الجعفریہ بس سے تشریف لے گئے بروقت خریداری ٹکٹ بھلا خاں نے کہا کہ ہمارے مولانا کا آدھا کرایہ تیس روپیہ رعایت کرا دینا۔ کمیشن ایجنٹ نے وعدہ کر کے کہا کہ فی سواری ۵ روپیہ مجھے کمیشن ملا ہے، وہ نہ لینے کا میں ذمہ دار ہوں۔ باقی مالکان بس سے کہہ کر کرا سکتا ہوں۔ جو کچھ ہو جائے لیکن شرط یہ ہے کہ مولانا صاحب بس کے نمازی سوار یوں کو وقت پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھاتے رہیں گے تاکہ ان کا ایک جائز حق بن جائے اور ہر سواری بھی مالکان بس سے حق دلائے اور رعایت کرایہ دینے کا حق حاصل ہو جائے چنانچہ مولانا موصوف نے ایک وقت کی بھی نماز کسی نمازی سواری کو جماعت سے نہیں پڑھائی نمازی لوگ مسجد میں پڑھنے چلے گئے یا سفر میں تنہا اپنی اپنی پڑھتے رہے۔

اب کرایہ لینے کا سوال آیا تو مولانا صاحب نے بالکل تمام نصف کرایہ مبلغ اکیس روپیہ دیئے اور نصف کرایہ کے متعلق ان کی یہی دلیل ہے کہ مجھے تو بھلا صاحب نے کہہ دیا تھا نہیں دوں گا۔ اگر وہ کہیں تو دید ونگا مالکان بس کا تقاضا بدستور کرایہ لینے کا جاری ہے۔ عالجہ خلاصہ مسئلہ کیا ہے کیا کسی کے رقم پر جو مولانا پر واجب ہو چکی ہے بلا رضا مندی کے صاف کہے اس کا نہ دینا یا دلیل کے ساتھ روک لینا یا روکنے کی کوشش کرنا کیا شرعاً جائز ہے جب کہ مولانا موصوف بھی خود بھی شرعاً عام طور پر ان مسئلوں سے واقف ہوں گے کہ کسی کی امانت جو واجب ہو گئی ہے نہ دینا شرعاً خطا و گناہ ہے ایسی صورت میں مولانا سے کرایہ بقیہ لینا چاہئے یا نہیں جو شرعی حکم ہو برائے کرم صادر فرمائیں۔ فقط

عبدالرحمن چودھری کھڑپل ڈاکخانہ خاص ضلع پبلی بھیت

**الجواب:** واقعی صورت مسئلہ میں ان مولانا صاحب پر بقیہ رقم کا ادا کرنا لازم ہے جس شرط کی وجہ سے رعایت کرا دینے کی بات ہوئی اس پر انہوں نے عمل نہیں کیا تو وہ رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ ہاں اگر مالکان بس برضا و خوشی معاف کر دیں تو اور بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۸ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

## یاد گار اعلیٰ حضرت

از: محمد عیسیٰ تیرا جامیہ الرضویہ منظر العلوم گرسہائے گنج قنوج

پاسبان اہلسنت منظر اسلام ہے

یاد گار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

گلشن احمد رضا کا تو ہے اکوٹا اس خوب کی تو نے نمایاں خدمت دین میں  
پرضیاء تیری ڈگر ہے تو ہے وہ مہر میں ہند کا بغداد تو ہے یوں تیرا ثانی نہیں

ترجمان اہلسنت منظر اسلام ہے

یاد گار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

تیرے کوچے میں ہیں روشن آفتاب و ماہتاب جن سے تو نے خوب پائی ہے ضیائے لا جواب  
روز افزوں ہو رہا ہے آج تک تیرا شباب جن ہو گیا ہے تو زمانے کا سراپا انتخاب

مرکز دین و شریعت منظر اسلام ہے

یاد گار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

جذبہ احمد رضا کی تو حسین تصویر ہے جن کے خواب ناز کی تو بالیقین تعبیر ہے  
جس سے ملت کی بقا ہے تو وہی تعمیر ہے جن کو ہر شاداب تو ہے یہ حیرت تقدیر ہے

رہنمائے قوم و ملت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

تیری تاریخ کہن ہے اک صدی کی داستان جن رفتہ رفتہ ہو گیا تو شہرتوں کا آسمان  
ہر بہار جانفزا پر جب کہ آتی ہے غزاں جن کے مرجھاتے نہیں گل تو وہی ہے گلستان

آسمان علم و عظمت منظر اسلام ہے

یاد گار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

تیرے بانی کی بدولت حیرا شہرہ ہو گیا جن تاج رفعت تجھ پہ رکھا تو ستارا ہو گیا  
جہل کی تاریکیوں میں تو سویرا ہو گیا جن عظمت علم و ادب کا تو ہمالہ ہو گیا



منظر شان رسالت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

شاخ طوبیٰ کے عنادل تیرا نقد خواں ہوئے ☆ جو چلے خلد بریں کو وہ ترے مہماں ہوئے  
چاند و سورج اور ستارے سب ترے سماں ہوئے ☆ تیری شمع انجمن سے نور کے خواہاں ہوئے

منظر شان جلالت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

اے بریلی تجھ پہ احساں ہے بہار علم کا ☆ جس نے تجھ کو شہر بخشا ہے وقار علم کا  
تیرے سینے میں ہے دریا بے کنار علم کا ☆ ہو گیا ہے مشن تو اعتبار علم کا

ہاں تیری یہ وجہ شہرت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

نقشہ تعمیر بدلا حضرت سبحاں رضا ☆ زیب و زینت تجھ کو بخشا حضرت سبحاں رضا  
جو کیا اچھا کیا یا حضرت سبحاں رضا ☆ تم سے راضی ہیں رضا یا حضرت سبحاں رضا

واہ کیا تیری یہ قسمت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

تیرے سائے سے زمانے کو سہارا مل گیا ☆ اہلسنت کے سفینے کو کنارا مل گیا  
تیرے سینے سے حیات نو کا وہارا مل گیا ☆ تیری ہستی کو رضا کا ماہ پارہ مل گیا

تجھ کو حاصل ایسی شوکت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

تھر باطل میں پڑا ہے تجھ سے ایسا زلزلہ ☆ نجدیوں کا سرد جس سے ہو گیا ہے غلغلہ  
تیرے صد سالہ نے ہم کو دیدیا ہے حوصلہ اہلسنت میں ہے تیرے باقی اب تک ولولہ

خوب دی داد شجاعت منظر اسلام ہے

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

# جشن صد سالہ بزم احباب کے ایک سو ماہائے تاریخ ۲۰۰۳ء

مستخرجہ: خلیفہ مفتی اعظم ہند الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول رضوی مہتمم مدرسۃ الاسلام ہدایت نگر پبلی بحیثیت

سرمایہ کامرانی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۴۲۲ھ ☆ حمیدہ صفات بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۴۲۲ھ

گل محمد اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم ۱۴۲۲ھ

احسان ایزد اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم ۱۴۲۲ھ

حمد مولیٰ جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ لا جواب کلمہ جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

سایہ نبی جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ حسینی جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

حب حسین جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ اہل ایمان جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

منازل اوج جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ لاکو کب ملک جشن صد سالہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

بے قیمت جامعہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ رکن ایمان مدرسہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

زیب جشن مدرسہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

جلوئہ محبوب منظر اسلام ۱۴۲۲ھ ☆ حب محمد منظر اسلام ۱۴۲۲ھ

محمدی منظر اسلام ۱۴۲۲ھ ☆ باصواب منظر اسلام ۱۴۲۲ھ

جلوئہ ناز منظر اسلام ۱۴۲۲ھ ☆ اہل اللہ منظر اسلام ۱۴۲۲ھ

لطافت کلام مرکز اہل سنت ۱۴۲۲ھ ☆ تاج زر مرکز اہل سنت ۱۴۲۲ھ

زینت انجمن مرکز اہل سنت ۱۴۲۲ھ ☆ شکر مالک مرکز اہل سنت ۱۴۲۲ھ

گل گلستان مرکز اہل سنت ۱۴۲۲ھ

نافع زمان دارالعلوم منظر اسلام ۲۰۰۳ء ☆ مقصود جہان دارالعلوم منظر اسلام ۲۰۰۳ء

چشم عالم اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء ☆ آفتاب اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء

حیات جاودا اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء ☆ ناصر عباد اللہ اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء

سلطان زمان یادگار اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء ☆ فصیح زبان یادگار اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء





گوہر تابان ریحان ملت ۱۴۲۲ھ ☆ سکندرشان ریحان ملت ۱۴۲۲ھ

عجیب تر ریحان ملت ۱۴۲۲ھ ☆ والامرتبہ ریحان ملت ۱۴۲۲ھ

مدار دولت ریحان ملت ۱۴۲۲ھ

زینت قصر تاج الاسلام ۱۴۲۲ھ ☆ وقار لشکر تاج الاسلام ۱۴۲۲ھ

توقیر علمات تاج الاسلام ۱۴۲۲ھ

قلوب آگاہ شہزادگان مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء ☆ اہل صلاح شہزادگان مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء

لطف رب العلمین مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء ☆ مناسبت مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء

حسن عالم افروز مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء ☆ ساحل نجات مفسر اعظم ہند ۲۰۰۳ء

حمدگو عرس رضوی ۱۴۲۲ھ ☆ زیب جہاں عرس رضوی ۱۴۲۲ھ

اوج ایوان عرس رضوی ۱۴۲۲ھ ☆ زیب ہند عرس رضوی ۱۴۲۲ھ

سرمایہ جاودانی عرس رضوی نوری ۲۰۰۳ء ☆ معارف عرس رضوی نوری ۲۰۰۳ء

زیب چمن عرس رضوی نوری ریحانی ۲۰۰۳ء

حسب الحکم جود الہی الحاج الشاہ سبحانی میان سجادہ نشین ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم جود ولی الحاج الشاہ سبحانی میان سجادہ نشین ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم زین چمن الحاج الشاہ سبحانی میان سجادہ نشین ۱۴۲۲ھ ☆ حسب

الحکم وسیلہ بزم الحاج الشاہ سبحانی میان سجادہ نشین ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم بامداد حق الحاج الشاہ سبحانی میان سجادہ نشین ۱۴۲۲ھ

بفرمائش باریک بین شہزادہ صاحب سجادہ ۱۴۲۲ھ ☆ بفرمائش گوہر نایاب شہزادہ

صاحب سجادہ ۱۴۲۲ھ

از قلم طوطی عند قاری امانت رسول برکاتی ۲۰۰۳ء

گل رنگین مجاز ابن اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء ☆ خلیفہ مجاز سیدنا احسن العلماء حاجی امانت رسول ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم روشن بیان ۱۴۲۵ھ



نیرۃ اعلیٰ حضرت درمیان ملت شہزادہ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمائی  
میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال پر ملال بتاریخ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء پر چند تاریخی مادے اور

## منقبت شریف

مستقرجہ: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج قاری امانت رسول صاحب رضوی مہتمم مدینۃ الاسلام ہدایت نگر دہلی بحیث شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم وحدہ لا شریک لہ ۱۴۰۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۴۰۵ھ

ساغر رحمت سبوح ۱۹۸۵ء ☆ لطف غفور ۱۴۰۵ھ

چراغ عقلا ۱۴۰۵ھ ☆ لازوال چراغ خاندان ۱۹۸۵ء

اہل حائ و ارث غربا ۱۹۸۵ء

خوش بخت کنیہ ۱۹۸۵ء ☆ فروغ احسن ۱۴۰۵ھ

بزم گاہ فیض عظیم ۱۹۸۵ء

## منقبت شریف عالی نسب ۱۴۰۵ھ

شہزادہ مفسر اعظم چلا گیا ☆ فرزند بت مفتی اعظم چلا گیا

ریحان تھا جو گلشن احمد رضا کا وہ ☆ تھا جلوۂ مجدد اعظم چلا گیا

پروردہ تھا جو حضرت حامد رضا کا وہ ☆ نور نگاہ مفتی اعظم چلا گیا

جس ذات پر تھا ملت اسلامیہ کو ناز ☆ ملت کا تھا جو محسن و ہمد چلا گیا

اپنی جگہ پہ حضرت سبحانی شاہ کو ☆ قائم مقام کر کے مکرم چلا گیا

اتھار ہویں کو روزے میں واصل بحق ہوا ☆ ماہ صیام میں وہ معظم چلا گیا

لطف غفور میں ہے امانت سن وصال

سوئے بہشت قاکدا اعظم چلا گیا

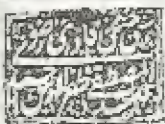










[illegible]

عبدالمجید بن عبدالحق بن محمد بن علی بن ابی طالب  
بن محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن ہاشم بن عبدمناف

مسئلہ از ہمارے شریف مسلمانوں نے عبد الرحمن صاحب ہم ہدایت اللہ علیہ السلام  
 یوم جہاد شریفینہ شکر !

پیرافراتے ہیں علامتے شریف و فداکارے دین الطیف اس کی جیسے دل پر  
 فوہدہ ایک عورت ہو اس کے ایک لڑکی تولد ہوئی ہنوز اس لڑکی کی عمر تین  
 برس تھی کہ اس کا نام تین ایک تولد لڑکا کے زیر اس عورت کا دودھ پیا  
 بعد اس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے جس وقت اس عورت کو پھر صغیر  
 کی عمر چار سال تھی ایک مسافر نے تین بچہ نہ دے دودھ پانی کی اس  
 صورت میں تین لڑکوں نے تین بچے کی رضاعی ماں سمجھ کر یا کہین اور نہ چہ  
 کے اور ان کے شرف و کرامت کو سمجھتے ہوئے ان بچوں کو خیر خواہ

[illegible]











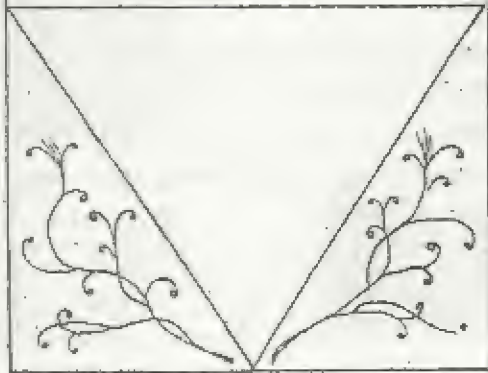


اور زیر اوس سے اچھی طرح کر سکتا ہے، انتظار وضع کر کے طاعت چھوڑ دے اور  
 علاج جو چہ ہو کرے کر کے ساتھ باقی سب سے کہہ نکالے قبل اذیت سے کہہ  
 کہو نہ نکالے عذت وضع کر کے بھی ملے وہ کہہ دے کہہ صورت نیکی کی ہونہ کہہ  
 طلاق دے سکتا ہے۔ بحکم المانع و انتہی علیہ۔

ابجد الرضا حاضی غریب الحق الرضا پوری الیہ السلام  
عجل عنہ یحرم المصطفیٰ النبی الامی صلی الله علیه و آله

ع ابی

اس دارالافتاء میں دیگر مدارس کے مشیرین بھی تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے انھیں  
داخل ہو سکتے اور ان کے لیے تعلیم بھی دے سکتے تھے۔



انگریزی میں تیس سو تین تو قزاقانہ ہوگی ایک سو بیس سو تین نقصان حیات انسان کا لا بے  
الغی اللقصہ صلاحتہ بلا خلاف کہ اگر زمین عرب کے اگر زمین یوں رہ جائے  
تو قزاقانہ ہوگی کہ نہ یں غیر ہوا اسد تھالے اسد تھالے چھوڑا اکل و کس

عبدالله بن محمد بن ابراهيم بن علي  
عليه السلام

مجلسه از سیشیل ضلع بنی مر سیه چستین صاحب ۲۲: داری اثنان یوم  
پیش از ۲۳

یہاں فرماتے ہیں علماء دین معتمدین ان تشریف منہیں جس سے مامین کر دینے اپنی صورت سمانہ  
ہندو کو جب کہ اس کو وہاں کا کل تعلق طلاق دین اور سوائے کے دور دور کے بعد اپنا  
علاقہ شامی کر کے ساتھ کر لیا۔ بارہ روز سوائے دینہ کر کے یہاں پہنچی بعد کو فرما کر کہ اگر  
باج کے گھر چل آئی آپ سوائے کر کے یہاں چلے پر راضی نہیں ہیں چھپس جس صورت  
میں سب کہ سوائے ہندو کو وہاں کا کل تعلق طلاق یا سڑھوئی اینہیں اور اگر اب  
قریب اسکو چھپس اپنی راجت میں لینا چاہتے تو درست ہو یا نہیں اگر درست  
ہو تو کس صورت میں۔ مینو انو چھپس ۹

الحجاب  
جب زنی عیلاً یا ناضراً و فیما حصلاً مسورت مسورت میں اگر زید مرتد ہو کو عین  
طلاق دے دی ہے تو باطل نہیں بلکہ یہ طلاق نہیں اور اگر ایک یا دو طلاق جمعی  
ہوئی ہے تو نکاح کی ضرورت نہیں صرف یہ بات ہے کہ وہ دے کہ جس طرح کی حیض ہے  
اور ایک یا دو طلاق یا جمعی ہے تو صرف نکاح کی ضرورت ہے و طلاق کی ضرورت نہیں









جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام

۲۳

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

۲۲

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام

٦٠

پیشکش کنندہ صاحب

چشمین صد سالہ عظیم اسلام

جناب صدر عالی حضرت اسات

شیخ احمد صالح بن عظیم الاسلامی

حسن محمد صالح عظمیٰ

الحمد لله

الحمد لله

[illegible][illegible]



جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام

جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام

۲۷

تہذیب

تہذیب

چندہ دعوت فوٹو

۲۸

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام جشن صد سالہ منظر اسلام

۲۸

تہذیب

تہذیب

چندہ دعوت فوٹو

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

چندہ دعوت فوٹو

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----













جشن همد ساله منظر اسلام  
جشن همد ساله منظر اسلام  
جشن همد ساله منظر اسلام  
جشن همد ساله منظر اسلام  
جشن همد ساله منظر اسلام  
جشن همد ساله منظر اسلام

جشن صد ساله منظر اسلام  
جشن صد ساله منظر اسلام  
جشن صد ساله منظر اسلام  
جشن صد ساله منظر اسلام  
جشن صد ساله منظر اسلام  
جشن صد ساله منظر اسلام

12

[illegible]

الملاحه

گوشتواره آمد و صرف سالنامه باب ۲۲

10/11/2011

سابقہ

[illegible]





## منظر اسلام کا نصاب اور اس کا

## تجزیاتی مطالعہ

از قلم :- مولانا محمد شمشاد حسین رضوی پرنسپل مدرسہ خمس العلوم بدایوں

دارالعلوم یا مدرسہ صرف عالیشان عمارت، درو دیوار، خوشنما چھتوں، وسیع و عریض میدانوں یا صاف و شفاف اور سرسبز و شاداب مرغزاروں کا نام نہیں۔ بلکہ قابل ترین اساتذہ کی شخصیتوں، قائمانہ صلاحیتوں خوشگوار طریقہائے تعلیم و تربیت، پر کیف فضاؤں، خوشگوار ماحول، طلبہ کی عمومی و انفرادی خصوصیات کے تناسب سے کردار سازی، تشکیل شخصیت اور ارتقاء سیرت کے خوبصورت امتزاج کا نام ہے۔ کسی بھی دارالعلوم یا مدرسہ کے تجزیاتی مطالعہ میں مندرجہ بالا اوصاف و عناصر کا دیکھنا اور اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اس کے بغیر یہ تجزیاتی مطالعہ ناقص و نامکمل ہو کر رہ جائے گا۔

منظر اسلام کے صد سالہ نمبر کی دوسری قسط میں ”دارالعلوم منظر اسلام کا ایک مطالعہ“ مضمون لیکر حاضر ہوا تھا۔ جس میں منظر اسلام کی ضرورت و اہمیت قیام اور اس کا پس منظر، اراکین جامعہ اور کاروان جامعہ جیسے اہم پہلوؤں پر گفتگو کی گئی تھی۔ سر دست میں صد سالہ کی تیسری قسط میں ”منظر اسلام کا نصاب اور اس کا تجزیاتی مطالعہ“ لیکر حاضر ہو رہا ہوں۔ از اس قبل کہ میں اپنے موضوع سخن پر گفتگو کروں یہ بتا دینا ضروری تصور کرتا ہوں۔ کہ مدرسہ کیا ہے؟ اور اس کی کس قدر اہمیت اور احساس ہے؟

دنیا کے تمام تہذیبی، تمدنی، ثقافتی، اداروں میں مدرسہ یا جامعہ کی جواہریت و انفرادیت ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قومی، تعلیمی، سماجی، معاشرتی، تمدنی، تہذیبی، لسانی، اور ثقافتی عروج و ارتقاء میں جامعہ ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ جامعہ تو قوم کی بیداری ملت کی ترقی اور افراد قوم کی شیرازہ بندی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ وہی قوم فلاح و بہبودی عروج و ارتقاء کی منزلوں سے ہم کنار ہوتی ہے۔ جو اپنے تعلیمی اداروں کو فروغ دیتی ہے۔ اور خون پسینہ ایک کر کے اس کو بام عروج تک پہنچاتی ہے۔ جس قوم یا ملت کے پاس تعلیمی تمدنی ادارے نہیں ہوتے ہیں۔ نہ اس کی زبان زندہ رہتی



ہے اور نہ ہی تہذیب و تمدن۔ نہ اس کی ثقافت برقرار رہتی ہے۔ اور نہ ان کے اپنے اجتماعی و انفرادی امتیازات۔ خس و خاشاک کی مانند اس کے افراد ہباء منثورا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی حیات و زیست کٹی ہوئی پتنگ دکھائی پڑتی ہے۔ جس کی منزل کا نہ نام و نشان ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سمت کا تعین۔ کیا ایسی قوم زندہ رہ سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ دکھائی پڑتی ہے۔ کوئی اسے قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے۔ اس کے افراد عقوان شباب سے کبھی بھی لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ اس کے برعکس جس کے پاس اپنا ادارہ ہوتا ہے مدرسہ یا جامعہ ہوتا ہے۔ وہ تعلیم و تربیت۔ اور نشو و نما کا مکمل انتظام رکھتا ہے۔ اس قوم کے نو خیز بچے کلیوں کی مانند مسکراتے ہیں۔ پھولوں کی مانند ہنستے ہیں اور چاند کی چاندنی کی طرح پھیل جاتے ہیں۔ ان کے سینے علوم و فنون کے سبب کشت زعفران بن جاتے ہیں۔ اور جس طرف وہ چلتے ہیں پوری فضا خوشبوؤں سے معطر ہو جاتی ہے۔ تو سن زمانہ ان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے فیروز تختی ان کا قدم چومتی ہے۔ خزاں اور پت۔ چھڑ کے موسموں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہر دور میں وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے، سرسبزی و شادابی حسن و بہار، تازگی و رعنائی بانٹتے رہتے ہیں۔

شکر ہے اس پروردگار عالم کا جس نے ہمیں اداروں کے قیام کی توفیق دی۔ اور اس کی تعمیر و فروغ کے لئے ہمیں، عزم و ارادہ، حوصلہ و امنگ عطا کیا۔

ہندوستان کی سرزمین پر ایک یا دو نہیں۔ بلکہ ہزاروں کی تعداد میں مدارس و جامعات ہیں۔ ہر خطہ اور علاقہ میں تعلیم گاہیں۔ اور دانش کدے ہیں۔ وہ کونسا علاقہ ہے۔ جہاں شبستان فکر و نظر میں علم و فن کا چراغ روشن نہیں۔ دارالعلوم منظر اسلام ان تعلیمی اداروں میں جس اہمیت کا حامل ہے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ایک ابھرتا چمکتا ہوا ادارہ ہے۔ ترقی یافتہ جامعہ ہے۔ جہاں بچوں کو علم و حکمت۔ فن و شعور اور احساس و دانش کی ضیاء ملتی ہے۔ تعلیم و تربیت کے انمول جواہرات ملتے ہیں۔ اسی سرزمین پر جب تک ہمارا جامعہ منظر اسلام رہے گا۔ ہمیں حوصلہ ملتا رہے گا۔ ہماری تہذیب زندہ رہے گی۔ ہماری زبان زندہ رہے گی۔ ہمارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کوئی ہمیں آنکھ دکھا سکتا ہے۔ کیوں کہ اس جامعہ سے ہماری بصیرت سلامت ہے۔ ہمت و جرأت برقرار ہے۔ عروج و ارتقاء، فتح و ظفر اور فلاح و بہبودی کے راز سر بستہ سے ہم واقف ہیں۔ اس کے قیام کو سو سال ہو چکے ہیں۔ اس مدت میں اس جامعہ نے جو خدمات دینی، ملی، فلاحی، تہذیبی، علمی، اور سماجی

انجام دی ہیں۔ ہم اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ زندہ باد۔ اے منظر اسلام۔ پائندہ باد۔

کہا جاتا ہے۔ آڑے وقتوں میں جو کام آئے۔ وہی سچا دوست اور صحیح معنوں میں ہمدرد ہوتا ہے۔ یاد کیجئے اس دور کو جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کی زبوں حالی نقطہ انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ حسرت و یاس اور مایوسی کے گہرے دلدل سے باہر آنے کے تمام راستے محدود ہو چکے تھے۔ غم و اندوہ اور رنج و محن کی تاریک راہوں میں امید کی کوئی کرن نظر نہیں آرہی تھی۔ ہم نیم جاں لاش کی طرح تلامخ خیز موجوں کے سپرد تھے۔ جدید روشنی اور ترقی کے نام پر یاران وطن انگریزوں کے ہاتھوں ہمارا سودا کر رہے تھے۔ ہماری تہذیب اور ثقافت کو نیلام کرنے کی کوششیں جاری تھیں۔ ہماری جرات و ہمت جواب دے چکی تھی۔ پھڑ پھڑانے کی بھی ہم میں سکت نہ تھی۔ کیا یہ کسی آڑے وقت سے کم تھا؟

یہی منظر اسلام امید کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور ہماری ذہنی ہوئی نبض حیات میں تاب و توانائی کی لہر پیدا کی۔ ہمارے دلوں میں عشق و محبت، خلوص و وفا، عزم و ارادہ، سوز و گداز، جرات و بے باکی اور صیانت حق و صداقت کا جذبہ بیدار کیا۔ غیرت ایمانی کو لالکارا۔ اور رگ حمیت کو پھڑکنے پر مجبور کیا۔ یہ کیسا دشوار کن اور کنکھن مرحلہ تھا کہ ایک طرف سامنے صیہونی طاقتیں تھیں جو ہماری تہذیب و تمدن اور اسلامی انداز فکر پر خطرناک انداز میں حملے کر رہی تھیں۔ دوسری جانب انگریزوں کی ہم نوا جماعتیں تھیں۔ جو ہمارے ہی لباس و شکل میں جدید تعلیم کے نام پر ایمانی، روحانی، اقدار کو پامال کر رہی تھیں۔ عجیب کشمکش کا عالم تھا۔ ۱۸۵۷ء سے ۱۹۰۰ء تک یہ کشمکش جاری رہی۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے ایسے ہی ماحول میں تعلیمی نظریات کی تشکیل کی اور منظر اسلام کے ذریعہ اس کی اشاعت کا ارادہ فرمایا۔ بتائیے یہ کچھ ہمدردی اور مخلصانہ کوشش نہیں تو پھر کیا ہے؟ اعتماد و یقین کے اجالے میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ منظر اسلام ہمارا سچا ہمدرد ہے۔ موئس و غمخوار ہے۔ جو ہمارے آڑے وقتوں میں کام آیا۔

**نصاب تعلیم اور تدوین و تعارف :** نصاب (کریکولم) ایک لاطینی لفظ (کیوری) سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی دوڑنا ہے۔ اس اعتبار سے نصاب کا معنی ہوا ایک معنی میں دوڑنا جو کسی منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے فنکار کے ہاتھ میں مثل اوزار ہے۔ جس کے ذریعہ طلبہ کو فکر معیارات یعنی اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالا جاتا ہے اور نگینہ کی مانند طلبہ کو تراشا جاتا ہے۔ ان کی شخصیت کی نشوونما کی جاتی ہے اور کردار میں تبدیلی لائی جاتی ہے۔



نصاب اور اسکی بنیادیں: نصاب کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم ہوں۔ مندرجہ ذیل بنیادوں پر نصاب کو تشکیل دیا جانا یقیناً طلبہ کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) مذہبی بنیاد : یہ حقیقت ہے کہ مذہب انسان کی فطری ضرورت ہے۔ اس لئے نصاب کی تشکیل میں اس کا اہم رول ہے۔ بھارت اگرچہ سیکولر اور جمہوری ملک ہے۔ مگر یہاں کے باشندے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھارت کے باشندے بنیادی طور پر مذہبی ہیں۔ لہذا کوئی ایسا نصاب جس کی بنیادوں میں مذہب اور اس کے تصورات شامل نہ ہوں بھارت کے لوگوں کی ضروریات پورا نہیں کر سکتا ہے۔ دنیا میں امن و سکون اور سلامتی کی فضا ہموار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مذہبی اور روحانی اقدار کو فروغ دیا جائے۔ کیوں کہ انہیں اقدار کے سبب دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

(۴) معاشرتی بنیاد : چونکہ تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نصاب تعلیم کی بنیاد معاشرتی عمل پر رکھی جائے۔ تاکہ طالب علموں میں انسانیت، ہمدردی، امداد باہمی، مساوات، عدل و انصاف، ادب و احترام اور رحم و کرم کے جذبات پیدا ہوں۔ اور ایک دوسرے کے لئے درود و مصیبت میں شریک ہونے اور ہاتھ بٹانے کی ترغیب دی جائے۔

(۳) فلسفیانہ بنیاد: ہر قوم، ہر ادارہ، اور ہر فرد کا ایک فلسفہ ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم کی بنیاد بھی فلسفہ پر ہونا چاہیے۔ تاکہ ہمارے طلبہ اس فلسفہ سے آشنا ہو جائیں۔ جو ہم نے ملک، ادارہ اور قوم کے لئے منتخب کیا ہے۔

(۴) **نفسیاتی بنیاد:** آج کل تعلیم میں نفسیات کا بہت اہم رول بڑھ گیا ہے۔ نصاب کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ نصاب تشکیل دیتے وقت بچوں کے نفسیات اعلیٰ خواہشات اور ان کی شخصیت کے انفرادی امتیازات کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ کوئی ایسا نصاب جس میں بچوں کی نفسیاتی تقاضوں کا پاس و لحاظ نہ رکھا گیا ہو۔ وہ طلبہ کے لئے اور کارگر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی طلبہ اس میں دلچسپی لے سکتے ہیں۔

عذر کے واقعات وجود پذیر ہونے کے بعد سے ہندوستان کے حالات کا جائزہ لیجئے۔ مسلمانوں کی زبوں حالی، نصرانی قوتوں کا زور و شباب اور سرسید کی سرگرمیوں کے پیش نظر ۱۸۵۷ء سے ۱۹۰۴ء تک کی مدت میں جو بحرانی کیفیات انقلابی سرگرمی اور حوصلہ شکن حالات اور جدیدیت کے نغموں سے زندگی میں جو تامل خیز موجیں ابھریں ان سب کو پیش نظر رکھتے

ہوئے بتائیے کہ ترتیب دیا جانے والا نصاب کیسا ہونا چاہئے۔ اور کس طرح کے تعلیمی نظریات متعین کئے جائیں۔ یہ ایک دعوت فکر ہے۔ جو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں سوچئے اور بتائیے کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے جو تعلیمی نظریات قائم کئے ہیں۔ وہ بیان کردہ حالات کے عین مطابق ہیں یا نہیں؟

**امام احمد رضا اور تعلیمی نظریات:** (۱) تعلیم کا محور دین اسلام ہونا چاہئے۔ (۲) بنیادی مقصد خدا ربی اور رسول شناسی ہونا چاہئے۔ (۳) سائنس اور مفید علوم عقلیہ کی تحصیل میں مضائقہ نہیں۔ مگر معرفت اشیاء سے زیادہ خالق اشیاء کی معرفت کریں۔

(۴) ابتدائی سطح پر رسول اللہ ﷺ کا نقش دل پر بٹھا دیا جائے اس کے ساتھ ساتھ آل و اصحاب اور اولیاء و صلحا کے نقوش بھی قائم کر دیئے جائیں۔

(۵) جو کچھ پڑھا جائے وہ حقائق پر مبنی ہو۔ جھوٹی باتیں انسانی فطرت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔

(۶) اساتذہ کے دل میں اخلاص و محبت اور قومی تعمیر کی لگن ہو۔

(۷) طلبہ میں خود شناسی اور خود داری کا جوہر پیدا کیا جائے۔

(۸) طلبہ میں تعلیم اور متعلقہ تعلیم کا احترام پیدا کیا جائے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے تعلیمی نظریات کا کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ جو قدیم و جدید نظریات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی، معاشرتی، ثقافتی اور تاریخی پس منظر کو بھی پیش کرتے ہیں۔ کسی بھی زبان و ادب کی تعلیم اور مفید علوم عقلیہ کی تحصیل میں امام احمد رضا کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سائنس حقیقت اشیاء سے توجہ بحث کرتی ہے۔ مادیات کی تشریح کرتی ہے۔ اسے حاصل کیا جائے۔ اس میں گنجائش ہے۔ مگر ذہن و فکر کو صرف اور صرف حقیقت اشیاء کی معرفت تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ خالق اشیاء کی معرفت تک رسائی حاصل کی جائے یہی تخلیق انسانی کا مقصد ہے۔ امام احمد رضا کے علاوہ جتنے مغربی، یورپی مفکرین ہیں ان کے تعلیمی نظریات صرف حقیقت اشیاء کی معرفت تک محدود ہیں۔ اس اعتبار سے امام احمد رضا کے نظریات میں جو معنویت گہرائی اور فکری بلندی پائی جاتی ہے اور اس کے یہاں مقنود ہے۔ کسی نے تعلیم کو معاش سے جوڑ دیا اور کسی نے اسے برائے حصول اسناد و مخصوص کر دیا۔ جبکہ تعلیم کا مقصد طلبہ



کی اندرونی صلاحیتوں کو بیدار کرنا۔ ان کی ذہنی فکری تربیت کرنا۔ اور اخذ نتائج کے لئے تیار کرنا ہے۔ انسانیت، شرافت، اخلاق و مروت، اخلاص و وفا، جیسے جذبات براہِ یقینہ کرنا ہے۔ بچوں کی شخصیت کی تشکیل ان کی جسمانی ذہنی جذباتی اور معاشرتی نشوونما کرنا ہے۔ آج کے ماحول کا جائزہ لیجئے زندگی کے گرد و پیش کے حالات کو دیکھئے، کالج اور یونیورسٹیوں میں جھانکنے۔ آپ یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ جائیں گے کہ آزادانہ تعلیمی انداز لڑکے اور لڑکیوں کے اختلاطی ماحول اور بے تکلفانہ میل ملاپ، ماڈرن تہذیب نے طلبہ کو اندر سے کھوکھلا کر دیا۔ وہ خلوص و محبت سے کورے نظر آتے ہیں۔ انہیں ذمہ داری کا احساس نہیں۔ سماجی، معاشرتی برائیاں ان کے یہاں پنپ رہی ہیں۔ انسانیت، شرافت، صدق و صفا اور تہذیب نفسی سے نا آشنا ہیں۔ آج پوری دنیا امریکہ اور برطانیہ کی طرف بھاگ رہی ہے۔ حالانکہ آج سب سے بڑا دہشت گرد بھی وہی ہے۔ جو چھوٹے ملکوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر رہا ہے۔ یہ سب نتائج ہیں ان کے غلط تعلیمی نظریات کے یا ان کی ماڈرن تہذیب کے۔ مگر امام احمد رضا فاضل بریلوی نے جو تعلیمی تصورات پیش کئے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) طلبہ کو مذہب سے آشنا کیا جائے۔

(۲) طلبہ میں قومی تعمیر کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

(۳) سماج و معاشرہ کے لئے انہیں مفید تر بنایا جائے۔

(۴) ان کی شخصیت میں ادب و احترام کا جذبہ بیدار کیا جائے۔

منظر اسلام میں جو نصاب تعلیم اس وقت رائج ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اور اس میں امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات کی جھلک دیکھئے۔

نصاب برائے جماعت اولیٰ: تعمیر ادب، فارسی اول، میزان و منشعب، قانون شریعت اول، فیض الادب، جواہر المنطق۔

نصاب برائے جماعت ثانیہ: فتح جنتی، نحو میر، گلستان، صغریٰ کبریٰ، قانون شریعت دوم، فیض الادب

نصاب برائے جماعت ثالثہ: صرف میر، شرح مائتہ عامل، فیض الادب، نور الایضاح، بوستاں، مرقاۃ۔

نصاب برائے جماعت رابعہ: علم الصیغہ، ہدایت الخو، قدوری، قلیوبی، شرح تہذیب، مشقی النشاء عربی۔

نصاب برائے جماعت خامسہ: فصول اکبری، کافیہ، دروس البلاغۃ، شرح وقایہ اول، قطبی، ہدایت الحکمت، ازہار العرب

، بجاتی الادب، تلخیص المفتاح۔

نصاب برائے جماعت سادہ: شرح جامی، مختصر المعانی، شرح وقایہ ثانی، شرح اصول الشاشی، میر قلی، شرح ہدایت الحکمت، دیوان مثنوی، مقامات حریری، شرح عقائد، تفسیر جلالین۔

نصاب برائے جماعت سابعہ: سبع معلقہ، نور الانوار، ملا حسن، المعتقد المعتقد، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ اولین، حمد اللہ۔

نصاب برائے جماعت ثامنہ: ہدایہ آخرین، توضیح مکتوب، تفسیر بیضاوی، بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف۔

نصاب تعلیم کے مشمولہ مضامین: نصاب تعلیم کے مشمولہ مضامین ہی درسی مشاغل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اردو (۲) عربی زبان و ادب (۳) فارسی زبان و ادب (۴) نحو (۵) منطق (۶) فلسفہ (۷) کلام (۸) صرف (۹) فقہ (۱۰) اصول فقہ (۱۱) تفسیر (۱۲) حدیث۔

اس نصاب تعلیم سے کم از کم طلبہ تین زبانوں سے واقفیت حاصل کرتے ہیں اور اس کی جمالیات سے آشنا ہوتے ہیں۔ اردو و جوان کی اپنی مادری زبان ہے۔ فارسی زبان و ادب جس میں علوم و فنون کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ عربی زبان و ادب جو قرآن فہمی اور حدیث دانی کے لئے معاون ہے۔ نحو اور صرف یہ ایسے فنون ہیں جو عربی زبان و ادب کے اصول و ضوابط پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعلیم سے طلبہ خطائے لفظی سے بچتے ہیں۔ اور صحیح انداز میں عبارت خوانی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ میں استحضانی ذوق کو بیدار کرنے اور ان میں جمالیاتی حس کو تیز تر کرنے کے لئے بلاغت کی کتابیں مثلاً دروس البلاغت، تنقیص المفتاح، مختصر المعانی وغیرہ پڑھائی جاتی ہیں۔ جس سے طلبہ زبان کے استعاراتی، تشبیہاتی اور کنائی نظام سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ یہ طلبہ اور زبان کی تعلیم میں اضراب و امثال کے مواقع استعمال سے خوب لطف و مزہ اٹھاتے ہیں۔ نظم و نثر کی تعلیم سے جہاں طلبہ کا استحضانی ذوق آگے بڑھتا ہے۔ وہیں ان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ مذکورہ نصاب میں زبان و ادب کا مجوزہ خاکہ ہے اسی انداز سے آج بھی تعلیم دی جا رہی ہے۔ یہ خاکہ اور تدریس زبان کا انداز واضح کر رہا ہے کہ منظر اسلام کے نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم میں اصول لسانیات اور اسلوبیات کے تقاضوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

**نصاب تعلیم اور نفسیات:** نصاب تعلیم کی تدوین و ترتیب میں ضروری ہے کہ بچوں کی نفسیات ان کی خواہشات اور تقاضوں کا پاس و لحاظ رکھا جائے تاکہ بچے اس نصاب کو اپنے لئے گراں اور بوجھ محسوس نہ کریں بلکہ اس کی



تدریس و تعلیم میں دلچسپی لیں۔ اور اپنے فطری رجحانات کو تدریس میں لگائے رکھیں۔ جو بچے اس نصاب تعلیم کے لئے منتخب ہوتے ہیں عمومی طور پر وہ ۹/۱۰ سال عمر کے ہوتے ہیں۔ اور اختتام نصاب تک ان کی عمر ۱۸ یا ۲۰ کی ہو جاتی ہے۔ اس طرح سے ہر ایک تکمیل نصاب تک دس سال مدرسہ میں پڑھتا ہے اور مدرسہ کے ماحول میں اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔ مدارج نشو و نما کے اعتبار سے جامعہ کے اساتذہ کو بچوں کی نشو و نما کی صرف دو منزلیں ملتی ہیں۔

اول منزل ۹ سال سے ۱۴ سال تک۔ دوسری منزل ۱۴ سال سے ۱۸ یا ۲۰ سال تک۔

پہلی منزل کو لڑکپن کا نام دیا جاتا ہے اور یہ زمانہ ایک نوعیت سے شباب کی تیاری کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر یہ تیاری ادھوری یا خراب ہو جائے تو جوانی میں لڑکے کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔

نفسیاتی اعتبار سے اس منزل میں داخل ہوتے ہی ان کے جذبات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ جذبات کی رو میں بہنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ جو بھی کام کرتا ہے۔ کسی جذبہ کے تحت کرتا ہے۔ اس طرح وہ خود میں لطف محسوس کرتا ہے۔ انہیں جذبات کو متوازن رکھنے کے لئے اساتذہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے بچوں کے ان جذبات و احساسات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تعلیمی نظریہ قائم کیا۔ کہ اساتذہ میں اخلاص و وفا ہو۔ تاکہ وہ بچوں کے جذبات کو متوازن رکھ سکیں۔ فرض کر لیجئے اگر اساتذہ کے دل میں خلوص نہ ہوگا تو انہیں بچوں کے جذبات اور ان کی بے راہ روی سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اسی لئے تو نصاب میں ایسی کتابیں مثلاً گلستاں، بوستاں، ازہار، مہجانی، رکھی گئی ہیں۔ تاکہ ان کے جذبات میں حسن و پاکیزگی پیدا ہو۔ بچوں کے لئے یہ زمانہ ذہنی نشو و نما کے اعتبار سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ کیوں کہ اس دور میں ان کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ اور پختگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور بڑی حد تک بچے استدلال اور عقل و شعور کی مدد سے مسائل کے حل کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی ذہنی صلاحیتوں کے عروج اور پختگی کو دیکھتے ہوئے منظر اسلام کے نصاب میں جماعت اول سے لیکر جماعت رابعہ تک ایسی کتابیں ہیں جو اصول و ضوابط اور قواعد سے متعلق ہیں۔ آمد نامہ، میزان، علم الصیغہ وغیرہ ہیں۔ جو مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔

**دوسری منزل عنفوان شباب :** ۱۴ سال سے ۱۸ سال یا ۲۰ سال تک کا زمانہ عنفوان شباب کا ہے۔ اس منزل میں داخل ہوتے ہی بچے سماجی جذباتی اور ذہنی نشو و نما کے اعتبار سے تقریباً مکمل نظر آتے ہیں۔ اور استدلال میں نوعیت سے وہ رابطہ





فکری مضامین ہیں اس کی تدریس کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ طلبہ اپنی فکر کی ارتقاء کو حاصل کرنے کی صلاحیت پاسکتے ہیں۔  
فکر و نظر کا یہ ارتقاء بچوں کو خطائی افکار سے بچا سکتا ہے۔ اور ان کی کارکردگی اور فکری سوچ میں زبردست انقلاب لاسکتا ہے۔

**نصاب تعلیم کے خوشگوار اثرات :** نصاب تعلیم کی تکمیل کے بعد دارالعلوم منظر اسلام سے فراغت حاصل کرنے والے طلباء آج ہندوستان اور ہندوستان کے باہر مختلف علاقوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انسانیت، شرافت، حق و صداقت، علم، فن، اخلاص، وفا، عشق و محبت، رشد و ہدایت اور شعور و دانش کے پیغامات کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ اور امام احمد رضا فاضل بریلوی کے تعلیمی نظریات کو ذہن و دماغ، قلب و جگر میں جذب کر کے اس بات کی علامت بن گئے ہیں۔ کہ

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری  
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

منظر اسلام صرف مدرسہ یا جامعہ نہیں ہے۔ بلکہ میٹھ آف اسکول ہے ایک مکتبہ فکر ہے۔ ایک عظیم دبستان ہے جس کی خوشبودر دراز علاقوں تک پھیلی ہوتی ہے۔ اور افراد قوم و ملت کی مشام جاں اس خوشبو سے محطر نظر آرہی ہے۔ منظر اسلام آفتاب و ماہتاب ہے تو اسکے فارغین اس کی کرنیں ہیں۔ وہ چمن لالہ زار ہے تو یہ اسکے بکھرے ہوئے پھول ہیں۔ پھیلی ہوئی چاندنی ہیں۔ یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو درج ذیل شعر سے واضح ہوتا ہے۔

کیوں رضا آج گلی سونی ہے  
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

فارغین کی ان گنت تعداد اور ان کی دینی، ملی، علمی، تہذیبی خدمات اس بات کی غماز ہیں کہ منظر اسلام کا نصاب تعلیم کامیاب اور مفید رہا ہے۔ نصاب تعلیم کی اس کامیابی اور اس کے مؤثر اثرات کو ہم خاص انعام الہی، اور عطیہ خداوندی تصور کرنے میں فخر و ناز محسوس کر رہے ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست  
تائید بخشد خدائے بخشندہ

# جامعہ منظر اسلام اور فرماں روائے دکن

از قلم: اختر حسین، استاذ دارالعلوم غوثیہ سلیم پور دیوبند

مولانا عبدالحمید چودھری جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مخلص احباب میں سے تھے۔ جن کا ذکر اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف میں بھی ہے۔ آپ نے فرمانروائے دکن نظام آصف جاہ سابع کی خدمت میں منظر اسلام بریلی کا قاری میں منظوم تعارف پیش کیا۔ جو کل چالیس اشعار پر مشتمل ہے وہ تعارف موصوف کی کتاب ”کنز الآثر“ میں صفحہ ۳۲۳ تا ۳۲۶ پر درج ہے۔ اس سے پہلے یہ نثری عبارت مرقوم ہے۔

تتمہ ایڈریس منظوم کہ از جانب مدرسہ منظر اسلام اہلسنت بریلی بحضور اعلیٰ محی الدین والملت حضور نظام آصف جاہ سابع فرماں روائے حیدر آباد دکن صانہ اللہ عن الشر والفتن روانہ کردہ شد بر آن مبلغ دو صد روپیہ ماہوار وظیفہ مدرسہ منظر اسلام مذکور راز پیش گاہ حضور خسرو دکن نگر دیدہ و ہوا ہذا۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ محترم چودھری صاحب نے نظام حیدر آباد کو مدرسہ منظر اسلام بریلی کی طرف متوجہ کیا اس سے متاثر ہو کر اس نے منظر اسلام کے لئے دو سو روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔

اب اس منظوم تعارف کے چند اشعار پیش قارئین ہیں۔ امید ہے کہ نگاہ شوق سے پڑھے جائیں گے۔

مولانا ابتداء مدحیہ اشعار پیش کرنے کے بعد یوں رقم طراز ہیں۔  
 درسگہ داریم شایا منظر اسلام نام ☆ تشنگان علم راچوں آب حیواں بشری  
 بنگہ او در بریلی زیر ظل فاضلے ☆ آنکہ مکش نیست در اقلیم خشکی وری  
 فاضل یکتا و نام نامیش احمد رضا ☆ در رضائے احمد مختار از دنیا بری  
 وارث علم نبی دانائے قرآن وحدیث ☆ از دمش احیائے سنت گشت در مفتی  
 در بنائے منظر اسلام آل علامہ ☆ سعی مشکور او بجا آورد از دیں پروری  
 آل و مال و حال وقاش کرد وقف راہ دیں ☆ چارہ بے چارگاں تا کرد آں مرد جری



مذکورہ اشعار کا حاصل یہ ہے کہ چشمہ علم و حکمت مدرسہ منظر اسلام پوری دنیا کے سب سے بڑے عالم و فاضل امام احمد رضا کی سرپرستی میں رشد و ہدایت کی راہ پر گامزن ہے۔ جہاں سے تشنگان علم اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے بعد منظر اسلام کا اہتمام و انصرام آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد حامد رضا خاں (علیہ الرحمہ) کے دست مبارک میں آیا ان کے حسن انتظام اور علوشان کے تعلق سے رقم کرتے ہیں۔

وارث علمش بود حامد رضا خان خلف ☆ گام برگام پدر بہادر دانشوری

پرتو احمد چو برجان دول حامد فتاد ☆ کرد در احیائے علم آہں ہم بیالش ہمسری

اہتمام مدرسہ انکوں بدست اوست خاص ☆ ہست تاباں منظرش زیں ہر دو ماہ مشتری

اہلسنت راست دارالعلم یکتا او فقط ☆ برصراط مستقیم دملت پیغمبری

چوں کہ یہ ادارہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں چلتا تھا اور آپ کی علمی جلالت کا شہرہ اکثاف عالم میں تھا، اس

لئے طالبان علوم نبویہ دور دور سے شہر بریلی کا رخ کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ تاکہ چشمہ علم و عرفان اور بحر فضل و شرف

سے خوب خوب سیراب ہو سکیں۔ اس کے پس منظر میں آپ طلبہ کے ازدحام و ہجوم کی منظر کشی کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

مجمع طلاب چوں پروانہ ہابر گردش ☆ دانشمندان درواں در حاصل دانشوری

یا کہ چوں انجم بگرد ماہ تاباں حلقہ زن ☆ بہر کسب فقہ و تحصیل علوم ظاہری

روز و شب باشندہ در قال اللہ و قال الرسول ☆ نوحہ شاہی رسد بالائے چرخ چنبیری

جز بتعلیم و تعلم کار ایشاں ہیج نیست ☆ لیک در تبلیغ دیں باشند قصور از ہیزری

مدرسہ کی جانب تعاون کی رغبت دلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

گرچہ مارا نیست تنگ از فقر ہرگز اے کریم ☆ ہست از الفقر فخری فقر مادر فاخری

ہاں مگر بے استطاعت کرد نتواں ہیج کار ☆ کار دنیا باشند یادین تو خود دانائتری

پس گروہ بینوائے طالبان علم دیں ☆ بر در دولت سرایت می رسد از ابتتری

شیخا اللہ اے کریم از خوان نعمائے کرم ☆ کاسہ لیسان شریعت را با حسان بگری

وارثان انبیاء پیش تو حاضر آمدند ☆ گرشناسی قدر ایشان قدر خود از حق بری

مولانا محمد عبدالحمید چودھری ان اشعار میں کہتے ہیں کہ اے سلطان زمین حدیث رسول ”الفقر فخری“ ہمارے لئے بڑی اطمینان بخش شئی ہے۔ لیکن چاہے دین کا کام ہو یا دنیا کا بغیر دولت و ثروت کے انجام نہیں پاسکتا۔ برائے کرم طالبان علم دین اور پاسبان شریعت کے لئے آپ دست تعاون فرمائیں۔ تاکہ منظر اسلام میں زیر تعلیم وارثان انبیاء جو آپ کی بارگاہ سے پر امید ہیں ان کی امیدیں برآئیں۔ یقیناً مہمانان رسول کی قدر شناسی آپ کا دینی اور ملی فریضہ ہے۔

اس کے بعد محترم چودھری صاحب علیہ الرحمہ اپنا تعارف کچھ اس طرح پیش کرتے ہیں :-

من کہ باشم مدح خواند اے شہ عالی ہم ☆ نام من عبد الحمید است و خطاب چودھری خادم ناچیز مستم منظر اسلام را ☆ ختم سازم مہر دعایت نیست کارم شاعری نظام آصف جاہ سابع کی خدمت میں اس طرح دعائیہ کلمات پیش کرتے ہوئے اپنی بات ختم کرتے ہیں :-

سالمہانی سر سلطنت را جلوہ گر ☆ بر سرت دائم درخشاں باد تاج قیصری صید ہر کامت بدام و بادۂ عشرت بجام ☆ ابلق ایام را م و عون حق در یادری

کہتے ہیں اے شہ عالی ہم میں آپ کی بارگاہ کا ایک مدح خواں ہوں میرا نام عبدالحمید اور خطاب چودھری ہے میں منظر اسلام کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ اس دعا پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں کہ آپ بر سہا برس تخت سلطنت پر جلوہ گر رہیں۔ آپ کے سر پر تاج شامی درخشاں و تاباں رہے۔ آپ کا ہر کام آسان ہو جائے اور بادۂ عیش و عشرت سے سیراب ہوں اور نصرت حق آپ کی یادری کرے۔

اخیر میں ناچیز دست بدعا ہے کہ اے مولائے کریم اعلیٰ حضرت کی یادگار منظر اسلام کو توجہ اور بلندی عطا فرما۔ اسے آفات روزگار سے محفوظ رکھ۔ دشمنوں کی نظر بد سے بچا۔ اس کے منتظمین اور یہی خواہاں کو عزت و عظمت اور سرخرو کی عطا فرما۔ اس یادگار رضا کے ذریعہ علم و عرفان کی شمع خوب خوب فروزاں کر۔ تاکہ اس کی روشنی سے سارا جہاں منور و پر ضیا ہو جائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

اب یہاں سے مولانا عبدالحمید چودھری کا مختصر تعارف پیش ہے۔ اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ محترم چودھری صاحب کا تعلق امام اہلسنت علیہ الرحمہ سے کس طور پر تھا۔ یقیناً یہ چند سطریں قارئین کے حق میں فائدہ سے خالی نہیں ہوں گی۔



مولانا عبد الحمید خاں (چودھری) قصبہ سہاور ضلع ایبہ کے ایک ذی حیثیت اور قدیم زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ ۱۸۶۲ء یا ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں وفات پائی۔ مولانا امیر حسن صاحب سہوانی جو مولوی تراب علی صاحب فرنگی مٹلی کے شاگرد تھے ان کی خدمت میں علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ اور خاص طور پر فقہ میں مہارت حاصل کی۔ بعد میں ذاتی مطالعہ کے ذریعہ اس مہارت میں برابر اضافہ ہوتا رہا۔ چودھری عبد الحمید خاں کو اوائل عمری ہی سے اعلیٰ کردار کے حامل اساتذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس کے نتیجے میں وہ اسلامی اصولوں کے دل سے خوگر بن گئے۔ اور وہ اصول ان کی زندگی کے آخری لمحات تک اپنا جلوہ دکھاتے رہے۔

مرحوم نے جو علمی و ادبی کارنامہ انجام دیا وہ زیادہ تر نظم میں ہے۔ ان کے شعری ذخیرہ میں مسلسل نظمیں، غزلیں، مثنویاں، مسدس، قصیدے، اور مرعے شامل ہیں۔ لیکن ان کا سب سے زیادہ با وزن اور مشہور کارنامہ ”کنز الآخرة“ ہے۔ جسے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ امام اہلسنت نے بالاستیعاب دیکھا اور پسند کیا تھا۔ اور کچھ ضروری اصلاحیں بھی فرمائیں۔ جسے چودھری صاحب نے بطیب خاطر قبول کیا۔

مولانا عبد الحمید خاں صاحب کے حلقہ احباب میں سب سے زیادہ مقتدر اور معروف و مشہور مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (امام اہلسنت) کی تھی۔ جن سے چودھری صاحب کو عقیدت مندانہ تعلق تھا۔ آپ امام احمد رضا کی آخری علالت کے وقت بھی ان کی مزاج پرسی کرنے پر بلی تشریف لے گئے تھے جس کا وصایا شریف میں یوں ذکر موجود ہیں۔

عالی جناب چودھری عبد الحمید خاں صاحب رکس سہاور مصنف ”کنز الآخرة“ (جو اعلیٰ حضرت کے عقیدت کیش مخلص ہیں) وصال شریف سے کچھ قبل ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ سے عرض کیا حکیم عابد علی صاحب کوڑھیتا پور کے ایک پرانے طبیب ہیں۔ صحیح العقیدہ سنی اور فقیر دوست ہیں۔ میرے خیال سے انہیں بلایا جائے۔ ارشاد فرمایا انسان آخر تک تدبیر نہیں چھوڑتا اور یہ نہیں سمجھتا ہے کہ اب تدبیر کا وقت نہیں رہا۔ (وصایا شریف ج ۲۲، مطبوعہ انجمن الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ)

فاضل بریلوی کی آخری علالت کے موقع پر ان کی مزاج پرسی کرنے والوں میں وصایا شریف میں چودھری صاحب کے علاوہ اور کسی کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے ان دونوں بزرگوں کے انتہائی مضبوط و مخلصانہ تعلقات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(ماخوذ از ”مولانا عبدالحمید خاں کے مختصر حالات زندگی“ تحریر چودھری محمد اللہ خاں متولی وقف حمیدی قصبہ سہارن پٹہ مشمول کنز الآخرہ)

مولانا چودھری اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے دوستوں میں سے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت کے علمی اور فنی کمال کے معترف تھے۔ اور ان کا فیصلہ یقینی و حتمی تصور کرتے۔

بندوق سے مارے ہوئے شکار کے بارے میں علمائے قیصرین کا اختلاف ہے کہ اگر شکاری نے بسم اللہ اکبر کہہ کر بندوق چلائی اور شکار مر گیا تو کیا اس کا کھانا حلال ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں محترم چودھری صاحب قدس سرہ نے بہت سے علماء کرام کے اقوال پیش کئے۔ جن میں بعض نے حلال کا قول کیا اور بعض نے حرام کا۔ انہیں علماء کے زمرے میں آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا قول بھی پیش کیا لیکن نہایت ہی اچھوتے اور عمدہ انداز سے پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی دوست اور معاصر کی تحریر نہیں

بلکہ کسی شاگرد اور مرید کی نگارش ہے۔ لیجئے آپ بھی اس تحریر سے محظوظ ہوں۔

مولوی احمد رضا خان فقیہ ☆ نیست مثلش دیگرے لاریب فیہ

پایہ اش در فقہ باشد بس بلند ☆ پرتو بو یوسف است آں از جہند

پیشواؤ مقتدائے اہل دیں ☆ وارث علم پیہر در زمیں

آں محی السنۃ خیر الانام ☆ اہلسنت و جماعت را امام

فاضل کامل بریلی مسکنش ☆ نیست جائز اس شکار از گفتش

حضرت مصنف چودھری صاحب قبلہ ان اشعار کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں یوں رقم فرماتے ہیں۔

یعنی مولانا مولوی صوفی مفتی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ، محدث، و جامع جمیع علوم و یکمائے روزگار ہیں۔ اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے۔ اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور فی الحقیقت اہلسنت و جماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں۔ وہ بھی اس شکار کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اور اس بارے میں دیگر اساتذہ متاخرین کے پیر و ہیں۔ وہ فرماتے ہیں چوں کہ بندوق میں توڑ ہے کاٹ نہیں ہے۔ لہذا اس کا شکار درست و جائز نہیں۔ اتنی قول



(کنز الآخروہ ص ۳۰۹، حاشیہ)

بچے اب وہ مکمل تعارف بھی ملاحظہ فرمائیے جسے مولانا عبدالحمید خاں چودھری نے نظام حیدر آبا میر عثمان علی خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

مرحبا اے آفتاب آسمان برتری	مرحبا اے آفتاب آسمان برتری
مرحبا اے نور بخش تاج و تخت و جام جم	مرحبا اے نور بخش تاج و تخت و جام جم
مرحبا اے چائشیں آں نظام نامور	مرحبا اے چائشیں آں نظام نامور
مرحبا اے از تو رونق یافت با صد کروفر	مرحبا اے از تو رونق یافت با صد کروفر
تانشستی بر سر تخت دکن با آب و تاب	تانشستی بر سر تخت دکن با آب و تاب
خانخاناں ای شہ عثمان علیجاں حکمراں	خانخاناں ای شہ عثمان علیجاں حکمراں
ذات بایرکات تو واللہ ظل اللہ هست	ذات بایرکات تو واللہ ظل اللہ هست
ہادی شرع مبینی حامی دین متین	ہادی شرع مبینی حامی دین متین
نہیست تا اقصائے مشرق چو توشاہ علم دوست	نہیست تا اقصائے مشرق چو توشاہ علم دوست
اے بہائے دین و دنیا تو شہد ہیں پروری	اے بہائے دین و دنیا تو شہد ہیں پروری
زین سبب در علم و در فضل و ہنر کا ملتری	زین سبب در علم و در فضل و ہنر کا ملتری
مرحبا اے محسن قوم و زمان مادی	مرحبا اے محسن قوم و زمان مادی
ایں بناء در سگاہ علم اردوئے دری	ایں بناء در سگاہ علم اردوئے دری
میسر و زیر لحد نازد چو روح اکبری	میسر و زیر لحد نازد چو روح اکبری
زیر ظل تو بیالہ در سگاہ خاوری	زیر ظل تو بیالہ در سگاہ خاوری
تشنگان علم را چوں آب حیواں بشری	تشنگان علم را چوں آب حیواں بشری
آنکہ مثلش نیست در اقلیم خشکی و تری	آنکہ مثلش نیست در اقلیم خشکی و تری
در رضائے احمد مختار از دنیا بری	در رضائے احمد مختار از دنیا بری

فاضل یکتا و نام نامیش احمد رضا





# منظر اسلام کا قیام اس دور کی اہم ضرورت

از قلم: مولانا محمد عیسیٰ رضوی استاذ الجامعۃ الرضویہ منظر العلوم گرسہائے گنج قنوج

دنیا کی انجمن میں تاریخ کا پردہ کسی نہ کسی یادگار کے سبب ضرور تابناک و منور رہا۔ یادگاروں ہی سے تاریخ کے ابواب مرتب و یکجا ہوئے تاریخ درحقیقت یادگاروں ہی کے مجموع مرکب اور ان کی پیداوار کا نام ہے۔ یادگاریں ہی تاریخ کی زینت اور اس کا حصہ ہیں۔ یادگاروں کے مقام و مرتبہ اور ان کی عظمت و شوکت کے اعتبار سے اقوام عالم میں ان کی اہمیت و وقعت رہی۔ یادگاریں جتنی عظیم و جلیل رہیں لوگ ان کی طرف اتنے ہی مائل و متوجہ ہوئے۔ دنیا بھر میں یادگاروں کی کمی نہیں۔ اور نہ دنیا کبھی ان کے وجود سے خالی رہی۔ اس عالم ناپائیدار میں بے شمار عجائب و یادگاریں ہیں اور ہر یادگار کے ساتھ کوئی نہ کوئی اہم واقعہ اور تاریخ وابستہ ہے چاہے وہ دینی یادگار ہو یا دنیاوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یادگاریں مثالی نہیں جاتیں بلکہ باقیات و آثار قدیمہ کے نام پر یادوں کے اجالے میں ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بعض یادگاریں اپنی عظمت رفتہ کی داستان اور ان کے وارث کا مرثیہ خواں ہوتی ہیں اور ان کی پیشانی کے ابھرے نقوش عبرت و نصیحت کا نمونہ و مرجع ہوتے ہیں اور بعض تو ایسی عظیم و اہم یادگاریں ہیں جن کے ذکر سے تاریخ کی رفیس سنواری گئیں اور ان کے ذکر سے تاریخ کے صفحات آج بھی روشن و فروزاں ہیں۔

تاریخ کی انہیں عظیم و اہم یادگاروں میں ایک یادگار ”منظر اسلام“ بھی ہے جو مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی کی ایک اعلیٰ و عظیم الشان بے مثالی یادگار ہے۔ اس یادگار اعلیٰ حضرت اور اس کے قیام سے جو تاریخ وابستہ و متعلق ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ”منظر اسلام“ کا ایسے بھیاں تک ماحول اور خوفناک دور میں قیام فرمایا جب کہ حالات انتہائی نازک اور حوصلہ شکن تھے۔ ہر چہار جانب کفر و شرک کے راگ الاپے جا رہے تھے بے دینی و بد مذہبی کے بادل منڈلا رہے تھے۔ دین کے ٹھکیدار بننے والے اپنی ریشہ دوانیوں اور عیاریوں کے باعث مولویت کے لبادے میں سیدھے سادے خوش عقیدہ مسلمانوں کے ایمان و عقیدے پر

دن و ہاڑے ڈاکہ ڈال رہے تھے اور سرعام بے باکانہ انداز میں صحیح العقیدہ مسلمانوں کے متاع ایمان و اسلام کو لوٹ رہے تھے۔ ان کے سرمایہ حیات میں شب خون مار رہے تھے۔ ہر طرف بد عقیدگی و بد مذہبی کا راج اور ان کی حکمرانی تھی کس پرسی کا ماحول برپا تھا۔ ملت کی زندہ لاش بے گور و کفن تڑپ رہی تھی اور بلبلا رہی تھی اس کے بے یار و مددگار نحیف و ناتواں جسم کو کوئی سہارا دینے والا نظر نہیں آتا تھا قوم کی بے حسی و در ماندگی اور شیرازہ ملت کا انتشار اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا غرض کہ حالات انتہائی اتر و ناگفتہ بہ اور پر آشوب ہو گئے تھے۔

ایسے نازک وقت اور سنگین حالات میں مرد آہن اسلام کے بطل جلیل علم و فن کے جبل شامخ راس المجہد دین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین و سنت اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت و صیانت کی خاطر عشق رسالت ﷺ سے سرشار و بیخود ہو کر علوم و فنون کے ہتھیار واسلحے اور قلم کی تلوار سے لیس اور سینہ سپر ہو کر دشمنان دین و مذہب کے بالمقابل میدان میں آئے اور اعدائے دین اور دشمنان نبی ﷺ کو ایسے دندان شکن جواب دیئے اور اس کی ایسی سرکوبی فرمائی جس کی دھمک عرب و عجم میں محسوس کی گئی اور اس کی شدت و قوت سے تاریخ کی کایا پلٹ ہو گئی۔ اور تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ پھر امام احمد رضا فاضل بریلوی نے ان اشیائے زمانہ اور ابناء وقت کا ایسا تعاقب فرمایا کہ انہیں ان کے کیفر کردار تک پہنچا دیا اور زبان و قلم سے انکا ایسا رد و بلغ فرمایا جو ان کی حیات اقدس اور تجدید دین و احیائے سنت کا ایک عظیم اور معرکہ الآرباب ہے جس کے نتیجے میں انہوں نے دوسو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ یوں تو امام احمد رضا نے ایک ہزار سے زائد تصانیف یا دگار چھوڑی ہیں لیکن صرف رد و ابطال اور گستاخان رسول ﷺ کی سرکشی اور ان کی رسوائے زمانہ کتابوں کی تردید و تنقید میں آپ نے دوسو سے زائد کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے جس زمانے میں آنکھیں کھولیں وہ انتہائی پر آشوب اور فتنوں کا زمانہ تھا۔ دین کے نام پر نئے نئے فتنے جنم لے رہے تھے اور لوگ مختلف فرقوں، جماعتوں میں بٹ گئے تھے۔ ایسے دردناک حالات میں جیسے جیسے فتنوں نے سراٹھایا اور دین کے نام پر رخسہ پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں تو امام احمد رضا فاضل بریلوی ان فتنوں کا سرکپنے اور ان کے سدباب کے لئے کھڑے ہوئے اور تنہا ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان کے پر فحشے اڑا دیئے اور ان کا قلعہ قمع کیا۔ اور ان فتنوں کے پردے میں جو جذبات و عواطف کا فرما تھے۔ انکا پر وہ چاک کیا۔ اور ان کی نقاب



کشتائی فرمائی اور قوم مسلم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ان کو کتابوں کی شکل میں ہتھیاروں کا ایک ذخیرہ عطا فرمایا۔ امام احمد رضا نے قوم کو خواب غفلت سے جگایا۔ اور ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائی۔ انہیں جینے اور زندگی گزارنے کی راہیں بتائیں۔ اور ان راستوں اور طریقوں کی نشاندہی فرمائی جن پر چلنے اور عمل کرنے سے زمانے کی تقدیر اور قوم کا مقدر بدل سکتا ہے۔ غرض کہ ہر موڑ پر امام احمد رضا نے قوم مسلم کی رہبری و رہنمائی فرمائی، اور ایک معمار قوم و قائد ملت ہونے کی حیثیت سے انہیں ہتھیاروں اسلحوں سے لیس کر کے میدان کارزار کا مجاہد و غازی بنادیا۔ اور ان کے جمود و تغافل کو توڑ کر انہیں حرکت مسلسل کی دائمی قوتوں سے آشنا کروایا۔ جس سے قوم متحرک و فعال ہو گئی۔

اس کے باوجود یکے بعد دیگرے نئے نئے روپ میں فتنے سر اٹھاتے رہے اور فتنے ابھرتے رہے تو امام احمد رضا فاضل بریلوی نے بھی ہر قدم اور ہر موقع پر ان کا تعاقب کیا اور ان کی خبر گیری فرمائی۔ اور الگ الگ انداز میں تازیانہ عبرت لیکر کھڑے ہوئے اور ہر اٹھنے والے فتنے کا سر کچل دیا۔ اور تحریروں و تقریر کے ذریعے قوم کو سنبھالا دیا۔ قوم کو ان فتنہ گردوں کے دام تزیور میں پھنسنے نہ دیا۔ اور انہیں ضلالت و گمراہی کی عمیق کھائی میں گرنے سے بروقت بچالیا۔ وہ قوم کے بھدر و مونس اور عظیم مصلح و رہنما تھے۔

جب رسول کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کی گئیں اور نازیبا کلمات کہے گئے تو امام احمد رضا بریلوی نے ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت و صیانت کی خاطر تن من دھن کی بازی لگادی۔ اور ہر طرح سے قربانی کا خراج پیش کر کے ناموس رسالت پر ہونے والے ناروا حملوں کا جواب دیا اور اپنے فرض منصبی کا خوشگوار فریضہ انجام دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے وقت کی ضرورت، دین و سنت اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت و صیانت کی خاطر تقریباً تمام فرقہ باطلہ کے رد و ابطال میں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ یعنی وہابیہ، دیوبندیہ، نجدیہ، قادیانیہ، رافضیہ، نیچری، چکرا لوی غیر مقلدین وغیرہ فرقوں کی شناخت اور پہچان بھی بتائی اور آیات اور احادیث و آثار اور اقوال ائمہ سے ان کے مختصرات اور افتراء پر دازیوں کو پشت از بام اور آشکار کیا۔ اور ان کی رسوائی زمانہ کتابوں کی ایمان سوز کفریہ عبارات کی نشاندہی کرتے ہوئے ہر ایک کا تفصیل سے رد و تبلیغ فرمایا۔ فرقہ باطلہ اور انکی بدعتیہ گویوں کے رد میں انکی تصانیف آج بھی یادگار ہیں۔ چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا یہی وہ طرہ امتیاز و صف ہے جس

سے وہ منفرد و یکتا و بے مثل نظر آتے ہیں۔

میرے مقالے کا موضوع فی الوقت چونکہ ردوہابیہ نہیں ہے۔ اس لئے اجمالاً اتنا ہی ہدیہ ناظرین ہے ورنہ امام احمد رضا کی اگر صرف ان تصانیف جلیلہ کا جائزہ پیش کیا جائے جو انہوں نے فرقہ ہائے باطلہ کے رد میں تصنیف فرمائی ہیں تو مقالہ انتہائی طویل ہو جائے گا۔ زیر نظر مضمون میں صرف منظر اسلام کے قیام کی ضرورت و افعیہ پر نظر ڈالنی مقصود ہے مگر بہتر ہوگا کہ ہندوستان میں تحریک وہابیت اور علمائے دیوبند کی بدنام زمانہ کتابوں کی کفریہ عبارات اور ان کے رد و قدح کی تاریخ کا سرسری جائزہ لیا جائے تاکہ منظر اسلام کے قیام اور اس کے بنیادی اصول و مقاصد واضح و آشکار ہو جائیں اور اس کے تناظر میں منظر اسلام کی ضرورت و افادیت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ تو آئیے تاریخ اور حوالوں کی روشنی میں تحریک وہابیت اور اس کے بانی مبانی اور اس کو فروغ دینے والوں کے مکرو کید کی تاریخ پر تنقیدی نگاہ ڈالی جائے اگرچہ یہ تاریخ و تذکرے اب اظہر من الشمس و عالم آشکار ہو چکے ہیں لیکن بات چونکہ موضوع سے متعلق اور میل کھائی ہوئی ہے اس لئے اگر بار نظر نہ ہو تو ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں نجدی تحریک اس وقت سے فروغ پانا شروع ہوئی جب کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے ابن عبد الوہاب نجدی کی بدنام زمانہ ”کتاب التوحید“ کے مندرجات و مشتملات سے ہم خیال و ہم زباں ہو کر ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب لکھی جس میں اس نے مراسم اسلامیہ اور عقائد اہلسنت کی مخالفت کی اور خوش عقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا جس سے قوم مسلم میں مسلکی انتشار و اختلاف پیدا ہوا اور مسلمان و فرقوں میں ہٹ گئے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ علمائے اسلام کو متحد و متفق ہو کر ”تقویۃ الایمان“ کا رد و ابطال کرتے ہوئے اس کے مصنف کو قرار واقعی سزا دی جاتی تاکہ یہ فتنہ دب جاتا مگر ایسا نہ ہوسکا بلکہ اس کا اتباع کرتے ہوئے دوسرے علماء وہابیہ نے بھی انگریزوں کی کاسہ لیبی اور زراں دوزی کی خاطر اپنے ایمان و اسلام کو اغیار کے ہاتھوں فروخت کر دیا اور خدا و رسول کی شان و عظمت میں توہین و تنقیص اور گستاخیوں پر مشتمل عبارتوں سے مملو کتابیں تصنیف کیں مثلاً

۱۲۹۰ھ ۱۸۷۷ء میں مولوی محمد قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں یہ لکھا کہ

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ



کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ (تخذیر الناس ص ۲۴)

اس میں امت مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا) کا صاف انکار ہے۔ اور نص قطعی (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کے خلاف ایک نئے عقیدے کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔

۱۳۰۲ھ/۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف ”براہین قاطعہ“ مولوی خلیل احمد میٹھوی کے نام سے شائع ہوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ

شیطان و ملک الموت کا حال و کچھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں۔ تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱)

اس میں حضور اقدس ﷺ کے لئے زمین کا علم محیط ماننے کو شرک قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ شیطان کے علم کے لئے نص موجود ہے لیکن حضور سید عالم ﷺ کے علم پاک کے لئے کوئی نص موجود نہیں ہے۔ اس دیدہ دلیری پر حیرت ہے کہ حضور عالم ماکان و ما یکون ﷺ کا علم شریف شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۴ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ ”حفظ الایمان“ منظر عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمر و بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص ۸)

اس میں حضور سید عالم ﷺ کے علوم غیبیہ کا صراحتہ انکار کیا گیا ہے بلکہ حضور کے علم کو بچہ و پاگل اور جانوروں سے تشبیہ و دیکر رسول گرامی و قاطع ﷺ کی توہین و تنقیص کی گئی ہے۔

جب علمائے دیوبند کی یہ کتابیں ان کفریہ عبارات پر مشتمل منظر عام پر آئیں تو علمائے حق اہل سنت و جماعت نے ان کے نظریات باطلہ و عقائد فاسدہ کا رد و تبلیغ کیا۔ اور تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ان عبارات کی قباحتیں اور خرابیاں بیان کیں اور

ان کا کفر یہ ہونا ظاہر کیا اور علمائے دیوبند سے مطالبہ کیا کہ توبہ درجوع الی اللہ کرتے ہوئے ان گستاخانہ اور کفریہ عبارات کو قلمزدکریا جائے اور وہ کتابیں نذر آتش کر دی جائیں۔

احقاقِ حق و ابطالِ باطل ہو جانے اور صد ہا مطالبات کے باوجود جب علماء دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہین قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سو سال بعد، اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۳۰ھ میں ”المعتقد المنقذ“ مصنف سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ الربانی م ۱۲۸۹ھ (یہ مبارک کتاب آپ نے ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء میں بزبان عربی عقائد اہلسنت کے بیان میں علم کلام کی طرز پر تصنیف فرمائی ہے جس میں دیوبندیت کے مولائے اکبر نجدیت کے برادر اصغر مولوی اسماعیل دہلوی کے اقوال کفریہ مندرجہ تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کا بطلان بھی خوب واضح کر دیا۔ حضرت مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا مفتی صدر الدین دہلوی، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ کبیر حضرت مولانا شاہ احمد سعید دہلوی، حضرت مولانا حیدر علی فیض آبادی مصنف فتہی الکلام نے آپ کے احقاقِ حق و ازہاقِ باطل کو سراہتے ہوئے ”المعتقد المنقذ“ پر جلیل الثانی تقریظات تحریر فرمائی ہیں۔ سوانح اعلیٰ حضرت) کے حاشیہ ”المعتمد المستند“ میں مرزائے قادیانی (جس نے نبوت اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا) کے ساتھ ساتھ توہین رسالت کے مرتکبین مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انیسٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر ان کی عبارات کفریہ کے سبب حکم شرع کے مطابق فتوائے کفر و ارتداد صادر فرمایا۔ یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخالفت و عداوت کی بنا پر نہیں تھا بلکہ ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت و صیانت کی خاطر ایک دینی و شرعی فریضہ ادا کیا گیا تھا۔

پھر ۱۳۳۲ھ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ”المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ اور مرزائے قادیانی اور علمائے دیوبند کی تکفیر پر مشتمل تھا۔ علمائے حرمین طہیین کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر اور مقتدر علماء نے زبردست و معرکہ الآرا تقریظیں لکھیں اور واشکاف و واضح الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ افراد مذکورہ بھی بلا شک و ریب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں اور حمایت دین و سنت کے جذبے میں امام احمد رضا بریلوی کو کبھر پور خراج داد و تحسین پیش کیا۔ فتویٰ اور علمائے حرمین کریمین کی تصدیقات و توقیعات کا یہ عظیم و جلیل مجموعہ ”حسام الحرمین علی



منکر الکفر والہین کے نام سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہو کر دعوت فکر دینے لگا۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد علماء دیوبند کو چاہئے تو یہ تھا کہ ان گستاخانہ و کفریہ عبارات سے رجوع کر لیتے اور اپنا توبہ نامہ شائع کر دیتے اس کے برخلاف جب انکی ریشہ دوانیہ و شرارتیں اور بڑھیں تو علمائے عرب کے سامنے اپنی خفت و یکنی مٹانے کے لئے انہیں کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ بنام ”المہند المفید“ ترتیب دیا۔ جس میں کمال عیاری و چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنت و جماعت کے ہیں حالانکہ باعث نزاع عبارات جن کی بناء پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر کیا گیا تھا۔ متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں۔

اس کے جواب میں صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہ نے ”ال تحقیقات لدفع التلیسیات“ نامی کتاب لکھ کر ایسی مکر و کید پر مشتمل تمام عبارتوں کو طشت از با م کر دیا اور ثابت کر دیا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں کھانے کے اور۔ اور المہند المفید کا اس طرح رد و تبلیغ فرمایا کہ سرعام علمائے دیوبند کی سازشوں کا پردہ فاش ہوا اور انہیں اپنے ہی ہاتھوں ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اس کے بعد بھی حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لئے علمائے دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا اور فتنہ کھڑا کیا کہ علمائے حرمین شریفین کو مغالطہ دیکر یہ تصدیقات حاصل کی گئی ہیں کیونکہ اصل عبارتیں اردو میں تھیں اگر یہ عبارات عربی میں ہوتیں تو وہ ہرگز تصدیق نہیں کرتے مولانا احمد رضا خاں نے ان عبارات کو عربی کے وہ معنی پہنائے جو ان کے مصنف کی ہرگز مراد نہیں ہے۔ اس لئے متحدہ ہندوستان (ہندوپاک) کے علماء میں سے کوئی بھی ”حسام الحرمین“ کا مؤید و مصدق نہیں ہے۔ یہ علمائے دیوبند کا کھلا ہوا افتراء اور فریب تھا کیونکہ امام احمد رضا بریلوی نے ان اردو عبارات کو صرف عربی میں تبدیل کر دیا تھا جس سے ان کے معنی و مراد میں نہ کوئی فرق پڑا اور نہ ان میں کسی قسم کی کوئی ترمیم و تبدیلی واقع ہوئی۔

پھر بھی اس افواہ اور پروپیگنڈہ کے دفاع اور ان کی زبانیں مقفل کرنے کے لئے شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب رضوی پبلی بھیتی نے متحدہ ہندوستان کے ڈھائی سو سے زیادہ نامور و جلیل القدر علمائے دین کی حسام الحرمین پر تصدیقات حاصل کیں۔ اور ان تمام تصدیقات کو ۱۳۲۵ھ میں ”الصوارم المہند یہ علی مکر شیطین الدیوبندیہ“ کے نام سے شائع کر دیا جو آج بھی محافلین کی گردنوں پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔

وہابیہ اور فرق باطلہ کے رد و ابطال میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے جو کدہ کاوش اور سعی مشکور فرمائی ہے وہ کسی عظیم تحریک یا بڑے ادارے کی خدمات سے کم نہیں وہ تو تنہا اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک ادارہ تھے۔ انہوں نے یکے دو تنہا دین و سنت کے فروغ و استحکام میں جو کارنامے ایک مختصر سے عرصے میں انجام دیئے وہ بڑے سے بڑا ادارہ یا بڑی سے بڑی یونیورسٹی ایک طویل مدت میں انجام نہیں دے سکتی۔ اور نہ کوئی تحریک و تنظیم ان کی پامردی اور راست گوئی کا جواب و بدل ہو سکتی ہے۔ اور نہ مختلف شعبہ ہائے حیات میں ان کی طرح کردار و عمل پیش کر سکتی ہے۔ ان سب کے باوجود وہ وہابیہ کی بیخ کنی و استیصال اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے تھے جس کے لئے انہوں نے تحریر و تصنیف کو ذریعہ بنایا اور اس پر اپنا زور قلم صرف کیا۔ اس لئے ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ اس میدان میں وہ اتنے کامیاب و سرخ رو ہوئے کہ آج پورا عالم اسلام انہیں خراج تحسین و تبریک پیش کر رہا ہے اور عرب و عجم دونوں ان کے معترف و مداح ہیں۔ اور عالم اسلام کے علماء و محققین ان کی شان تجدید و احیاء دین و سنت کے قائل و مقرر ہیں۔ وہابیہ کی بیخ کنی و سرکوبی کا جو بیڑا امام احمد رضا نے تنہا اٹھایا تھا اسے انہوں نے بحسن و خوبی اس کی آخری منزل تک پہنچا دیا اور اس راہ میں انہوں نے مؤثر ذرائع ابلاغ کے ساتھ جو کردار و عمل پیش کیا وہ رہتی دنیا تک یادگار اور زندہ جاوید رہے گا۔

منظر اسلام کے نام سے جو یادگار ادارہ امام احمد رضا بریلوی نے قائم فرمایا اس کے پیچھے یہی عزائم و مقاصد کار فرماتے کہ اس کے ذریعہ سے دین و سنت اور ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کی جائے اور شان اقدس ﷺ میں تنقیص و توہین کرنے والوں سے تہرہ آزمائی اور مقابلہ کیا جائے وہ منظر اسلام کے قیام سے اپنے مسلک و مشن کی ترویج و بقا چاہتے تھے۔ وہ منظر اسلام سے اپنے اسلاف و اکابر کی روایات و یادگار کو زندہ و پائندہ دیکھنا چاہتے تھے۔

تاریخ کو زندہ اور روشن و تاباں رکھنے کے لئے قرطاس و قلم اور تحریر و تصنیف کی ضرورت درپیش ہوتی ہے جس قوم کے پاس قلم کی طاقت اور تحریر کی قوت ہوتی ہے وہ ہر میدان میں عملی طور پر آگے اور پیش پیش رہتی ہے اور وہ اپنے نمایاں کارناموں سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے تحریر و تصنیف کی افادیت اور قلم کی طاقت سے کسی کو انکار نہیں اس بات کو امام احمد رضا بریلوی بخوبی جانتے تھے اس لئے انہوں نے سارا زور اور پوری قوت خدا داد کو تصنیف و تالیف پر صرف کیا اور وہ یہ بھی جانتے تھے تحریک سے زیادہ تحریر مؤثر اور اثر آفریں ہوتی ہے تحریر کی قوت دائمی اور تحریک کی آواز ہنگامی اور وقتی ہوتی



ہے۔ تحریر و تصنیف سے آنے والی تسلیس اور مستقبل کی قومیں استفادہ کر سکتی ہیں، تحریک و تحریر کی بالادستی و فتحمدی ہر قرن اور ہر زمانے میں تسلیم کی گئی ہے کیونکہ یہ تو ائمہ نقوش ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے کوئی بھی آواز صد ابصر اثابت نہیں ہوتی اور نہ انہیں لوگ بالکلیہ طاق نسیاں پر رکھتے ہیں۔

یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے باوجود امام احمد رضا بریلوی تحریر کی افادیت و قلم کی قوت کے ساتھ ایک تحریک کی بقا و سلامتی چاہتے تھے اور ایسی تحریک و تنظیم کے متنبی و خواہشمند تھے جس سے قوموں کے عروج و ترقی، فلاح و کامیابی اور ان کے اقبال و سر بلندی کی تاریخ و داستان وابستہ ہو، جو قوموں کا مزاج و مقدر اور زمانے کی تقدیر بدل دے موجودہ نسلوں کے ساتھ آنے والی تسلیس بھی اس سے حسب استطاعت و کما حقہ استفادہ کر سکیں۔ جس قوم کے پاس کوئی تحریک و تنظیم نہیں ہوتی اس کے اقبال میں زوال و تنزل کا آشیانہ ہوتا ہے۔ اور وہ دوسروں کی دست نگر ہو جایا کرتی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی اپنی دینی تحریک کے ذریعہ سے قوم کی تاریخ و تائناک و روشن دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ ایسے روشن خیال مفکر، دور اندیش مدبر، اور دانش و بینش کے اوج کمال پر فائز و متمکن تھے۔ جو ایک صدی آگے دیکھنے کے عادی و قائل تھے اور ایک صدی آگے کے حالات و کوائف عقل و وجدان کی نگاہ سے دیکھتے تھے ان کی نگاہ یکساں اثر انتہائی دور رس اور شاہین پرواز تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امام احمد رضا نے جو کہا وہی ہوا اور جو دیکھا وہی کہا اور وہی لکھا جو انکی نظر میں حق و درست اور عقل و نقل کے موافق و مطابق تھا۔ تاریخ کے جاننے والوں اور دانشوران ملت پر یہ حقیقت مخفی و پوشیدہ نہیں ہے کہ انہوں نے جو لکھا اور کہا تھا آنے والے حالات اور مستقبل کی تاریخ کی ایک ایک کروٹ نے ان سب کو شفاف آئینہ کی طرح ثابت و واضح کر دیا۔ یہ ان کی نگاہ دور بین اور فکر رسا کا اونی کمال ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے انہیں جذبات و عواطف اور نازک حالات کی بنیاد پر ”الجامعۃ الرضویہ منظر اسلام رضا نگر سوداگران بریلی شریف“ کا قیام فرمایا اور اپنے مقدس ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد رکھا تا کہ تحریر و تصنیف کے ساتھ فرزند ان تو حید اور نو نھالان ملت کو تعلیم و تعلم، تہذیب و تمدن، فوز و فلاح، عروج و ترقی، اخلاق و کردار، عشق و عقیدت، محبت و وارفتگی، حسن سلوک و معاشرت، امانت و دیانت سے آراستہ و پیراستہ کیا جاسکے اور انہیں علمی و عملی تربیت دیکر دین و سنت اور شریعت و طریقت کا مجاہد و سپاہی بنا دیا جائے اور بقائے باقی کے حصول اور اس کی فولادی قوتوں سے انہیں استوار

ومزین کر دیا جائے تاکہ ہر میدان میں وہ شہسوار اعلیٰ کی حیثیت سے قدم رکھیں جس کی دھمک قوت سے باطل طاقتیں لرزہ بر اندام ہو جائیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے منظر اسلام کے وجود و تعلق سے جو حسین و خوبصورت خواب سجایا تھا اسے فرزند ان منظر اسلام نے سچ کر دکھایا اور گہوارہ علم و فضل و کمال منظر اسلام کی ایک صدی کی تاریخ و روایات نے بھی یہ ثابت کر دیا کہ اسکے پروردہ نعمت اور خوشہ چینوں نے خطہ ہائے کائنات میں جو علمی چراغ جلائے ان کی روشنی سے تاریکیوں کے بادل چھٹ گئے اور گمشدگان راہ کے قلوب و اذہان میں علم و عقیدت کا اجالا پھیلایا۔ اور امام احمد رضا بریلوی نے اپنی دیرینہ آرزوؤں کی جو شمع منظر اسلام کی شکل میں روشن فرمائی تھی اسکے انوار و تجلیات نے عالم کو بقیعہ نور بنا دیا اور اس کی روشنی سے علم و فضل کے وہ بلند مینار تعمیر ہوئے جن کی چمک دمک سے کائنات کے تاریک گوشے ضیا بار و پر نور ہو گئے اور جہالت و سفاہت کے میدان میں اجالوں کا سویرا ہو گیا۔

منظر اسلام کی آبیاری و نگہبانی کرنے والوں، اسے فروغ و ترقی دینے والوں نے کبھی بھی اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی اور کمی نہیں کی۔ اور نہ اسکی بہار دانگی پر کبھی خزاں کا اثر ہونے دیا۔ جبکہ ہر بہار جانفزا پر خزاں کا موسم آتا ہے اور چمنستان کے پھول مرجھا جاتے ہیں اور ان کی نرم و نازک پتھڑیاں جھڑ جاتی ہیں۔ مگر منظر اسلام علم و ادب اور کمال فن کا ایسا پر بہار و خزاں ناویدہ چمنستان ہے جس کے پھولوں میں نہ کبھی پژمردگی آئی اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی سرسبز و شاداب اور ہر ابھر رہے گا۔ کوئی گلاب اگر اس کی شاخوں سے جدا ہو جائے، چمن اور پھولوں کے جھرمٹ سے نکل جائے تو چند ہی ساعت میں کھلا جاتا اور پژمردہ ہو جاتا ہے اور اسکی تازگی و تابندگی فنا ہو جاتی ہے لیکن منظر اسلام کے چمن زار سے اگر کوئی پھول اپنے حسن و باکلیں کے ساتھ نکھر کر نکلتا ہے تو وہ پژمردہ نہیں ہوتا اور نہ اسکی تازگی و رعنائی مسلوب ہوتی ہے بلکہ وہ روز بروز تر و تازہ اور ہر ابھرتا ہے۔ اور وہ اپنی خوشبوؤں سے ایک عالم کے مشام جاں کو معطر و مستعطر کرتا ہے۔ منظر اسلام کے قیام سے امام احمد رضا کا مقصد و مطلب ہی یہ تھا کہ اس باغ علم و ادب کا کوئی پھول یا کوئی کلی کبھی نہ مرجھائے اور نہ وہ زوال آئینا ہو بلکہ وہ روز بروز تازہ بہ تازہ اور نوع بہ نوع باروق و بافیض اور درخشندہ و تابندہ ہو اور اس کے نور و نگہت سے سارا عالم فیضیاب و مستفیض ہو۔ اور منظر اسلام کے صحن علم میں آنے والا ذرہ ہو تو آفتاب ہو جائے۔ وہ قطرہ ہو تو دریا ہو جائے



اور سحاب ہو تو سمندر ہو جائے۔

منظر اسلام کے زمانہ قیام سے لیکر اب تک کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس کی فسیل سے جتنے بھی سپاہی تیار ہوئے انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کے مقصد و مدعا کے پیش نظر جب جب بھی بد عقیدوں اور بد مذہبوں کی دلیز پر قدم رکھا تو کامیابیوں اور فتحوں نے ان کے قدم چومے اور انہوں نے قصر باطل کو تباہ و برباد اور سمار و منہدم کر دیا۔ یہ امام احمد رضا کے مقصد نیک و حسن نیت اور ان کے خلوص و للہیت کا فیض ہے کہ منظر اسلام کے مایہ ناز فرزندوں نے خدمت دین و سنت اور بد عقیدگیوں و بدعات و خرافات کے تاخت و تاراج کے جذبے میں جس میدان میں بھی قدم رکھا تو تائید ربانی سے وہ ہر مقام و منزل پر کامیاب و سرخ رو ہوئے۔

منظر اسلام کے قیام کا ایک داعیہ اور عاطفہ یہ بھی ہمیکہ ۱۸۵۷ء جو جنگ آزادی اور غدر کا زمانہ کہلاتا ہے اس جنگ آزادی میں جن علماء حق نے کسی طرح سے بھی حصہ لیا اور انگریزی گورنمنٹ کی مخالفت کی، انگریزوں کے خلاف جہاد کا نعرہ بلند کیا۔ اور ان کو انگریز سفاکوں نے بے دریغ تختہ دار پر سرعام لٹکایا، پھانسی کی سزائیں دی گئیں، اور انہیں بے دردی کے ساتھ قتل کیا اور بعض کو ایسی دردناک سزا دی گئی جس سے زمین و آسمان کانپ گئے، ہواؤں کی سسکیاں اور چیخیں نکل گئیں، ان کی جانداد پر غاصبانہ قبضہ کیا۔ اور جابرانہ تسلط سے ان کا استحصال کیا، اور بعض پر چھوٹے اور پر فریب دفعات و مقدمات قائم کئے، اور طرح طرح کے الزام لگا کر انہیں مجرم و ملزم گردانا۔ پھر انہیں یا تو صلیب و دار کی سزا دی گئی یا پھر انہیں کالے پانی جزیرہ اللہ مان کی کالی کوٹھری میں ڈال دیا گیا اور انہیں بے آب و گیاہ و چیل میدان میں پابجولاں کر کے قید و بند کی اذیتیں دی گئیں جہاں پر انہوں نے کس میری اور حسرت و یاس کے عالم میں دم توڑ دیا۔ انگریزوں کی ان سفاکیوں سے علم و فضل کے نہ جانے کتنے آفتاب و ماہتاب وقت کی سیاہی اور ظلم و تعدی کی بدلی میں روپوش ہو گئے۔

علمائے حق کا جرم اور قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے انگریزوں کو ان کی مخالفت کی تھی اور ان سے جہاد کرنے کو فرض قرار دیا تھا۔ جس کا اعلان دہلی کی جامع مسجد میں کیا گیا تھا۔ علمائے حق اہلسنت و جماعت نے تو اپنا فرض منصبی اور دینی فریضہ ادا کیا تھا لیکن انگریز جو اذلی طور پر اسلام اور مسلمانوں کے دشمن و مخالف تھے وہ جہاد کا نام سن کر چراغاں ہو گئے اور علمائے حق کے خلاف ایک اسکیم تیار کی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا جس کے نتیجے میں وہ سب کچھ ہوا جو لوگوں کے خواب و خیال

میں بھی نہ تھا یعنی اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں  
خونریز داستان تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔

اس کے برخلاف علماء دیوبند جو انگریز کے ریزہ خوار و کالیسی تھے ایسے کرب و انگیز حالات میں بھی انہوں نے انگریز کا حق دوستی ادا کیا۔ اور ان کے تئیں نرم پالیسی کا مظاہرہ و اعلان کیا اور ابن الوقتی کا ثبوت دیتے ہوئے علمائے اہلسنت کی مخالفت و دشمنی پر کمر بستہ اور ڈٹے رہے اور ہر قدم پر علمائے اہلسنت کے خلاف پروپیگنڈہ کیا۔ چونکہ علمائے دیوبند انگریز کو آقا و سرکار اور مربی و مالک سمجھتے تھے۔ اور یہ علماء انگریز کے تنخواہ دار ملازم و نوکر تھے بھلا ایک ملازم و نوکر اپنے آقا و مربی کی مخالفت کیسے گوارا کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ خاموش تماشا بن گئے۔ اور انگریزوں سے وفاداری کا بھرپور ثبوت دیا۔ علمائے اہلسنت پر ظلم و زیادتی ہوتی رہی اور وہ خزانے کی نیند سوتے رہے، ان کے گھر جلتے رہے اور وہ کھڑے مسکراتے رہے۔ یہ سب تاریخی حقائق و شواہد ہیں جنہیں کوئی نہیں ٹھکر سکتا۔ غرضیکہ علماء دیوبند نے ہر قدم پر انگریز نوآزی کا ثبوت دیا، انہیں خوش کرنے اور ان کی دلجوئی کے لئے اپنے بھائیوں اور بیویوں کا بے دریغ خون بہایا۔

اور پڑوسیوں کا بے رحمی اور ظلم و ستم کی وجہ سے ان کے دل بے چین ہو گئے۔ ان کے دل میں یہ سوچ بول رہی تھی کہ اگر یہ ظلم و ستم جاری رہے گا تو ہمیں اپنے آپ کو بچانے کے لیے خود کو فوجی طور پر تیار کرنا پڑے گا۔



آگ متنی ویتقراتھی۔ تاریخ کا یہ عجیب و غریب انقلاب والیہ فکر و خیال سے ماورا اور وہم و گمان سے سوا ہے۔ اس تاریخ کو شاید تاریخ کا کوئی دور معاف نہ کرے۔

جنگ آزادی کے نقشے اور انقلابات زمانہ نے بتا دیا کہ انگریز کے ریزہ خوار و کاسے لیس کون تھے اور حق کے علمبردار و داعی کون تھے۔ علمائے اہلسنت پر انگریز نوازی کا بے بنیاد الزام لگانے والے ان حقائق و شواہد کا مطالعہ کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انگریز کے خلاف اعلان جہاد کرنے والوں اور انہیں غاصب و جابر کہنے والوں میں کن علماء کے نام تھے۔ اور انگریز کی بولی بولنے والوں اور ان کا خطبہ پڑھنے والوں، ان کو آقا و سرکار کہنے والوں میں کن علماء کے نام تھے۔ دونوں گروہ کے کارنامے کر دار و عمل کے آئینے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور تجربہ کیا جاسکتا ہے کہ دونوں میں حق پر کون ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ انگریز کی کرم فرمائی کی پراسرار داستان کیا ہے۔

پھر جنگ آزادی اور زمانہ غدر کی مسموم و مکدر فضا بدلنے اور حالات کے پلٹا کھانے کے بعد غالباً ۱۸۶۷ء میں انگریزوں کے ایماء اور اشارے پر دیوبند میں دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آتا ہے۔ ذرا سوچنے اور غور کر کرنے کی بات ہے کہ جن انگریزوں نے ابھی کچھ دنوں پہلے اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے علماء حق کو دارورسن کی سزا دی تھی اور ان کی استیغاب سے ابھی ایہودی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ پھر اتنی جلدی ان انگریزوں کو اسلام اور مسلمانوں سے اتنی ہمدردی کیسے اور کیوں ہو گئی؟ اور انہیں ایک دارالعلوم کی فکر کیسے ہو گئی۔ اور کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مسلم بچوں کے لئے دینی تعلیم کے نام پر الگ اور منفرد دارالعلوم قائم کرنے کا اشارہ کیا۔ یہ ایک راز سر بستہ اور مخفی پروگرام تھا لیکن انگریز کے نمک خوار اسے ہضم نہ کر سکے اور نہ وہ ہضم ہو سکتا تھا اور یہ راز انہماں سر بازار عیاں و افشا ہو کر رہ گیا اور اس کے پیچھے جو طاقت یا جو خونی ہاتھ کام کر رہا تھا اس نے اپنا کام تمام کر دیا۔

حضرات! انجیدی تحریک کے فروغ و ارتقا کا جو سبب اور داعیہ تھا وہی سبب اور وہی راز دار العلوم دیوبند کے قیام اور اس کے استحکام و ترقی کا تھا، دارالعلوم دیوبند سے بظاہر تو جہ و دستار والے نکلے، مولویت کے لبادے میں اس کے فارغ التحصیل اور فیض یافتہ کہلائے اور قوم کے سامنے مرغ مسلم بنے رہے۔ مگر ایک منصوبہ اور پروگرام کے تحت انہوں نے انگریزی نشہ کے خمار اور ان سے وفاداری کے جذبے میں وہ سب کچھ کیا جو بظاہر انگریز بھی نہ کر سکے اور وہ ان کے آل کار بنے رہے جس کا مظاہرہ ان ایماں وقت نے کہیں پر در پر وہ کیا اور کہیں پر انہوں نے کھلے ہندوں و دینی، اسلامی ماحول اور فضا کو اس طرح مسموم و ہر آلود کیا جس کی مثال تاریخ میں بمشکل ملے گی۔

دیوبند سے دین و شریعت کے نام پر خوش عقیدہ مسلمانوں کی خلاف ایسے پر آشوب دل آزار فتنے کھڑے کئے گئے جن کے تصور رو خیال سے روح کانپ جاتی ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے وہ چونکہ انگریز کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے وہ جس طرح چاہتے ان کو مچاتے تھے اسی لئے ان زر خرید نام نہاد علماء نے انگریز کے ایماء و اشارے پر رسول گرامی و قاضی رحمۃ اللہ علیہ کی شان رفیع میں نازیبا کلمات لکھے اور گستاخیاں کیں اور ان کا رد و انہیوں کو ایسی ہوادی گئی جسکے تعفن و تکدر سے شاید ہی کوئی شہر اور کوئی قصبہ محفوظ و سلامت رہا ہو۔ لازمی طور پر مسلمان و فرقوں میں بٹ گئے اور مسلمانوں کی اجتماعیت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی اس تقسیم و انتشار کا سبب صرف اور صرف دارالعلوم دیوبند اور اس کی منصوبہ بند سازش ہے۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تحریک و ہدایت دارالعلوم دیوبند اور اس کے جنین و چٹاں ملت کے انتشار اور افتراق بین المسلمین کے سبب و علت ہے۔

ایسے کرب انگیز حالات اور پر فتن دور میں کسی ایسے دارالعلوم اور مرکزی درس گاہ کی ضرورت تھی جو دارالعلوم دیوبند کا جواب ہو اور اس کا ناظرہ بند کر دے اور دیوبند سے اٹھنے والی تحریک و تنظیم اور اس کی تمام سازشوں کا ترکی بد ترکی جواب دے سکے اور اس کے ظاہری لبادے کا تقدس پامال کر کے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کا سامان فراہم کرے اور دین و سنت کے نام پر بد عقیدگی پھیلانے والوں کی زبانیں متفل کجائیں۔ اور مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و عقیدت اور والہانہ و ارغی پیدا کی جائے وقت کے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے امام احمد رضا بریلوی نے ایک ادارہ کی ضرورت بعدت محسوس کی اور ۱۳۲۲ھ میں ”دارالعلوم منظر اسلام“ قائم فرمایا جو آج برصغیر کی ممتاز و منفرد اسلامی درس گاہ کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

منظر اسلام کا قیام اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے بہت بعد میں ہوا مگر امام احمد رضا بریلوی ایک طویل عرصے اور زمانہ دراز تک دیوبند سے جنم لینے والے فتنوں اور سازشوں کا جواب دیتے رہے۔ ان کے سد باب اور رد و ابطال کے لئے اپنی تحریر و تصنیف اور دیگر ذرائع ابلاغ کی اشاعت و تشہیر فرمائی اور علماء تیار کئے جنہوں نے باطل کے سینوں میں حقانیت کا جھنڈا نصب کر دیا، گویا کہ امام احمد رضا بریلوی یکہ و تنہا ایک ادارہ، ایک انجمن، اور ایک مستحکم تحریک بنے ہوئے تھے۔ دین و شریعت اور قوم مسلم پر ہونے والے چوطرفہ حملوں کا تنہا جواب دے رہے تھے۔ وہ اپنی زندگی میں تو عمر بھر مقابلہ و محاذ آرائی کرتے ہی رہے اور دشمنوں کے دانت کھٹے کھٹے اور ہر میدان میں کامیابیوں اور فتح مند یوں نے ان کے قدم چومے اور آنے والی نسلوں کے لئے منظر اسلام کو اپنی یادگار کے طور پر قائم فرمایا تاکہ اس سے افراد و رجال پیدا ہوں۔ اور وہ دین و شریعت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی خاطر مرد



آہن بن کر میدان کارزار میں آئیں اور منظر اسلام کے سائے اور اس کے محکم علم سے استفادہ کر کے دشمنان دین اور اعدائے رسول اللہ ﷺ کے لئے تیر و نشان کا کام کریں اور ان کے خرمن و کھلیان پر برق بن کر گرریں۔

امام احمد رضا بریلوی کے عہد زریں اور اس کے بعد کی تاریخ اور آنے والے وقت نے بتا دیا کہ منظر اسلام سے ایسے ایسے جیالے و ہوشمند افراد اور جال اور مشہور و معروف علماء و فضلاء پیدا ہوئے جنہوں نے با مخالف کا رخ پھیر دیا اور چاروں طرف سے اٹھنے والے طوفانوں کا جم کر مقابلہ کیا۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے جو علمی اثاثہ اور تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا تھا انہیں قوم کے سامنے حسین و خوبصورت انداز میں رنگ آمیزیوں اور جدت طرازیوں کے ساتھ پیش کیا یہی وہ چیزیں تھیں جنہوں نے قوم کو سنبھالا دیا اور انہیں یادگار چیزوں سے قوم کے ایمان و عقیدے کی حفاظت ہوئی اور اس کو بدعات و خرافات کی دلدل و تاریکی سے نکال لیا گیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے ایک طرف اپنی تصانیف اور علمی ذخائر چھوڑے تھے اور دوسری طرف عہد آفریں یادگار منظر اسلام کو فرزند ان توحید اور عاشقان رسول کریم ﷺ کے لئے قائم فرمایا ایک صدی کا طویل عرصہ گزر رہا ہے مگر اب تک دنیا ان کے باقیات یادگار سے مستفید و مستفیض ہو رہی ہے ان کی تصانیف سے آج دنیا بھر میں استفادہ معلوم کیا جا رہا ہے خواہ عرب ہو یا عجم ان کی افادیت ہر جگہ اور ہر مقام پر مسلم ہے اور آج تو حال یہ ہے کہ عرب دنیا خصوصاً امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اور ان کی تصانیف و نوادرات کا مطالعہ کر رہی ہے۔ انکے افکار و نظریات اور ان کی تحقیقات و تدقیقات سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور دنیا کہنے پر مجبور ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کتنا روزگار مفکر اور عمیقی مجدد ہیں۔ امام احمد رضا کی تصانیف ایک علیحدہ و جدا گانہ مستقل موضوع ہے۔ اگر وقت نے ساتھ دیا تو کسی اور موقع پر اس موضوع پر کچھ لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان کا قائم فرمودہ ادارہ ”منظر اسلام“ تو آج شہرتوں کا آسمان ہو چکا ہے۔ آفاق کی وسعتوں میں اس کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ اور اسے آج علم و فضل کا وہ تہقہ کمال حاصل ہے جو کبھی بغداد و بخارا کو حاصل تھا۔ اور علم و ادب کے اس مینارہ عظمت کو وہ رفعت و سر بلندی حاصل ہے جو صرف منظر اسلام ہی کا مقدر اور اسی کا طرہ امتیاز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس گہوارہ علوم و فنون اور یادگار اعلیٰ حضرت سے ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے طالبان علوم نبویہ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنی علمی پیاس اس کے چشمہ علم و ادب سے بجھا رہے ہیں گو کہ بظاہر پوری دنیا منظر اسلام سے تو فائدہ نہیں اٹھا رہی ہے یا اس سے اکتساب فیض نہیں کر رہی ہے لیکن اس کو اگر اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے کہ منظر اسلام کے فارغین و فیض یافتہ علماء و محققین آج دنیا بھر میں مختلف ممالک کے گوشے

گوشے اور ہر ایک خطہ ارض میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنے علمی انوار اور دینی کارناموں سے فائدہ پہنچا رہے ہیں تو درحقیقت یہ منظر اسلام ہی کی روز افزوں افادیت و خدمت ہے۔ منظر اسلام کا کوئی ہونہار فرزند اگر کوئی نمایاں دینی کام کرتا ہے تو وہ دراصل منظر اسلام ہی کا کام کہلائے گا۔

کیونکہ سمندر کا پانی جب صحاب بن کر زمین کے مختلف حصوں اور آفاقی وسعتوں میں گرتا ہے اور اس سے ندی، نالے اور نہریں جاری ہوتی ہیں جن سے ایک عالم فائدہ اٹھاتا اور سیرابی حاصل کرتا ہے لیکن جب ندی، نالے خشک ہو جاتے ہیں اور نہروں میں خاک و وحول اڑا کرتی ہے تو سارا پانی پھر سمندر ہی اپنے دامن میں سمیٹ لیتا اور اپنے وجود میں جذب کر لیتا ہے۔ کیونکہ ان پانیوں کا مرکز منبع دراصل سمندر ہی تھا۔ ندی، نالے اور نہریں جاری ہوئیں تو یہ سمندر کا ان پر احسان تھا اور ندی، نالے اور نہروں سے کائنات نے استفادہ کیا تو درحقیقت یہ بھی کائنات پر سمندر ہی کا فیضان تھا۔ اسی طرح منظر اسلام صحاب علم و حکمت جس خوش نصیب اور فیروز بخت پر برسا وہ تو نور علم سے منور و تابناک اور دولت فضل و کمال سے مالا مال ہوا ہی مگر وہ جس نے براہ راست نہیں بلکہ منظر اسلام کے سایہ دیوار سے کسب فیض کرنے والے سے علم و تمدن کی روشنی حاصل کی اور ادب و تہذیب کا اجالا حاصل کیا دونوں پر منظر اسلام ہی کا فیض و احسان ہے۔ خواہ وہ منظر اسلام سے کسی نے براہ راست اکتساب و استفادہ کیا ہو یا واسطہ اور ذریعہ سے دونوں ہی منظر اسلام کے تعلیم یافتہ اور فیضان یافتہ کہلائیں گے۔

منظر اسلام سے ایسے لائق و فائق علماء و افراد پیدا ہوئے کہ ان میں سے ہر ایک کا مفصل ذکر و تذکرہ ایک مستقل ضخیم کتاب کا خواہاں ہے۔ تاریخ کے اوراق جن کے ذکر سے آج بھی روشن و فروزاں ہیں۔ بعض افراد ایسے ہوتے ہیں جن کا تاریخ میں ذکر یا نام چھلکے وہ نامور و مشہور ہوتے ہیں ان کو تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ تاریخ کے محتاج ہوتے ہیں مگر منظر اسلام سے کسب فیض کرنے والے افراد وہ ہیں جن کو تاریخ کی نہیں بلکہ تاریخ کو ان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور یہ وہ اشخاص ہیں جن کا ذکر تاریخ میں آنے سے مشہور و معروف نہیں ہوتے ہیں بلکہ تاریخ ان سے مشہور و مرکز توجہ ہوتی ہے اور تاریخ کو ان پر ناز ہوتا ہے۔ یہ جو کچھ ہے سب اس نابغہ روزگار و وجود اور شاہین پرداز مفکر کا فیض ہے جس نے بریلی کی ٹوٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھ کر کہکشاں کی نظر سے قوم کے مستقبل کا مقدر دیکھا اور اس نے فریب خواہ قوم کو پستیوں اور در ماندگیوں سے نکال کر وہ لازوال ترقی کمال عطا فرمایا جس کی مثال صدیوں میں نہیں ملتی اس عبقری مجدد کا یہی وہ طرہ امتیاز و کمال و وصف ہے جو ہمارے لئے سرمایہ حیات اور فقید المثال نمونہ ہے۔ اس لئے جو بھی مؤرخ اور تاریخ نویس منظر اسلام کی تاریخ لکھے گا وہ اس کے بانی و مؤسس کا ذکر ضرور آب زر سے تحریر کرے گا



کیونکہ کسی بھی ادارہ یا تحریک و تنظیم کی تاریخ اس کے بانی دوسرے پرست کے ذکر کے بغیر نامکمل و تشنہ رہتی ہے۔

کسی بھی ادارے کا بانی جب ادارہ قائم کرتا ہے وہ بظاہر اس کی بنیاد میں امنٹ اور پتھر رکھتا ہے مگر درحقیقت اس کی بنیاد میں اس کا قلب و روح اور اس کا ذہن و دماغ کارفرما ہوتا ہے۔ اسلئے ادارے کے فروغ و ترقی سے اس کے بانی کے قلب و روح کو تسکین و تسلی ہوتی ہے ادارے کی تعمیر و تاسیس میں بظاہر سنگ و خشت کارفرما ہوتے ہیں اور انہیں کا وجود نظر آتا ہے لیکن دراصل اسکے درودیوار میں اس کے بانی و محسن کی روحانیت جلوہ گر و ضیا بار ہوتی ہے۔ اگر اس کے درودیوار اور اس کی عمارت سے اس کے بانی و مؤسس کی روحانیت و خلوص کا جدا ہونا تسلیم کر لیا جائے تو وہ ادارہ ایک بے فیض مکان ہو کر رہ جائیگا کیونکہ مکان کی زینت مکین سے ہوتی ہے۔ اور یہاں پر بانی کی روحانیت ہی ادارے کی اصل مکین اور حاصل نظر ہوتی ہے۔ منظر اسلام کے درودیوار اس کی صبح و شام اور اس کے لمحہ لمحہ سے امام احمد رضا کی روحانیت وابستہ و متعلق ہے۔ لہذا جب منظر اسلام اور اسکے قیام میں امام احمد رضا کی روحانیت استوار و وابستہ ہے تو منظر اسلام کا فیض یافتہ فرزند گویا کہ امام احمد رضا کی روحانیت کا تربیت و فیض یافتہ ہے اس لئے جب جب اور جس دور میں منظر اسلام کی تاریخ لکھی جائے گی تو مورخ امام احمد رضا کا نام ان کے کارہائے نمایاں اور ان کی خدمات دینیہ علمیہ منظر اسلام کے تعلق سے ان کی قربانیاں اور ان مساعی جلیلہ کو جلی اور سنہری حروف میں لکھنے پر مجبور ہوگا۔

منظر اسلام کا قیام ثمارت و مکان کی شکل میں اگرچہ باضابطہ طور پر ۱۳۲۲ھ میں ہوا مگر اس سے پہلے بھی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے دو تلمذے میں درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا باقاعدہ عمل جاری تھا ملک و بیرون ملک سے علماء و طلبہ ان کی بارگاہ علم و دانش میں فیض صحبت اور تحصیل علوم و فنون کیلئے آتے اور ان سے شرف تلمذ و شاگردی حاصل کرنے کو باعث افتخار سمجھتے تھے۔ اس طرح تدریس و تعلیم کا یہ سلسلہ قیام منظر اسلام سے پہلے ہی امام احمد رضا نے علوم نقلیہ و عقلیہ کے حصول سے فارغ ہونے کے بعد قائم فرمایا۔ مدتوں اسی انداز میں ان کے کا شانہ علم و دانش میں یہ علمی سلسلہ رائج و قائم رہا جبکہ منظر اسلام کا وجود قیام ابھی خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ قیام منظر اسلام سے قبل ہی امام احمد رضا نے اپنے خانہ خاص میں تعلیم و تعلم کا رواج تو ڈالا ہی تھا لیکن اس سے پہلے بھی یہ سلسلہ تعلیم ان کے یہاں برابر رہا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ امام احمد رضا نے اپنے والد گرامی خاتم المحققین حضرت مولانا مفتی علی خاں صاحب بریلوی قدس سرہ ۱۸۹۰ء سے درس نظامی کے ساتھ ۲۱ علوم و فنون کی تحصیل کی اور خاتم المحققین نے اپنے والد گرامی راس العلماء تاج الفقہاء حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب م ۱۸۶۶ء سے اکتساب علوم کیا۔ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کے اس سلسلہ الذہب سے یہ ظاہر ہوا کہ امام احمد رضا کا گھرانہ ایک دینی علمی اور باوقار عالی گھرانہ تھا جو علم و فضل میں

یکٹائے زمانہ اور تاوروں روزگار تھا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قیام منظر اسلام سے پہلے بھی ان کے دولت کدے میں تدریس و تعلیم کا رواج اور اس پر عمل تھا نہ صرف یہ کہ بیٹے نے باپ سے پڑھایا باپ نے بیٹے کو پڑھایا بلکہ ان کے در دولت پر تشنگان علوم نبویہ اس دور قیام الرجال میں بھی علمی سیرابی کے لئے دور دراز ملکوں اور مختلف مقامات سے آتے تھے جب منظر اسلام کا وجود ساری بھی نہیں تھا۔

یعنی منظر اسلام کی ایک شکل وہ تھی جو امام احمد رضا کے دادا تاج الفقہاء حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب کے عہد میں قائم تھی اور دوسری شکل وہ تھی جو امام احمد رضا کے والد گرامی خاتم الحقیقین حضرت مولانا نانی علی خاں صاحب بریلوی کے زمانے میں موجود تھی اور منظر اسلام کی تیسری شکل وہ تھی جو امام احمد رضا کے اولین دور میں رائج و مشہور تھی اور اس کی چوتھی شکل وہ ہوئی جب کہ امام احمد رضا بریلوی نے اپنے مقدس ہاتھوں سے ۱۳۲۲ھ میں وقت کی ضرورت اور تقاضائے زمانہ کے پیش نظر اسکا سنگ بنیاد رکھا۔ پھر اسکے قرائد واقعی مرتبہ و مقام سے دنیا جہاں کے لوگ مانوس و آگاہ ہوئے۔ گویا کہ منظر اسلام اپنے زمانہ قیام سے بہت برسوں پہلے اپنی تعلیمی ترقیوں اور تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ قائم ہو چکا تھا اور اسکا فیض اکثاف عالم میں پہنچ گیا تھا۔ البتہ اسے مکان و عمارت کی باقاعدہ شکل ۱۳۲۲ھ میں دی گئی اور اسی سن میں منظر اسلام مینارہ عظمت بن کرافق کی پٹھانیوں میں ابھرا پھر اس کے بعد ہی اسکے تقدس و توقیر کا خطبہ چہار داغ عالم میں پڑھا جانے لگا۔ لہذا اس سے یہ بات بھی عالم آشکارا ہو گئی کہ دارالعلوم دیوبند کا جواب صرف موجودہ منظر اسلام ہی نہیں بلکہ اس کا جواب وہ منظر اسلام بھی ہے جو امام احمد رضا بریلوی کے اوائل حیات اور ان کے والد گرامی و جد امجد کے عہد اقدس میں تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور ان کی افادیت کی شکل و صورت میں موجود قائم تھا۔

دارالعلوم دیوبند سے ملت اور اس کے نو نہالوں کو ایک نقصان یہ اور ہوا کہ جب اہلسنت و جماعت کی ہندوستان میں علوم اسلامیہ کے نام پر کوئی مرکزی درس گاہ نہیں تھی تو اکناف ہند سے طلبہ کچھ دانستہ اور کچھ نادانستہ اور عدم معلومات کی بناء پر دارالعلوم دیوبند بغرض تعلیم پہنچے مگر جن کے دلوں میں نور ایمان اور محبت رسول ﷺ کی شمع روشن و فروزاں تھی وہ تو دیوبند کے حالات اور اسکی رازدارانہ کہانیاں معلوم ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ ہو گئے لیکن جن کے قلوب و اذہان پر ختم اللہ علی قلوبہم کے بمصداق مہر لگ چکی تھی تو وہ اسکی دلدل اور دام نزویر سے نہ نکل سکے وہ وہیں کے ہو کر رہ گئے اور وہ اپنی متاع ایمان و سرمایہ حیات کا ستا سودا کر کے دنیا و عقبیٰ میں خائب و خاسر اور ذلیل و رسوا ہوئے اور ان کی اولاد در اولاد میں بھی دیوبندی کار حجام و غلبہ رہا اور وہ اسی کی طرف مائل و متوجہ ہوئے اور وہیں کے ترانے اور گیت گاتے رہے



- الا ماشاء اللہ

دارالعلوم دیوبند کا قیام اگر مقصد نیک اور محض دینی تعلیم کی غرض سے ہوتا تو نہ ہندوستان کی فضا مسموم و غبار آلود ہوتی اور نہ مسلمان دو فرقوں میں تقسیم ہوتے۔ مسلمانوں کی اجتماعی قوتیں فنا ہو کر ان کا دو حصوں میں تقسیم ہو جانا ہی ان کے زوال و تشری کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ افتراق بین المسلمین کا یہ ایسا المیہ تھا جس کا مکمل ازالہ ہزار کوششوں کے باوجود آج تک نہ ہو سکا نہ آئندہ کبھی اس کی توقع ہے۔ ملت اسلامیہ کے اندر گچھلی کئی صدیوں میں جو انتشار و اختلاف رونما ہوئے وہ سب کے سب دارالعلوم دیوبند اور علمائے دیوبند کے سیاہ کارنامے اور انہیں کے بوئے ہوئے زہر آلود دبیج کے پودے ہیں۔

چودہویں صدی میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے حتی الوسع ملت اسلامیہ کے اختلافات کو مٹانے کی بھرپور کدو کاوش اور جادہ پیمائی فرمائی، خلوص و للہیت اور حمایت و یمن و سنت کے جذبے میں اسی نقصان و مافات کی تلافی کیلئے اہلسنت و جماعت کی مرکزی درس گاہ ”منظر اسلام“ کو قائم فرمایا، تاکہ خوش عقیدہ سنی مسلمان اور ان کی اولاد بدعتیہ کی و بدعت ہی سے محفوظ و مامون رہیں اور ان پر دیوبند کا منحوس سایہ بھی نہ پڑے۔

امام احمد رضا بریلوی چونکہ نباض وقت اور دینی و سیاسی بصیرت کے مالک تھے انہوں نے قیام منظر اسلام کے ذریعہ سے وقت کی نباض کی اور مسلمانوں کو وہ نچھائے کیمیا اثر عطا فرمائے جن کے استعمال سے ان کی مفقود و کھوئی ہوئی طاقت و اجتماعیت دوبارہ واپس آسکتی ہے اور وہ آفتاب و ماہتاب کو مسخر و مطیع کر سکتے ہیں اور وہ آسمان کے کہکشاں پر اپنی کامیابیوں کی کندیں ڈال سکتے ہیں۔ منظر اسلام ایک ایسا ہی تاریخ ساز ادارہ اور عہد آفریں عظیم درس گاہ ہے جس کے بام و در اور جس کے سائے میں کامیابیوں اور فتح مند یوں کے راز مخفی و پوشیدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منظر اسلام اپنی جہد مسلسل اور عمل پیہم سے ترقیوں کی شاہراہ پر گامزن اور برق رقاری سے آگے کی طرف رواں دواں ہے اور امام احمد رضا بریلوی نے اپنے شعور و وجدان کے مظاہرے سے منظر اسلام کو دائمی شہرت و عظمت اور لازوال شوکت و سطوت سے مالا مال کر دیا۔ اور اسے ایسا فروغ و استحکام عطا فرمایا جس سے وہ عروج و ارتقاء کے بلند مقام پر فائز و متمکن ہو گیا۔

وقت کی ضرورت تھی منظر اسلام کا قیام، وقت کی آواز و پکار تھی منظر اسلام کا قیام، اور وقت کا پیغام تھا منظر اسلام کا قیام۔



# آج جدھر دیکھئے نور کا سماں ہے

از:- نازاں فیضی گیاروی، عارف نگر، گیوال، بنگلہ، گیارہ

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کس بات کی کمی ہے۔ جذب محبت سے ہر آنکھ شبخیز ہے۔ بزم اعتقاد جمی ہے تو جمی ہے، محافلین کے خیموں میں البتہ غمی ہے۔

رونق بہار ہر طرف ہے، غنچہ و گل کا نکھار ہر طرف ہے، ہر دل مثال صدف ہے، ہر نفس چراغ بکف ہے، محبت کی خوشیوں کے ہاتھوں میں آج بھی وہی صدائے دف ہے۔

طلع البدر علینا من ثنایات الوداع

وجوب الشکر علینا مادعی للہ داع

گلی کو چوں میں محبت مدینہ کی بہار ہے، ہر دل میں انہیں کے نام کا قرار ہے، نگہ دل میں انہیں کا شوق انتظار ہے جو مدینے کا تاجدار ہے باعث صبح و مسا اور وجہ لیل و نہار ہے، مالک کون و مکاں اور عالم کا مختار ہے، کتنے حسین ہیں وہ رخ، امکان کی لوح جمین ہیں وہ، وہ نہ ہوتے تو یہ کائنات نہ ہوتی، صبح و مسا اور یہ رات نہ ہوتی۔ حد تو یہ ہے کہ کسی کی حیات نہ ہوتی بس اللہ ہی اللہ، یہ موجودات نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا اگر بخدا مصطفیٰ کی ذات نہ ہوتی۔ انہیں کے لئے تو یہ کو نین سجائے گئے سب کچھ بنایا گیا شمس و قمر خشک و تر اور عرش و کرسی کا جھومر لگایا گیا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(امام اہلسنت)

دلوں کی کائنات انہیں ادب و احترام سے سلام کرتی ہے انہیں کا ذکر صبح و شام کرتی ہے ایک ہم کیا کو نین کی ہر شئی احترام کرتی ہے۔ جس محفل میں ان کا نام آجائے ہونٹوں پہ خدا کا کلام آجائے والضحیٰ واللیل اذ ابھی کا نورانی پیام آجائے



خدا کے فضل کا انکار ان کا انکار ہے وہی شافع روز شمار ہیں۔ شفاعت کرائیں گے وہ اپنے امتی کی پروانہ شمع بندگی کی۔ مخالفین کف افسوس ملیں گے ہمیشہ ہمیشہ ناز جنم میں جلیں گے، تحمین صادقین، شہداء و سلف صالحین ان کے لوائے حمد کے سائے تلے چلیں گے کیا نور ہوگا دل میں سرور ہوگا ہر طرف لطف حضور ہوگا۔

جہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا وہاں مؤنس و غنوار نبی مکرم ہوگا، زمین تانبے کی آگ کی طرح جلے گی وہاں حضور محبوب خدا کی چلے گی اور کسی کی نہیں چلے گی۔

جس کے سر پر ہے تاج شفاعت وہی بالیقین حشر کے روز کام آئے گا  
دیکھ لینا خوشی سے مچلتا ہوا نور والے کاک اک غلام آئے گا  
(نازاں فیضی)

اسی لئے کہتے ہیں کہ آج ہی ان کا دامن کرم تھام لو۔ ہوش و خرد سے کام لو، بے ادبی سے ہرگز ہرگز نہ ان کا نام لو۔ حضور قلب کے ساتھ بارگاہ نبوت میں یوں صلوٰۃ و سلام کی ڈالی نہجاور کرو کہ اگر قسمت یاوری پر ہو تو ادھر سے جواب سلام لو۔ صدیاں بیت گئیں وہ روحیں جیت گئیں جنہوں نے عشق و محبت کے کام سے کام رکھا گلشن کی خوشبو کے چمنستان محبت میں خود کو جو خرام رکھا۔ منافقین اسلام کے مقابلے میں ہمیشہ اپنی تیغ محبت کو بے نیام رکھا۔ سون ویا من جھک گئے دشت و دامن جھک گئے بہر احترام کوہ و بیاباں اور دھرتی و گنگن جھک گئے انہیں سلام کی خاطر شجر و حجر چلے اور گنگ و چمن جھک گئے۔ اہل حق انہیں کے لئے مرے اور انہیں کیلئے جنے خورشید نکالا چاند کے دو ٹکڑے کئے۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک  
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

(امام احمد رضا)

شجر و درختے سلام کو آئے قدم ناز کے پاس آ کے سر کو خم کئے۔

یا نبی سلام علیک ☆ یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک ☆ صلوٰۃ اللہ علیک

کائنات کا وجود ہی اس لئے عمل میں لایا گیا کہ انہیں سلام ہو۔ جدھر وہ خیر الالام ہو رحمت الہی کی جھڑی صبح و شام ہو۔  
ورنہ دیکھئے کہ جینے کو تو سب جیتے ہیں آنسوؤں کے جام پیتے ہیں لیکن جس کا چاک گریباں تصورات حضور سیتے ہیں وہی فائر  
المرام ہے

وہی ہر جگہ شاد کام ہے اسی کا عالم میں بھی نام ہے زمیں و آسمان کی ہر مجلس ہر بزم میں اسی کا احترام ہے۔ سیدنا بلال کو دیکھئے  
حضرت ابو بکر صدیق یار غار کے جو دونوں کو دیکھئے، عمر فاروق اعظم کے ایمان جاہ و جلال اور تیسرے خلیفہ حضرت سید  
عثمان ذوالنورین کے حسن و جمال کو دیکھئے علی شیر خدا مشکل کشا کے میدان جہاد میں جو ہر کمال کو دیکھئے۔  
ہم اہلسنت و جماعت انہیں کے عشق و محبت میں جیتے ہیں عشق و محبت کے جام پیتے ہیں، چاک گریباں اشکوں کے تارے  
سیتے ہیں۔

امام احمد رضا انہیں کے راستے کی روتی ہیں ان کا نام لیجئے ان کے میکدے سے عرفان محبت کا جام لیجئے انہوں نے حوصلہ دیا  
عزت و آبرو سے جینے کا پتہ اور نشان دیا، رسول کو نین کے نوری زینے کا۔ ساتی کوثر کے غلام تھے۔ وہ سچے وفادار و فلک جاہ  
مرتب کے ماہ تمام تھے وہ ان کا سکھ چلتا ہے مخالف فضول ان سے جلتا ہے۔ جامعہ منظر اسلام انہیں کا ہے۔ یہ رتبہ مقام  
انہیں کا ہے اہلسنت کے اکابرین یہاں سے نکلے ذرہ تھے بن کے ماہ بسین یہاں سے نکلے، عالم و فاضل اور ایک سے ایک  
مشائخین یہاں سے نکلے۔

کیوں رضا آج گلی سونی ہے

اٹھ مرے دھوم مچانے والے

آج اسی دارالعلوم منظر اسلام کا جشن صد سالہ ہے چاند تھے وہ، اور یہ اسی چاند کا ہالہ ہے۔ انعام یازنگان کے گلے  
میں کیا پھول کی مالا ہے۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت انہیں کا رسالہ ہے جس میں محبت رسول کا حوالہ ہے۔ آج جدھر دیکھئے نور  
کا سماں ہے۔

دلوں میں آباد مردوں کا جہاں ہے۔ ہر طرف کہکشاں ہی کہکشاں ہے۔





امام احمد رضا حیات اور کارنامے

تمقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی (اردو)

پیش کرد: طیب علی رضا انصاری نمبر اندراج ۱۸۱۲۱۶ ☆ زیر نگرانی: ڈاکٹر قمر جہاں

پروفیسر شبیر احمد

بينار س هندويونيورسٹی، وار انسی

صاحب مضمون جناب ڈاکٹر طیب علی رضا صاحب کی خدمت میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر  
پی ایچ ڈی کرنے کی خدمت میں حدیث مبارکہ کا پیش ہے۔ اور اس سال عرس رضوی کے  
موقع پر حسب روایت سابق موصوف کو ”رضا ایوارڈ“ سے بھی نوازا جائے گا۔  
(ادارہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت، منظر اسلام بریلی شریف)

عالم اسلام کی نابغہ روزگار شخصیت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی فکر اور علم و فن کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں، تو مشکل ضرور ہے۔ انکے افکار و نظریات، خدا وادب و اصلاحیتوں، اور انکے کارناموں پر مختلف جہات و حیثیات سے روشنی ڈالی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ان کی زندگی اور ان کی تحریر کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو آسمان فکر پر سیکڑوں نئے آفاق جلوہ گر نظر آتے ہیں۔

یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ ان پر کام کرنے والے کسی مخصوص طبقہ علم یا مسلک سے تعلق رکھتے بلکہ ایک طرف علماء کی کثیر تعداد ہے، تو دوسری طرف صوفیاء کا ایک طبقہ ہے، فلسفہ قدیم و جدید کے ماہرین کی ایک ٹیم ہے، تو ریاضی اور علم ہیئت کے محققین کی ایک جماعت ہے، ناقدین شعر و ادب کا ایک گروہ ہے، تو آشنائے رموز معرفت کا ایک طبقہ ہے، دنیا کے تمام بڑے انسانوں کی طرح اگر ان کے مداحین کی ایک جماعت ہے تو ناقدین کا بھی ایک طبقہ ہے۔

میں نے اپنے اس مقالے میں اس بات کی کوشش کی ہے کہ ان کی حیات و خدمات، سیرت و شخصیت، اہم کارنامے، اہم خصوصیات، فقہی مقامات، ادب و شاعری، تجدیدی اور اجتماعی عناوین پر لکھا جائے جن کا تعلق ان کے بنیادی اور اساسی





خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے امام احمد رضا بریلوی کو پچاس سے زائد علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی۔ ان تمام علوم و فنون میں آپ کی تصانیف موجود ہیں۔ آپ کو علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث اور علم فقہ پر تو بحر حاصل تھا ہی ان کے علاوہ علوم جدیدہ پر بھی کامل دستگاہ تھی۔ علم توقیت، علم جفر اور علم ہدیت میں اس درجہ کمال تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا لیا کرتے تھے۔ وقت بالکل صحیح ہوتا۔

امام احمد رضا کے خلفاء اور تلامذہ سیکڑوں سے متجاوز ہیں جن کا فیض ہندو پاک اور بیرون ممالک میں جاری ہے

انسان کی زندگی کا اصل جوہر اس کے اچھے عادات و خصائل ہیں، ایک با کمال شخصیت کے اندر اچھے اوصاف کا پایا جانا از حد ضروری ہے۔ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت شامل و خصائل کے اعتبار سے بھی کافی اہم ہے۔ قدرت نے انہیں بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ذہانت، صداقت، علمیت، محبت سادات، اخلاص و ایثار، تقویٰ اور حق گوئی جیسی نعمتوں سے نوازا تھا۔ اتباع شریعت و طریقت میں ان کی زندگی کا ہر لمحہ بسر ہوتا۔ وہ عالم با عمل تھے۔ انہوں نے شریعت کے خلاف کبھی قدم نہیں اٹھایا۔ خلوت و جلوت میں ان کا عمل یکساں تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں جنہیں لوگ معمولی سمجھ کر صرف نظر کر جاتے ہیں فاضل بریلوی اس پر سختی سے کاربند تھے۔

فاضل بریلوی ملک و ملت اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی بے اعتدالی، بے حیائی، عریانیت و فحاشی اور اسلامی احکامات سے مسلمانوں کی لاپرواہی دیکھ کر تڑپ اٹھے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے حق گوئی کو اپنا شعار بنایا۔ انہوں نے سجدہ تعظیسی سے منع کیا۔ حرمت سجدہ تعظیسی کا فتویٰ دیا۔ شادی، غمی کی بیچارہ سوں میں فضول خرچی سے منع فرمایا۔ شریعت اسلامیہ کے خلاف کام کرتے دیکھ لیتے تو آپ پر جلال طاری ہو جاتا اور حق گوئی کی تلوار بے نیام ہو جاتی۔ فکر کی آوارگی کو شریعت کی مہمیز دیتے خواہ وہ حاکم وقت ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کی حق گوئی سے لوگ بیزار نہ ہوتے بلکہ اچھٹاٹا شکر اپنی لغزشوں کی اصلاح کرتے تھے۔

امام احمد رضا کی پوری زندگی شریعت مصطفیٰ کی پابندی سے آراستہ ہے۔ ان کے تقویٰ شعار کی شان بلند و بالا ہے، جن میں ان کا

عرقان، خوف خدا اور تقویٰ کا حسن و جمال صاف چمکتا ہے۔

مذہب حنفی کی تائید و حمایت میں فاضل بریلوی نے بے شمار فتاویٰ تحریر فرمائے جن سے ان کی مجتہدانہ بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔ عشق کی صداقت اور پہچانی جیسی ہے کہ جس چیز کو بھی محبوب سے نسبت ہو اس سے محبت رکھے۔ اور اس کا احترام کرے یہی وجہ ہے کہ صحابہ و تابعین اور رسول اللہ ﷺ کے اہل قرابت کی محبت و تعظیم میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ یہی نہیں بلکہ آثار و تبرکات کی تعظیم کا بھی انہوں نے عملی ثبوت فراہم کیا۔ محبت سادات میں امام احمد رضا کی زندگی شواہد سے لبریز ہے۔

غریاء و فقراء کی خصوصی معاونت بھی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ ناداروں کے ماہانہ وظیفے مقرر تھے۔ روزانہ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد پچانک میں پلنگ پر تشریف رکھتے تھے۔ یہی وقت عام ملاقات کا تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد زنان خانہ میں چلے جاتے اور وہیں تصنیف و تالیف کتب بینی اور اوراد و وظائف میں مصروف رہتے۔ آپ کی غذا نہایت ہی سادہ اور قلیل تھی۔ ہفتہ میں دو بار جھہ اور منگل کو لباس تبدیل فرماتے تھے۔

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کا وجود ناقابل برداشت رہا۔ مخالفین کی نظر میں اسلام کانٹے کی طرح ٹھکڑا رہا۔ ان کی فکر اور سوچ ہمیشہ یہ رہی کہ اسلام عرب سے آیا ہے اور یہ غیر ملکی مذہب ہے، یہاں کے باشندوں کو مسلم بادشاہوں نے بزور شمشیر اسلام قبول کرایا۔ اور طاقت کے بل پر مسلمان کیا ہے۔

سلاطین مغلیہ میں سے اکبر نے ایک نئے دین ”دین الہی“ کا اعلان کر کے نئی شریعت کی بنیاد رکھی، جو ہندومت کا چرہ تھی۔ اس پر فتن دور میں مجدد الف ثانی نے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائی۔ پھر حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی نے امت مسلمہ کی رہنمائی کی۔

انگریز تجارت کے بہانے ہندوستان میں آئے اور ایک مدت تک تجارت میں توجہ مبذول رکھی لیکن سلطنت مغلیہ کے انتشار نے انہیں حوصلہ بخشا اور حکومت و سیاست میں داخل ہو گئے۔ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی فتح اور مسلمانوں کی ناکامی نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ساری رکاوٹیں دور کر دیں۔ لال قلعہ (دہلی) پر برطانوی سامراج کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ قائد تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی شاہ فضل رسول بدایونی، مفتی صدر الدین خاں آزرہ، مفتی عنایت احمد کاکوروی، سید کفایت علی کاشی، کے علاوہ دیگر علمائے اہلسنت نے فتویٰ جہاد کے ذریعہ انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا آغاز کر دیا تھا جنگ آزادی میں ہزاروں مجاہدین شہید ہوئے سب سے زیادہ ظلم و ستم طبقہ علماء پر توڑے گئے مساجد و مدارس اور



خاتما ہوں کو تباہ و برباد کیا گیا تاکہ مسلمانوں کی مرکزیت و اجتماعیت ختم ہو جائے۔ انیسویں صدی میں امام احمد رضا نے اسلامی اقدار کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔ ان کی تصانیف میں مذہبی عقائد و نظریات کے علاوہ سیاسی، تعلیمی، معاشی اور سائنسی نظریات بھی ملتے ہیں۔ جس سے ان کی ہمہ گیریت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سیاسیات میں امام احمد رضا کو بڑی بصیرت حاصل تھی۔ شاید ان کے عہد میں کسی مسلمان سیاست دان کو ایسی بصیرت حاصل نہ تھی۔ ۱۹۱۹ء میں گاندھی جی "تحریک خلافت" اور ۱۹۲۰ء میں تحریک "ترک موالات" شروع کی۔ جس کا مقصد انگریزوں کا بائیکاٹ کر کے آزادی ہند کی جدوجہد کرنا تھا۔ اسی زمانے میں "تحریک ہجرت"، "تحریک ریشمی رومالی"، اور تحریک گاؤ کشی وغیرہ چلی، ان کا مقصد مسلمانوں کو کمزور کرنا تھا، حالانکہ تحریک ہجرت میں مسلمانوں کو ہندوستان سے جلا وطن کر کے دور رکھنے کی کوشش کی گئی اور تحریک ترک موالات میں مسلمانوں کو بے دست و پا بنانے کی خطرناک مہم کا آغاز کیا گیا۔ امام احمد رضا نے مندرجہ سیاسی حالات کا بغور جائزہ لیا اور متعدد رسائل اور فتاویٰ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معاصر مسلم سیاستدانوں پر ان کے شدید اثرات مرتب ہوئے جو تاریخ و سیاست پر گہری نظر رکھنے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں۔

سیاسی نظریات کے علاوہ مختلف مذہبی تحریکات نے بھی امام احمد رضا پر منفی و مثبت اثرات مرتب کئے ان کا دور بڑا ہنگامی دور تھا۔ ولادت سے قبل تحریک ابن عبدالوہاب اور تحریک بالاکوٹ رونما ہوئی۔ ولادت کے بعد انقلاب ۱۸۵۷ء برپا ہوا۔ پھر اس کے بعد مختلف مذہبی تحریکیں وجود میں آئیں اسی کے ساتھ ہی "تحریک دیوبند"، ندوۃ العلماء، وغیرہ چلیں۔ علمائے دیوبند علمائے اہلسنت کی طرح تقلید کے پابند اور فقہ حنفی کے مقلد ہیں بعض امور میں جمہور اہلسنت سے اختلاف کے باعث ان کا الگ تشخص "دیوبندی" قائم ہو گیا۔ اس سے پہلے یہ تقسیم نہ تھی، علمائے دیوبند ہر بدعت کو گمراہی خیال کرتے ہیں۔ جبکہ امام احمد رضا صرف ان بدعات کو گمراہی خیال کرتے ہیں جو شریعت کے کسی نہ کسی حکم سے متصادم ہو، اس قسم کے اور بہت سے اختلاف تھے۔ فاضل بریلوی نے مختلف مذہبی تحریکات سے اثرات قبول کرنے کے بجائے ان کو متاثر کیا وہ نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔

جہاں تک معاشی نظریات کا تعلق ہے امام احمد رضا کا خیال تھا کہ محض جذبات سے کام نہیں چلتا بلکہ قوی اور ملکی استحکام کے لئے قوم کی صحیح تربیت، اخلاق و آداب اور عقائد و نظریات کی روشنی کے علاوہ معاشی استحکام نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ برصغیر کے مسلمانوں کی معاشی اصلاح کے لئے ۱۹۱۳ء میں "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" لکھ کر چار معاشی نکات پیش کئے۔

سائنس اور علوم جدیدہ پر بھی امام احمد رضا کو حیرت انگیز قدرت حاصل تھی جس پر ان کی تصانیف اور حواشی شاہد ہیں۔ انہوں نے

کا پرنس کے نظریہ ”گردش زمین“ آنزک نیوٹن کے نظریہ ”کشش ثقل اور آئن اسٹائن کے نظریہ اضافیت“ پر اپنی عقیدیں پیش کیں۔ جو قابل مطالعہ ہیں۔ فاضل بریلوی نے بعض ایسے سائنسی مسائل پر گفتگو کی ہے جو اصل شریعت سے متصادم ہیں اور انہوں نے سائنس کی روشنی میں شریعت کے اصولوں کی وضاحت کی ہے۔ آپ کے نزدیک سائنس کے وہی اصول قابل قبول ہوں گے جو شریعت سے متصادم نہ ہوں۔ جدید سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ زمین آفتاب کے گرد چکر کھا رہی ہے مگر یہ نظریہ قرآنی نظریہ سے متصادم ہے انہوں نے ۱۰۵ اریلیوں سے اس کی تردید فرمائی ہے۔

علم ریاضی کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں مسلم رہی ہے امام احمد رضا کو اس علم میں ایک اہم مقام حاصل تھا آپ کے عہد کے ریاضی دانوں نے آپ سے استفادہ کیا اور آپ کی تحقیقات سے فائدہ اٹھایا چنانچہ ڈاکٹر ضیاء الدین (وٹس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے جب ایک لائیکل ریاضی کا مسئلہ ان کے سامنے رکھا تو فاضل بریلوی نے فوراً حل کر دیا جس کو دیکھ کر انہوں نے بے ساختہ فرمایا۔ ”صحیح معنوں میں یہ ہستی تو بل پرانے کی مستحق ہے (۱، اکرام امام احمد رضا مفتی برہان الحق جبل پوری، ص ۶۰) فاضل بریلوی نے اپنے عہد کے علمائے بہت کو چیلنج کیا اور ان کی تحقیقات کو باطل ثابت کر دکھایا چنانچہ امریکی ہیئت داں پروفیسر البرٹ پورٹا، کو فاضل بریلوی کی تحقیقات نے ساکت کر دیا اور وہی کچھ ہوا جو آپ نے کہا تھا۔ مقالات و مقولات میں فاضل بریلوی نے بہت ایسے قواعد و اصول ایجاد کئے ہیں جن سے سائنس داں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ایک فقیہ کے لئے تمام مسائل میں دلائل پر واقف ہونا فقہ و افتاء کی اساسی بنیاد ہے۔ دلائل ہی سے فقیہ کی شان فقہ ظاہر ہوتی ہے اس حیثیت سے امام احمد رضا کی شخصیت کئی اعتبار سے ممتاز اور نمایاں ہے۔

ایک فقیہ کے لئے ضروری ہے کہ علوم عقلیہ اور علوم جدیدہ سے واقف ہو مثلاً منطق، فلسفہ، سائنس، ریاضی، ہیئت، جبرانیات، سیاسیات، اقتصادیات اور معاشیات کا بھی علم رکھتا ہو اس لحاظ سے فاضل بریلوی ایسے تمام علوم کے جامع ہیں۔ ان کی فاضلانہ اور محققانہ تصنیف ”فتاویٰ رضویہ“ کا جائزہ لینے کے بعد ہر وہ شخص جس نے مشہور فقہاء کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہو گا وہ اس نتیجے پر بہت آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ امام ابن ہمام کی شان روایت اور رنگ اجتہاد سے مزین فکر، جوان کی خصوصیت تھی۔ ان کے بعد صرف امام احمد رضا کو حاصل ہوئی اور فقہ کی جملہ متداول کتب پر نظر رکھتے ہوئے مسائل کی تسبیح و تفسیر جو علامہ ابن عابدین شامی کی ایک خصوصیت تھی فاضل بریلوی کے حق میں مقدر ہوئی۔ امام احمد رضا کی فقہی اور علمی تحقیقات کی عرب و عجم نے دل کھول کر پذیرائی کی۔

رسول اکرم ﷺ کی محبت والفت خلاصہ ایمان و اسلام ہے۔ عشق رسول امام احمد رضا بریلوی کی زندگی کا اہم ترین وصف ہے۔ آپ



اطاعت کے بغیر عشق کے قائل نہ تھے ان کا کہنا تھا۔

ع: ذکر ان کا چھیڑے ہر بات میں

تاریخ گوئی ایک قدیم فن ہے۔ جو فارسی کے ذریعہ اردو میں داخل ہوا، اردو تاریخ گوئی کا رواج فارسی کے زیر اثر ہوا قدیم اساتذہ کرام نے تاریخ گوئی کو بام عروج تک پہنچایا۔ شعرائے اردو نے بڑی تعداد میں فارسی میں بھی تاریخیں نکالی ہیں۔ تاریخ گوئی کا تعلق حروف تہجی کی ترتیب سے ہے۔ تاریخ کہنے والا حروف سے بامعنی الفاظ کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ ایک خاص دشوار ریاضاتی عمل بھی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی کو تو خصوصاً اس فن میں مہارت حاصل تھی۔ وہ اردو ہی نہیں فارسی اور عربی میں بھی تاریخ کہتے تھے۔ ان میں شاعرانہ صلاحیتیں موجود تھیں کیونکہ انہیں علوم قدیمہ کے ساتھ علوم جدیدہ پر بھی تبحر حاصل تھا اس لئے وہ اصنافِ سخن کے نئے پہلوؤں سے پوری طرح آگاہ تھے۔ انہوں نے کثرت سے جوتاریخی قطعات کہے ہیں وہ یا تو کتابوں کے تاریخی نام اور طباعت کے موقع پر کہے گئے ہیں یا پھر مختلف لوگوں کی وفات کے موقع پر۔ اب اس فن کے جاننے والوں کی تعداد ختم ہوتی جا رہی ہے۔

امام احمد رضا کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ انہوں نے بدعات و منکرات کی حمایت کی، حالانکہ آپ نے بدعات و منکرات کی مخالفت میں بے شمار رسائل لکھے ہیں۔ انہوں نے معاشرے میں خلاف شرع عادات و رسوم پر سخت تنقید کی ہے۔ اور بدعات کی ذمہ داری پوری کی۔ غالباً اسی لئے بعض عرب علماء نے ان کو مچھڑ کہا ہے۔

فاضل بریلوی تکفیر میں بید محتاط تھے، مخالفین نے مشہور کر دیا کہ تکفیر مسلم امام احمد رضا کا محبوب مشغلہ تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے جن جن کی تکفیر کی ان کے دامن بے داغ نہ تھے، کتاب و سنت پر عمل تو درکنار ایمان کے اصل اصول و محبت رسول پر نجدیت کی تیغ چلائی جا رہی تھی۔ دہلی، دیوبند، گنگوہ کو ہندوستان میں مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ کہیں نماز میں تصور سرکارِ اعظم ﷺ کو معاذ اللہ بیل اور گدھے کے تصور میں کھوجانے سے بدتر قرار دیا جا رہا تھا۔ (صراطِ مستقیم) کہیں علم نبوی کو بچوں، پاگلوں، چوپایوں کے برابر ٹھہرایا جا رہا تھا۔ (حفظ الایمان) فاضل بریلوی نے ایسی گستاخانہ عبارات پر سخت تنقید کی تھی۔ امام احمد رضا کو یہ شکایت تھی کہ ان کے مخالفین گستاخیاں کیوں کرتے ہیں۔ مخالفین کو یہ شکایت تھی احمد رضا ان کو اور ان کے اکابر کو برا کیوں کہتے ہیں۔ یہیں سے دونوں کے افکار کی بلند یوں اور پستیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

افکار و نظریات میں فاضل بریلوی سلف صالحین کے پیرو تھے تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ”بریلوی“ کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ سوادِ اعظم اہلسنت کے مسلکِ قدیم کو عرف میں ”بریلویت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام احمد رضا بریلی کے رہنے

والے تھے۔ ان کے آفاقی پیغام کو بریلی سے نسبت دی جانے لگی اور بریلیت سے تعبیر کیا جانے لگا۔ انہوں نے کسی نئے عقیدے اور فکر کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ سلف صالحین کے مسلک اور ان کے افکار و نظریات کو زندگی بخشی دراصل امام احمد رضا کے مخالفین نے اس کو ”بریلیت“ سے یاد کیا ہے۔ اور بقول بھٹی امام خاں نوشہروی یہ نام اہل حدیث کا دیا ہوا ہے۔ دنیا کے ہر ادب میں اظہار کا وسیلہ نظم و نثر سے ہے۔ ہماری اردو زبان کا ادب بھی نثر میں محدود و قبیح سرمایہ رکھتا ہے اردو ادب میں نثر نویسی کی داغ بیل صوفیائے کرام کے ہاتھوں پڑی اور خواجہ بندہ نواز گیسو درازی کتاب ”معراج العاشقین“ اردو نثر کی پہلی کتاب قرار پائی مگر مابعد کی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ اردو نثر نویسی میں اولیت شمالی ہند کو ہے۔

ہر زمانے میں علمائے دین نے اردو نثر کے ذخیرے میں گراں بہا اضافہ کیا جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اب تک نہیں کیا جاسکا ہے۔ ایسی باکمال شخصیتوں میں ایک نام امام احمد رضا بریلوی کا بھی ہے۔ جن کو تاریخ ادب اردو کے مورخوں نے قابل ذکر نہیں سمجھا۔ اور ان کی علمی کاوشوں سے اردو ادب کو محروم ہونا پڑا۔ بلاشبہ علم و فن میں ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا جس کا مخصوص دائرہ کار مذہبی تبلیغ اسلامی حقائق کی تشریح و تفسیر ہے۔ ان کی علمی صلاحیتوں کا میدان بنیادی طور پر وہی ہے جو آپ سے پہلے صوفیاء کا رہا ہے۔ انہیں عربی، فارسی اور اردو میں یکساں عبور تھا۔ جہاں تک اردو ادب میں ان کے تعلق کا سوال ہے تو ظاہر ہے کہ ان کا بیشتر سرمایہ اردو میں ہے بحیثیت نثر نگار فاضل بریلوی نے اردو ادب کو جو بخشش ہے اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ ان کی نثری خدمات بے شمار تصنیفات و تالیفات پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں مذہبی مسائل فتاویٰ اور ترجمہ ہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے حدیث، تفسیر اور سائنسی موضوعات پر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ مذہبی موضوعات پر تو ان کو کمال دستگاہ تھی سنجیدہ علمی موضوعات کو بڑی کامیابی اور آسان زبان میں لکھتے ہیں۔ ان کے مضامین اور کتابیں تحقیقی شعور اور تنقیدی بصیرت کی غماز ہیں۔ متنازع مسائل پر مخالفین کی شدید تنقید کی ہے۔ مذہبی عقائد اور مسلک کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ آپ کی تحقیقی اور تنقیدی تصانیف کے مطالعہ سے نثر نگاری میں قدرت اور انفرادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

شعر و سخن کی تاریخ میں چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں امام احمد رضا خاں کی شخصیت بہت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ بحیثیت نظم نگار انہیں تینوں زبانوں پر یکساں عبور تھا۔ اصلاً تو وہ ہندی نژاد تھے مگر فارسی اور عربی میں اعلیٰ درجہ کی شاعری کرتے تھے، ساتھ ہی ساتھ بھاشا کی آمیزش سے نظمیں بھی لکھی ہیں۔ ان کے یہاں منظر کشی کے مقابلے میں فطری حسن اور قدرتی کیفیات کا اظہار جمالیاتی گہرائی سے زیادہ قریب ہے۔ ان کی تھقیہ غزلیں ممتاز شعراء کے قافیہ ردیف سے ضرور ملتی ہیں لیکن ان کی انفرادیت اپنا



راستہ الگ اختیار کر لیتی ہے۔

نعتیہ شاعری جو انتہائی نازک صنف ہے اس میں بھی فاضل بریلوی نے اساتذہ فن سے اپنی سخن وری کا لوہا منوالیا۔ اور منفقہ طور پر اس صنف میں ان کی بالغ نظری کو تسلیم کیا گیا۔ آپ کی شاعری حمد، نعت، منقبت اور قصیدے پر مشتمل ہے۔ ہیئت کے اعتبار سے غزل اور رباعی بھی شامل ہیں جس میں رنگ تغزل جلوہ فرما ہے۔ اس تغزل میں بھی دامن ادب ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ صنائع و بدائع کا استعمال جس خوش اسلوبی سے کیا ہے دوسرے شعراء کے یہاں کم پائی جاتی ہے۔ ان کے اشعار کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہر صنف سخن پر قدرت رکھتے تھے۔

نعتیہ شاعری میں فلسفیانہ خیالات کی ترجمانی مشکل اور پیچیدہ امر ہے لیکن انہوں نے اپنی شاعری میں ریاضی، نجوم، ہیئت اور سائنس کی اصطلاحات کو بطور فن استعمال کیا ہے۔

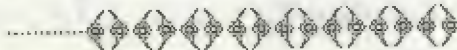
نماز میں درود و سلام پیش کرنا واجب و سنت ہے۔ تاہم نماز کے باہر جن الفاظ سے بھی سلام پیش کیا جائے جائز ہے۔ ہر دور میں غلامان مصطفیٰ نے نثر و نظم میں درود و سلام پیش کئے ہیں ان میں ”دو غلام ایسے ہیں جن کا لکھا ہوا سلام اس قدر مقبول ہوا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ فاضل بریلوی کا سلام اردو میں ہے ہندوپاک کے گوشے گوشے میں پڑھا جاتا ہے۔ جس کا مطلع ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا محقق بھی تھے اور مصنف بھی، انہوں نے میدان تصنیف و تالیف میں گراں بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تصنیفات کا دوسرے مصنفین سے موازنہ کرنے پر یہ بخوبی سمجھ میں آتا ہے کہ نہ صرف ان کے عہد میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی ایسے کثیر تصانیف عالم خال ہی خال نظر آتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پچپن علوم و فنون میں تصانیف اور شروح و حواشی کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ تصانیف و شروح کے علاوہ آپ کے بہت سے مقالات، مکتوبات، منظومات، تعلیقات، توضیحات، ملفوظات، اور تنقیدات وغیرہ ہیں۔

الغرض امام احمد رضا عالم اسلام کے وہ عبقری ہیں جو اپنے محیر العقول علم و فضل کی وجہ سے خواص میں مقبول ہیں اور اپنے بے پناہ عشق رسول ﷺ کی وجہ سے عوام میں۔۔۔۔۔ حقیقت تو یہ ہے کہ امام احمد رضا عالم اسلام کے علماء و دانشوروں کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔



# منظر اسلام کے پوکھریا کے

## مستحکم روابط

از قلم: مولانا شبنم کمالی، استاذ دارالعلوم فدا سہ خانقاہ سمرقند یہ رحمہ اللہ (بہار)

بریلی شریف کا نام میرے کانوں میں اس وقت پہونچا جب میرے بچپن کے ایام تھے۔ فکر و شعور کی منزلیں ابھی بہت دور تھیں۔ مگر یہ نام ایسا تھا کہ میلا و مقدس کی محفلوں، سیرت پاک کے جلسوں اور بزرگوں کی مجلسوں میں اس کثرت کے ساتھ لیا جاتا تھا کہ چھوٹی عمر کے بچے بھی اس سے بخوبی آشنا تھے۔ دوسرے بچوں کے متعلق میں پورے وثوق اور اعتماد سے نہیں کہہ سکتا اپنے بارے میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میں اس سے پوری طرح واقف تھا۔ اس کی چند وجوہات تھیں۔

(۱) میرے دادا جان منشی عبدالحق مرحوم نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ قلبی محبت اور فکری عقیدت کے سبب اپنے چاروں بیٹوں کے نام کے آخر میں ”رضا“ کا لفظ بڑھا کر بلکہ لازمی جزو بنا کر گھر کے تمام افراد کو بریلی شریف سے قریب کر دیا تھا۔ جسمانی طور پر نہیں تو روحانی اور ذہنی طور پر قریب کر دینے میں کوئی شک نہیں۔ میرے ابا جان کا نام حسن رضا تھا اور میرے تینوں چچا کے نام حسین رضا، محسن رضا، اور احسن رضا تھے۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین۔

(۲) خود میرا نام بھی میرے دادا جان ہی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے چھوٹے صاحبزادہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی پر حصول برکت کی خاطر ”مصطفیٰ رضا“ رکھا تھا اور کچھ شعور کے بعد مجھے نام رکھنے کی وجہ سے آگاہ فرمایا تھا۔ اسی طرح میرے بھائی اور چچا زاد بھائیوں کے نام اسی نسبت کیساتھ رکھے گئے تھے۔

(۳) میرے مولد و مسکن یعنی میرے گاؤں میں اس وقت بھی فارغین علمائے کرام کی کثیر تعداد تھی جن میں اکثر حضرات منظر اسلام بریلی شریف ہی سے دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کئے ہوئے تھے۔ میرا گاؤں جو صوبہ بہار کے



سینا مڑھی ضلع کا ایک مشہور قصبہ ہے جسے لوگ پوکھریا کے نام سے جانتے ہیں بریلوی مکتبہ فکر کا پہلے بھی ایک مرکز کہا جاتا تھا آج بھی بفضلہ تعالیٰ اپنے بزرگوں کے صحیح عقائد اور ایمانی افکار و نظریات کا محافظ ہے۔ اللہ عز و جل اسے ہمیشہ حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

(۴) حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت کے فرزند اکبر اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کے پہلے مہتمم نے اعلیٰ حضرت کے حکم سے انکی نیابت کے طور پر جو سب سے پہلا سفر کیا تھا وہ پوکھریا ہی کا سفر تھا جہاں کے جلسے میں شرکت فرمائی تھی۔ پھر اس کے بعد کئی مرتبہ تشریف لائے۔ جب بھی پوکھریا تشریف لاتے تو چند دنوں تک قیام فرماتے۔ میں نے بھی اپنے بچپن میں جب میری عمر چھ یا سات سال کی رہی ہوگی حجۃ الاسلام کو دیکھا تھا وہ دیکھنا اب تک میرے دل اور دماغ میں محفوظ ہے اس طرح منظر اسلام کے اول مہتمم کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

مذکورہ بالا وجوہات نے مجھے بریلی شریف کے نام سے مکمل آشنا کر دیا تھا۔ اسی طرح وہاں کے مدرسہ یعنی منظر اسلام سے بھی واقفیت کسی قدر ضرور حاصل تھی۔ پھر خصوصیت کے ساتھ وہاں کے فارغ شدہ علمائے کرام جو پوکھریا اور اس کے اطراف کے مواضع میں رہ کر قوم و ملت کی خدمات انجام دے رہے تھے ان سے ذہنی قربت حاصل تھی۔ جب عقل و شعور میں اضافہ ہوتا گیا معلومات بھی زیادہ ہوتی رہی۔ ان ہی معلومات کی روشنی میں اپنے قصبہ پوکھریا اور اطراف کے ان فارغین فضلاء کرام کا اجمالی ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کا تعلق منظر اسلام کے ساتھ مضبوط اور مستحکم رہا۔ جن کے علم و فضل کی روشنی نے صرف اطراف و جوانب ہی کو نہیں بلکہ دور دراز کے علاقوں اور اس سے آگے بڑھ کر کہا جائے کہ پورے بہار و بنگال، گجرات، کرناٹک، راجستھان، یہاں تک کہ ملک نیپال کو منور اور درخشاں کیا تو یہ حقیقت پر مبنی ہوگا۔ میں ان علمائے کرام کو تقریب فہم کی خاطر دو حصوں میں تقسیم کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ علمائے قدیم اور علمائے جدید لیکن اس سے پہلے یہ بتا دینا زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے کہ منظر اسلام کے مہتمم حضرات کا پوکھریا سے کیا تعلق رہا۔ ورنہ کون کون سی مقدس ہستیاں پوکھریا کو اپنے قدوم میں منت لزوم سے فضل و شرف عطا کرتی رہیں۔

پہلے مہتمم: حضور حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا ذکر ابھی ہوگا کہ ان کا پہلا تبلیغی سفر

جوا شاعت مسلک حق کی خاطر ہوا اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت کے حکم سے ان کی نیابت کے طور پر ہوا وہ پوکھریا ہی کا تھا۔ ایک مرتبہ آئے پھر بار بار آتے رہے۔ پوکھریا کے علاوہ اس کے قریب کے دوسرے مواضع میں بھی پوکھریا ہی سے جاتے رہے۔ اور حلقہ وسیع ہوتا رہا۔

دوسرے مہتمم: حجۃ الاسلام کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین اور جامعہ منظر اسلام کے مہتمم ہوئے۔ آپ کی تشریف آوری پوکھریا میں بار بار ہوتی رہی میں نے حضرت کو بار بار اپنی نوجوانی کے عالم میں دیکھا۔ ان کی مجلس گفتگو سنی، جلسہ میں ان کی تقریریں سنیں۔ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے حضرات اکثر اوقات میں اوسط آواز کے ساتھ مل کر ”اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم“ بخن عباد محمد صلی علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔ یہ منظر بڑا ہی پر کیف ہوتا تھا۔ میری حضرت سے آخری ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ بول نہیں پاتے تھے۔ ان کی آواز اور خلق پر بیماری کا بہت زیادہ اثر ہو چکا تھا۔ دواؤں کا استعمال جاری تھا لیکن تبلیغی اسفار میں کمی نہیں آنے پائی تھی اسی لئے اس عالم میں بھی حضرت کی تشریف آوری پوکھریا میں حضرت مولانا عبدالرحمن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع سے ہوئی۔ جو کچھ کہنا تھا وہ کاغذ پر تحریر فرما دیتا تھا۔ جلسہ میں حضرت کی موجودگی میں ایک عالم دین نے ان کی لکھی ہوئی تقریر سنائی تھی۔ اس موقع سے پورا مجمع اشکبار تھا اور حضرت کی زیارت کر رہا تھا۔ یہ پوکھریا کا آخری سفر تھا اور میری ان سے یہ آخری ملاقات تھی۔

تیسرے مہتمم: مفسر اعظم ہند حضرت جیلانی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دستور کے مطابق آپ کے بڑے فرزند حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادگی کے مسند عظیم پر جلوہ افروز ہونے کے ساتھ ہی جامعہ منظر اسلام کے اہتمام و انتظام کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ حضرت ریحان ملت سجادگی سے قبل اپنے والد محترم کے ساتھ پوکھریا کبھی آئے تھے یا نہیں اس کے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ بچپن میں آئے تھے۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ سجادگی اور اہتمام کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد اکثر و بیشتر پوکھریا میں آئے اور وہیں سے اطراف و مواضع اور ابا جان و دادا جان کے مریدین کے حلقوں میں بھی تشریف لے گئے۔ ان کی زیادہ تر آمد سالانہ عرس محلی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع سے



ہوا کرتی تھی اور یہ تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ کی پہلی دوسری اور تیسری ہوتی تھی۔ اگرچہ عرس محلی کی تاریخ وفات کے اعتبار سے ۱۵، ۱۶، ۱۷ء، جمادی الاولیٰ تھی اور عرصہ دراز تک سب کے سب مل کر اسی تاریخ میں عرس کا اہتمام کرتے تھے۔ لیکن بعض مصلحتوں کا خیال کرتے ہوئے پہلے والی تاریخوں کے علاوہ بھی اس مہینہ کے ابتدائی تین دنوں میں جلسہ اور عرس کا اہتمام حضرت مولانا حافظ حمید الرحمن صاحب قادری مدظلہ کی طرف سے ہونے لگا تھا۔ اور پہلے والی تاریخوں میں دوسرے رشتہ دار اور متعلقین اپنے طور پر عرس کا انعقاد کرتے تھے۔ چونکہ جمادی الاولیٰ کی پہلی دوسری تیسری تاریخیں بریلی شریف میں عرس حامدی اور سالانہ جلسہ دستار فراغت منظر اسلام کی تاریخوں سے نہیں ٹکراتی تھیں بلکہ اچھا خاصا وقفہ اور فاصلہ ہو جاتا تھا اس سے حضرت جیلانی میاں قبلہ اور رحمان ملت حضرت رحمانی میاں قبلہ اس موقع پر اکثر تشریف لاتے تھے۔

**دلکش بہاریں:** محترم جیلانی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رحمان رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے زیادہ سے زیادہ پوکھریا اور اس کے اطراف میں آنے کے سبب جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے اس قصبہ اور اطراف کے مواضع کے طلباء کا رابطہ مستحکم ہوتا گیا اور ہر طرف جامعہ منظر اسلام کے فارغین نظر آنے لگے اور اب تو ہر طرف منظر اسلام کی دلکش بہاریں اپنے ایمانی و عرفانی رنگوں میں نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیشہ اضافہ فرمائے۔

**چوتھے مہتمم:** حضرت مولانا رحمان رضا خاں صاحب قبلہ عرف رحمانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں عرف سبحانی میاں قبلہ مدظلہ العالی دستور قدیم کے مطابق سجادہ نشین، مہتمم اور متولی مقرر کئے گئے۔ آپ خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ کے سجادہ نشین، جامعہ منظر اسلام بریلی کے مہتمم اور وقف کے متولی ہیں انکے عہد میں ہر چیز میں ترقی ہوئی۔ ہر شعبہ میں بہار آئی، نکھار آیا، تعمیرات میں اضافہ ہوا اور حضرت کی کوششیں جاری ہیں۔ ہر کام بہتر سے بہتر طریقہ سے انجام پا رہا ہے لیکن نہ جانے کیوں ابھی تک آپ نے ان مقامات کا سفر نہیں کیا جہاں ان کے اسلاف مقدس تشریف لے جاتے تھے۔ پوکھریا کی سرزمین وہاں کے درود پورا کرنا کثیر باشندہ حضرات ان کی زیارت کے خواہاں ہیں، ممکن ہے مصروفیات اور مشغولیات ان کے لئے سد راہ ہوں لیکن کچھ تو وقت نکالنا ہی ہو گا۔ اب تو سفر میں بھی پہلے کی بہ نسبت بہت سہولت ہے۔ خدا کرے کہ جلد سے جلد وہ موقعہ آجائے اور ایک مرتبہ ہی سہی پوکھریا کا

سفر ہو سکے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

فضلاًئے قدیم: میری معلومات کے مطابق پوکھریا کے وہ خوش نصیب حضرات جنہوں نے جامعہ منظر اسلام میں تعلیم مکمل کر کے دستار فراغت و فضیلت حاصل کی ان میں جن حضرات کو میں نے دیکھا اور جانا ان کے اسمائے گرامی اور مختصر کارنامے کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) حضرت مولانا منظر حسن ابن عباد اللہ۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار تھے۔ فراغت کے بعد مظفر پور، دربھنگہ، بیتا مڑھی کے مواضع میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ اور اپنی تبلیغ کے ذریعہ سنیت کو استحکام اور فروغ بخشا۔

(۲) مولانا محمد سلیمان صاحب، فراغت کے بعد آپ نے بھی خدمت درس سے تعلق رکھا۔ اعلیٰ حضرت کے مطبوعہ رسائل اور کتابوں کے جمع کرنے کا ان کو بے حد شوق تھا۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے اور حفاظت بھی فرماتے تھے۔ ان کی کچھ کتابیں میرے حصہ میں بھی آئیں جو میرے مطالعہ میں رہتی ہیں۔

(۳) مولانا عبد المجید کمالی۔ نہایت پابند شرع، جفاکش اور مجاہد تھے۔ فراغت کے بعد خدمت درس مختلف مقامات پر انجام دیتے رہے اور جہاں بھی رہے اصلاح عقائد و اعمال انکا محبوب مشغلہ رہا۔

(۴) مولانا نور الہدیٰ صاحب: آپ نہایت حسین خوبصورت باوضع انسان تھے۔ فراغت کے بعد پٹنہ ضلع کے مختلف مقامات پر خدمت درس کے ساتھ امامت و خطابت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ عالم جوانی ہی میں انتقال فرمایا۔ ان کے دو صاحبزادے عبد اللہ اور عبید اللہ حیات سے ہیں۔ اور خوش حالی کی زندگی حصول تعلیم کے بعد گزرا رہے ہیں۔ عبد اللہ ناٹا مگر جمشید پور کے ٹسکو میں اچھے عہدہ پر تھے اور ہیں۔ عبید اللہ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں انگریزی کے مدرس ہیں۔ دونوں پابند شرع ہیں اور بہت مخلص ہیں۔

(۵) مولانا غلام محیٰ صاحب کلکتہ کی مسجد شہانی بیگم میں امامت و خطابت کے ساتھ درس کی خدمت بھی انجام دیتے رہے۔ بعد فراغت ہی کلکتہ سے وابستگی ہوئی۔ آخر میں پوکھریا اپنے وطن مالوف میں وفات پائی۔ ان کے واحد فرزند جناب حفظ الاسلام صدیقی آج کل پوکھریا اپنچایت کے کھیا ہیں اور مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا کے سکریٹری (ناظم اعلیٰ) بھی ہیں۔

(۶) مولانا محی الدین صاحب: عربی فارسی کی بہترین صلاحیت رکھتے تھے۔ آخر تک خدمت درس ان کا مشغلہ رہا۔ ہمیشہ



اسلامی وضع قطع میں دیکھے گئے۔ ان کے محاصرین کا کہنا ہے کہ وہ ایک نیک صفت ولی اور بزرگ انسان تھے، پوکھریا میں حضرت مولانا عبدالرحمن محی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے پچھتم مدفون ہیں۔

(۷) مولانا سردار احمد صاحب رضوی ابن محمد وعظ الحق: منظر اسلام سے فراغت کے بعد آپ نے میاں برج کلکتہ کی جامع مسجد میں امامت و خطابت اور تبلیغ فرماتے ہوئے پوری زندگی گزار دی اور وہیں وفات پائی ان کی لاش کلکتہ سے پوکھریا آئی اور آبائی اجماعی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ بہت خلیق اور مہمان نواز تھے۔

(۸) مولانا ابرار احمد صاحب رضوی ابن وعظ الحق: آپ نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ بریلی شریف منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی۔ وہیں سے فارغ ہوئے اور کلکتہ کی ایک مسجد میں درس و تدریس امامت و خطابت میں زندگی گزار دی آخری عمر میں پوکھریا آئے اور ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ بھی بہت نیک محسن اور سب پر شفقت کرنے والے تھے۔ قبر شریف پوکھریا میں ہے۔

(۹) مولانا اشفاق احمد صاحب رضوی لال مسجد اقبال پور لین کلکتہ میں امامت و خطابت کرتے ہوئے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ ان کے والد محترم فٹشی جناب محمد اخلاق صاحب مرحوم کا شمار قصبہ کے رئیسوں میں ہوتا تھا اس لئے درس کی تقریباً تمام کتابیں مولانا اشفاق احمد رضوی کے پاس موجود تھیں۔ مخصوص لوگوں کو درس بھی دیا کرتے تھے۔

(۱۰) مولانا مطیع الرسول صاحب: آپ نے محلہ خواجہ قطب بریلی شریف کی مسجد میں طالب علمی کا دور گزارا۔ منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی وہیں سے سند فضیلت اور دستار فراغت حاصل کی۔ محلہ خواجہ قطب کی مسجد کے نمازیوں اور محلہ والوں سے ان کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ فراغت کے بعد سے وفات کے دو تین سال پہلے تک اسی مسجد میں امام و خطیب رہے۔ طلباء کو درس بھی دیتے تھے۔ اپنے وطن پوکھریا وفات پائی۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔ ان کے پھلے فرزند مولانا احمد علی صاحب مدرسہ رحمانیہ حامد یہ پوکھریا میں خدمت درس انجام دیتے ہیں اور اپنے گھر کے قریب کمال مسجد میں نوجوانی کے ایام ہی سے فی سبیل اللہ امامت فرماتے ہیں۔ مولانا مطیع الرسول کو دعا و تعویذ میں بھی خصوصی ملکہ تھا۔

حضرت مولانا عبدالرحمن محی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی دوستانہ تعلق تھا۔ ہمیشہ مراسلت بھی ہوتی تھی حضرت محی رحمۃ اللہ علیہ نے پوکھریا میں مدرسہ نور الہدیٰ قائم فرمایا تھا جس کے فیوض

وبرکات دور دراز تک جاری و ساری تھے۔ اس مدرسہ سے طلباء اونچی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بریلی شریف بھیجے جاتے تھے اگرچہ یہاں بھی دور و تک کی تعلیم دی جاتی تھی اور یہاں سے بھی طلباء فارغ ہوتے تھے مگر بریلی شریف سے تعلقات استوار کرنے کیلئے طلباء کا بھیجنا جاری رہتا تھا۔

مولانا عبدالرحمن محی رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند با استعداد و صاحب صلاحیت علماء میں تھے۔ اور ایک فرزند کو بہترین حافظ قرآن اور فارسی وال کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ ان چاروں کے ناموں کی ترتیب اس طرح ہے۔

حضرت مولانا ولی الرحمن صاحب، حضرت مولانا حافظ حکیم عطاء الرحمن صاحب، حضرت حافظ شریف الرحمن صاحب، حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب میرا جہاں تک خیال ہے تینوں علمائے کرام نے منظر اسلام بریلی شریف سے حصول علم سے فراغت حاصل کی ہوگی۔ کیوں کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ حضرت محی کا تعلق خاص اور قلبی محبت اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ مگر میری یقینی تحقیق نہ ہونے کے سبب اس ضمن میں اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ مولانا ولی الرحمن صاحب نے مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا میں ناظم اعلیٰ اور صدر مدرس کی حیثیت سے آخر دم تک خدمات درس انجام دیں۔ مولانا حافظ حکیم عطاء الرحمن صاحب نے مختلف مدارس میں خدمت درس کی ذمہ داری پوری کی۔ اور کلکتہ کی ایک مسجد سے وابستہ رہ کر ایک عظیم خطیب اور مناظر کی حیثیت سے شہرت پائی۔ مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب نے بھی درس کی خدمت مدرسہ نور الہدیٰ میں انجام دی لیکن جوانی ہی میں انتقال فرما گئے۔ باقی لوگوں نے طبعی عمر پا کر وفات پائی۔

باتھ اصلی: پوکھریا سے بالکل ہی متصل موضع باتھ اصلی ہے۔ ناواقف لوگ تمیز بھی نہیں کر پائیں گے کہ یہ دونوں مواضع الگ الگ ہیں۔ باتھ اصلی کے مسلمانوں کا تعلق قلبی پوکھریا کے مدرسہ سے مضبوط رہا اور جو لوگ مدرسہ سے متعلق نہ بھی رہے تو اس بستی کے لوگوں سے عقائد و مسلک کے اعتبار سے انتہائی قریب رہے۔ اس لئے ان کے بچوں نے مدرسہ نور الہدیٰ میں تعلیم حاصل کر کے منظر اسلام میں تعلیم مکمل کی اور دستا فرافت حاصل کی۔ ان کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں۔

(۱) حضرت مولانا رحیم بخش صاحب: آپ کی ولایت و بزرگی کے معترف تمام قرب و جوار کے مسلمان ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد رشید بھی تھے۔ اور بیعت و خلافت سے بھی شرف تھے۔ تمام علماء میں یہی مشہور تھے۔ بہترین مدرس، بہترین مبلغ، اور مصلح تھے۔



(۲) مولانا محمود علی صاحب (۳) مولانا عبدالکریم صاحب (۴) مولانا عبدالجلیل صاحب (۵) مولانا الطاف الرحمن صاحب (۶) مولانا مشتاق احمد صاحب (۷) حضرت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ جو شہر بمبئی میں عرصہ دراز تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ سبھی حضرات مدرس، مقرر، خطیب، اور مبلغ تھے۔ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس میں گزاری، مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا میں اپنی تدریسی زندگی کے آخری چند سال گزارے ورنہ بالکل آزاد رہ کر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے درازے پر فی سبیل اللہ عربی و فارسی کی درسی کتابیں پڑھاتے تھے۔ اپنے اصول کے کھل پابند تھے۔

فیض پور: اسی قصبہ ہاتھ اصلی کا ایک محلہ جو بعد میں اس سے تھوڑا ہٹ کر آباد ہوا اور اس کا نام لوگوں نے فیض پور رکھ لیا۔ واقعی بہت با فیض ثابت ہوا۔ اب وہ ایک موضع کے طور پر لوگوں میں مشہور ہے اس محلہ یا موضع سے چند معزز ہستیاں وجود میں آئیں۔ جو اپنے علمی کارناموں کی وجہ سے ممتاز اور مشہور ہوئیں۔ ان کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں۔

حضرت مولانا احسان علی علیہ الرحمہ: آپ نے ابتدائی درسی کتابیں مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا میں پڑھیں پھر بریلی شریف جامعہ منظر اسلام میں داخل ہو کر درسیات کی تکمیل کی۔ وہیں سے دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آخر کے چند سالوں کو چھوڑ کر پوری زندگی منظر اسلام میں مدرس کی حیثیت سے گزاری۔ عرصہ تک شیخ الحدیث کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ جملہ فنون کی کتابوں پر ان کو کامل دسترس حاصل تھی۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ تفسیر وحدیث کا درس ان کا محبوب مشغلہ رہا۔ بخاری شریف کا درس اتنے دنوں تک اور اس طرح دیا کہ کسی عارضہ کے سبب جب آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تو محض اپنی یادداشت سے اس عالم میں بھی بخاری شریف پورے اطمینان کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ پھر جب آپریشن کے بعد بینائی واپس آئی تو بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نہایت یک سلیم الطبع اور حلیم و خوش اخلاق انسان تھے۔ عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے۔ آج ان کا مزار اقدس موضع فیض پور میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا فیضان علی اچھے مدرس اور اچھے خطیب ہیں۔

حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب رضوی: آپ بہترین مدرس، بہترین مقرر، بہترین مفتی تھے۔ دارالعلوم شاہ

عالم احمد آباد گجرات میں عرصہ دراز تک صدر مدرس اور شیخ الحدیث کی ذمہ داری انجام دیتے رہے۔ ان کا مزار فیض پور ہی میں مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں موجود ہے۔ آپ کی مکمل تعلیم جامعہ منظر اسلام میں انجام پائی۔ آپ کے بڑے فرزند مولانا اسلام الرحمن دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد میں خدمت درس انجام دے رہے ہیں۔

(۳) حضرت مولانا محمد طفیل احمد صاحب رضوی: آپ نے منظر اسلام بریلی شریف میں تعلیم مکمل کی اور اپنی عمر کے آخری لمحات تک منظر اسلام کی تدریسی اور تنظیمی خدمات میں مصروف رہے۔ بریلی شریف ہی میں ان کا انتقال ہوا۔ اور وہاں سے جنازہ فیض پور میں لاکر سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سہیل احمد صاحب رضوی منظر اسلام کی تنظیمی خدمات سے آج بھی وابستہ ہیں۔

(۴) حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب: منظر اسلام سے تعلیم مکمل کی اور بریلی شریف ہی درس اور امامت سے وابستہ رہے۔ ان کی قبر فیض پور کے قبرستان میں آج بھی ممتاز نظر آتی ہے۔

(۵) حضرت مولانا فضل کریم رضوی: آپ نے منظر اسلام بریلی شریف میں عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دستار فراغت اور سند تکمیل حاصل کی نہایت باصلاحیت ذی استعداد مدرس، مقرر، اور مفتی تھے۔ درگاہ شاہ ارزاں محلہ درگاہ جامع مسجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں انجام دیتے ہوئے جب صوبہ بہار میں ادارہ شریعہ کا قیام عمل میں آیا اور سلطان گنج پٹنہ میں اس کی عمارت بنی اور اسے مرکزیت کا مقام دیا گیا تو حضرت مولانا فضل کریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریعت مقرر کئے گئے۔ آپ کی تحریر میں متانت اور پختگی کا مکمل احساس ہوتا تھا۔ ہر فیصلہ پورے اعتماد اور مستحکم دلائل کے ساتھ ہوتا تھا۔ جس کی کات ممکن نہیں ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ دور موجودہ میں عہدہ قضا ایسے ہی باوقار عالم و فاضل کے لئے زیبا تھا۔ آخری عمر میں بیمار ہو کر اپنے گھر آئے اور چند دنوں کے بعد ہی انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت مجھے بھی حاصل ہوئی تھی۔ آج آپ کی قبر سڑک کے کنارے قبرستان سے متصل اپنی زمین میں موجود ہے جو راستہ سے گزرنے والے ہر فرد کو دعوتِ عبرت دے رہی ہے۔

جامعہ منظر اسلام کے ابتدائی دور کے قدیم فارغین حضرات ان مذکورہ بالا افراد کے علاوہ بھی ہیں جن کا تعلق پوکھریا سے کسی نہ کسی طرح ضرور رہا۔ لیکن میں نے کچھ مخصوص حضرات کے ناموں پر اکتفا کیا اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے ان بزرگوں



کو قریب سے دیکھا، جانا اور پہچانا ہے۔ باقی حضرات کو یا تو میں نے دیکھا ہی نہیں یا میرے شعور کی منزل میں آنے سے پہلے رخصت ہو گئے۔ یا اس قدر دور رہی کہ میں ان کو پہچان نہیں پایا۔ مگر تمام حضرات نے اپنے اپنے حلقوں میں مسلک حق کے فروغ و ارتقاء کے لئے ہمیشہ کاموں کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء اور فضلاء پر ہمیشہ انوار و رحمت کی بارش فرمائے۔ جنہوں نے منظر اسلام کی تجلیات ہر طرف پھیلانے میں اپنی زندگی وقف فرمادی تھیں۔

فارغین عہد جدید: میں ان حضرات کے اسماء شمار کرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ ایسے علماء کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کسی نہ کسی طرح اپنے تعلیمی ایام میں جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے وابستہ رہے۔ پھر یا تو وہیں سے یا دوسرے سنی اداروں سے سند فراغت حاصل کی۔ یہ وہ علمائے کرام ہیں جن کے فیوض و برکات ہندوستان کے مختلف صوبوں اور نیپال میں پہنچ رہے ہیں۔ مسلک حق کی اشاعت اور عقائد باطلہ کی تردید کا کام ان کے ذریعہ جاری و ساری ہے۔ ایک دو کا نام لے لینے اور تعارف کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں ان کا تعلق پوکھریا سے ہے۔

(۱) حضرت مولانا محبوب رضا روشن قادری: فاضل بہاری حضرت مولانا عظیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ہیں۔ مولانا عظیم الدین صاحب کا سابق مکان موضع مکن پور ضلع دربھنگہ میں تھا لیکن پوکھریا میں ان کی سسرال تھی اسکے علاوہ بھی پہلے سے دوسرے رشتے تھے۔ مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا سے ان کا تعلیمی و تدریسی تعلق تھا۔ عرصہ تک اس مدرسہ کے مدرس بھی رہے اس لئے ان کی شناخت پوکھریا ہی سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ پوکھریا میں کچھ وراثت میں زمین ملی کچھ خرید بھی فرمائی۔ اس لئے مکن پور چھوڑ کر یہاں کی رہائش اختیار کر لی۔ بریلی شریف کے مدرسہ میں درس کی خدمات بھی انجام دیں۔ نیپال اور سیٹماڑھی کی سرحد پر موضع کھواں میں رضاء العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ بہت دنوں تک وہاں صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز رہے۔ جہاں بھی رہے پوکھریا ہی کے نام سے جانے گئے۔ ان ہی کے قابل قدر فرزند حضرت مولانا مفتی محبوب رضا روشن قادری ہیں جن کی مکمل تعلیم منظر اسلام میں ہوئی۔ منظر اسلام کے دوسرے صد سالہ نمبر میں ان کا تعارف موجود ہے۔ مولانا محبوب رضائے مدرسہ جمید یہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ میں خدمت درس انجام دی۔ اور آخر میں پرنسپل کے عہدہ پر فائز رہ کر سبکدوشی حاصل کی۔ دربھنگہ میں آپ نے سمیت کا نمایاں کام انجام دی

فتویٰ نویسی، تقریر اور شاعری ان کے محبوب مشاغل رہے۔ بعض کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ نعتیہ کلام کا مجموعہ بھی شائع ہوا۔ آج کل اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ رضاء العلوم کتھواں ضلع سیتا مڑھی میں شعبہ افتاء اور شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ پوکھریا میں جہاں ان کے والد محترم کا مزار مقدس ہے اسی کے قریب اب اپنا ذاتی رہائشی مکان بھی ہے۔

(۲) مولانا محمد رضا رحمانی: آپ خانقاہ رحمانیہ حامدیہ پوکھریا کے سجادہ نشین مولانا حافظ محمد حمید الرحمن مدظلہ العالی کے بڑے فرزند ہیں۔ مدرسہ رحمانیہ حامدیہ کے صدر المدرسین ہیں۔ قاضی شریعت ہیں۔ مفتی ہیں بہترین مقرر اور اچھا کلام کہنے والے نعت گو شاعر بھی ہیں۔ آپ کی تعلیم تو پہلے پوکھریا کے مدرسہ میں ہوئی اس کے بعد مکمل تعلیم جامعہ منظر اسلام میں ہوئی۔ وہیں سے دستار فراغت پائی۔ آپ اپنے والد محترم کے ولی عہد بھی ہیں اس لئے حلقہ مریدین میں تبلیغ و ہدایت کے ساتھ جملہ امور انتظامیہ کے گمراہ بھی ہیں۔

(۳) مولانا ابرار الحسن رضوی: ان کا مکان ہاتھ اصلی میں ہے لیکن بچپن ہی سے پوکھریا سے خاص تعلق رہا۔ وہ اس طرح کہ ان کی نانہال پوکھریا میں ہے۔ ان کے ماموں جان حافظ محمد حمید الرحمن صاحب ہیں ان کے نانا حضرت مولانا ولی الرحمن صاحب تھے۔ حضرت مولانا عبد الرحمن محی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند تھے اس طرح پرورش پوکھریا میں زیادہ ہوئی۔ پھر پوکھریا کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ منظر اسلام میں تعلیم مکمل کی۔ اب وہ مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریا میں صدر المدرسین کی حیثیت سے

خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آدمی مخلص اور نیک ہیں۔ اپنے مدرسہ کے مفتی، علاقہ کے مقرر اور موضع ہاتھ اصلی میں عیدین کے امام ہیں۔ خالق کائنات ان کو دین کی خدمت انجام دینے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین مجھے اپنی اس تحریر سے یہ بتانا مقصود تھا کہ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے پوکھریا کا ابتدائے قیام ہی سے ایک گھر تعلق روحانی، تعلیمی اور مسلکی تعلق تھا۔ پھر پوکھریا کے مدرسہ نے ہر دور میں اپنے یہاں سے تعلیم حاصل کئے ہوئے طلباء کو اعلیٰ تعلیم اور دستار فراغت کے لئے منظر اسلام میں بھیجا اس طرح اطراف و جوانب اور دور دراز کے مواضعات کے طلباء بھی اسی مدرسہ کے توسط سے بریلی شریف جاتے رہے۔ اور منظر اسلام سے فیض یاب ہوتے رہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی تصنیفات جلیلہ اور فتاویٰ عظیمہ کے



ذریعہ دنیا کے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ اس کے علاوہ منظر اسلام کے قیام سے پہلے بھی مخصوص طلباء کو درسی کتابیں پڑھائیں۔ پھر منظر اسلام کی بنیاد رکھ کر اور قابل قدر صاحب صلاحیت اساتذہ کو اس جامعہ میں مدرس کی حیثیت سے بحال فرما کر قوم مسلم پر احسان عظیم فرمایا۔ اس طرح غیر منقسم ہندوستان اور دوسرے ممالک میں یہاں کے فارغین علماء پھیل گئے اور تبلیغ دین اور مسلک حق کی اشاعت کا کام انجام دیتے رہے۔

بجہ تعالیٰ پوکھریا نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور آج اس گاؤں کے تقریباً ہر گھر میں علماء اور فضلاء موجود ہیں۔ پوکھریا کے مدرسہ اور علماء کے توسط سے اطراف و جوانب کے مواضع اور دور دراز کے علاقوں میں بھی جامعہ کے فضلاء کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ نیپال کے سرحدی مقامات میں اور اندرون نیپال میں بھی فارغین منظر اسلام کی کافی تعداد پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی پوکھریا کی درمیانی حیثیت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

موجودہ سجادہ نشین اور مہتمم جامعہ کے ذوق و شوق، ذہنی و فکری ارتقاء کے نتیجے میں جو تعلیمی، تعمیری، اور تنظیمی انقلاب آیا ہے وہ لائق صد تحسین اور قابل صد مبارکباد ہے۔ اللہ عز و جل ان کی خواہشوں کی تکمیل میں غیبی امداد فرمائے۔ مسلمانوں کے قلوب و اذہان کو اعلیٰ حضرت کی اس علمی یادگار کے فروغ و عروج میں ہر طرح سے تعاون کی طرف مائل کر دے تاکہ سجادہ نشین اور مہتمم صاحب مدظلہ العالی کے مقدس منصوبوں کی تکمیل ہوتی رہے۔ پھر آپ ہم اور تمام سنی مسلمان بجا طور پر یہ کہہ سکیں۔

یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام ہے

جیسا اس کا نام ہے ویسا ہی اس کا کام ہے

فاسق معین داڑھی مندھانے والے یا ایک مشت سے  
کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔  
(عالمگیری)

# چشمہ فیضانِ رضا

از قلم: (ادیب شہیر) علامہ نسیم بستوی بانی و صدر مدرس انوار الاسلام قصبہ سکندر پور بستی یوپی

## مرکزی درس گاہ جامعہ رضویہ منظر اسلام

اک مجدد نے وہ کھولی درس گاہ تربیت  
موت جس کے شعبہ تعلیم میں داخل نہیں

آج پورے عالم اسلام وسعت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی جن کو مسلمانوں کا ہر طبقہ اپنا روحانی پیشوا اور دینی رہنما کی حیثیت سے تسلیم کر کے ان کے نقش پر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے آپ ہی (قدس سرہ) کے جاری کردہ علمی چشمہ فیضان جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے خصوصی و ممتاز کردار کے تناظر میں جو تیسرا تاریخی اور دینی تعلیمی و ستاویزی حیثیت کا عظیم و وسیع نمبر ہے وہ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ علامہ الحاج سبحان رضا خاں صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی و نگرانی میں عرس رضوی کی نورانی و عرفانی تقریبات کے روح پرور ایمان افروز موقع پر ہزاروں علماء و مشائخ و انشوران قوم و ملت اور ملک و بیرون ملک سے تشریف لانے والے لاکھوں خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو یہ روحانی و نورانی تحریری تحفہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں رنگارنگ عنوانات کے تحت اہل علم، عقیدت مند شعراء اور علمائے کرام و مشائخ طریقت کے رشحات قلم لعل و گہر کی طرح جگمگا رہے ہیں۔

خانقاہ رضویہ کے گرامی قدر سجادہ نشین علامہ سبحانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی مجھ پر انتہائی خصوصی نگاہ عنایت و کرم ہے جو اپنے دامن روحانیت سے راقم الحروف کو وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنے شیخ طریقت حضرت علامہ سبحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں علیہ الرحمہ کی طرح مجھے ہمیشہ نوازتے رہتے ہیں۔ انہوں نے ایک موقع پر دفتر ”ماہنامہ اعلیٰ حضرت“ بریلی شریف میں اپنی مسند سجادہ نشینی پر جلوہ افروز تھے کہ اسی درمیان حضرت نے ایک طویل کاغذ پر اپنے دستخط



ثبت کر کے مجھے یہ فرما کر عطا فرمایا کہ لیجئے مولانا یہ خلافت نامہ تحریری ہے۔ جو میں آپ کو دے رہا ہوں۔ یہ انتہائی سرور و مسرت سے معمور اور روحانیت و کرامت سے بھرپور کلمات میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے۔ میں اپنی جگہ اس کی کیفیت سے بے خود و بے ساختہ سا ہو گیا۔ اور اپنی خوبی قسمت پر دل ہی دل میں فخر و ناز کرنے لگا۔

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے

وہ کیوں نہ خوبی قسمت پہ اپنی ناز کرے

یہاں ضمنی طور پر یہ واقعہ اختصاراً بیان کرنے کے لائق و مناسب ہے۔ جس سے جامعہ منظر اسلام کے چند اہم گوشے بکھر کر سامنے آجاتے ہیں جو اس کی عظمت و مرکزیت کا بین ثبوت بھی ہیں۔ غالباً ۱۹۴۲ء یا ۱۹۴۸ء کی بات ہے کہ راقم السطور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بریلی شریف کی سرزمین پر وارد ہو گیا اور دو ایک روز گزرنے اور معلومات فراہم کرنے کے بعد جامعہ منظر اسلام میں داخلہ لیکر درس میں باضابطہ شریک ہونے لگا۔ کچھ مدت گزرنے پر دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی بہاری پور سے وابستہ ہو گیا۔ اس کے دو اساتذہ بحر العلوم حضرت علامہ سید افضل حسین صاحب رضوی مونگیری اور حضرت علامہ مولانا معین الدین خان صاحب اعظمی علیہما الرحمہ کی درس گاہوں میں شریک ہونے لگا۔ درس کے مقررہ اوقات کے علاوہ خارج اوقات میں بھی دونوں اساتذہ کرام کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ دوپہر بعد بحر العلوم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری علیہ الرحمہ کے پاس شرح تہذیب و نور الایضاح اور کافیہ کا درس ہوتا تھا۔ اور عصر کے بعد علم الصیغہ اور فصول اکبری حضرت علامہ معین الدین خان صاحب اعظمی پڑھاتے تھے۔ اور پوری توجہ سے مضامین کتاب ذہن نشین کر دیتے تھے اول الذکر استاذ حضرت مفتی سید افضل حسین صاحب قبلہ مونگیری علیہ الرحمہ کے یہاں درس و تدریس کا معیار اس قدر بلند تھا کہ حضرت نے ہم لوگوں کو نور الایضاح کے مطالعہ کے لئے طحاوی تجویز فرمائی تھی۔ اور تہذیب کا متن ازبر کر دیا تھا۔ اسی طرح کافیہ کی پوری عبارت متن کرا دی گئی تھی۔ ہم لوگ زیر درس کتابوں کا پوری طرح مطالعہ کر کے آتے اور مطالعہ کے درمیان ہی اکثر شکوک و شبہات اور اعتراضات کے جوابات خود ہی حل کر کے اور سمجھ کر کے آتے اور اگر کہیں کوئی عبارت کا مفہوم و مطلب سمجھنے سے رہ جاتا تو ان قابل کتابوں پر عبور رکھنے والے بالغ نظر اساتذہ ہم لوگوں کا حال دیکھ کر اشارہ فرما دیتے تو اشکال دور ہو جاتا اور ہم سب اپنی جگہ مطمئن ہو جاتے۔ کمال تدریس

اعلیٰ درجہ کی قوت تفہیم ان ہی حضرات کو حاصل تھی۔ اس کے برعکس آج کل انحطاط و زوال کا یہ افسوس ناک حال ہیکہ طلبہ کی لاپرواہی تن آسانی آرام پسندی کہ زیر درس کتابوں جم کر دل لگا کر مطالعہ کرتے ہیں اور نہ عبارتوں کا صحیح ترجمہ کر پاتے ہیں اور نہ ہی اس کے ”مالہ و ماعلیہ“ سے آشنا ہو پاتے ہیں اور جب وہ کتابوں کی ورق گردانی سے فرصت و فراغت پا جاتے ہیں تو حضرت شیخ سعدی شیرازی کے اس شعر کے مصداق بن جاتے ہیں کہ

نہ محقق بود نہ دانشمند

بارہائے برو کتابے چند

اس دور میں بحر العلوم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب بہاری مظہر اسلام یعنی حضور مفتی اعظم ہند نوری قدس سرہ کے دارالافتاء کے مفتی تھے۔ اور افتاء کا کام حضور مفتی اعظم کے دولت خانے میں بالائی حصے کے کمرے میں انجام دیا کرتے تھے۔ راقم الحروف چونکہ حضرت مفتی صاحب سے بہت زیادہ مانوس تھا اس لئے میں بھی دارالافتاء میں ظہر کی نماز کے بعد مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور ان کی بتائی ہوئی کتب فقہ الماریوں سے نکال کر پیش کر دیتا اور ضرورت پیش آنے پر حوالہ تحریر کرنے کی عبارتوں والا صفحہ نکال کر دیدیتا۔ اس وقت میرا دوپہر اور شام کا کھانا آقا کے نعمت مخدوم اہلسنت حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے دولت خانے سے آتا تھا اور میں صدر دروازہ کے پاس برآمدے میں چارپائی پر کھالیا کرتا تھا کچھ اسی طرح گزرے اس کے بعد بہاری پور مسجد کے منتظمین کی دلی خواہش اور اصرار پر ہم پر مسجد بہاری پور کا امام ہو گیا۔ اس محلہ میں انصاریوں کی تعداد زیادہ تھی وہاں جب تک امامت کرتا رہا محلہ کے مصلیان وغیرہ وغیرہ میرے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آتے اور مجھے ہر اعتبار سے خوش کرنے اور آرام پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے۔ ایک ٹھیکیدار صاحب اکثر و بیشتر نماز فجر کے بعد مصافحہ کرتے ہوئے پانچ روپے کا نوٹ مجھے بطور نذرانہ دے جاتے۔ اور بعض اوقات مجھ سے بڑی محبت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے اپنے گھر ناشتہ کے لئے لیجاتے اور فرمایا کرتے کوئی ضرورت درپیش آئے تو مجھے کہلا دیا کریں میں فوراً انتظام کر دوں گا۔ یہ سب دراصل فیض تھا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا کہ بریلی شریف کے باشندے تمام پڑھے اور علماء و طلباء کے مراتب و درجات کو بخوبی جانتے اور اسی کے مطابق حسن اخلاق کا اظہار کرتے۔ اور قدر و احترام سے پیش آتے۔ ایسے بھی بریلی شریف اتر پردیش کا قدیم، تاریخی



شہر مانا گیا ہے۔ جہاں اپنے وقت کے جلیل القدر علماء و مشائخ اور نامور شعراء اور اردو زبان کے بلند پایہ نقاد پیدا ہوئے۔ اس طرح یہ شہر شرع و تصوف کا حسین سنگم بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے مزار شریف محلہ سوداگران سے تھوڑی سی مسافت پر شاہ نیاز احمد بریلوی علیہ الرحمہ کا آستانہ فیض بخش خاص و عام ہے اور ہر سال آپ کا عرس مبارک بہت ہی احترام و عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے اسکے علاوہ بھی بزرگان دین اس تاریخی شہر کے مختلف علاقوں میں آسودہ خاک ہیں۔

راقم الحروف کے زمانہ طالب علمی بریلی شریف میں موجودہ سجادہ نشین علامہ سبحان رضا خاں صاحب دام ظلہ العالی کے دادا جان مفسر اعظم ہند جامعہ رضویہ منظر اسلام کے ناظم اعلیٰ تھے اور اس ادارہ کے جملہ مسائل اور معاملات میں آپ ہی کا فیصلہ حرف آخر تصور کیا جاتا تھا۔ مفسر اعظم نہایت خوب و وجہ و نورانی صورت کے بزرگ تھے۔ آپ کا جسم بھرا ہوا متوسط قامت تھے۔ اگر آپ کو عربی لباس جبہ پہنا دیا جاتا اور سر پر عمامہ باندھ دیا جاتا تو جاہ و جلال سے بادشاہ نظر آتے۔ صبح سے شام تک حاجت مند اور اہل مراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عام طور پر دیکھا گیا کہ حضرت ان کو گلاس میں پانی پڑھ کر عطا فرما دیا کرتے اس کو صحت و شفا حاصل ہو جاتی۔ آپ ہی کے دور میں ماہنامہ اعلیٰ حضرت بھی جاری ہوا۔ جو اس وقت کے لحاظ سے لیتھو پریس پر چھپتا تھا۔ یہ آج کل کی طرح آفسیٹ اور خوبصورت و دیدہ زیب کتابت، طباعت، اور حسین و جمیل سرورق کا اہتمام نہیں ہو پاتا تھا۔ حضور مفسر اعظم رسالہ ”اعلیٰ حضرت“ کے مدیر اعلیٰ ہونے کے ساتھ ہی ایک سحر بیان مقرر و خطیب بھی تھے۔ قرآنی آیات کے ایسے ایسے علمی نکات بیان فرماتے کہ سامعین کا ایمان تازہ ہو جاتا آپ اپنے عنوان پر گھنٹوں خطابت کے جوہر دکھا کر حاضرین اور باذوق مجمع کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ آپ کے وصال کے بعد قائد اہلسنت نبیرہ اعلیٰ حضرت الحاج حضرت علامہ ربیعان رضا خاں صاحب قبلہ رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے خانقاہ رضویہ اور دارالعلوم منظر اسلام کی ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ اور تعلیمی و تعمیری نقش و نگار کو بلند شکل و صورت میں بدل دیا۔ آپ نے سیاست کے میدان میں بھی قدم رکھ کر محض اقتدار کی ہوس دینی و منفعت کی خواہش اور مال و زر کی تمنا سے پاک کر کے اسے شاق و شفاف اور ہموار کرنے میں لگے۔ آپ کے اقدام کو حکومت کے سنجیدہ اور انصاف پسند عناصر نے سراہا۔ آپ کے ہی دور میں آپ کے حکم سے راقم السطور ”ماہنامہ اعلیٰ حضرت“ کا مرتب و مدیر اعزازی کی حیثیت سے کام انجام دیتا رہا۔ اس وقت ان کے جانشین و خلیفہ خانقاہ عالیہ رضویہ کے صاحب سجادہ اور دارالعلوم منظر اسلام کے ناظم اعلیٰ اور اسکے





کر دو ٹکڑے کر دو تو ایک پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا گئے۔

اسی کتاب کے آگے ص ۹ پر یوں تحریر کرتے ہیں۔ فاضل بریلوی ایک بلند پایا مفسر، مایہ ناز محدث، نادر روزگار متکلم اور عظیم النظیر فقیہ تھے۔ حضرت علامہ شاہ جہا پوری ص ۱۰ پر یوں رقمطراز ہیں۔ آپ کا دوسرا علمی شاہکار کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ہے۔ یوں تو قرآن کریم کا کتنے ہی علماء نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ جن میں مولوی محمود حسن دیوبندی ۱۳۳۹ھ ۱۹۲۰ء مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء مولوی فتح محمد خاں جالندھری، ہشتی نذیر احمد دہلوی اور ابوالاعلیٰ مودودی کے تراجم پاک و ہند میں آج کل بڑی آب و تاب سے شائع ہو رہے ہیں اور ان حضرات کو کلام الہی کی ترجمانی کے علمبردار منوانے کی بھرپور سعی کی جاتی رہی ہے لیکن انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ان حضرات نے اپنے اپنے مخصوص خیالات کو ترجمہ کی آڑ میں قرآن کریم سے ثابت کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ ص ۱۱ پر علامہ اپنی کتاب سیرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں۔

آپ کا تیسرا شاہکار ”حداائق بخشش“ آپ کا عقیدہ یونان ہے۔ اس سچے عاشق فانی الرسول نے اپنے محبوب کے اوصاف کلام الہی میں دیکھے انہیں اپنے لفظوں میں بیان کر کے قلب مضطر کو تسکین دی۔ مسلمانوں کو سکون بخشا، راحت افزا نسخہ بنایا، محبوب کی صفت و ثناء بیان کرتے وقت قلب کا اضطراب، جگر کا سوز آنکھوں کے آنسو اور سینے کی آہیں بھی الفاظ کے جسم میں پیوست کر کے پھر بلبل باغ مدینہ بن کر چھپایا۔ اس نے اپنے ان پیارے پیارے اور ایمان افروز نغموں سے اہل اسلام کے قلوب کو گرمایا۔ انہیں ساقی کوثر و تسنیم کا شیدائی بنایا۔ اور دشمنان دین کے زرخے سے نکال کر اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سرور کو ن و مکمل <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے در اقدس پر جھکایا۔ کیونکہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باور سیدی تمام بولہی ست

اپنے ایک نعتیہ کلام میں امام احمد رضا قدس سرہ فیصلہ کن لب و لہجہ میں خوش عقیدہ مسلمانوں کو واضح الفاظ میں بتا رہے ہیں۔

بخدا خدا کا بھی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقرر

جو وہاں سے ہو نہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تھوہاں نہیں

(حداائق بخشش)

اخلاق و کردار میں آپ ”تخلقوا با خلاق اللہ“ کے پیکر جمیل نظر آتے تھے۔ اور اشداء علی الکفار رحماء

ببینہم وہ دشمنان دین و مذہب ہوں یا وفاداران مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور اسلام کے شیدائی و فدائی۔ وہ ہر ایک سے اسی آیت کریمہ کی روشنی میں ملتے تھے۔ جس کا مفہوم شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال اپنے کلام میں یوں ادا کرتے ہیں:

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم  
دریاؤں کے دل جس سے دھل جائیں وہ طوفاں

مرکزی درس گاہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف انہیں حقائق و معارف کی آئینہ دار ہے۔ جو قرآن کریم اہل اسلام کے لئے واضح انداز میں بیان کر رہا ہے۔ اور انہی پر عمل پیرا ہو کر اس کے تمام سجادہ نشین دارباب حل و عقد راہ عروج و ارتقاء پر گامزن رہے ہیں۔ اور صبح قیامت تک زندہ و تابندہ رہیں گے۔

یادگار اعلیٰ حضرت پانندہ باد

حضرت علامہ سبحان و رضا خاں صاحب زندہ باد

(بقیہ صفحہ ۳۵۴ کا)

ترقیاتی پیش رفت اور مستقبل کے منصوبے قوم و ملت کے سامنے من و عن پیش فرماتے تھے۔

جذہ الاسلام مہتمم ہونے کے باوجود منظر اسلام کی فلاح و بہبود تعمیر و ترقی کے لئے ایک ادنیٰ ملازم کی طرح کام کرتے تھے آپ نے کبھی بھی اپنے آپ کو ”پدر سلطان بود“ کے خط میں مبتلا نہیں ہونے دیا اور دن رات ایک کر کے منظر اسلام کو شاہراہ ترقی پر گامزن کروایا۔ چنانچہ آپ کی اسی محنت شاقہ کا ذکر منظر اسلام کے ایک سالانہ جلسے کی رپورٹ میں یوں ہے۔

سب سے پہلے فاضل نوجوان عالم دوران جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب دام فیضہ مہتمم مدرسہ اہلسنت و جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ آپ نے ایسی جانفشانی سے اس کار خیر کو انجام دیا ہے کہ تعریف سے باہر ہے۔ جس نے دیکھا ہے خوب جانتا ہے کہ ہمارے مولانا محدود کس درجہ مدرسہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور کچ تو یہ ہے کہ آپ ہی کی جانفشانی سے یہ مدرسہ چل رہا ہے حضرت مولانا نہایت باخدا بزرگ ہیں۔ طالب علموں سے آپ نہایت درجہ شفقت فرماتے ہیں (فت روزہ وہد بہ شکرہ کی بابت ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء جلد ۴۴ ص ۵)

مذکورہ حقائق و شواہد منظر اسلام کے تعلق سے جذہ الاسلام کی ایثار و قربانی کے بین ثبوت ہیں آپ کے عہد مقدس میں منظر اسلام کے جلسوں میں مشائخ عظام علمائے کرام اور عمائد و روسائے ذوی الاحرام کی شرکت اس امر کا پتہ دیتی ہے کہ وہ واقعی قائدین قوم و ملت ”جذہ الاسلام“ کا ”منظر اسلام“ اس دور کا آپ ہی جیسا برہان اسلام تھا جب ہی تو قائدین قوم و ملت آپ کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس گھن علم و فن کی آبیاری میں حصہ داری کے لئے حاضر ہو جاتے گویا جذہ الاسلام منظر اسلام ہیں اور منظر اسلام جذہ الاسلام۔



# امام احمد رضا اور محبت سادات

از قلم: الحاج حافظ ڈاکٹر محمد پرویز نوری بریلی شریف

ارباب فکر و نظر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ فی الرسول اور عشق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سرحد کو عبور فرما چکے تھے جہاں محبت کے احساسات و تصورات کو الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ اپنے ہوں یا بیگانے امام موصوف کے متعلق کوئی لکھتا ہے کہ امام احمد رضا کی سطر سطر سے عشق رسول پھوٹا پڑتا ہے اور کسی نے لکھا کہ محبت رسول ان کا قیمتی اور قابل قدر سرمایہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ رسول کریم سے اتنی والہانہ محبت رکھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے متعلق ایسے الفاظ بھی سننا گوارہ نہ کرتے تھے جو قابل تاویل ہوں مگر میں کہتا ہوں کہ امام احمد رضا کان عشق و محبت کے وہ درکنون تھے جس کی ضیا پاشیوں سے دنیا کے بیشتر گوشوں میں سرور کائنات سے لوگوں نے محبت و شفقت کی سلیقہ پایا یوں تو آپ کے نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ کے ہر شعر میں محسن انسانیت ﷺ سے والہانہ عشق و عقیدت کا سمندر موجزن ہے اور جذبات و احساسات کا ایک جہاں آباد ہے مگر عمل و کردار کی روشنی میں دیکھا جائے تو امام موصوف کا مقام اس سے بھی بلند نظر آتا ہے۔ یہ محبت رسول کافی اثر ہے کہ سرور کائنات سے نسبتی تعلق رکھنے والے اشخاص یعنی سادات کرام کا بے پناہ احترام اور محبت فرماتے اور اس بات میں آپ سن و سال، قد و قامت، عالم و جاہل، امیر و غریب، اور نیک و بد کا امتیاز رکھ کر حسن سلوک نہ فرماتے بلکہ رشتہ بخون کا لحاظ کرتے ہوئے سبھی کے ساتھ نیاز و مندی کا رویہ رکھتے تھے۔ کچھ مثالیں لیجئے۔ حضرت مولانا سید محمد سعید مغربی آپ کے علم و فضل اور تقویٰ و طہارت سے متاثر ہو کر حسب رواج عرب سلسلہ کلام میں مخاطب کے وقت یا سیدی فرماتے تھے بظاہر یہ کوئی ایسی بات نہ تھی کہ اس مخاطب سے شرمندگی محسوس کی جائے مگر امام احمد رضا کے جذبہ عشق نے اس بات کو گوارہ نہ کیا اور اس سید زادہ کے قدم ناز پر علم و فضل کا تاج نچھاور کرتے ہوئے فرمایا حضرت مولانا سید محمد سعید صاحب مغربی کے الطاف کی حد ہی نہ تھی اس فقیر سے خطاب میں یا سیدی فرماتے میں شرمندہ ہوتا میں نے ایک بار عرض کی کہ حضرت سید تو آپ ہیں فرمایا واللہ سید تم ہو۔ میں نے عرض کی میں سیدوں کا غلام ہوں فرمایا تو یوں بھی سید ہوئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قوم کا آزاد شدہ غلام انہیں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سادات کرام کی سچی غلامی اور ان کے صدقہ میں غراب دنیا عذاب قبر و حشر میں کامل آزادی عطا فرمائے۔ آمین (المسعودی)

جل ۱۳۸

ایک شاگرد کی تعلیم و تربیت کیلئے ایک استاد مناسب تادمی کارروائی کے لئے ہاتھ اور زبان دونوں کو استعمال کرنے کا پورا پورا حق رکھتا ہے شرعاً اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا بلکہ خداوند کریم ایسے استاد کو اپنے رحم و کرم سے نوازے گا حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی حصول تعلیم کے لئے بریلی شریف تشریف لے گئے ایک موقع پر برائے تربیت امام احمد رضا نے جو طریقہ اختیار فرمایا انتہائی دلچسپ اور ناموس عشق کی حرمت سے مملو ہے۔ محدث اعظم ہند کی زبان میں ملاحظہ ہو۔ کار افتاء کے لئے جب میں بریلی حاضر ہوا تو میرے اندر لکھنؤ میں آٹھ سال رہنے کی خوبی کافی موجود تھی۔ شہر کے جغرافیہ میں بازار اور تفریح گاہوں کو وہاں لوگوں سے پوچھتا رہا کہ جمعہ کے دن کی فرصت میں کچھ سیر پانا کروں۔ جمعہ کا دن آیا تو میں سب سے آخری صف میں تھا نماز ہو گئی تو اعلیٰ حضرت نے مجھے دریافت کیا کہ سید محمد کچھوچھوی کہاں ہیں میں بریلی کے لئے بالکل نیا شخص تھا لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے یہاں تک خود اعلیٰ حضرت کھڑے ہو گئے اور باب مسجد پر مجھ کو دیکھ لیا تو مصلے سے اٹھ کر صف آخر میں آکر مجھ کو مصافحہ سے نوازا اس سے زیادہ کار اوہ کیا تو میں تھرا کر گر پڑا۔ اعلیٰ حضرت پھر مصلے پر تشریف لے گئے اور سنن و نوافل ادا فرمانے لگے۔ (کتاب مجدد اسلام ص ۱۶۱)

چنانچہ محدث اعظم ہند نے بعد نماز جمعہ تفریح کا قصد فرمایا اور ایک پان کی دوکان پر پان لینے کھڑے ہو گئے امام احمد رضا کا انداز لوگ دیکھ چکے تھے اسلئے مصافحہ و دست بوسی کا سلسلہ شروع ہوا تو سیر و تفریح کا جذبہ ہمیشہ کے لئے دل و دماغ سے نکل گیا اور کتاب و سنت کے باغ علم و عمل کا پھول چھنے اور خوشبو سے مشام جاں انسانیت معطر کرنے کا کھل جذبہ جاگ اٹھا نبی کریم ﷺ سے عشق و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سید زادہ کی گزارش پر لاکھوں کے مجمع میں شکست و ذلت کو زیب گلو کرنے کا واقعہ سیدنا جنید بغدادی کا واقعہ تو تاریخ کے صفحات میں ملتا ہے لیکن نادانستگی اور غیر شعوری طور پر ایک مزدور سید زادہ کے کاندھے پر سواری کر لینے کے بعد ندامت و شرم ساری کا انداز اور اسی نادانستہ جرم کے ازالہ کا منظر امام احمد رضا کے علاوہ چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا ہوگا علامہ ارشد القادری کی زبانی ملاحظہ ہو۔

کہاروں نے پاکی اٹھائی پاکی لیکر تھوڑی سی دور چلے تھے کہ یکایک امام اہلسنت کی آواز فضا میں گونجتی ہے پاکی روک دو حکم کے مطابق پاکی روک دی گئی۔ اعلیٰ حضرت اضطراب کی حالت میں پاکی سے برآمد ہوئے کہاروں کو آپ نے بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا کہ آپ لوگوں میں آل رسول کون ہے؟ اپنے جد اعلیٰ کا واسطہ صحیح بتائیے۔ احمد رضا کے ایمان کا ذوق لطیف تن





# حجۃ الاسلام اور منظر اسلام

تحریر: محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران رضا فگر بریلی شریف

منظر اسلام کے تاسیسی پس منظر میں صحرائے نجد سے اٹھنے والا رسول دشمن کا وہ زہریلا طوفان تھا جو دیوبند کی فاسد توانائیوں سے سرشار ہو کر ملک کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں ایک بلائے ناگہانی کی طرح پھیل گیا نتیجتاً اس طوفان کی زد میں آنے والے سادہ لوح مسلمان تذبذب کا شکار ہو گئے پھر تو ایسا قیامت خیز منظر سامنے آیا اور ایمان و عقیدہ کی آہنی چٹان میں ایسا شگاف پڑا کہ لوگ بریلوی اور دیوبندی دو مکتبہ فکر میں تقسیم ہو گئے۔

دین و ایمان کے پرسکون سمندر میں بدعقیدگی کا پتھر پھینک کر سات سمندر پار سے آئے انگریزوں نے ایک پر شور زلزلہ برپا کر دیا ان کی گندی سیاست یہ تھی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر عرصہ حکومت دراز کیا جائے کیونکہ انگریز یہ بخوبی جانتے تھے کہ مسلم ایک زندہ دل اور باطل شکن قوم ہے لہذا جب تک مسلمانوں میں بدعقیدگی کا زہر نہیں پھیلایا جاتا ہندوستان پر حکومت کا خواب جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگا۔ چنانچہ انگریزوں کے اشارے پر مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی خاندانی روایت سے بغاوت کرتے ہوئے تقویۃ الایمان، صراط مستقیم جیسی زہریلی اور ایمان سوز کتابیں لکھیں اور پورے ملک میں آگ کے شعلے بھڑکادیئے۔

یہ آتش طوفان دین و ایمان کو خاکستر کرنے کے لئے کچھ کم نہ تھا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی ناپاک تحریروں کی روشنی میں علمائے دیوبند نے ایسے ایسے دود و دھواں سے دورقی رسالے تصنیف کئے جن سے الوہیت کا تقدس پامال ہو گیا اور ناموس رسالت مجروح ہو گئی ان رسالوں میں کہیں تو رسالت اللہ ﷺ کے علم غیب کا خون کیا گیا کہیں ختم نبوت کی بیخ کنی کی گئی کہیں ذات باری پر امکان کا بہتان رکھا گیا غرض کہ اس طرح علمائے دیوبند نے ہزاروں ایسے گمراہ کن مسائل پیدا کئے جو اسلامی عقائد و نظریات سے یکسر متصادم تھے اور مسلمان بچپارے جو سلف صالحین کے مسلک سے وابستہ تھے وقت کے اس طوفان بلا خیز میں نیچے کی طرح ہلکے لکھارے تھے۔

ایسی سیاسی کشمکش اور مذہبی اضطراب میں بریلی کی دھرتی پر ایک امام احمد رضا کی ذات تھی جو مشترکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی رہنمائی کا ذریعہ تھی انہوں نے اہل ایمان کی کشمکش میں اور نظریاتی بحران کے عالم میں اپنی باطل شکن تحریروں کے ذریعہ ایمان و عقیدے کے صحیح ترجمانی فرمائی۔ اور باطل کی سرکوبی کا فریضہ انجام دیا۔ فاضل بریلوی نے دیکھا کہ رسول کے دشمن کا شعلہ بھڑک





پڑھائیں۔ حجۃ الاسلام نے اپنے جس اہتمام کے ذریعہ تعلیمی و تدریسی میدان میں منظر کو ترقی کے بام عروج تک پہنچایا جس کا اندازہ حضرت علامہ سلامت اللہ صاحب نقشبندی مجددی رامپوری کی درج ذیل رپورٹ سے ہوتا ہے۔

حضرت مولانا (احمد رضا خاں قادری) کے فیضان کا ادنیٰ اثر یہ ہے کہ ان کے فرزند ارجمند صاحب ہمت بلند جامع انحاء سعادت، حاجی بدعت حامل لوائے شریعت قرۃ العین العلماء مولوی حامد رضا خاں صاحب طول عمرہ و زیدہ قدرہ نے بشارت بعض اہلسنت ایک مدرسہ خاص اہلسنت کے بنام ”منظر اسلام“ بنیاد ڈالی۔ جس کی صرف بریلی والوں کے لئے نہیں بلکہ تمام اہلسنت ہندوستان کے واسطے اشد ضرورت تھی اس کے وجہ اور خوبیاں روداد مدرسہ اور اس کے مقاصد کے ملاحظہ سے مفصل ہوں گی۔

بتقریب امتحان سالانہ مدرسہ مذکور حسب الطلب فقیر راقم الحروف وہاں حاضر ہوا اور احوال مدرسہ و مدرسین و مبلغ و علوم طلبہ و طرز تعلیم سے ہر قسم کے طلبہ مبتدی و متوسط و متنبی کے متعدد جلسہ امتحان میں شریک رہا اور علوم دینیہ ضروریہ معقول و منقول خصوصاً علم تفسیر وحدیث و سیر اصول وغیرہا میں امتحان کی کیفیت پر مطلع ہوا۔ الحمد للہ! تم الحمد للہ! کہ بہر کیف حسن سخی مدرسین اور خوبی انتظام ناظمین اکثر طلباء علوم دین کو مستعد اور اس بشارت کا بمشر پالایزال اللہ بغرض فی هذا الدین غریسا یستعلمہم فی طاعته بالخصوص منتهی طلب کی علو ہمت اور حسن تقریر مطالب اور تحریرات فتاویٰ جو دیکھنے میں آئے اس سے نہایت شاد ماں ہوا۔ الحمد للہ! اس مدرسہ کو حسن ترقی روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ (روداد مدرسہ منظر اسلام سال دوم ص ۵۱، ۵۰)

اس رپورٹ سے منظر اسلام کا زرین منظر لگا ہوں کے سامنے ہے کیسے تھے وہ ناظمین جنہوں نے منظر اسلام کی گود میں پروان چڑھنے والے عظیم فاضل کے ذریعہ دین و سنت پر ہونے والے باطل اور طاغوتی حملوں کا دندان شکن جواب دیا۔ کیسے تھے وہ مدرسین جنہوں نے اپنے خون جگر سے طلبہ کو مرد آہن بنا کر فرقیائے باطلہ کی سرکوبی اور ضلالت و گمراہی کے دہیز پردوں کا سینہ چاک کر دیا۔ کیسے تھے وہ مبلغین جنہوں نے اپنے علمی جوہر اور فن صلاحیت کے جذبہ سے مسلک اہلسنت کی ترویج و اشاعت اور دین و سنت کا بول بالا کر دیا اور کیسے تھے وہ مصنفین و مناظرین جنہوں نے اپنی فکر انگیز تحریروں اور عطربین تقریروں کے ذریعہ باد مخالف اور حوادث زمانہ کا رخ موڑ کر ایک ایسا انقلاب برپا کر دیا جس نے زنگ آلودہ چنار و خیال کے متفصل دروازے کھول دیئے اور دنیائے اسلام کو شعور و آگہی کی ظفر مند سوغات بخشی۔

حجۃ الاسلام نے اپنی خدا داد صلاحیتوں کے ذریعہ اپنی خاندانی روایتوں کو برقرار رکھتے ہوئے باطل شکنی اور حق سازی میں اہم



رواں ادا کیا آپ بیک وقت منظر اسلام کے مہتمم بھی تھے مدرس بھی محدث بھی اور مبلغ بھی تھے آپ کی بے لوث خدمات کی تفصیل درج ذیل رپورٹ سے معلوم ہوتی ہے جسے حضرت مولانا شفاعت الرسول صاحب رامپوری نے منظر اسلام کے چودہویں سالانہ جلسہ کے موقع پر تیار کیا تھا۔

الحمد للہ! کہ توجہ و سرپرستی علیحدگی سے مجدد مائے حاضرہ مولانا مولوی مفتی حاجی قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی مدظلہ الاقدس و بی خواہان مدرسہ اراکین و منتظمین اسماء مدرسہ منظر اسلام معروف بہ اہل سنت و جماعت بریلی کا چودہواں سالانہ جلسہ مسجد لی لی جی میں نہایت خیر و برکت سے ہوا۔

یہ بات حضرات خفّاء کرام کثر ہم تعالیٰ امثالہم پر بخوبی روشن ہے کہ اس وقت کفر و ضلالت، الحاد و بد مذہبی کا طوفان عظیم برپا ہے اور چاروں طرف سے بد مذہبوں کا نرغہ خفّیہ پر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس مبارک مدرسہ نے مسلمانوں کو انجیریت وغیرہ مقلدیت و وہابیت کی مذہبی دبا و خارشست سے بچا کر سچی سنیّت اور پکی عقیدت کی روحانی اور مقدس تعلیم دی ہے۔ اور یہ ایسا احسان عظیم ہے جس پر ہم اور ہماری آئندہ نسلیں عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہیں۔ یہی وہ درس گاہ ہے جس میں خالص مخلص مذہب حقہ اہلسنت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ہندوستان اور ہندوستان کے سچے مسلمان اس مایہ ناز مدرسہ کی قدر نہ کریں تو وہ بڑے ناحق شناس ثابت ہوں گے۔ اس کے لائق مہتمم فاضل ادیب زمانہ فقیہ یگانہ جناب صاحبزادہ مولانا مولوی حاجی محمد حامد رضا خاں صاحب قادری ہیں۔ جن کی محنت شاقہ اور انتھک کوششوں نے مدرسہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اپنی تمام ضروریات چھوڑ کر ہر وقت اسی کی نگہداشت فرماتے ہیں۔ کیا ایسے سچے دلسوز ہمدرد کی قدر افزائی ہمارا فرض اخلاق و اسلام نہیں کیا ہم مذہب و برکات مذہب کو بالکل پس پشت ڈال دیں گے۔ کیا اس لافانی و روحانی مدرسہ کی خدمت کا فرض ہمارے اوپر عائد نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ سنیوں کی خوش قسمتی یہ سبب ہو سکتا ہے۔ حضرت مولانا مولوی شاہ ظہور الحق صاحب نقشبندی مجددی رامپوری مدظلہ جو علوم معقول و منقول کے جید عالم ہیں اس مدرسہ کے صدر مدرس ہیں آپ کے باعث طلبہ جوق در جوق چلے آ رہے ہیں۔ آپ کا تبحر علمی خصوصاً فن معقول میں کسی خاص تشریح کا محتاج نہیں آپ کے دم قدم سے مدرسہ کو بڑی رونق حاصل ہوئی ہے۔ اور آپ کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ اس سال جلسہ میں آٹھ فارغ التحصیل ہوئے جن کو سند اور دستار اسی جلسہ میں دی گئی۔ (نفت روزہ و بدیعہ سکندری بابت ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء جلد ۵۳ ص ۵)

حجۃ الاسلام منظر اسلام سے متعلق چھوٹے سے چھوٹا کام از خود انجام دیا کرتے تھے حتی الامکان منظر اسلام کے سالانہ جلسوں میں مدعو علمائے کرام کے استقبال کو بنفس نفیس بریلی اسٹیشن پر تشریف لجاتے جس کی منظر اسلام کے سالانہ جلسے کی درج ذیل

رپورٹ شاہد عدل ہے۔

دوشنبہ کو پہلا جلسہ ہوا اور اسی روز مولانا شاہ محمد عمر صاحب حیدر آبادی مع سات عالموں کے بریلی تشریف لائے اسٹیشن پر فاضل نوجوان فاضل ابن فاضل قبلہ وکعبہ جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ اہلسنت وجماعت و جناب مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب صاحبزادہ اعلیٰ حضرت مجدد ملت حاضرہ مدظلہم و جناب مولوی محمد ظفر الدین بہاری مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت و جناب سید برکت علی صاحب رئیس و جناب مولانا اسماعیل صاحب واعظ پبلی بھیتی و جناب مولانا شفاعت الرسول صاحب و دو چیرای مدرسہ اہلسنت برائے استقبال بوقت شب اسٹیشن پر حاضر تھے آٹھ بج کر چالیس منٹ پر مولانا مددوح تشریف فرما ہوئے۔ جائے قیام پہلے سے مقرر کر لیا گیا تھا فحقت روزہ و دبدبہ سکندری بابت ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء جلد ۳۳ ص ۳ تا ۵

ایسے پرفتن و پر آشوب دور میں منظر اسلام کی غیر معمولی تعلیم و ترقی مجدد وقت اعلیٰ حضرت کی کرامت اور حجتہ الاسلام کی عمدہ نظامت ہی کا کرشمہ تھی کہ ایک مختصر سی مدت میں علوم و معرفت کا سرچشمہ شعور و آگہی کا مرجع اور دنیا سے سنیت کا مرکز بن گیا۔ حجتہ الاسلام نے منظر اسلام کو مزید ترقی سے ہم کنار کرنے کی غرض سے ایک مجلس شوریٰ کا انعقاد فرمایا اور اس ضرورت کی طرف عمائدین شہر اور اکابرین قوم و ملت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے سالانہ جلسے میں شرکت کی پر خلوص دعوت بھی دی جس کا تذکرہ آپ نے مولانا وزارت رسول صاحب حامدی کو لکھے اپنے ایک خط میں یوں فرمایا۔

یہاں آج کل دارالعلوم کے جلسہائے سالانہ کے انتظامات زیر نظر ہیں مجلس شوریٰ کا انعقاد ہو رہا ہے اور سارے عمائد شہر کی توجہ منعطف ہے اس سال نتیجہ امتحان بہترین صورت میں دیکھا جانا قرار پایا ہے۔ ہمیں طالب علم و دستار فضیلت کے قابل تیار ہوئے ہیں اور سارے شہر کی رائے ہے کہ گورنر یوپی حافظ احمد سعید خاں صاحب (جو میری ملاقات کے اشتیاق میں دومرتبہ بریلی آئے اور میرے موجود نہ ہونے کے باعث ملاقات نہ ہو سکی) چونکہ ایک مسلمان گورنر ہیں لہذا جلسہ سالانہ میں انہیں دعوت دی جائے اور نواب منزل اللہ خاں اور محمد یوسف وغیرہ عمائد ہند اور مشائخ میں سے جناب دیوان صاحب اجمیر مقدس اور پیر جماعت علی شاہ صاحب پیر پنجاب وغیرہ حضرات کو بلایا جائے۔ (تذکرہ جمیل ص ۱۸۲)

منظر اسلام کے اہتمام و انصرام اور آمد و خرچ کے حسابات کے معاملے میں حجتہ الاسلام کی دیانت داری و ذمہ داری کا یہ عالم تھا کہ ہر سالانہ جلسے میں آمد و اخراجات کا گوشوارہ تعلیمات و تعمیرات کی کیفیات، (بقیہ صفحہ ۳۳۶ پر)





کتنی دلکش کتنا سندر منظر اسلام ہے	اس کے حسن دلکش پر چاند بھی قرباں ہے
علم کا تنیم و کوثر منظر اسلام ہے	کیوں نہ ہوں سیراب اس سے طالبان علم دیں
منظر اوصاف حیدر منظر اسلام ہے	قوتیں حاصل ہوں اس سے کیوں نہ یوں اسلام کو
عشق و علم حق کا منظر منظر اسلام ہے	سارے عالم میں ہے شہرہ منظر اسلام کا
ہم پہ مشفق مثل مادر منظر اسلام ہے	اب نہ جانیں گے کہیں آغوش منظر چھوڑ کر
مادہ عرفاں کا ساغر منظر اسلام ہے	پنی رہے ہیں ہر گھڑی میکش یہاں عرفاں کا جام
شارح قرآن اطہر منظر اسلام ہے	قلفہ منطق ریاضی کے علاوہ دوستو
منزل صد ارتقا پر منظر اسلام ہے	حضرت سبحا رضا کی کوشش پیچم سے آج
چرخ عظمت پر سراسر منظر اسلام ہے	ضولکن جلوہ نما، صوبار ہرم دیکھئے
نور عرفاں سے منور منظر اسلام ہے	کیوں نہ حاصل اس میں بہتویر عرفان الہ
منبع خوشبود و غیر منظر اسلام ہے	طالبان دین حق کے ہوں گے تازہ دماغ
بارخ دانش کا گل تر منظر اسلام ہے	اہل دانش کا مشام جاں معطر کیوں نہ ہو
در سگاہ دین داور منظر اسلام ہے	طالبان علم دین مصطفیٰ کے واسطے
علم کی شمع منور منظر اسلام ہے	کیوں نہ بھریں نور سے اپنے دلوں کی انجمن
کس قدر معروف و اشہر منظر اسلام ہے	سارے عالم میں یقیناً اعلیٰ حضرت کے طفیل
جلوہ آفتن چرخ دیں پر منظر اسلام ہے	مثل خورشید و قمر مانند ماہ و مشتری
اعلیٰ حضرت کا دھروہر منظر اسلام ہے	ناظم اعلیٰ ہیں اس کے حضرت سبحا رضا
مہرباں مجھ پر برابر منظر اسلام ہے	میں علی منظر ی ہوں مادر علی ہے یہ



(نوٹ) یہ خط موصول ہونے سے قبل عرس رضوی کا پوسٹر شائع ہو چکا تھا۔ ورنہ اس مفید مشورے پر عمل ضرور ہوتا۔ اب فقیر اہلسنت سے عرض گزار ہے وہ اس مشورے پر عمل کرتے ہوئے حاسم الحرمین شریف کے جشن صد سالہ کا انعقاد کریں۔ فقط والسلام

فقیر قادری محمد سبحان رضا سبحانی غفرلہ

## تصنیفات اعلیٰ حضرت

### نصاب تعلیم میں شامل کریں

گل گزار رضویت، نازش طریقت، حضرت علامہ سبحان رضا خاں صاحب قبلہ بموضوع جامعہ رضوی منظر اسلام کے تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کے متعلق؟

مح الحرمین امید کہ مزاج حمایوں بخیر ہوں

عرض اینکه میری دلی رائے یہ ہے کہ مرکز عقیدت جامعہ رضویہ منظر اسلام کے تعلیمی نصاب میں میری ان تجاویز کو شامل کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس رائے سے عالم سنیت میں خوشی ہوگی جو مندرجہ تجاویز یہ ہیں۔

اول پرچہ (۱) کنز الایمان ترجمہ رضویہ (۲) فتاویٰ رضویہ

دوم پرچہ (۳) الفوز المبین تصنیف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ (۴) المبین تصنیف فخر المتکلمین علامہ سید سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ سابق پروفیسر صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

سوم پرچہ (۵) حدائق بخشش تصنیف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ (۶) سامان بخشش تصنیف سرکار حضور مفتی اعظم عالم مصطفیٰ رضا خاں مجدد دین مجدد علیہ الرحمہ

فی الحال یہ تجاویز پسند آئیں تو ضرور بالضرور نصاب میں شامل فرمائیں۔ اور مرکز عقیدت کے پلیٹ فارم سے میڈیا کے ذریعے عالم اسلام کے سنی ادارے جس میں فضیلت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے نصاب میں شامل کرنے کے لئے کہا جائے۔ انشاء اللہ گل گزار رضویت کی آواز پر عمل کریں گے اور اس اقدام کو پسند کریں گے۔

فقط اسیر مفتی اعظم عالم مجدد دین مجدد

محمد عثمان غنی رضوی چکاوادی مدرس مدرسہ مصباح العلوم جعفر پور مظفر پور بہار، فاضل جامعہ رضویہ مدینہ العلوم ہبی مشرقی چبھارن

بہار۔

بانی مدرسہ رضویہ رحمانیہ دارالبنات چکواہر گنیاں ضلع بیتا مڑھی۔ بانی رضا اسلامک ریسرچ اکیڈمی و رضا لائبریری چکواہر مڑھی



## عرس نوری پائندہ باد

از :- عبد الرحمن خان قادری بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ هذا

بتاریخ :- ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ مطابق :- ۱۷ مارچ ۲۰۰۳ء بروز پیر

بمقام :- خانقاہ عالیہ رضویہ، نوریہ سوداگران بریلی شریف

باہتمام :- صاحب سجادہ حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب قبلہ

کردوڑوں مسلمانوں کے روحانی و مذہبی پیشوا، تاجدار اہلسنت، آقائے نعمت، مرشد برحق قطب عالم، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اگرچہ ۲۱ سال پہلے اپنے ارادتمندوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ مگر آج بھی ان کی جلالی ہوئی شمع عشق و محبت، اپنی عظمت کش کرنوں سے قلوب عالم کے نہاں خانوں کو تابناک کر رہی ہے۔ ان کا نورانی چہرہ اور دلکش قد و قامت اگرچہ اہل عقیدت کے سر کی آنکھوں سے روپوش ہے مگر ان کا دلنشیں پیکر، اور ایمان افروز نظارہ دل کی چشم بینا سے پوشیدہ نہیں۔ لمحہ لمحہ ان کی یادیں، گھڑی گھڑی ان کا تصور، بات بات پر ان کا چہرہ گویا اہل ارادت کی محفلوں میں وہ ہمہ دم موجود ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں سے قطعاً دور نہیں۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اب سے ۲۱ سال قبل ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء شب پنجشنبہ ۱۴۰۲ھ ۱۳ محرم الحرام شب میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رب سے وصال کیا۔ لہذا اسی تاریخ وصال پر ”ارادتمندان مفتی اعظم“ عرس مفتی اعظم کا انعقاد کرتے ہیں اور اپنے عظیم رہنما کی بارگاہ ولایت و کرامت میں عقیدتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔

۱۴ محرم الحرام کو پوری دنیائے سنیت میں حضور مفتی اعظم ہند کے نام پر ہزاروں عرس کے جلسوں اور کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا ہے جن میں مفتی اعظم ہند کے اوصاف و محاسن، خصائص و شمائل اور فضائل و مناقب کا نہایت دلنشیں انداز میں بیان ہوتا ہے۔ اور ان کی عبقری شخصیت کو گونا گوں حیثیات سے متعارف کرایا جاتا ہے۔

علم و حکمت کی سرزمین بریلی شریف میں خانقاہ رضویہ نوریہ کی روح پرور فضا میں ہر سال ۱۳ محرم الحرام کو عرس مفتی اعظم ہند کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں اطراف و جوانب نیز دور دراز سے ہزاروں عاشقان رضویت شرکت کرتے ہیں عرس اعلیٰ حضرت کی طرح اس عرس کا انعقاد بھی صاحب سجادہ آستانہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں مدظلہ العالی کے انتظام و اہتمام میں



ہوتا ہے۔

حسب دستور ماضی اس سال بھی عرس نوری کا رنگین اور خوش منظر پوسٹر عرس کا اعلان کرتا ہوا خانقاہ عالیہ رضویہ کے روحانی سال سے رونما ہوا۔ ”عرس نوری“ کا پوسٹر ۲۰×۳۰ کے سائز پر مختلف رنگوں اور دلکش ڈیزائنوں سے مزین نہایت خوبصورت اور پرکشش تھا۔ پوسٹر منظر عام پر آتے ہی لوگ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی یادوں کے سمندر میں ڈوب گئے اور تاریخ وصال (عرس) کا انتظار کرنے لگے۔

ادھر صاحب سجادہ حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب قبلہ کی جانب سے عرس کی تیاریاں کافی شد و مد کے ساتھ جاری و ساری تھیں۔ ۱۶ مارچ کی شام ہی سے سوداگران کی گلیاں جگجگ رہی ہیں۔ ہر طرف چہل پہل ہے۔ ماحول نہایت بارونق ہے۔ عقیدتمندوں کی آمد کا سلسلہ تیزی سے جاری و ساری ہے۔ خوشیاں پل پل رہی ہیں۔ مسرتیں کھیل رہی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے اظہار مسرت و شادمانی کر رہے ہیں۔ صاحب سجادہ کی طرف سے لوگوں کے قیام و طعام کا معقول انتظام کیا جا رہا ہے۔

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یہ اتفاق رہا کہ ”عرس مفتی اعظم ہند“ کی شب ہی میں اہل ہند کی ہولی میں آگ لگنا تھی۔ گذشتہ سال شہر بریلی شریف کے مسلمان نہایت متفکر تھے۔ کہ عرس مبارک میں دور دراز سے آنے والے زائرین کو کہیں ہولی کی بنا پر کسی مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ”شر پند عناصر“ زائرین کو آتے جاتے ہوئے خوف زدہ کریں۔ کہیں پولیس بے جا پوچھتاچھ کر کے بے وجہ ہراساں نہ کرے۔ انہی خطرات و خدشات کے پیش نظر کچھ حضرات نے صاحب سجادہ کو عرس مبارک ملتوی کرنے کا بھی مشورہ دیا۔ لیکن صاحب سجادہ نے ان کے مشورہ کو رد کر دیا۔ تو ان حضرات نے بیجا تنقید کا منہ بھی کھولا جس پر عرس کی کامیابی کے بعد ان کو نہایت پشیمان ہونا پڑا۔ عرس کی شب آئی۔ ہر سال کی طرح کثیر تعداد میں زائرین بھی شریک عرس رہے۔ کسی زاویے سے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ باقاعدہ پروگرام چلا اور وقت وصال پر قل شریف ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ زائرین بریلی شریف کے اطراف و جوانب سے ہجوم درہجوم آئے اور قل شریف کے بعدرات ہی میں واپس بھی ہو گئے۔ نہ آتے وقت کوئی دشواری نہ جاتے وقت کوئی مزاحمت۔

امسال بھی عرس ہی کی شب میں ہولی تھی۔ لوگ امسال خوف زدہ نہیں تھے۔ نہ انہیں آنے میں کوئی تکلف نہ جانے میں کوئی تردد۔ اس لئے کہ وہ گذشتہ سال دیکھ چکے تھے کہ خطرات اور اہل ہند کے ناپاک عزائم کے باوجود زائرین کی حفاظت رہی۔ لوگوں نے کہا کہ یقیناً حضور مفتی اعظم ہند کی کرامت ہے۔ مفتی اعظم ہند نے اپنے عرس میں آنے والوں کی حفاظت فرمائی۔ اور انہیں اطمینان قلبی سے نوازا نیز اسلام دشمن اہل ہند کے دلوں پر مسلمانوں کی بیست طاری کرادی۔

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی مفتی اعظم ہند کا عرس بخیر و خوبی بحفاظت تمام اختتام پذیر ہوا۔ اور کسی بھی رخ سے کسی کمی کا احساس نہیں ہوا۔

۱۷ مارچ ۱۳ محرم الحرام کی صبح نمودار ہوتے ہی زائرین جوق دو جوق آنے لگے اور خلوص و عقیدت کے ساتھ رضا مسجد میں بیٹھنے لگے







مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام  
کی سہ منزلہ عمارت بنام  
حامدی منزل کا پرکیف منظر

